غسل کے مسائل

کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعة العلوم الاسلامية

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

غُسل کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب: غسل کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع اول ۱۴۳۷-۲۰۱۶

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

فون: 0333-3136872, 0302-2205466
0304-2191710, 0333-3845224

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

ملنے کے دیگر پتے

کراچی:

الحجاز پبلشرز، بنوری ٹاؤن۔	0314-2139797
اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔	021-34727159
دارالہدیٰ، بنوری ٹاؤن۔	0334-2659744
ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن۔	0324-2855000
مکتبۃ القرآن، بنوری ٹاؤن۔	021-34856701
زمزم پبلشرز، اردو بازار۔	021-32729089
مکتبہ ندوہ، اردو بازار۔	0321-8936511
مکتبۃ المعارف، دارالعلوم کراچی۔	021-35032020

کوئٹہ:

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ۔	081-26622631
مکتبہ ...	0333-7434142

پنجاب:

مکتبہ رحمانیہ	042-37224228
انقلاب پبلشرز۔	0333-4101065
مکتبہ حقانیہ	0321-8233714
دارالنشر۔	0333-8335011

خیبر پختونخوا (KPK):

مکتبہ عمر فاروق، مقابل ... بازار، پشاور۔	0311-8845717
مکتبہ بنوری ٹاؤن، لکی مروت۔	0336-9731158
مکتبہ فاروقیہ، بنوں۔	0334-8825488
مکتبہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک۔	0337-7445290
مکتبہ محمودیہ، صوابی۔	0312-9430416
مکتبۃ الحرمین، اکوڑہ خٹک۔	0313-8880501
مولوی محمود، مردان۔	0334-8414860

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
غرض مؤلف........................	۵۵
مقدمہ........................	۵۹
طہارت میں بے شمار فوائد ہیں........................	۵۹
آخری امت کا حساب کتاب سب سے پہلے........................	۶۱
غسل کی تاریخ........................	۶۱
یہودی لوگ ننگے ہو کر غسل کرتے تھے........................	۶۳
قرآن مجید میں غسل کی کیفیت کا ذکر نہیں ہے........................	۶۳
جاہلیت کے زمانے میں بھی جنابت کا غسل کیا جاتا تھا........................	۶۵
غسل کب فرض ہوا؟........................	۶۵
ابتداء میں ہر نماز کے لئے غسل ضروری تھا........................	۶۶
جنابت والے کو مردہ کے پاس نہیں جانا چاہیے........................	۶۷
جنابت کا غسل نہ کرنے والا........................	۶۷
جنابت کا غسل نہ کرنے کی سزا........................	۶۸
لاش مکہ مکرمہ سے کفرستان پہنچ گئی........................	۶۸
جنابت سے انسان فرشتوں سے دور ہو جاتا ہے........................	۷۱
جنابت کے بعد غسل کا حکم کیوں دیا؟........................	۷۱
غسل جنابت کا طبی فائدہ........................	۷۲

صفحہ نمبر	عنوان

۷۳	منی نکلنے سے غسل واجب ہونے کی وجہ
۷۴	رحمت کے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے
	آ
۷۵	آپریشن کے ذریعے ولادت کی صورت میں نفاس کا حکم
۷۶	آدم علیہ السلام کو غسل کس نے دیا
۷۶	آگ میں جل کر مر جائے
۷۶	آنکھ
۷۶	آیت الکرسی حیض میں پڑھنا
	ا
۷۷	ابتداء سے خون جاری ہوا بند نہیں ہوا
۷۷	اٹیچ باتھ روم
۷۸	اٹیچ واش روم (بیت الخلاء) نہیں
۷۸	احتلام
۸۰	احتلام بھول جانے کی صورت میں پڑھی گئی نمازوں کا حکم
۸۱	احتلام عورت کو ہو جائے
۸۱	احتلام میں منی کو روک لیا
۸۲	احتلام نفاس کی حالت میں ہو جائے
۸۲	احتلام والا کپڑا

صفحہ نمبر	عنوان
۸۲	احتلام والے کا ہاتھ
۸۳	احرام کے لیے غسل کرنا
۸۳	استحاضہ
۸۴	استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا
۸۴	استحاضہ کی صورتیں
۸۷	استحاضہ کے خون کو روکنا
۸۷	استحاضہ والی عورت
۹۱	استحاضہ والی عورت کا حکم
۹۱	استسقاء
۹۲	استعمال کیا ہوا پانی
۹۲	استغفار حیض میں پڑھنا
۹۲	استغفار نفاس میں پڑھنا
۹۲	اسقاط اندھیرے میں ہو
۹۲	اسقاط کے بعد کا خون
۹۳	اسلام لانے کے لیے غسل کرنا
۹۴	اسلام نے عورت کو خاص رعایت دی ہے
۹۴	اغلام بازی
۹۴	افشاں

صفحہ نمبر	عنوان
۹۴	مد شریف حیض میں پڑھنا....................
۹۵	ا نام حیض میں لینا....................
۹۵	کا نام نفاس میں لینا....................
۹۵	ن کے درمیان حیض آجائے....................
۹۵	ن کے ذریعے عورت کے رحم میں منی پہنچانا....................
۹۶	خود بخود ہوجائے....................
۹۶	ہوجائے....................
۹۷	خل کرنا....................
۹۷	م گاہ میں داخل کرنے سے غسل کا حکم....................
۹۷	ت نے خود شرم گاہ میں ڈالی....................
۹۷	....
۹۸	ANEM) حقنہ....................
۹۸	ی کے سامنے دوسری بیوی سے صحبت کرنا....................
۹۸	نھ سونے میں غسل کس پر ہے؟....................
۹۹	" سے غسل فرض ہوتا ہے....................

ب

۱۰۲	....
۱۰۲	مرنے والے کو غسل دینا....................

عنوان	صفحہ نمبر
❁ بائی کو غسل دینا	۱۰۲
❁ بال	۱۰۳
❁ بالٹی میں نل سے پانی گر کر بہنے لگے	۱۰۵
❁ بال صفا صابن	۱۰۵
❁ بالغ ہوتے ہی خون جاری ہوا اور بند نہیں ہوا	۱۰۵
❁ بالغ ہونا غسل واجب ہونے کے لیے ضروری ہے	۱۰۵
❁ بال کٹے ہوئے	۱۰۵
❁ بالوں پر گوند لگا ہے	۱۰۵
❁ بالوں میں رنگ لگانا	۱۰۵
❁ بالوں میں کنگھی کرنا میت کے	۱۰۶
❁ بالی	۱۰۶
❁ بچہ آدھے سے زیادہ نکل آیا	۱۰۶
❁ بچہ پیدائش کے وقت مر گیا	۱۰۷
❁ بچہ پیدا ہونے کے بعد خون نہیں آیا	۱۰۷
❁ بچہ زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا	۱۰۷
❁ بچہ مرا ہوا پیدا ہوا	۱۰۸
❁ بچے دو پیدا ہوں	۱۰۸
❁ بچے کے تمام اعضا کٹ کٹ کر نکلیں	۱۰۸

عنوان	صفحہ نمبر
● بچے نے پانی میں ہاتھ	۱۰۸
● بد مذہب کی میت میں کوئی بری بات دیکھے	۱۰۹
● بدن کا ملنا	۱۰۹
● برتن	۱۱۰
● برہنہ ہو کر غسل کرنا	۱۱۱
● بغل کے بال	۱۱۲
● بوسہ لینا	۱۱۳
● بیت الخلاء میں باتیں کرنا	۱۱۳
● بیٹھ کر غسل کرنا	۱۱۴
● بیدار ہو کر خون دیکھا	۱۱۴
● بیٹ	۱۱۴
● بیری کے پتے ڈالنے کی وجہ	۱۱۵
● بے نمازی کا غسل دینا	۱۱۵
● بیوی سے چند بار صحبت کرے	۱۱۶
● بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں؟	۱۱۶
● بیوی کا کفن	۱۱۶
● بیوی کو غسل دینا	۱۱۷
● بیوی کے سامنے بیوی سے صحبت کرنا	۱۱۷

عنوان	صفحہ نمبر
بیوی کے غسل کے پانی کی قیمت	۱۱۷
بیوی کے وضو کے پانی کی قیمت	۱۱۸
بیوی مرجائے	۱۱۸
بے ہوش	۱۱۸
بے ہوشی	۱۱۹
پ	
پاک کپڑا ناپاک کپڑے سے لگ جائے	۱۲۰
پاک کرنے کے لیے کوئی آیت نہیں ہے	۱۲۰
پاک کرنے والی دو چیزیں	۱۲۰
پاک گیلا کپڑا ناپاک خشک کپڑے سے لگ جائے	۱۲۱
پاکی پندرہ دن سے کم رہی	۱۲۱
پاکی کا زمانہ لمبا بھی ہوسکتا ہے	۱۲۳
پان	۱۲۳
پانی استعمال کیا ہوا	۱۲۳
پانی پہنچانا مشکل ہو	۱۲۴
پانی پی لیا	۱۲۴
پانی سے صرف استنجا ہوسکتا ہے	۱۲۵
پانی میں ڈوبنے والے کو غسل دینا	۱۲۶

عنوان	صفحہ
میں سونے کی چیز ڈال کرغسل کرنا	۲
نہ ہونے کی وجہ سے تیمم کرایا پھر پانی مل گیا	۲
ہومیت پر	۲
ن سال کے بعد	۲
لگوانے کے بعد غسل کرنا	[illegible]
کی جگہ پر	[illegible]
ن منہ میں لینا	[illegible]
	[illegible]
ر ہومیت پر	[illegible]
ہ سال کی عمر	[illegible]
کے بال	
۔ۃ حصے کو دیکھنا	
مرتبہ خون جاری ہوا اور بند نہیں ہوا	
گئی میت	
دبانے سے نجاست نکلے	
ش کے وقت زندگی کے آثار ہوں	
لنا	
ب کا قطرہ	

عنوان	صفحہ نمبر
پیشاب کرنا	۱۳۳
پیشاب کرنے پر پاکی کا مدار نہیں ہے	۱۳۳
پیشاب کرنے سے پہلے غسل کرنا	۱۳۴
پیشاب کے بعد غسل کا حکم نہ ہونے کی وجہ	۱۳۵
پیشاب کے بعد غسل واجب کیوں نہیں ہوتا؟	۱۳۵
پیشاب کے بعد منی نکلی	۱۳۵
پیشاب کے بعد نکلنے والا مادہ	۱۳۶
پیشاب کے قطرات کو روکنا	۱۳۶
ت	
تار سے دانت کو باندھا ہے	۱۳۷
تالاب	۱۳۷
ترجمۂ قرآن	۱۳۷
تری دیکھی	۱۳۸
تری کپڑوں پر	۱۳۹
تری محسوس کرنا	۱۴۰
تصور سے منی کا نکلنا	۱۴۰
تعویذ پاک حالت میں استعمال کرنا	۱۴۰
تفریحی تالاب	۱۴۱

عنوان

ری کتاب جنبی کے لیے چھونا...........................

بیات میں جانے کے لیے غسل کرنا...........................

ت میت کے پاس...........................

رنے کے لیے غسل کرنا...........................

ناپاک ہے...........................

لگا ہوا ہے...........................

لرانے کا طریقہ...........................

لرایا پھر پانی مل گیا...........................

دن سے کم خون آیا...........................

دن سے کم خون حیض نہیں ہے...........................

ث

ے ملے...........................

ٹ ٹیوب بے بی سے غسل واجب ہوگا یا نہیں؟...........................

ج

بہ...........................

بہ کے اوپر پاک کپڑا پہن لیا...........................

رے وطی کی...........................

عنوان	صفحہ نمبر
جذامی کو غسل کون دے؟	۱۴۷
جڑواں بچے	۱۴۸
جسم سے کوئی چیز از خود گر جائے	۱۴۸
جسم کے بال	۱۴۸
جسم کے حصے ملے	۱۴۹
جسم میں کہیں سوراخ ہو گیا	۱۴۹
جگہ سوکھی رہ گئی	۱۴۹
حلق	۱۵۰
جل کر مر جائے	۱۵۰
جل گئی میت	۱۵۰
جماع کا دوبارہ ارادہ ہو	۱۵۰
جماع کی لذت جن چیزوں سے حاصل نہیں ہوتی ہے	۱۵۱
جماع کے بعد فوراً غسل کرنا	۱۵۲
جماع متعدد بار کرے	۱۵۲
جمعہ کا غسل	۱۵۳
جنابت (ناپاکی)	۱۵۴
جنابت کا غسل فوراً کرنا ضروری نہیں	۱۵۵
جنابت کی حالت میں بال کاٹنا	۱۵۶

عنوان

ابت کی حالت میں ترجمہ قرآن چھونا

ابت کی حالت میں تعویذ پہننا

ابت کی حالت میں جانور ذبح کیا..........................

ابت کی حالت میں درود شریف پڑھنا..........................

ابت کی حالت میں روزہ رکھنا..........................

ابت کی حالت میں سلام کا جواب دینا..........................

ابت کی حالت میں سلام کرنا..........................

ابت کی حالت میں سونا..........................

ابت کی حالت میں عیدگاہ جانا..........................

ابت کی حالت میں قرآن پڑھنا منع ہونے کی وجہ..........................

بت کی حالت میں قرآن سننا..........................

بت کی حالت میں قرآن لکھنا..........................

بت کی حالت میں کسی سے ملنا..........................

بت کی حالت میں کلمہ طیبہ پڑھنا..........................

بت کی حالت میں کھانا پینا وغیرہ..........................

بت کی حالت میں مجبوراً مسجد میں جانا..........................

بت کی حالت میں ناخن کاٹنا..........................

ت کی حالت میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ..........................

عنوان	صفحہ نمبر
جنابت کی حالت میں یہ کام منع ہیں	۱۶۲
جنابت کے بعد غسل کا فائدہ	۱۶۳
جنابت میں پورے بدن کے غسل کی حکمت	۱۶۴
جنابت میں غسل کی حکمت	۱۶۵
جنابت والا شخص مردہ کے پاس نہ رہے	۱۶۶
جنابت والی میت کے منہ میں پانی ڈالنا	۱۶۶
جنازہ گاہ میں جنابت کی حالت میں جانا	۱۶۶
جنازہ میں امام کی تکبیر کے بعد آئے	۱۶۷
جنبی کا تفسیر کی کتاب کو چھونا	۱۶۸
جنبی کا حدیث کی کتاب پڑھنا	۱۶۸
جنبی کا ہاتھ	۱۶۹
جنبی کے لیے سونا	۱۶۹
جنبی کے لیے فقہ کی کتاب چھونا	۱۶۹
جنبی کے لیے قرآن دیکھنا	۱۷۰
جنبی کے لیے کھانا	۱۷۰
جنبی کے لیے مسجد کے اندر جانا منع ہونے کی وجہ	۱۷۰
جنبی مر جائے	۱۷۱
جنبی نے پانی کی بالٹی میں ہاتھ ڈال دیا	۱۷۱

صفحہ نمبر	عنوان

۱۶۲	جن چیزوں سے جماع کی لذت حاصل نہیں ہوتی ہے۔
۱۶۲	جن کی عورت سے صحبت کرنا۔
۱۶۲	جن نے کسی عورت سے صحبت کی۔
۱۶۳	جنون ختم ہونے کے بعد غسل کرنا۔
۱۶۳	جنیہ سے صحبت کرنا۔
	چ
۱۶۴	چاروں قل حیض میں پڑھنا۔
۱۶۴	چالیس دن سے پہلے خون بند ہو جائے۔
۱۶۴	چاند گرہن۔
۱۶۴	چھپکلی جسم پر گر جائے۔
۱۶۵	چھ مہینے کے اندر دو بچے پیدا ہوں۔
۱۶۵	چھینٹا۔
	ح
۱۶۷	حائضہ پر دم کرنا۔
۱۶۷	حائضہ پر روزہ کی قضا لازم ہونے کی وجہ۔
۱۶۸	حائضہ کے لیے قرآن پڑھنا منع ہے۔
۱۶۹	حائضہ کے لیے نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ۔
۱۶۹	حائضہ کے ہاتھ کا کھانا پینا۔

عنوان	صفحہ نمبر
حائضہ میت کے منہ میں پانی ڈالنا	۱۷۹
حجامہ کے بعد غسل کرنا	۱۸۰
حدث اصغر	۱۸۰
حدث اکبر	۱۸۱
حدث اکبر میں قرآن کی تلاوت کرنا	۱۸۱
حدث اکبر میں مسجد میں داخل ہونا	۱۸۱
حدیث کی کتاب جنبی کے لیے پڑھنا	۱۸۲
حدیث کی کتاب جنبی کے لیے چھونا	۱۸۲
حفظ کرتے ہوئے مخصوص ایام شروع ہو جائیں	۱۸۲
حمل کے زمانے میں جو خون آتا ہے	۱۸۳
حمل گر جائے	۱۸۳
حمل گر جائے اور مدت معلوم نہ ہو	۱۸۳
حیض	۱۸۳
حیض آ گیا صحبت کے بعد	۱۸۴
حیض آور دوا	۱۸۴
حیض بند ہونے کے بعد صحبت کا حکم	۱۸۴
حیض روزہ کی حالت میں آجائے	۱۸۷
حیض روزہ میں آجائے	۱۸۷

صفحہ نمبر	عنوان
۱۸۷	حیض سے پاک سمجھی جائے گی........................
۱۸۸	حیض شروع ہونے کے لیے خون کہاں تک آنا ضروری ہے؟........
۱۸۸	حیض کا حکم کب دیا جائے گا؟........................
۱۹۰	حیض کا خون..
۱۹۱	حیض کا خون آگے کی راہ سے خارج ہو..................
۱۹۱	حیض کا خون بند ہونے پر نماز فرض ہونے کا حکم........
۱۹۲	حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا فرض ہے..........
۱۹۳	حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل لازم ہونے کی وجہ......
۱۹۵	حیض کا خون پہلی مرتبہ آیا..........................
۱۹۵	حیض کا مطلب.......................................
۱۹۶	حیض کب شروع ہوتا ہے؟..............................
۱۹۶	حیض کو روکنا.......................................
۱۹۷	حیض کی حالت میں احتلام ہو جائے......................
۱۹۷	حیض کی حالت میں جانور ذبح کیا.......................
۱۹۷	حیض کی حالت میں خانقاہ میں جانا......................
۱۹۷	حیض کی حالت میں روئی رکھنا..........................
۱۹۷	حیض کی حالت میں مدرسہ میں جانا......................
۱۹۷	حیض کی حالت میں مرجائے............................

عنوان	صفحہ نمبر
حیض کی حالت میں مسجد نبوی میں نہ جائے	۱۹۸
حیض کی حالت میں یہ کام جائز ہیں	۱۹۸
حیض کی عادت مقرر ہوتی ہے	۱۹۹
حیض کی مدت	۱۹۹
حیض کے احکام	۲۰۰
حیض کے ایام میں امتحان دینا پڑے	۲۰۱
حیض کے ایام میں خصوصی رعایتیں	۲۰۱
حیض کے ایام میں قرآن نہ پڑھے	۲۰۳
حیض کے ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم	۲۰۳
حیض کے ایام میں ناف سے گھٹنے تک کا حکم	۲۰۳
حیض کے بعد غسل لازم ہونے کی وجہ	۲۰۳
حیض کے درمیان وقفہ	۲۰۳
حیض کے دنوں میں اضافہ ہو جائے	۲۰۴
حیض کے دوران قرآن کیسے یاد کرے؟	۲۰۴
حیض کے دوران مہندی لگانا	۲۰۴
حیض کے زمانے میں صحبت کرنا	۲۰۴
حیض کے غسل کے بعد خوشبو استعمال کرنا	۲۰۵
حیض لانے والی دوا	۲۰۵

عنوان	صفحہ نمبر
	۲۰۵
...انے والی دوا لینا	۲۰۵
...یں آیت الکرسی پڑھنا	۲۰۵
...یں استغفار	۲۰۵
...یں اللہ کا نام لینا	۲۰۶
...یں پیٹ رکھنا	۲۰۶
...یں تلاوت سننا	۲۰۶
...یں درود شریف پڑھنا	۲۰۶
...یں دعائے قنوت پڑھنا	۲۰۶
...یں دعائیں پڑھنا	۲۰۶
...یں دینی کتابوں کو ہاتھ لگانا	۲۰۶
...یں صحبت کرنا	۲۰۷
...یں صحبت کرنے کے نقصانات	۲۰۷
...یں قرآنی دعا پڑھنا	۲۰۸
...یں کھانا پکانا	۲۰۹
...یں وظیفہ پڑھنا	۲۰۹
...از پڑھتے ہوئے آ گیا	۲۰۹
...از کے آخر وقت میں آیا	۲۰۹
...لی عورت کا جھوٹا	۲۰۹

عنوان	صفحہ نمبر
حیض والی عورت کا غسل دینا	۲۱۰
حیض والی عورت کے لیے قرآن دیکھنا	۲۱۰
حیض والی عورت مردہ کے پاس نہ رہے	۲۱۱
حیض والی کا حکم	۲۱۱
حیض والی کے لیے کلمہ پڑھنا	۲۱۱
خ	
خاص ایام میں تلاوت سننا	۲۱۲
خاص ایام میں خواتین کا حکم	۲۱۳
خاص ایام میں صحبت کرنا	۲۱۴
خاص ایام میں دعائیں پڑھنا	۲۱۴
خاص ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم	۲۱۴
خاص ایام میں معلمات کیسے پڑھائیں؟	۲۱۵
خاص ایام میں ناف سے گھٹنے تک ہاتھ نہ لگائے	۲۱۶
خاص حصہ کا سرکٹ گیا	۲۱۶
خاص حصہ کو کپڑے وغیرہ سے لپیٹا ہو	۲۱۶
خانقاہ	۲۱۶
خانقاہ میں جنابت کی حالت میں جانا	۲۱۶
ختنہ	۲۱۷

صفحہ نمبر	عنوان
۲۱۷	...رہ گیا
۲۱۷	...ے کٹ گئے
۲۱۷	...اب
۲۱۸	...ں
۲۲۰	...ں کی تعریف
۲۲۰	...ی مشکل
۲۲۱	...ی مشکل پر غسل نہیں ہے
۲۲۲	...ی مشکل سے برے فعل کا حکم
۲۲۳	...ی مشکل سے ہوا خارج ہو
۲۲۳	...ی مشکل کا کفن
۲۲۳	...ی مشکل کی تعریف
۲۲۳	...ی مشکل نابالغ کے جنازہ کی دعا
۲۲۳	...دکشی کرنے والے کو غسل دینا
۲۲۵	...شبو استعمال کرنا غسل کے بعد
۲۲۵	...ف کی نماز کے لیے غسل کرنا
۲۲۶	...ل چڑھا ہوا ہو
۲۲۶	...ن آتا ہے اور بند ہوتا ہے
۲۲۶	...ن بند ہونے پر نماز روزہ فرض ہونے کا حکم

عنوان	صفحہ نمبر
خون پہلی مرتبہ آیا	۲۲۷
خون پہلی مرتبہ آیا اور بند نہیں ہوا	۲۲۷
خون تین دن سے کم آیا	۲۲۸
خون چالیس دن سے بڑھ گیا	۲۲۹
خون عادت سے پہلے بند ہو گیا	۲۳۰
خون عادت سے زیادہ آئے	۲۳۰
خون عادت کے ایام کے بعد آتا ہے	۲۳۱
خون کا دھبہ دیکھا	۲۳۱
خون کا رنگ	۲۳۱
خون نفاس میں چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے	۲۳۲
خون وقفہ وقفہ سے آ رہا	۲۳۲
د	
داخل کرنا	۲۳۳
داڑھی	۲۳۳
داغ دھبہ	۲۳۳
دانت	۲۳۳
دانت پر خول چڑھا ہوا ہو	۲۳۵
دانت مصنوعی ہے	۲۳۶

عنوان	صفحہ نمبر
ت میں مسالا بھر دیا	۴۳۶
ں کے اندر کوئی چیز پھنسی ہوئی ہو	۴۳۷
ں کے درمیان پھنسی ہوئی چیز	۴۳۷
ے کو تار سے باندھا ہے	۴۳۸
ے لگایا	۴۳۸
ں میں تہہ جم جاتی ہے	۴۳۸
	۴۳۸
ر مر گیا	۴۳۸
ریف جنابت کی حالت میں پڑھنا	۴۳۹
ریف حیض میں پڑھنا	۴۳۹
ریف نفاس میں پڑھنا	۴۳۹
ن حیض آیا	۴۳۹
نا سے کم حیض آیا	۴۴۰
ھنا حیض میں	۴۴۰
ھنا نفاس میں	۴۴۰
ہ قنوت حیض میں پڑھنا	۴۴۰
ہ قنوت نفاس میں پڑھنا	۴۴۱
نے سے پہلے میت کو غسل نہیں دیا	۴۴۱

عنوان	صفحہ نمبر
...نسہ پر	۲۳۱
...ں والی عورت پر	۲۳۱
...ہ گر جائے	۲۳۱
...نھ سوئے تو غسل کس پر ہے؟	۲۳۲
...اہوں	۲۳۲
...ل واجب ہے	۲۳۲
...	۲۳۲
...ا	۲۳۳
...	۲۳۳
...ں کو حیض کے دوران ہاتھ لگانا	۲۳۳
...نیچے دب کر مر گیا	۲۳۳
ڈ	
...ہ دینا	۲۳۴
...	۲۳۴
...لے کو غسل دینا	۲۳۴
ذ	
...	۲۳۶

صفحہ نمبر	عنوان
	ر

۳۴۷	رانوں کے بال
۳۴۷	رحم میں انجکشن سے منی پہنچانا
۳۴۸	رطوبت جو شرمگاہ سے نکلتی ہے
۳۴۸	رمضان کے دن میں پاک ہوئی
۳۴۸	رمضان میں رات کو پاک ہوئی
۳۴۹	رنڈی بازی
۳۵۰	رنگ بالوں میں لگایا
۳۵۰	رنگ ریز
۳۵۰	رنگنے والا
۳۵۱	روٹی پکانے والا
۳۵۱	روزہ کی حالت میں بچہ پیدا ہو جائے
۳۵۱	روزہ کی حالت میں بوسہ لیا
۳۵۱	روزہ کی حالت میں حیض آجائے
۳۵۲	روزہ کی قضا لازم ہونے کی وجہ
۳۵۲	روزہ میں حیض آجائے
۳۵۳	ریزہ

صفحہ نمبر	عنوان
	ز
۲۵۴	زخم پر پٹی لگی ہو
۲۵۴	زنا کاری
۲۵۴	زیرِ ناف
	س
۲۵۷	سات میتوں کو غسل دینا
۲۵۷	سپاری
۲۵۷	سپاری داخل ہو جائے دونوں پر غسل واجب ہے
۲۵۸	ستر
۲۵۸	سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے
۲۵۹	سرخی
۲۵۹	سر پر مسالا لگانا
۲۵۹	سر کا درد
۲۶۰	سر کا دھونا نقصان کرتا ہے
۲۶۰	سر کا مسح کرنا کافی نہیں ہے
۲۶۰	''سر'' ملا
۲۶۱	سرمہ لگانا میت کی آنکھوں میں
۲۶۱	سفر سے وطن پہنچ کر غسل کرنا

عنوان	صفحہ نمبر
سلام کا جواب دینا	۲۶۲
سلام کرنا	۲۶۲
سلس البول	۲۶۲
سنت کے مطابق غسل نہیں کیا	۲۶۲
سنتیں غسل کی	۲۶۳
سوراخ ہوگیا	۲۶۳
سورج گرہن	۲۶۳
سوکر اٹھنے کے بعد تری معلوم ہو	۲۶۴
سونا جنابت کی حالت میں	۲۶۵
سونے کی چیز پانی میں ڈال کر غسل کرنا	۲۶۵
سوئمنگ پول میں غسل کرنا	۲۶۵
سیلاب میں مرنے والے کو غسل دینا	۲۶۶
سینے کے بال	۲۶۷
ش	
شب براءت میں غسل کرنا	۲۶۸
شب قدر میں غسل کرنا	۲۶۸
شرم گاہ سے جو رطوبت نکلتی ہے	۲۶۸
شرم گاہ کو بوسہ دینا	۲۶۸

عنوان	صفحہ نمبر
شرم گاہ کے دوسرے ہوں۔	۲۶۹
شرم گاہ کے کس حصے کو دھونا فرض ہے؟	۲۶۹
شرم گاہ میں انگلی داخل کرنے سے غسل کا حکم	۲۶۹
شوہر بیوی کو مجبوری میں غسل دے سکتا ہے یا نہیں	۲۷۰
شوہر کو غسل دینا	۲۷۰
شہوت انگیز اسباب سے منی نکلنا	۲۷۰
شہوت سے منی خارج ہونا	۲۷۱
شہوت کے ساتھ منی جدا ہونے کے بعد نکلنے نہیں دیا	۲۷۲
شہید کو غسل دینا	۲۷۳
شیعہ کو غسل دینا	۲۷۳
ص	
صابن	۲۷۴
صحبت اور نفاس	۲۷۴
صحبت کا حکم حیض بند ہونے کے بعد	۲۷۴
صحبت کرنا حیض بند ہونے کے بعد	۲۷۴
صحبت کرنا حیض کے زمانے میں	۲۷۴
صحبت کے بعد حیض آ گیا	۲۷۴
صحبت ننگے ہو کر نہ کرے	۲۷۵

عنوان	صفحہ نمبر
صدمہ سے منی نکلی	۲۷۵
ط	
طواف زیارت کے لیے غسل کرنا	۲۷۶
طواف کرنا	۲۷۶
طوفان کے پانی سے مرنے والے کو غسل دینا	۲۷۶
طہر پندرہ دن سے کم رہا	۲۷۶
ع	
عادت بھول گئی	۲۷۷
عادت سے پہلے خون بند ہوگیا	۲۷۷
عادت سے زیادہ خون آئے	۲۷۸
عادت سے نفاس کا خون بڑھ جائے	۲۷۸
عادت کے ایام کے بعد خون آنا	۲۷۸
عادت مقرر نہ ہو نفاس والی کی	۲۷۹
عادت مقرر نہیں	۲۷۹
عادت مقرر نہیں ہوئی خون جاری ہے	۲۸۰
عادت مقرر ہوتی ہے	۲۸۰
عادت میں تبدیلی	۲۸۱
عادت والی عادت بھول گئی	۲۸۲

عنوان	صفحہ نمبر
دت والی عورت کا خون بند نہ ہوتو	٢٨٣
دت والی عورت کو عادت سے زیادہ خون آئے	٢٨٣
دت یاد نہیں	٢٨٣
رفہ کے دن غسل کرنا	٢٨٣
ضو کو دبالیا	٢٨٥
ضو مخصوص	٢٨٥
رت کا کفن	٢٨٥
رت کو غسل دینے کے لیے کوئی نہ ملے	٢٨٦
رت کو غسل دینے کے لیے کوئی عورت نہیں	٢٨٧
رت کے مرنے کے بعد	٢٨٨
رت مرجائے	٢٨٨
رت نے خود شرم گاہ میں انگلی ڈالی	٢٨٨
رتوں کو احتلام ہو	٢٨٩
رتوں کی شہوت سے منی نکلے	٢٨٩
یدکا غسل	٢٨٩
یدگاہ میں جنبی کے لیے جانا	٢٩٠

غ

عنوان	صفحہ نمبر
غرہ	٢٩١

عنوان	صفحہ نمبر
نسل	۲۹۱
نسل ان صورتوں میں فرض نہیں	۲۹۱
نسل بیٹھ کر کرے یا کھڑے ہو کر	۲۹۲
نسل چار چیزوں سے فرض ہوتا ہے	۲۹۷
سل خانہ	۲۹۷
سل خانے میں باتیں کرنا	۲۹۸
سل خانے میں پیشاب کرنا	۲۹۸
سل دیتے وقت غسل دینے والے کے علاوہ دوسرے لوگ نہ ہوں	۲۹۸
سل دیتے وقت کیسے لٹائے؟	۲۹۹
سل دینا نہ آئے اور وہ غسل دے دے	۲۹۹
سل دینے کا پانی	۳۰۰
سل دینے کا پانی ناپاک تھا	۳۰۱
سل دینے کا طریقہ میت کو	۳۰۱
سل دینے کی جگہ	۳۰۱
ل دینے کی شرطیں	۳۰۲
ل دینے کے بعد تری کو خشک کرے	۳۰۳
ل دینے کے بعد دن یا رات گزر گئی	۳۰۳
ل دینے کے بعد میت سے نجاست خارج ہو	۳۰۳

صفحہ نمبر	عنوان
۳۰۴	غسل دینے کے لیے کوئی عورت نہیں
۳۰۴	غسل دینے کے لیے کوئی مرد نہیں
۳۰۵	غسل دینے والا بھی غسل کرے ....
۳۰۵	غسل دیئے بغیر میت کو دفن کر دیا ....
۳۰۵	غسل سنت کے مطابق نہیں کیا ....
۳۰۶	غسل سنت ہے ....
۳۰۶	غسل صحیح ہونے کی شرطیں ....
۳۰۷	غسل فرض ہونے کے اسباب ....
۳۰۸	غسل کا سامان ....
۳۰۹	غسل کا طریقہ ....
۳۱۱	غسل کرانا فرض کفایہ ہے ....
۳۱۱	غسل کرتے وقت جہاں پانی پہنچانا مشکل ہو ....
۳۱۱	غسل کرتے وقت درود شریف پڑھنا ....
۳۱۲	غسل کرتے وقت کلمہ پڑھنا ....
۳۱۲	غسل کرتے وقت کلمۂ طیبہ پڑھنا ....
۳۱۲	غسل کرتے وقت کلمہ طیبہ پڑھنا ....
۳۱۲	غسل کرتے وقت ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنا ....
۳۱۲	غسل کرنا ان صورتوں میں واجب ہے ....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۱۲	غسل کرنا نفاس کی حالت میں
۳۱۳	غسل کرنے کا باپردہ انتظام نہیں
۳۱۳	غسل کرنے میں تاخیر کرنا
۳۱۴	غسل کھڑے ہو کر کرے یا بیٹھ کر
۳۱۴	غسل کی سنتیں
۳۱۵	غسل کے بعد خوشبو استعمال کرنا
۳۱۵	غسل کے بعد دوبارہ وضو کا حکم
۳۱۶	غسل کے بعد منی خارج ہوئی
۳۱۶	غسل کے بعد منی نکلنے پر غسل کا حکم
۳۱۷	غسل کے بعد منی نکلی
۳۱۷	غسل کے بعد وضو کرنا
۳۱۸	غسل کے بغیر جماع کرنا
۳۱۹	غسل کے دوران باتیں کرنا
۳۱۹	غسل کے دوران دعا پڑھنا
۳۲۰	غسل کے دوران قبلہ رو ہونا
۳۲۰	غسل کے دوران قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا
۳۲۰	غسل کے فرائض
۳۲۱	غسل کے لیے ستر کھولنا

عنوان	صفحہ نمبر
غسل کے لیے کشف عورت کا حکم	۳۲۲
غسل کے مستحبات	۳۲۲
غسل کے معنی	۳۲۳
غسل کے مکروہات	۳۲۳
غسل کے واجبات	۳۲۵
غسل کے وقت میت کے کپڑے کو پاک کرنا	۳۲۵
غسل کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کس طرف تھے؟	۳۲۵
غسل لڑکی کو کون دے؟	۳۲۶
غسل مستحب ہے	۳۲۶
غسل میت میں ڈھیلے سے استنجاء کرانا	۳۳۰
غسل میں پورا بدن دھونا فرض ہے	۳۳۰
غسل میں سر کا مسح کافی نہیں	۳۳۱
غسل میں نیت	۳۳۱
غسل نہیں دیا گیا میت کو	۳۳۱
غسل واجب ہو پردہ کا انتظام نہ ہو	۳۳۱
غسل واجب ہونے کی شرطیں	۳۳۲
غسل واجب ہے	۳۳۳
غسل واجب ہونے کے لیے بالغ ہونا ضروری ہے	۳۳۳

عنوان	صفحہ نمبر
....	۳۳۳
....	۳۳۵
وں کی صفائی......................................	
ف	
عنہا کو غسل کس نے دیا؟......................................	۳۳۷
دونوں پر غسل واجب ہے......................................	۳۳۷
ودھونا فرض ہے......................................	۳۳۷
ھونا فرض نہیں......................................	۳۳۸
ینا......................................	۳۳۸
ی اور منی میں......................................	۳۳۸
جنبی کا پڑھنا......................................	۳۳۹
ری نہیں......................................	۳۳۹
ق	
دینا......................................	۳۴۰
....	۳۴۰
منہ کرنا......................................	۳۴۰
نے والے آدمی کا غسل کرنا......................................	۳۴۰
....	۳۴۱
کی حالت میں لکھنا......................................	۳۴۱

صفحہ نمبر	عنوان
۳۳۱	قرآن حیض کے دوران کیسے یاد رکھے؟............
۳۳۱	قرآن خاص ایام میں نہ پڑھے............
۳۳۱	قرآن سننا جنابت کی حالت میں............
	ک
۳۳۲	کافر رشتہ دار مرجائے............
۳۳۲	کافور ملنے کی وجہ............
۳۳۳	کان............
۳۳۳	کان کے سوراخ............
۳۳۳	کپڑا رکھنا............
۳۳۴	کپڑا رگڑنے والا............
۳۳۴	کپڑا لپیٹ کر جماع کیا............
۳۳۵	کپڑوں پر تری............
۳۳۵	کپڑوں پر نجاست نہیں لگی............
۳۳۶	کپڑے پر پسینہ لگ جائے............
۳۳۶	کپڑے کے ایک حصے پر منی کا اثر ہے............
۳۳۶	کٹے ہوئے بال............
۳۳۷	کٹے ہوئے ناخن............
۳۳۷	کفن............

عنوان	صفحہ نمبر
....	۳۴۷
کفن پہنانا............	۳۴۷
کفن پہنانے کا طریقہ............	۳۴۹
کفن پہنانے کے بعد نجاست نکلی............	۳۵۰
کفن سنت............	۳۵۱
کفن ضرورت............	۳۵۱
کفن کا خرچہ............	۳۵۲
کفن کا کپڑا میسر نہ ہو............	۳۵۲
کفن کفایہ............	۳۵۳
کفن کم سے کم............	۳۵۴
کفن کو دھونی دینا............	۳۵۴
کفن کی تین قسمیں ہیں............	۳۵۴
کفن کیسے دیا جائے؟............	۳۵۶
کلمہ پڑھنا............	۳۵۶
کلمہ پڑھنا حیض میں............	۳۵۷
کلمہ طیبہ............	۳۵۷
کلمہ طیبہ جنابت کی حالت میں پڑھنا............	۳۵۷
کلمہ طیبہ غسل کرتے وقت پڑھنا............	۳۵۸
کلی............	

عنوان	صفحہ نمبر
کلی پانی پینے سے ہو جاتی ہے۔	۳۵۹
کلی کرنا یاد نہیں رہا۔	۳۵۹
کم سے کم کفن	۳۵۹
کم عمر عورت	۳۵۹
کنڈوم	۳۵۹
کنگھا کرنا سر میں۔	۳۶۰
کنوا	۳۶۰
کورس کی کتابوں کا حکم خاص ایام میں۔	۳۶۱
کھانا پینا جنابت کی حالت میں۔	۳۶۱
کھڑے ہو کر غسل کرنا۔	۳۶۲
کئی بار جماع کے بعد غسل کا حکم۔	۳۶۲
گ	
گر جانے والے حمل کی مدت معلوم نہ ہو۔	۳۶۳
گرنے سے منی نکلی	۳۶۳
گلے ملنا۔	۳۶۳
گناہ سے توبہ کے لئے غسل کرنا۔	۳۶۳
گوند۔	۳۶۳

صفحہ نمبر	عنوان
	ل
۳۶۴	لباس پہننے کے لیے غسل کرنا
۳۶۴	لپسٹک
۳۶۴	لڑکی کو غسل کون دے؟
۳۶۵	لنگی
۳۶۶	لواطت
۳۶۶	لوطی پر غسل واجب ہے
۳۶۶	لیلۃ القدر کی رات میں غسل کرنا
	م
۳۶۷	ماتھے پر انشاں لگی ہے
۳۶۷	متحیرہ
۳۶۷	متعدد بار جماع کرنے کے بعد ایک غسل کافی ہے
۳۶۷	مجلس میں شرکت کرنے کے لیے غسل کرنا
۳۶۸	مُحرم کا کفن
۳۶۸	مخنث میت
۳۶۹	مدرسہ
۳۶۹	مدرسے کے کمرے کو مسجد بنادیا گیا
۳۷۰	مدرسہ میں جنابت کی حالت میں جانا

عنوان	صفحہ نمبر
مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا	۳۷۰
مذی	۳۷۰
مذی اور منی میں فرق	۳۷۲
مرتد مرجائے	۳۷۲
مردہ کا کفن	۳۷۲
مردہ کو غسل دینے کے لیے کوئی مرد نہ ملے	۳۷۲
مردہ بچہ	۳۷۳
مردہ پیدا ہونے والے بچے کے غسل کا حکم	۳۷۳
مردہ عورت کو غسل دینے میں ستر کی حد	۳۷۴
مردہ کا عضو خشک رہ گیا	۳۷۵
مردہ کو غسل جو بھی چاہے دے سکتا ہے	۳۷۵
مردے کو غسل دینے کی شرطیں	۳۷۵
مردے کو غسل دینے کی شرعی حیثیت	۳۷۶
مردہ کو غسل دینے والا	۳۷۶
مردہ کو غسل دینے والا کیسا ہو؟	۳۷۶
مردہ کو غسل دینے والے کے لیے غسل کرنا	۳۷۶
مردے کو غسل کیوں دیتے ہیں؟	۳۷۷
مردے کو نہلانے کے بعد غسل کرنا	۳۷۸

عنوان	صفحہ نمبر
مرنے کے بعد	۳۷۹
مرنے والے کی وصیت	۳۷۹
مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے غسل کرنا	۳۸۰
مسالا دانت میں بھر دیا	۳۸۰
مسالا لگانا	۳۸۰
مست	۳۸۱
مستحاضہ	۳۸۱
مستحاضہ خون روکنے کی کوشش کرے	۳۸۲
مستحاضہ مبتدیہ	۳۸۲
مستحاضہ معتادہ	۳۸۳
مستحبات غسل	۳۸۴
مسجد	۳۸۴
مسجد کے اندر جانے کے لیے تیمم کرنا	۳۸۴
مسجد میں جنابت کی حالت میں جانا پڑے	۳۸۶
مسجد نبوی	۳۸۶
مسلمانوں اور کافروں کی نعشیں مل جائیں	۳۸۶
منی	۳۸۷
مشت زنی	۳۸۷

صفحہ نمبر	عنوان
۳۸۸	مصافحہ کرنا
۳۸۸	مصنوعی بالوں کا غسل میں حکم
۳۸۹	مصنوعی دانت
۳۹۰	مصنوعی دانت میت کے منہ میں
۳۹۰	معیت کی نماز کے لیے غسل کرنا
۳۹۱	معانقہ کرنا
۳۹۱	معتادہ مستحاضہ
۳۹۱	معذور عورت کے لیے غسل کا حکم
۳۹۲	معلمات خاص ایام میں کیسے پڑھائیں؟
۳۹۲	مکروہات غسل
۳۹۲	منہ میں کوئی ریزہ ہو
۳۹۲	منی
۳۹۳	منی انجکشن کے ذریعے رحم میں پہنچانا
۳۹۳	منی اور مذی میں فرق
۳۹۳	منی عورتوں سے شہوت سے نکلے
۳۹۳	منی غسل کے بعد خارج ہوئی
۳۹۴	منی غسل کے بعد نکلی
۳۹۴	منی کا دھبہ

عنوان	صفحہ نمبر
ا شہوت سے جدا ہونا	۳۹۴
ر روک لیا احتلام میں	۳۹۵
ت کے بغیر نکلی	۳۹۵
لتے وقت شہوت نہیں تھی	۳۹۵
ل جائے	۳۹۶
لنے سے غسل فرض ہوتا ہے	۳۹۶
لنے سے غسل کیوں واجب ہوتا ہے؟	۳۹۸
(............	۳۹۹
....	۴۰۰
....	۴۰۰
پٹی ہو	۴۰۱
پلاسٹر ہو	۴۰۱
ول گئی	۴۰۱
س گئی	۴۰۲
ے نجاست خارج ہو	۴۰۲
بال	۴۰۲
پیٹ دبانے سے نجاست نکلے	۴۰۲
اخن	۴۰۲

عنوان	صفحہ نمبر
میت کو تیمم کرانے کا طریقہ	۴۰۲
میت کو جس جگہ غسل دیا جائے	۴۰۳
میت کو ڈھیلے سے استنجاء کرانا	۴۰۳
میت کو غسل دیتے وقت کیسے لٹائے؟	۴۰۴
میت کو غسل دینا	۴۰۴
میت کو غسل دینا کب فرض ہے؟	۴۰۴
میت کو غسل دینے سے پہلے کیا کرے؟	۴۰۴
میت کو غسل دینے کا پانی	۴۰۵
میت کو غسل دینے کا سامان	۴۰۶
میت کو غسل دینے کا طریقہ	۴۰۶
میت کو غسل دینے کا مقصد	۴۱۰
میت کو غسل دینے کی شرطیں	۴۱۰
میت کو غسل دینے کی اجرت لینا	۴۱۰
میت کو غسل دینے کی اصل	۴۱۱
میت کو غسل دینے کی جگہ	۴۱۱
میت کو غسل دینے کی شرطیں	۴۱۱
میت کو غسل دینے کے برتن	۴۱۱
میت کو غسل دینے میں اعلیٰ درجہ	۴۱۱

صفحہ نمبر	عنوان
۴۱۱	میت کو غسل دینے والا کون ہو؟
۴۱۲	میت کو غسل دیے بغیر قبر میں رکھ دیا
۴۱۲	میت کو غسل کے بغیر دفن کر دیا
۴۱۲	میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا
۴۱۳	میت کو غسل نہیں دیا گیا
۴۱۳	میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا
۴۱۳	میت کو نہلانے کے لیے پانی دستیاب نہ ہو
۴۱۳	میت کو نیت کے بغیر غسل دیا
۴۱۴	میت کو وضو کرانا
۴۱۵	میت کی آنکھوں میں سرمہ لگانا
۴۱۵	میت کی زلفیں
۴۱۵	میت کے بالوں میں کنگھی کرنا
۴۱۶	میت کے پاس تلاوت کا حکم
۴۱۶	میت کے پاس یہ لوگ نہ رہیں
۴۱۷	میت کے جسم سے کوئی چیز از خود گر جائے
۴۱۷	میت کے سر میں کنگھا کرنا
۴۱۸	میت کے غسل کی ابتداء
۴۱۸	میت کے غسل کے مستحبات

عنوان	صفحہ نمبر
میت کے کپڑے کو پاک کرنا	۳۲۲
میت کے منہ میں مصنوعی دانت	۳۲۳
میت میں کوئی بری بات دیکھے تو	۳۲۳
میت میں کوئی عمدہ بات دیکھے تو	۳۲۳
میت نہلانے کے قابل نہ ہو	۳۲۳
میدان میں غسل	۳۲۳
مینڈھی	۳۲۴
ن	[redacted]
نابالغ کا کفن	۳۲۵
نابالغ کو غسل دینے والا	۳۲۵
نابالغہ	۳۲۵
ناپاک تہبند باندھ کر غسل کرنا	۳۲۶
ناپاک شخص کا غسل دینا	۳۲۶
ناپاک شخص کا مسجد میں داخل ہونا	۳۲۶
ناپاک کپڑا	۳۲۸
ناپاک کپڑے سے کپڑا لگ جائے	۳۲۹
ناپاک ہونے کے بعد کے احکام	۳۳۰
ناپاک نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا	۳۳۱

عنوان	صفحہ نمبر
	۴۳۱
ناپاکی کے دنوں میں نہانا	۴۳۲
ناتمام بچہ	۴۳۲
ناخن	۴۳۳
ناخن پالش	۴۳۳
ناخن کاٹنے کی ترتیب	۴۳۳
ناخن کٹے ہوئے	۴۳۵
ناف	۴۳۵
ناف سے گھٹنے تک	۴۳۵
ناف میں جماع کیا	۴۳۵
ناک میں پانی ڈالنا	۴۳۶
ناک میں پانی ڈالنا یاد نہ رہا	۴۳۶
نامحرم غسل دے	۴۳۶
نان بائی	۴۳۶
ناول پڑھنے سے منی نکلنا	۴۳۷
نتھ	۴۳۷
نجاست خارج ہوئی میت سے	۴۳۷
نجاست کی معافی کا مطلب	۴۳۸
نجاست نکلی کفن پہنانے کے بعد	

عنوان	صفحہ نمبر
نجاست نکلے پیٹ دبانے سے	۴۳۸
نجس کپڑا	۴۳۸
نصف بدن سے کم ملے	۴۳۸
نصف بدن ملے	۴۳۹
نصف سے زیادہ بدن ملے	۴۳۹
نقشیں مٹ جائیں	۴۳۹
"نفاس"	۴۳۹
نفاس کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔	۴۴۰
نفاس کا خون چالیس دن سے بڑھ گیا	۴۴۳
نفاس کا خون چالیس دن سے پہلے بند ہوجائے	۴۴۳
نفاس کا خون عادت سے بڑھ جائے	۴۴۴
نفاس کا خون نہیں آیا	۴۴۴
نفاس کو روکنا	۴۴۴
نفاس کی حالت میں جانور ذبح کیا	۴۴۴
نفاس کی حالت میں غسل کرنا	۴۴۴
نفاس کی حالت میں مرجائے	۴۴۵
نفاس کی حالت میں مسجد نبوی میں نہ جائے	۴۴۵
نفاس کی حالت میں یہ کام جائز ہیں	۴۴۵

صفحہ نمبر	عنوان
۴۳۶	ں کی عادت مقرر ہوتی ہے ....
۴۳۶	ں کی مدت ....
۴۳۶	ں کی مدت میں خون جاری اور بند ہو ....
۴۳۷	ں کے ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم ....
۴۳۸	کے دنوں کی پہلے سے عادت نہ ہو ....
۴۳۸	کے دنوں میں غسل کرنا ....
۴۳۸	کے دوران مہندی لگانا ....
۴۳۸	یں احتلام ہو جائے ....
۴۳۹	یں استغفار پڑھنا ....
۴۳۹	یں اللہ کا نام لینا ....
۴۳۹	ں پیڈ رکھنا ....
۴۳۹	ں تلاوت سننا ....
۴۳۹	ں جماع کرنا ....
۴۵۰	ں چالیس دن سے پہلے خون بند ہو گیا ....
۴۵۱	ں دعائیں پڑھنا ....
۴۵۱	ں درود شریف پڑھنا ....
۴۵۱	ں دعائے قنوت پڑھنا ....
۴۵۱	ں دعائے قنوت پڑھنا ....

عنوان	صفحہ نمبر
ں صحبت کرنا	۵۱
ں عادت پوری ہو جانے کے بعد	۵۱
ں قرآن پڑھنا منع ہونے کی وجہ	۵۲
ں قرآنی دعا پڑھنا	۵۲
ں کھانا پکانا	۵۲
ں نماز	۵۲
ں نماز منع ہونے کی وجہ	۵۲
ں وظیفہ پڑھنا	۳
لی سے صحبت کرنا کب جائز ہے؟	۳
لی عورت پر دم کرنا	۳
لی عورت کا حکم	۳
لی عورت کا غسل دینا	۳
لی عورت کی عادت مقرر نہ ہو	۴
لی عورت کے لیے قرآن دیکھنا	۴
لی عورت مردہ کے پاس نہ رہے	۴
لی کے لیے کلمہ پڑھنا	۴
لی میت کے منہ میں پانی ڈالنا	۱
	۱

عنوان	صفحہ نمبر
● نل میں سے پانی بالٹی میں گر کر بہنے لگے........	۳۵۵
● نماز پڑھتے ہوئے حیض آ گیا........	۳۵۶
● نماز کے آخر وقت میں حیض آیا........	۳۵۶
● ننگے ہو کر صحبت نہ کرے........	۳۵۷
● ننگے ہونے کی حالت میں غسل کرنا........	۳۵۷
● ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنا........	۳۵۷
● نو سال سے پہلے........	۳۵۷
● نہانے کا طریقہ........	۳۵۸
● نیا لباس پہننے کے لئے غسل کرنا........	۳۵۸
● نیت........	۳۵۸
● نیت کے بغیر میت کو غسل دے دیا........	۳۵۸
● نیکر........	۳۵۹
● نیکر کے اوپر پاک کپڑا پہن لیا........	۳۵۹
● نیل پالش........	۳۵۹
● نیند سے بیدار ہو کر کپڑوں میں تری دیکھی........	۳۵۹
و	
● واجبات غسل........	۳۶۰
● ودی........	۳۶۰

عنوان	صفحہ نمبر
وصیت مرنے والے کی	۴۶۰
وضو غسل کے بعد کرنا	۴۶۱
وضو میں نیت	۴۶۱
وطن پہنچ کر غسل کرنا	۴۶۱
وظیفہ حیض میں پڑھنا	۴۶۱
وظیفہ نفاس میں پڑھنا	۴۶۱
ه	
ہمبستری حیض میں کرنا	۴۶۲
ہمبستری کے بعد نیکر کے اوپر پاک کپڑا پہن لیا	۴۶۲
ہمبستری کے بعد غسل	۴۶۲
ہاتھ ملانا	۴۶۲

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الطهور شطر الإيمان

طہارت اور پاکیزگی ایمان کا آدھا حصہ ہے۔

طہارت اور پاکیزگی کے بغیر بندہ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے قائم نہیں ہوسکتا، اور وہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں اور خاص بندوں میں شامل نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ کی مقدس ذات پاک ہے اور ہر قسم کے کمالات اور خوبیوں سے متصف ہے، اس کے دوستوں میں شامل ہونے کیلئے طہارت اور پاکیزگی لازمی ہے۔

گندے لوگوں کو ہم قریب بیٹھنے نہیں دیتے، اللہ رب العزت ساری کائنات کے خالق و مالک ہیں، وہ بادشاہوں کے بادشاہ، اور احکم الحاکمین ہیں، وہ بھی اپنے بندے کے بارے میں یہ پسند کرتے ہیں کہ وہ بھی پاک وصاف ہوں، اور اس کے پسندیدہ محبوب بندوں میں شامل ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام قرآن مجید میں فرمایا:

إنّ الله يحب التوابين ويحبّ المتطهرين. [البقرة : ٢٢٢]

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے، اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

طہارت اور پاکیزگی کا دائرہ اتنا زیادہ عام اور وسیع ہے کہ وہ ہر چیز کو شامل ہے، مثلاً عقیدہ سب سے اہم چیز ہے، اس کی درستگی کے بغیر اللہ کو راضی رکھنا اور جنت میں داخل ہونا ممکن نہیں ہے، اس عقیدے کو شرک و بدعت اور نفاق سے پاک رکھنا ضروری ہے، ورنہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔

دل کو بری آرزو سے پاک رکھنا ضروری ہے، تا کہ دل گناہوں کی خواہشات سے پاک ہوجائے، ورنہ گناہوں کی خواہشات باطنی طور پر دل کو ناپاک کردیتی ہیں، اس لئے ہمیں دنیا کی آرزوؤں کو بدل کر دل کے رخ کو ٹھیک کر لینا چاہیے۔ اپنے رب کی معرفت اور تعلق حاصل کرنے کو اپنی آرزو بنالینا چاہیے، دین و شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کو اپنا مقصد بنانا چاہیے، سنت کی اتباع کو کامیابی کا ذریعہ سمجھنا چاہیے، کفار کی تقلید اور پیروی کو بدقسمتی اور ناکامی کا راستہ سمجھنا چاہیے، تب جا کے ہمارا دل پاک ہوجائے گا، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہونے کے قابل بنے گا، آخرت کی فکر، اور اللہ کا ذکر ہمارا مطلوب اور مقصود بنے گا۔

زبان کو جھوٹ، غیبت، بہتان، چغل خوری، الزام تراشی اور غلط پروپیگنڈے سے بچانا ضروری ہے تا کہ زبان پاک ہوجائے، اور اس سے نکلی ہوئی بات میں اثر پیدا ہوجائے۔

کانوں کو غیر ضروری باتیں، جھوٹ، غیبت، گانے، ساز و آواز اور موسیقی وغیرہ سننے سے بچانا ضروری ہے، تا کہ کان پاک ہوجائیں، خاص طور پر گانا اور موسیقی سننے سے بہت زیادہ دور رہنا چاہیے کیونکہ اس سے دل میں زنا اور قتل وقتال کی خواہش جنم لیتی ہے۔

آنکھ کو غیر محرم عورت، بے ریش لڑکے اور سینما، ٹی وی، وی سی آر اور موجودہ دور کے گناہوں کے جدید ذرائع بننے والی چیزوں کو دیکھنے سے بچانا ضروری ہے، تا کہ آنکھ پاک ہوجائے، جب آنکھ پاک ہوجائے گی تو نظر بھی پاک ہوجائے گی، اس وقت گناہوں کی ہوس دل سے ختم ہوجائے گی، دل میں سکون آجائے گا، زندگی پر لطف بن جائے گی، عبادات، ذکر واذکار، دین کے کام، اور کار خیر میں حصہ لینے میں مزہ آئے گا، ورنہ ہمیشہ حیران، پریشان، ڈپریشن میں مبتلا رہیگا، اور لاشعوری طور پر ڈر اور خوف میں مبتلا ہونے کی وجہ سے زندگی اجیرن بن جائے گی۔

ہاتھوں کو چوری، ڈاکے، بھتے، سود، رشوت، مار پیٹ، غصب، ظلم، ناحق قتل اور

حرام مال لینے سے، بچانا ضروری ہے، تا کہ وہ پاک رہیں۔
پاؤں کوگناہ کے کام، گناہ کے علاقے، گناہ کے مقامات، نائٹ کلب اور مجرا وغیرہ میں جانے سے، بچانا ضروری ہے، تا کہ یہ پاک رہیں۔
ناک کو بھی ناجائز اور حرام چیزوں کو سونگھنے سے بچانا لازم ہے، ورنہ یہ پاک نہیں رہے؟۔

جس طرح ان تمام چیزوں کو پاک رکھنا لازم ہے، اسی طرح کپڑوں اور بدن کو بھی پاک رکھنا ضروری ہے، ورنہ ہماری عبادتیں صحیح نہیں ہوں گی، اور اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوں گی، اعمال ضائع ہو جائیں گے، ثواب سے محروم ہو جائیں گے، آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اس لئے باطنی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ ظاہری پاکیزگی حاصل کرنا ضروری ہے، اور اس سلسلے میں ضروری مسائل کو جاننا صرف لازم ہے بلکہ فرض ہے۔

اور بدن کی پاکی میں ایک غسل بھی ہے، اس کے فرائض اور سنن وغیرہ سے واقف ہونا اور اس کو اہمیت کے ساتھ مستقل طور پر سیکھنا ایک فریضہ ہے، اور مسنون طریقے سے غسل کرنے کا علم ہونا بھی ضروری ہے، ورنہ زندگی گزر جائے گی، سنت طریقہ کے مطابق غسل کرنا نصیب ہی نہیں ہوگا، یہ بہت بڑی افسوس کی بات ہوگی۔

چونکہ غسل کے مسائل دوسرے مسائل سے ہر اعتبار سے مختلف ہیں اور شرم وحیاء کی بات بھی ہے، اس لئے عام طور پر وعظ وخطابات میں ان مسائل کو بیان نہیں کیا جاتا، اور لوگ بھی پوچھنے میں شرماتے ہیں اس لئے زندگی کا ایک بڑا حصہ گزر جاتا ہے، اور غسل کے مسائل سے واقف نہیں ہوتے، یوں اپنی مرضی سے غسل کر لیتے ہیں، حالانکہ ان کا غسل شریعت کے مطابق نہیں ہوتا، کتنے لڑکے اور لڑکیاں ہیں، بالغ ہوجاتے ہیں، ان پر غسل فرض ہوتا ہے، لیکن دینی مسائل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے یا تو غسل ہی نہیں کرتے، ایک عرصہ تک اچھے سے اچھے کپڑوں میں بھی ناپاک ہی رہتے ہیں، یا غسل تو کرتے ہیں لیکن

مسائل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے شریعت کے حکم کے مطابق غسل نہیں کرتے ،نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زندگی گزر جاتی ہے، مگر جنابت سے پاک ہونا نصیب نہیں ہوتا۔

اس لئے بندے نے نابالغ بچوں کے لئے نہیں صرف بڑوں کے لئے غسل کے مسائل کو حروف تہجی کی ترتیب سے اس کتاب میں جمع کردیا ہے تا کہ اگر کسی مفتی، عالم یا استاد سے سیکھنے کا موقع نہ ملے تو خود اس کتاب کو پڑھ کر غسل کا طریقہ درست کرلیں، اور پاک صاف ہو کر دنیا میں عبادت کرسکیں، اور آخرت میں اللہ کے دوستوں میں شامل ہوسکیں۔

اور آخر میں ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جو اس کتاب کی تخریج، کپوزنگ، تصحیح اور سیٹنگ میں شریک رہے ہیں، خاص طور پر مفتی کامران اجمل صاحب جو تخریج میں شریک رہے، مفتی زبیر شمس الضحیٰ صاحب اور مفتی ذوالقرنین صاحب جو کپوزنگ میں شریک رہے، مفتی محمد ولی اللہ حسین صاحب تصحیح میں شریک رہے اور عزیزم مولوی محمد مرزوق انعام سلمہ سیٹنگ میں شریک رہے، میں ان سب کا شکر گزار ہوں، اللہ تعالیٰ ان سب کی محنتوں کو قبول فرمائیں، اور ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائیں۔

آخر میں اللہ رب العزت سے عاجزانہ دعا یہ ہے کہ اس کتاب کو بھی قبول فرمائیں اور ہدایت کا ذریعہ بنائیں، اور دنیا و آخرت میں کامیابی اور کامرانی کا وسیلہ بنائیں آمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

کتبہ

محمد انعام الحق

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن ..کراچی

۱۴۳۷/۱۱/۷ھ - - ۲۰۱۶/۸/۱۰ء

مقدمہ

ایمانیات کے بعد اسلام کے اعمال میں سب سے اہم عمل نماز ہے، اور نماز صحیح ہونے کے لئے طہارت شرط ہے، اور طہارت انسان کا کمال ہے، اور ایمان کا آدھا حصہ ہے، اللہ تعالیٰ طہارت اور پاکیزگی کی حالت کو پسند فرماتے ہیں مسواک کے بارے میں حدیث شریف میں ہے کہ وہ منہ کی صفائی کا اور پروردگار کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

طہارت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور انسان فرشتوں کے رنگ میں رنگ جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی مقدس بارگاہ کے انوارات سے ہم کنار ہوجاتا ہے، جس سے دل میں خوشی اور سرور کی ایک کیفیت حاصل ہوجاتی ہے۔

طہارت میں بے شمار فوائد ہیں

طہارت میں بے شمار فوائد ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

① ۔طہارت ایک فطری چیز ہے، کیونکہ وہ ترقی یافتہ شہری تمدن وتہذیب کا ایک اہم مسئلہ ہے

② ۔طہارت فرشتوں کے قریب کرنیوالی اور شیاطین سے دور کرنے والی ایک صفت ہے، اور انسان کی معراج کا کمال یہ ہے کہ وہ فرشتوں میں شامل ہوجائے اور شیاطین سے دور ہوجائے، اس کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے پاک مخلوق ہیں، وہ پاکی کا اہتمام کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں، ناپاک رہنے والوں کو پسند نہیں کرتے، اور شیطان پاک نہیں ہے اس لئے وہ ناپاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

③ ۔طہارت قبر کے عذاب کو ہٹاتی ہے، اور ناپاکی قبر کے عذاب میں گرفتار کرتی ہے، حدیث شریف میں ہے کہ پیشاب سے بچو کیونکہ قبر کا زیادہ تر عذاب اس

کی وجہ سے ہوتا ہے۔

④ ۔طہارت کے اہتمام کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے، او
اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوجاتا ہے، سورۃ التوبۃ آیت نمبر (۱۰۸) میں ہے
''اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند فرماتے ہیں'' اور تمام اعمال سے اصل
مطلوب اللہ تعالیٰ کا خاص قرب حاصل کرنا ہے، لہٰذا ہمیشہ طہارت اور پاکی کا اہتما
کرنا چاہیے۔

⑤ ۔وضو غسل کی طہارت کی وجہ سے نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور گناہ معاف
ہوجاتے ہیں، متعدد احادیث میں اس کا تذکرہ موجود ہے، کیونکہ جب طہارت کی
صفت انسان کی فطرت بن جاتی ہے تو انسان میں ملکوتی انوار کا ایک بڑا حصہ پیدا
ہوجاتا ہے، یہی نیکیاں ہیں، اور حیوانیت اور بہیمیت کی تاریکی کا بڑا حصہ مغلوب
ہوجاتا ہے، یہی گناہوں کا معاف ہونا ہے۔

⑥ ۔طہارت سعادت اور نیک بختی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، اور طہارت
کا اہتمام دنیا کے کاموں میں مشغول ہوکر آخرت کو بھولنے سے بچاتا ہے۔

⑦ ۔طہارت کے اہتمام سے طبیعت عقل کے تابع ہوجاتی ہے۔

، والطهارة: باب من أبواب الارتفاق الثاني، الذي يتوقف كمال الإنسان عليه، وصلاح جبلتهم، وفيها قرب من الملائكة، وبعد من الشيطان، وتدفع عذاب القبر، وهو قوله صلى الله عليه وسلم: "استنزهوا من البول، فإن عامة عذاب القبر منه" ولها مدخل عظيم في قبول النفس لون الإحسان، وهو قوله تعالى: ﴿والله يحب المطهرين﴾ وإذا استقرت في النفس وتمكنت منها، تنورت فيها شعبة من نور الملائكة، وانبهرت شعبة من ظلمة البهيمية وهو معنى كتب الحسنات، وتكفير الخطايا، وإذا جعلت رسما نعمت من غوائل الرسوم، وإذا حافظ صاحبها على ما فيها من هيئات يؤاخذ الناس بها أنفسهم عند الدخول على الملوك، وعلى النية المستحقة والأذكار، نفعت من سوء المعرفة، وإذا عقل الإنسان: أن هذه كماله، فأداب جوارحه حسب عقل، من غير داعية حسية، وأكثر من ذلك، كانت تمرينا على انقياد الطبيعة للعقل. والله أعلم (حجة الله البالغة: (ص: ۷۲/۱) باب أسرار الوضوء والغسل، ط: كتب خانه رشيديه دهلي)

آخری امت کا حساب کتاب سب سے پہلے

ایک حدیث میں ہے کہ:

ہم دنیا والوں کے لحاظ سے آخری امت ہیں، مگر قیامت میں ہم سب سے پہلے لوگ ہوں گے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارا حساب و کتاب کیا جائے گا۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

ہم آخری امت ہیں، لیکن ہمارا حساب کتاب سب سے پہلے ہوگا، دوسری تمام امتیں ہمارے لیے راستہ چھوڑ کر ایک طرف ہو جائیں گی اور ہم پاکیزگی اور طہارت کے اثر سے بڑی آسانی سے وہاں سے گزریں گے۔

اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ: وضو کی برکت اور اثر سے ہم وہاں سے سہولت سے گزر جائیں گے، تب دوسری امتیں کہیں گی، یہ ساری امت تو ایسی ہے جیسے سب نبی ہوں۔(۱)

غسل کی تاریخ

جنابت کے غسل کی ابتداء کب سے ہوئی، اس کی صحیح تاریخ تو معلوم نہیں، البتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں جس طرح حج اور نکاح کا حکم تھا اسی طرح جنابت کے بعد غسل کرنے کا حکم بھی تھا۔(۲)

(۱) وفی روایة نحن الآخرون من أهل الدنیا والأولون یوم القیامة، المقضی لهم قبل الخلائق.

وفی روایة: نحن آخر الأمم، وأول من یحاسب، تنفرج لنا الأمم عن طریقنا فنمضی غرا محجلین من أثر الطهور.

وفی روایة من آثار الوضوء، فتقول الأمم: کادت هذه الأمة أن تکون أنبیاء کلها.

(السیرة الحلبیة: (۱/ ۳۲۹) باب بیان حین المبعث، وعموم بعثته صلی الله علیه وسلم، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

(۲) ولما کان الغسل من الجنابة معلوما قبل الإسلام، بقیة من دین إبراهیم و إسماعیل علیهما السلام — کما بقی الحج والنکاح — لم یحتاجوا إلی تفسیره، بل خوطبوا بقوله تعالی =

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد یہودی اور نصاریٰ کا وجود دنیا میں ہوا ہے اس لئے جنابت کے بعد غسل کرنے کا حکم یہودیوں اور عیسائیوں کے دین میں تھا. البتہ عیسائیوں میں ''پولس'' نامی ایک شخص پیدا ہوا، اس نے توریت اور اس کے احکامات کے منسوخ ہونے کا اعلان کیا، اس کے بعد عیسائیوں میں جنابت کے بعد غسل کا حکم بھی منسوخ ہو گیا، اس لئے عیسائی لوگ جنابت کے بعد غسل نہیں کرتے. اور یہ لوگ تقریباً ہمیشہ ناپاک رہتے ہیں۔(۱)

بعض لوگ ان کی ظاہری صفائی اور پرفیوم وغیرہ کے استعمال کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑی صاف ستھری قوم ہے، اور اس کو اخبارات، مضامین اور تقریر وغیرہ میں بڑی فخر کے ساتھ بتاتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس طرح گائے بکرے کتے وغیرہ جنابت کا غسل نہیں کرتے یہ بھی نہیں کرتے پھر ان میں اور جانوروں میں کیا فرق ہے، جس طرح جانور ننگے رہتے ہیں، صرف دم کے ذریعہ اپنی شرمگاہ کو چھپاتے ہیں، یہ لوگ بھی اسی طرح ہیں پھر ان کی صفائی ستھرائی تہذیب وتمدن اور ترقی کے بارے میں فخر کرکے بتانا کتنی ہی گری ہوئی بات ہے۔

جن کو پاکی ناپاکی کی تمیز نہیں، طہارت ونجاست کا فرق نہیں ان کو ''آئیڈیل'' بنانا عقلمندی نہیں۔

= ﴿وإن كنتم جنبا فاطهروا﴾ وهي دليل الباب، ولذلك نذر ابو سفيان : ان لايمس رأسه ماء من جنابة، حتى يغزو رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ولما الحدث الأصغر فلم يكن معروفا عندهم قبل الإسلام فللذلك بين أعضاءه وكيفيه والسبب الموجب له. (النجم الوهاج في شرح المنهاج: (۱/ ۳۷۲) باب الغسل، ط: دار المنهاج)

(۱) ثالثاً: الغسل وأنواع غسل الجماع، لقد اوجبت الشريعة اليهودية على معتنقيها شريعة توافق الفطرة من حيث الطهارة والنظافة هذه الشريعة تتصل بطهارة البدن بعد اتمام عملية الجماع بين الرجل والمرأة، فقد جاء في سفر اللاويين والمرأة التي يضطجع معها رجل اضطجاع زرع يستحمان بماء ويكونان نجسين إلى المساء. (سفر اللاويين: (۱۵/ ۱۸)

ولا نرى مثل هذه الشرائع في المسيحية، لأنه المسيحية هي بمثابة امتداد لليهودية، الا =

یہودی لوگ ننگے ہو کر غسل کرتے تھے

دین اسلام پاکیزہ دین ہے، شرم و حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے، اس لئے کسی کو ستر دکھانا اور دوسروں کیلئے قصداً دیکھنا جائز نہیں ہے، بھرے مجمع میں ننگے ہو کر غسل کرنے کی اجازت نہیں ہے، اگر مجمع عام میں غسل کرنا ہے تو کپڑے سے ستر چھپا کر غسل کرسکتا ہے، ننگے ہو کر نہیں، ورنہ دکھانے والے، اور دوسروں کا ستر دیکھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔

یہودیوں کے بارے میں حدیث شریف میں ہے کہ بھرے مجمع میں ننگے ہو کر غسل کرنے کے عادی تھے، اس لئے مسلمانوں پر ضروری ہے کہ جب سوئمنگ پول، سمندر کے ساحل وغیرہ میں جائیں تو سب کے سامنے ننگے ہو کر غسل نہ کریں بلکہ کپڑے وغیرہ سے ستر چھپا کر غسل کریں۔

بخاری اور مسلم میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر شرم وحیاء کا بہت زیادہ غلبہ تھا یہاں تک کہ وہ اپنے برہنہ بدن کے کسی حصہ پر بھی نگاہ نہیں پڑنے دیتے تھے، اس کے برعکس بنی اسرائیل مجمع عام میں برہنہ ہو کر غسل کرنے کے عادی تھے، اس لئے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تنگ کرتے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے، کبھی کہتے کہ ان کے جسم کے خاص حصے پر برص کے داغ ہیں، کبھی کہتے کہ ان کو "اُدرہ" (فوطوں میں ورم ہو کر بڑھ جانا) کا مرض ہے یا کوئی اور اس قسم کا خراب

= ان بولس جاء و نادى بنسخ التوراة واحكامها فنسخ مثل هذه الاحكام. لذلك نرى الآن النصارى لايعتنون بمثل هذه الاحكام التي استقرت في اهل الإسلام، فالمعاشرة بين الأزواج تنتهي بقضاء الشهوة عندهم ولا يتما التطهر بالغسل بخلاف أهل الإسلام، فقد سن الله لهم ماهو الحق الفطرة حيث امرهم بغسل سائر البدن مما لحق به أو الوزه اثناء الجماع وبعده، فمثل هذه الشرائع لتدلّ على عظمة هذا الدين و رقى أهله المتبعين لأحكامه الخ. ايضا.

مرض ہے، تب ہی تو چھپ کر علیحدہ نہاتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام سنتے اور خاموش رہتے، آخر اللہ تعالیٰ کی یہ مرضی ہوئی کہ ان کو اس تہمت سے پاک اور بری کریں، چنانچہ ایک دن وہ علیحدہ آڑ میں نہانے کی تیاری کر رہے تھے، کپڑے اتار کر پتھر پر رکھ دیئے، پھر اللہ کے حکم سے اپنی جگہ سے سرکا، اور جہاں مجمع میں بنی اسرائیل برہنہ نہار ہے تھے وہاں چل کر پہنچ گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام گھبراہٹ اور غصہ میں اس کے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑے: "ثوبی حجر ثوبی حجر" (اے پتھر! میرے کپڑے، اے پتھر! میرے کپڑے) پتھر جب مجمع کے سامنے ٹھہر گیا تو سب نے دیکھ لیا کہ موسیٰ علیہ السلام ان تمام عیوب سے پاک وصاف ہیں جن کا دعویٰ بنی اسرائیل نے کیا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اس اچانک واقعہ کا ایسا اثر پڑا کہ کپڑے پہننے کے بعد آپ نے غصہ میں جھنجھلا کر پتھر پر لاٹھی کے چند وار کر دیئے، جس سے اس پر نشان پڑ گئے اور پتھر سے چند دن تک رونے کی آواز آتی رہی۔(۱)

قرآن مجید میں غسل کی کیفیت کا ذکر نہیں ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں غسل کرنے کا حکم دیا ہے لیکن اس کی کیفیت کے بارے میں ذکر نہیں کیا، حالانکہ وضو کے بارے میں تمام اعضاء کی تفصیل بتادی، اس کی

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: ان موسى كان رجلا حييا ستيرا لا يرى من جلده شئ استحيى منه فآذاه من اذاه من بنی اسرائيل فقالوا ما يستتر هذا التستر الا من عيب بجلده إما برص وإما أدرة وإما آفة وإن الله عزّوجلّ اراد ان يبرئه مما قالوا لموسى فخلا يوما وحده فوضع ثيابه على الحجر ثم اغتسل، فلما فرغ أقبل إلى ثيابه ليأخذها وإن الحجر عدا بثوبه فأخذ موسىٰ عصاه وطلب الحجر فجعل يقول ثوبی حجر ثوبی حجر حتى انتهىٰ إلى ملأ من بنی اسرائيل فرأوه عريانا احسن ما خلق الله وابرأه مما يقولون وقام الحجر فأخذ ثوبه فلبسه وطفق بالحجر ضربا بعصاه فوالله إن بالحجر لندبا من أثر ضربه ثلاثا او اربعا او خمسا فذلك قوله: ﴿ يأيها الذين امنوا لاتكونوا كالذين اذوا موسىٰ فبرّأه الله مما قالوا وكان عند الله وجيها﴾. (صحيح البخاري: (۲/۳۸۳) باب كتاب احاديث الأنبياء، ط: قديمی)

وجہ یہ ہے کہ عرب میں حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے دین وشریعت کی بعض چیزیں موجود تھیں، مثلاً حج، نکاح وغیرہ، اسی طرح جنابت کے بعد غسل کرنے کا طریقہ عرب کی قوم کو معلوم تھا اور اس کا رواج بھی تھا اس لئے قرآن مجید میں غسل کرنے کی کیفیت بیان نہیں کی، بلکہ صرف اتنا کہا: ﴿وإن كنتم جنبا فاطهروا﴾ البتہ وضو کا طریقہ عربوں میں رائج نہیں تھا، لوگ اس کو بالکل بھول گئے تھے، اس لئے قرآن مجید نے وضو کے بارے میں پوری تفصیل بیان کردی، اعضاء کتنے ہیں، اور کیفیت کیا ہے، اور اس کے فرض ہونے کے اسباب کیا کیا ہیں؟(۱)

جاہلیت کے زمانے میں بھی جنابت کا غسل کیا جاتا تھا

بعض علماء نے لکھا ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں بھی عرب ناپاکی کی حالت میں غسل کیا کرتے تھے، اور غسل کے دوران کلی کرنے، ناک میں پانی ڈالنے اور مسواک کرنے کی پابندی کیا کرتے تھے۔(۲)

غسل کب فرض ہوا؟

علامہ ابن عبدالبر نے لکھا ہے کہ تمام سیرت نگاروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ناپاکی کی حالت میں غسل کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مکے ہی میں فرض ہو چکا تھا۔

(۱) ولما كان الغسل من الجنابة معلومًا قبل الإسلام، بقية من دين إبراهيم و إسماعيل عليهما السلام — كما بقي الحج والنكاح — لم يحتاجوا إلى تفسيره، بل خوطبوا بقوله تعالى ﴿وإن كنتم جنبا فاطهروا﴾ وهي دليل الباب، ولذلك نقل أبو سفيان: أن لا يمس رأسه ماء من جنابة، حتى يغزو رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ولما الحدث الأصغر ... فلم يكن معروفا عندهم قبل الإسلام فلذلك بين أعضاءه وكيفيته والسبب الموجب له. (النجم الوهاج في شرح المنهاج: (۱/۳۷۳) باب الغسل، ط: دار المنهاج)

(۲) وفي كلام بعضهم: كانت العرب في الجاهلية يغتسلون من الجنابة، ويداومون على المضمضة والاستنشاق والسواك، والله أعلم. (السيرة الحلبية: (۱/۳۷٦) باب ذكر وضوئه وصلاته صلى الله عليه وسلم أول البعثة، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غسل کی فرضیت معراج کی رات میں نمازوں کے ساتھ ساتھ ہوئی ، ان سے روایت ہے کہ:

معراج کی رات میں ابتداء میں روزانہ پچاس نمازیں فرض ہوئیں اور ناپاکی دور کرنے کے لئے سات مرتبہ غسل واجب ہوا، مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اللہ تعالیٰ سے اس میں سہولت اور آسانی کی درخواست کرتے رہے، یہاں تک کہ آخر پانچ نمازیں اور ایک مرتبہ غسل رہ گیا۔

اس حدیث کے بارے میں بعض شافعی فقہاء نے لکھا ہے کہ اس کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے، اور اسے کمزور بھی نہیں بتایا اس لئے یہ حدیث یا تو صحیح ہے یا پھر حسن ہے۔(۱)

ابتداء میں ہر نماز کے لئے غسل ضروری تھا

شافعی فقہاء نے لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر نماز سے پہلے غسل کرنا واجب تھا لیکن بعد میں یہ حکم اس طرح منسوخ ہوگیا کہ اگر کوئی ایسی بات پیش آجائے جو وضو توڑنے والی ہے تو غسل کرنے کی ضرورت نہیں صرف وضو کرلینا کافی ہوگا، اس طرح گویا بعد میں وضو، غسل کے قائم مقام بن گیا تھا، پھر بعد میں ہر نماز

(۱) ويوافقه ما ذكره ابن عبد البر من اتفاق أهل السير على أنّ الغسل من الجنابة فرض عليه صلى الله عليه وسلم وهو بمكة.

وعن ابن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما ما يقتضي ان فرض الغسل كان مع فرض الصلوات ليلة الإسراء ، فقد جاء عنه " كانت الصلاة خمسين ، والغسل من الجنابة سبع مرات ، فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يسال حتى جعل الصلاة خمسا ، والغسل من الجنابة مرة " . قال بعض فقهائنا : رواه أبوداود ولم يضعفه ، وهو إما صحيح أو حسن الخ . (السيرة الحلبية : (۱/۳۷۸) باب ذكر وضوئه و صلاته صلى الله عليه وسلم أوّل البعثة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

کے لئے علیحدہ وضو کرنے کا حکم بھی اٹھالیا گیا۔(۱)

جنابت والے کو مردہ کے پاس نہیں جانا چاہیے

جنابت والا مرد یا عورت جب تک خود غسل نہ کرلیں مردہ کے پاس رہنا بہتر نہیں ہے، اس لئے ایسی حالت میں پہلے خود غسل کر کے پاک ہو جانا چاہیے، پھر اس کے بعد مردہ کے پاس جانا چاہیے، ورنہ رحمت کے فرشتے حاضر نہیں ہوں گے۔(۲)

جنابت کا غسل نہ کرنے والا

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر "الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور" میں نقل کیا ہے کہ عبد بن حمید نے نقل کیا ہے کہ وہب ذماری نے فرمایا کہ زبور میں لکھا ہوا ہے کہ جس نے جنابت کا غسل کیا وہ یقیناً میرا بندہ ہے، اور جس نے جنابت کا غسل نہیں کیا وہ قطعاً میرا دشمن ہے۔(۳)

---

(۱) وذكر فقهائنا أن الغسل كان واجبا عليه صلى الله عليه وسلم لكل صلاة، فنسخ بالسنة للحدث الأصغر تخفيفاً، فصار الوضوء بدلاً عنه، ثم نسخ الوضوء لكل صلاة. (السيرة الحلبية: (١/ ٣٤٩) باب ذكر وضوئه وصلاته صلى الله عليه وسلم أوّل البعثة، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) ويخرج من عنده الحائض والنفساء والجنب. (البحر الرائق: (١٧١/٢) كتاب الجنائز، ط: سعيد)

☜ الدر المختار مع الرد: (١٩٣/٢) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في اطفال المشركين، ط: سعيد.

☜ (واختلفوا في إخراج الحائض والنفساء والجنب من عنده) وجه الإخراج امتناع حضور الملائكة محلاً به الحائض والنفساء (قوله: وجه الإخراج الخ) إخراجهم على سبيل الأولوية إذا كان عن حضورهم غنى. (مراقي الفلاح على حاشية الطحطاوي: (ص: ٥٦٣) كتاب الصلوة، باب احكام الجنائز، ط: قديمي)

(۳) واخرج عبد بن حميد عن وهب الذماري قال: مكتوب في الزبور من اغتسل من الجنابة فإنه عبدي حقا، ومن لم يغتسل من الجنابة فإنه عدوي حقا. (الدر المنثور في التفسير بالمأثور للسيوطي: (٢١٠/٥) تحت قوله تعالى: ﴿وإن كنتم جنبًا فاطّهروا﴾، ط:)

جنابت کا غسل نہ کرنے کی سزا

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ’’شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور‘‘ نامی کتاب میں نقل کیا ہے کہ حضرت ابان بن عبداللہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ: ہمارا ہمسایہ مرگیا، میں اس کے غسل اور کفن و دفن میں شریک ہوا، جب قبر میں اتارنے کا قصد کیا تو ایک جانور بلی کے مثل دیکھا، ہرچند کے اس کے دفع کرنے کی کوشش کی، مگر وہ دفع نہ ہوا ناچار دوسری قبر میں دفن کرنے کا ارادہ کیا، اس میں بھی اسی جانور کو دیکھا، اس جگہ سے بھی وہ دفع نہ ہوسکا، پھر تیسری قبر میں دفن کرنا چاہا، یہاں بھی اسی جانور کو دیکھا، اور وہ بھی کسی طرح دفع نہ ہوسکا، ناچار اسی میں دفن کردیا، جب مٹی کو برابر کیا تو قبر سے ایک خوفناک آواز سنی، لوگوں نے اس کی بیوی سے اس واقعہ کو بیان کیا، اور دریافت کیا کہ وہ کیا عمل کرتا تھا اس نے جواب دیا کہ: جنابت کے بعد غسل نہیں کرتا تھا۔ (ص:۲۲۶) باب عذاب القبر، ط: المکتبۃ التوفیقیہ، مصر)۔(۱)

لاش مکہ مکرمہ سے کفرستان پہنچ گئی

حکیم الامت، مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے وعظ کے دوران فرمایا:

---

(۱) قال الحافظ ابن رجب، وروى الهيثم بن عدي، حدثنا أبان بن عبد الله البجلي، قال: هلك جار لنا، فشهدنا غسله وكفنه وحمله إلى قبره، وإذا في قبره شبه بالهر، فزجرناه، فلم ينزجر فضرب الحفار جبهته بمعولة، فلم يبرح فتحول إلى قبر آخر فلما لحد فإذا ذلك الهر فيه فصنعوا به مثل ما صنعوا أولاً فلم يلتفت، فرجعوا إلى قبر ثالث، فلم لحد فإذا ذلك الهر فيه فصنعوا به مثل ما صنعوا، فلم يلتفت، فقال القوم: ياهؤلاء ان هذه الأمر ما مر بنا مثله، فادفنوا صاحبكم، فدفنوه فلما سوى عليه باللبن، سمعنا قعقعة عظيمة، فنحوا إلى امرأته فقالوا: يا هذه! ماكان عمل زوجك؟ وحدثوها ما رأوا، فقالت: كان لايغتسل من الجنابة.
القعقعة: حكاية صوت السلاح، أو الشئ اليابس الصلب). (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص ۲۲٦) باب عذاب القبر، ط: المكتبة التوفيقية، ط: مصر)

'' چنانچہ میں آپ کو ایک عجیب عبرت انگیز، حکایت سناتا ہوں جو میں نے مولانا فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سنی تھی، مولانا فرماتے ہیں کہ: '' شیخ دہان'' (تاجر روغن) نے جو مکہ مکرمہ کے ایک بڑے عالم تھے، فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں ایک بڑے عالم کا انتقال ہوا اور ان کو دفن کر دیا گیا کچھ عرصہ کے بعد کسی دوسرے شخص کا انتقال ہوا تو اس کے وارثوں نے ان عالم صاحب کی قبر میں ان کو دفن کرنا چاہا، مکہ مکرمہ میں یہ دستور ہے کہ ایک قبر میں کئی کئی مردوں کو دفن کر دیتے ہیں چنانچہ ان عالم صاحب کی قبر کھودی گئی تو دیکھا کہ ان کی لاش کے بجائے ایک نہایت حسین لڑکی کی لاش رکھی ہوئی ہے اور صورت دیکھنے سے وہ لڑکی یورپین معلوم ہوتی تھی، سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا معاملہ ہے، اتفاق سے اس مجمع میں یورپ سے آنے والا ایک شخص بھی موجود تھا، اس نے جو لڑکی کی صورت دیکھی تو اس نے کہا کہ میں اس لڑکی کو پہچانتا ہوں، یہ لڑکی فرانس کی رہنے والی ایک عیسائی کی بیٹی ہے، یہ مجھ سے اردو پڑھتی تھی، اور در پردہ مسلمان اور نیک تھی، میں نے اس کو دینیات کے چند رسالے بھی پڑھائے تھے، اتفاق سے بیمار ہو کر انتقال کر گئی، اور میں دل برداشتہ ہو کر نوکری چھوڑ کر یہاں چلا آیا، لوگوں نے کہا کہ اس کے یہاں منتقل ہونے کی وجہ تو معلوم ہو گئی کہ یہ مسلمان اور نیک تھی، لیکن اب یہ بات دریافت طلب ہے کہ ان عالم صاحب کی لاش کہاں گئی، بعض لوگوں نے کہا کہ شاید ان عالم صاحب کی قبر اس لڑکی کی قبر میں منتقل کر دی گئی ہو، اس پر لوگوں نے اس سیاح سے کہا کہ تم حج سے واپس ہو کر یورپ جاؤ تو اس لڑکی کی قبر کھود کر ذرا دیکھنا کہ اس میں مسلمان عالم کی لاش ہے یا نہیں، اور کوئی صورت شناس بھی ساتھ کر دیا، چنانچہ وہ شخص یورپ واپس گیا، اور لڑکی کے والدین سے اس کا یہ حال بیان کیا اس پر ان کو بڑی حیرت ہوئی کہ بھلا یہ کیسے ممکن ہے، کہ لڑکی کو دفن تو کیا جائے فرانس میں اور تم اس کی لاش مکہ مکرمہ میں دیکھ لو، اخیر

رائے یہ قرار پائی کہ اس لڑکی کی قبر کھودو، چنانچہ اس کے والدین اور چند لوگ اس حیرت انگیز معاملہ کی تفتیش کیلئے قبرستان چلے، اور لڑکی کی قبر کھودی گئی، تو واقعی اس تابوت میں اس کی لاش نہ تھی، بلکہ اس کے بجائے وہ مسلمان عالم مقطع صورت، بال دھرے ہوئے تھے جن کو مکہ مکرمہ میں دفن کیا گیا تھا" شیخ وہبان" نے فرمایا کہ ان سیاح نے کسی ذریعہ سے ہم کو اطلاع دی کہ اس عالم کی لاش یہاں فرانس میں موجود ہے، اب مکہ مکرمہ والوں کو فکر لاحق ہوئی کہ لڑکی کا مکہ مکرمہ پہنچ جانا تو اس کے مقبول ہونے کی علامت ہے، اور اس کے مقبول ہونے کی وجہ بھی معلوم ہوگئی، لیکن اس عالم کا مکہ مکرمہ سے کفرستان میں پہنچ جانا کس بنا پر ہوا اور اس کے مردود ہونے کی کیا وجہ ہے؟ سب نے کہا کہ انسان کی اصلی حالت گھر والوں کو معلوم ہوا کرتی ہے، اس کی بیوی سے پوچھنا چاہیے، چنانچہ لوگ اس کے گھر گئے اور دریافت کیا کہ تیرے شوہر میں اسلام کے خلاف کوئی بات تھی؟ اس نے کہا کچھ بھی نہیں، وہ تو بڑا نمازی اور قرآن کا پڑھنے والا، تہجد گزار تھا، لوگوں نے کہا سوچ کر بتلاؤ، کیونکہ اس کی لاش دفن کرنے کے بعد مکہ مکرمہ سے کفرستان پہنچ گئی ہے، کوئی بات اسلام کے خلاف اس میں ضرور تھی، اس پر بیوی نے کہا کہ ہاں! میں اس کی ایک بات پر ہمیشہ کھٹکتی تھی، وہ یہ کہ جب وہ مجھ سے مشغول ہوتا اور فراغت کے بعد غسل کا ارادہ کرتا تو یوں کہا کرتا تھا کہ نصاریٰ کے مذہب میں یہ بات بڑی اچھی ہے کہ ان کے یہاں غسل جنابت فرض نہیں، لوگوں نے کہا بس یہی بات ہے، جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اس کی لاش کو مکہ مکرمہ سے اسی قوم کی جگہ پھینک دیا جن کے طریقہ کو وہ پسند کرتا تھا"۔

حضرات آپ نے دیکھا کہ یہ شخص ظاہر میں عالم، متقی اور پورا مسلمان تھا مگر تفتیش کے بعد معلوم ہوا کہ اس میں ایک بات کفر کی موجود تھی کہ وہ کفار کے ایک طریقے کو اسلامی حکم پر ترجیح دیتا تھا، اور استحسان کفر کفر ہے، اسلئے وہ شخص پہلے ہی سے

مسلمان نہ تھی، یہ ضروری نہیں کہ ہر جگہ ایسا منتقل ہو جایا کرے، مگر اللہ تعالیٰ کبھی ایسا بھی کر کے دکھا دیتے ہیں تا کہ لوگوں کو عبرت ہو کہ بدحالی کا نتیجہ یہ ہے۔ ([illegible]
[illegible] ١٤٠٣ھ شمارہ نمبر ١١، جلد ٥٣ مطابق [illegible] نومبر ١٩٨٣ء [illegible] (٣٢١/٣، ٣٢٢) [illegible]
[illegible])

جنابت سے انسان فرشتوں سے دور ہو جاتا ہے

جنابت کی وجہ سے انسان کو فرشتوں سے بُعد اور دوری پیدا ہو جاتی ہے اور جب غسل کرتا ہے تو وہ بعد اور دوری ہٹ جاتی ہے، اس لئے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ”جب انسان سوتا ہے تو اس کی روح آسمان کی طرف پہنچتی ہے، اگر پاک ہو تو سجدہ کرنے کی اجازت ملتی ہے اور اگر جنابت میں ہو تو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں ملتی“، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جنبی جب سونے لگے تو وضو کر لے“۔ (١)

جنابت کے بعد غسل کا حکم کیوں دیا؟

جنابت سے جسم میں گرانی، کاہلی، سستی، کمزوری اور غفلت پیدا ہو جاتی ہے اور غسل سے دل میں قوت، نشاط اور سرور پیدا ہوتا ہے اور بدن ہلکا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”جنابت کے غسل کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے گویا اپنے اوپر سے ایک پہاڑ اتار دیا“

(١) الثاني: ان الانسان إذا كان طاهرًا من الجنابة وكان نائمًا مثلا صعدت روحه إلى العالم العلوي، وشاهدت الغرائب والأسرار من الخالق، وأما إذا كان جنبًا فإن روحه تحتجب عن مشاهدة هذه الغرائب والأسرار؛ لأن الطهارة هي السر لصعودها واختلاطها بعالم الملائكة العلوي (حكمة التشريع وفلسفته: (١/ ١٠٣)، حكمة موجبات الغسل من الجنابة وغيرها، ط الغازي كتب خانه، كابل)

یہ ایسی چیز ہے جس کو ہر سمجھدار صحیح فطرت والا شخص محسوس کرتا ہے۔(۱)

غسل جنابت کا طبی فائدہ

منی نکلنے سے بدن کے تمام مسامات کھل جاتے ہیں، اور کبھی بدن سے پسینہ نکلتا ہے، اور پسینہ کے ساتھ بدن کے اندرونی حصے کے گندے مواد بھی خارج ہوتے ہیں جو کہ مسامات پر آ کر ٹھہر جاتے ہیں، اور اگر ان کو دھویا نہ جائے تو خطرناک امراض پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے، اس لئے ڈاکٹری اعتبار سے بھی جنابت کے بعد غسل کر لینا ضروری ہے۔(۲)

منی نکلنے سے غسل واجب ہونے کی وجہ

منی اور پیشاب دونوں ایک ہی راستہ سے نکلتے ہیں، لیکن منی نکلنے کی صورت میں غسل واجب ہوتا ہے اور پیشاب نکلنے کی صورت میں غسل واجب نہیں ہوتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ منی سارے بدن کے ہر ہر جز سے نکلتی ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے منی کا نام سلالہ رکھا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

ولقد خلقنا الإنسان من سلالة من طين. (المؤمنون: ۱۲)

(۱) ولذا نرى ونبصر الانسان إذا فرط في الجماع ضعفت قوة بدنه ، وهذا مصداق قوله صلى الله عليه وسلم "ما هو الا نور عينيك ومخ ساقيك" فالغسل بالماء كما قلنا يعيد إلى البدن هذه القوة المفقودة بخروج المني.

وأيضا لفقدان هذه القوة من الجسم بسبب الكسل وعدم أداء العبادة على الوجه المطلوب ولذا قال ابو ذر رضي الله عنه : لما اغتسل من الجنابة كأني ألقيت عني حملاً، وإن هذا الحمل الثقيل مجموع امرين – الأول – زوال الكسل عن الجسم وان الكسل من اثقل الأحمال الخ. (حكمة التشريع وفلسفته : (۱/۱۰۴) ، حكمة موجبات الغسل من الجنابة وغيرها ، ط: انصارى كتب خانه ، كابل)

(۲) وهناك حكمة أخرى تتعلق بالصحة، وهي إزالة الرائحة الكريهة التي تصير بجسمها منها الذي يجامعها وعند الاغتسال تزول كل بواعث القاذورات و مضعفات الصحة. (حكمة التشريع وفلسفته: (۱/۱۰۴)، حكمة موجبات الغسل من الجنابة وغيرها، ط: انصارى كتب خانه، كابل)

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ (یعنی غذا) سے بنایا۔ (بیان القرآن (ص ۳۰۹) تاج کمپنی)

منی انسان کے سارے بدن کا جوہر اور خلاصہ ہے، جو پورے بدن کے ہر ہر جزے نکل کر پیٹھ کے راستے سے نیچے آتی ہے، اور عضو تناسل سے خارج ہوتی ہے، اس کے نکلنے سے بدن میں ضعف اور کمزوری طاری ہوتی ہے، اور پیشاب پاخانہ صرف کھانے اور پانی کے فضلے ہوتے ہیں، پانی کا فضلہ پیشاب، مثانہ میں اور کھانے کا فضل پاخانہ، معدہ میں جمع رہتا ہے، اس لئے پیشاب پاخانہ سے جسم میں کمزوری لاحق نہیں ہوتی بلکہ خوشی ہوتی ہے، اور منی نکلنے سے بہت زیادہ کمزوری لاحق ہوتی ہے، اور پانی سے غسل کرنے کی صورت میں وہ کمزوری دور ہو جاتی ہے، اس لئے جنابت میں پورے کے پورے بدن پر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

اور پیشاب پاخانہ خود پورے بدن سے نہیں آتا، بلکہ تمام بدن میں جانے والی غذا کا بچا ہوا بے کار حصہ ہوتا ہے، اور بچے ہوئے بے کار حصے کا اثر بدن کے کناروں پر ہوتا ہے پورے بدن پر نہیں، اس لئے پیشاب پاخانہ خارج ہونے کے بعد بدن کے کناروں کو دھونا ضروری ہے، پورے بدن کو نہیں۔(۱)

(۱) قال الثعلبي في تفسير هذه الآية: قال علي رضي الله عنه أقبل عشرة من إحبار اليهود، فقالوا: يا محمد لماذا أمر الله بالغسل من الجنابة ولم يأمر من البول والغائب وهما أقذر من النطفة، فقال صلى الله عليه وسلم: إن آدم لما أكل من الشجرة تحول في عروقه وشعره، فإذا جامع الإنسان نزل من أصل كل شعرة، فافترضه الله عليّ وعلى أمتي تطهيرًا و تكفيرًا وشكرًا لما أنعم الله عليهم من اللذة التي يصيبونها. (تفسير روح المعاني: (ص: ۹۹۹) وقال رواه الطبراني في الأوسط، وإسناده حسن)

(۲) قال في بدائع الصنائع في احكام الشرائع: إنما وجب غسل جميع البدن بخروج المني ولم يجب بخروج البول والغائط، وإنما وجب غسل الأعضاء المخصصة لا غير بوجوه: أحدها ان قضاء الشهوة بانزال المني استمتاع بنعمة يظهر أثرها في جميع البدن وهي اللذة، فأمر بغسل جميع البدن شكراً لهذه النعمة، وهذا لا يتقدر في البول والغائط، والثاني: ان الجنابة تأخذ =

رحمت کے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مکان میں (جاندار کی) تصویر ہو ہے، اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے، جس گھر میں کتا ہوتا ہے، فرشتے اس میں داخل نہیں ہوتے اور جس گھر میں جنابت والا آدمی ہو وہاں بھی (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ان تمام چیزوں سے فرشتوں کو نفرت ہے۔(۱)

محمد انعام الحق قاسمی

دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

= جميع البدن ظاهره و باطنه ، لأن الوطء الذي هو سببها لايكون الا باستعمال جميع ما في البدن من القوة حتى يضعف الانسان بالإكثار منه ، ويقوى بالامتناع عنه واذا اخذت الجنابة جميع البدن الظاهر والباطن بقدر الامكان ولا كذلك الحدث فإنه لايأخذ الا الظاهر من الأطراف لأن سببه يكون بظواهر الأطراف من الأكل والشرب ولايكون باستعمال جميع البدن، فأوجب غسل ظاهر الاطراف لا سائر البدن. (تفسير روح البيان: (۲/ ۳۳۰) ط: دار إحياء التراث العربي)

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: (۱/ ۳۶) مطلب آداب الوضوء، فصل: ولما انتهى الكلام فيه الخ، ط: سعيد)

ان الشارع الحكيم فرض الاغتسال بعد خروج المني ولم يفرضه بعد خروج البول مع انهما خارجان من مكان واحد وعضو واحد . لحكمة بالغة وسر عجيب وإليك البيان :

ان البول عبارة عن فضلة المأكول والمشروب . أما المني فهو عبارة عن مادة مكونة من جميع أجزاء الجسم ، وكما ترى الجسم يتأثر بخروجه ولا يتأثر بخروج البول ، لأن المني كما قلنا تحلل من جميع أجزاء البدن ولذا ترى وتنظر الانسان إذا افرط في الجماع ضعفت قوته . وهذا مصداق قوله صلى الله عليه وسلم : "ما هو الا نور عينيك ومخ ساقيك". فالغسل بالماء كما قلنا يعيد إلى البدن هذه القوة المفقودة بخروج المني ، وأيضًا فقدان هذه القوة في الجسم بسبب الكسل وعدم أداء العبادة على الوجه المطلوب الخ . (حكمة التشريع وفلسفته (۱/ ۱۰۳)، حكمة موجبات الغسل من الجنابة وغيرها، ط :انصاری کتب خانه، كابل)

(۱) عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم : لاتدخل الملائكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولا جنب. (سنن أبي داود: (۱/ ۳۲) باب في الجنب يؤخر الغسل، كتاب الطهارة، ط رحمانية)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آ

آپریشن کے ذریعے ولادت کی صورت میں نفاس کا حکم

☆ اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد خون نظر نہیں آیا تو معتمد قول کی بنا پر وہ عورت نفاس والی ہے، اس پر احتیاط کی بنا پر غسل کرنا واجب ہے، کیونکہ ولادت کے بعد کچھ نہ کچھ خون کا آنا ضروری ہے، خواہ وہ دیکھنے میں آئے یا نہ آئے۔(۱)

☆......اگر کسی عورت کا بچہ اس کی ناف سے پیدا ہوا، اس طرح کہ اس کی ناف میں زخم تھا، ولادت کے وقت زور لگنے سے وہ پھٹ گیا اور بچہ اس سے نکل آیا، یا پیٹ کاٹ کر بڑے آپریشن سے ہوا، تو اس وقت دیکھا جائے گا کہ اگر خون بچہ دانی سے نکلا ہے تو وہ عورت نفاس والی ہے، اور اگر خون بچہ دانی سے نہیں نکلا تو وہ نفاس والی نہیں ہوگی بلکہ زخم والی کہی جائے گی، اگر چہ اس کے لیے بچے کے احکام ثابت ہوں گے، مثلاً اس کی عدت بچہ ہونے پر ختم ہو جائے گی، غسل بھی واجب ہوگا وغیرہ۔(۲)

---

(۱) ولو ولدت ولم تر دما لا یجب الغسل عند ابی یوسف وهو روایة عن محمد وعند ابی حنیفة رحمه الله یجب الغسل واکثر المشایخ اخذوا بقوله وبه کان یفتی الصدر الشهید هکذا فی المحیط، وقال ابوعلی الدقاق: وبه ناخذ کذا فی المضمرات وفی الفتاوی وهو الصحیح هکذا فی الجوهرة النیرة (الفتاوی الهندیه: (۱/ ۳۷)، کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثانی فی النفاس، ط: رشیدیه کوئٹه)

▭ فتح القدیر: (۱/ ۱۸۸)، کتاب الطهارات، فصل فی النفاس، ط: رشیدیه کوئٹه.

▭ البحر الرائق: (۱/ ۲۱۸)، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

(۲) لو ولدت من قبل سرتها بان کان ببطنها جرح فانشقت وخرج الولد منها تکون صاحبة جرح سائل لا نفساء، وتنقضی به العدة وتصیر الأمة ام ولد به، ولو علق طلاقها بولادتها. (فتح القدیر: (۱/ ۱۸۸)، کتاب الطهارات، فصل فی النفاس، ط: رشیدیه کوئٹه)

آدم علیہ السلام کو غسل کس نے دیا

''میت کے غسل کی ابتداء'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۱۸)

آگ میں جل کر مرجائے

''جل کر مرجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۰)

آنکھ

☆ ... فرض غسل میں بھی آنکھ کے اندر کی سطح کا دھونا فرض نہیں ہے، اگرچہ اس میں ناپاک سرمہ لگا ہوا ہو، (واضح رہے کہ جسم کے اس حصہ کو دھونا لازم نہیں ہے جس کو دھونے سے تکلیف یا ضرر ہو، جیسے آنکھ کے اندر کا حصہ) (۱)

آیت الکرسی حیض میں پڑھنا

''حیض میں آیت الکرسی پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۰۵)

= البحر الرائق :(۱/ ۲۱۸)، کتاب الطهارة ، باب الحيض ، مبحث النفاس ،ط: سعيد.

۞ الفتاوى الهنديه :(۱/ ۳۷) كتاب الطهارة ،الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني في النفاس ،ط: رشيدية كوئته.

(۱) ولايجب ايصال الماء إلى داخل العينين كذا في محيط السرخسي .

الفتاوى الهندية :(۱/ ۱۳)، كتاب الطهارة ،الباب الثاني في الغسل ،الفصل الاول في فرائضه. ط: رشيدية كوئته)

۞ واسم البدن يقع على الظاهر والباطن الاان مايتعذر ايصال الماء اليه ... وكذا مايتعسر المتعسر منفي كالمتعذر كداخل العينين فان في غسلهما من الحرج مالايخفى فان العين شحم لاتقبل الماء وقد كف بصر من تكلف له من الصحابة كابن عمر وابن عباس ولهذا لاتغسل العين اذا اكتحل بكحل نجس .

البحر الرائق :(۱/ ۳٦)، كتاب الطهارة ، [فرائض الغسل]،ط: سعيد)

۞ الفتاوى التاتارخانية :(۱/ ۱۱۲)، كتاب الطهارة ،الفصل الثالث في الغسل ،نوع منه في تعليم الاغتسال ،ط: قديمي.

ابتدا سے خون جاری ہوا بند نہیں ہوا

''عادت مقرر نہیں ہوئی خون جاری ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۸۰)

اٹیچ باتھ روم

☆ اٹیچ باتھ روم عام طور پر صاف نہیں ہوتا، اس لیے باتھ روم کی طرح غسل خانہ میں بھی داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے، اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں نکالے، غسل سے پہلے "بسم اللہ" پڑھنا مسنون ہے، مگر اٹیچ باتھ روم کے غسل خانہ میں داخل ہونے سے پہلے پڑھے، اور فارغ ہونے کے بعد غسل خانہ سے باہر نکل کر وضو والی دعا پڑھے۔ (۱)

☆..... اگر اٹیچ باتھ روم پاک ہے اور ناپاک جگہ سے چھینٹیں بھی نہیں آتی ہیں، تو اس میں غسل کرنا صحیح ہے، اگر وہ جگہ مشکوک ہے تو پانی بہا کر پہلے اس کو پاک کرلیا جائے، پھر غسل کیا جائے۔ (۲)

---

(۱) ویستحب له عند الدخول فی الخلاء أن یقول: اللهم انی اعوذبک من الخبث والخبائث ویقدم رجله الیسری وعند الخروج یقدم الیمنی کذا فی التبیین. (الفتاوی الهندیه: (۱/ ۵۰)، کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة واحکامها، الفصل الثالث فی الاستنجاء، ط: رشیدیة کوئٹه)

ویستحب ان لایتکلم بکلام قط من کلام الناس او غیره، اما کلام الناس فلما تقدم ..... واما غیره من الذکر والدعاء فلأنه فی مصب الماء المستعمل ومحل الأوساخ والأقذار (حلبی کبیر: ۵۲، کتاب الطهارة، الغسل، ط: مکتبه نعمانیه کوئٹه)

احسن الفتاوی: ۲/ ۳۷، کتاب الطهارة، باب الغسل، غسل خانه میں دخول وخروج کا طریقه اور دعا، ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی.

(۲) وکذا یکره ان یبول قائما او یغتسل فیه قال الشامی: قیل للاغتسال ای مکان الاستحمام وانما نهی عن ذلک اذا لم یکن له مسلک یذهب فیه البول او کان المکان صلبا فیوهم المغتسل انه اصابه منه شیئ فیحصل به الوسواس. (رد المحتار علی الدر: (۱/ ۳۴۲- ۳۴۴)، ط:

اٹیچ واش روم (بیت الخلاء) نہیں

اگر غسل خانہ صاف ستھرا ہے اور اس کے اندر اٹیچ واش روم (بیت الخلاء) نہیں ہے، تو اس میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت جو پاؤں چاہے رکھے اور "بسم اللہ" غسل خانہ کے اندر کپڑے اتارنے سے پہلے پڑھے۔(۱)

احتلام

مرد کی منی سفید اور گاڑھی ہوتی ہے، اور عورت کی منی زرد اور پتلی ہوتی ہے۔ مرد کی منی لمبائی میں گرتی ہے، اور عورت کی پھیل کر گرتی ہے۔(۲)

= كتاب الطهارة ، فصل الاستنجاء ، فروع ، ط: سعيد).

☜ اذا اراد ان يبول وكانت الارض صلبة دقها بحجر او حفر حفيرة حتى لا يترشرش عليه البول الفتاوى الهندية :(۱/۵۰)، كتاب الطهارة ، الباب السابع في النجاسة واحكامها ، الفصل الثالث في الاستنجاء ، ط: رشيدية

☜ ويكره ان يبول في المغتسل لقوله عليه السلام الا لايبولن احدكم في مستحمه ثم يتوضأ به فان عامة الوسواس منه وذلك اذا لم يكن لم منفذ ينفذ منه البول والماء .(الفقه الاسلامي وادلته: ۱/ ۲۰۵، الباب الاول الطهارات، الفصل الثالث الاستنجاء ، ط: بيروت.)

(۱) والبداءة بالتسمية قولا (قبل الاستنجاء وبعده)الا حال انكشاف . قال الشامي : (قوله الا حال انكشاف) الظاهر ان المراد انه يسمى قبل رفع ثيابه ان كان في غير المكان المعد لقضاء الحاجة (رد المحتار على الدر: ۱/ ۱۰۹، كتاب الطهارة، مطلب سائر بمعنى باقي لا بمعنى جميع، ط: سعيد)

☜ ولايسمي في حال الانكشاف ولا في محل النجاسة. (الفتاوى الهندية : ۱/ ۶، كتاب الطهارة، الباب الاول في الوضوء ، الفصل الثاني في سنن الوضوء ط: رشيدية).

واختلفوا ايضا في وقت التسمية والاصح انه يسمي مرتين مرة قبل كشف العورة مرة بعد الفراغ من الاستنجاء وستر العورة. (الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/ ۳۲، كتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل ، فصل في صفة الوضوء ، ط: رشيدية).

(۲) المني وهو ماء أبيض ثخين ينكسر الذكر بخروجه يشبه رائحة الطلع ومني المرأة رقيق أصفر. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح :(۹۶)، كتاب الطهارة ،فصل في مايوجب الغسل، ط: قديمي كراچي)

☜ إن بعضهم قال : ان وقع طولا فمن الرجل وان وقع عرضا فمن المرأة . =

اب اگر سونے کے بعد بستر پر منی نظر آئے تو جس کی علامت پائی جائے گی اور جس کو احتلام یاد ہوگا اس پر غسل واجب ہوگا۔(١)

اور جب منی میں تمیز نہ ہو، اور بستر پر پہلے ان کے علاوہ کوئی اور سویا بھی نہ ہو تو دونوں پر غسل لازم ہوگا، اور اگر کوئی پہلے سویا ہے، اور بستر کی منی خشک ہو چکی ہے تو ظاہری طور پر یہ علامت ہوگی کہ پہلے کی ہے، لہٰذا ان دونوں میں سے کسی پر غسل واجب نہیں ہوگا، کیونکہ کسی کو احتلام ہوا یا نہیں۔(٢)

= (البحر الرائق :(١/ ٥٦)، كتاب الطهارة ، [المعاني الموجبة للغسل]، ط: سعيد)

۞ الفتاوى التاتارخانية : (١/ ١١٩)، كتاب الطهارة ، ومما يتصل بخروج المني مسائل الاحتلام، ط: قديمي كراچي.

۞ حلبي كبير ،ص: (٣٠)، كتاب الطهارة ، مبحث الغسل ،ط: نعمانية كوئته .

(١) لو وجد الزوجان بينهما ماء دون تذكر ولا مميز بأن لم يظهر غلظه ولا رقته ولا بياضه وصفرته يجب عليهما الغسل ... وقيل اذا كان غليظا ابيض فعليه او رقيقا اصفر فعليها ... بعضهم قال ان وقع طولا فمن الرجل وان وقع عرضا فمن المرأة . (البحر الرائق :(١/ ٥٦)، كتاب الطهارة ، [المعاني الموجبة للغسل]،ط: سعيد كراچي)

۞ لو وجد الزوجان في فراشهما منيا ولم يتذكرا احتلاما فقيل ان كان ابيض غليظا فمني الرجل، وان كان اصفر رقيقا فمني المرأة .

۞ ردالمحتار على الدر : (١/ ١٦٣) ، كتاب الطهارة ،بحث الغسل ،ط: سعيد كراچي.

۞ فتح القدير : (١/ ٦٧)، كتاب الطهارات ،فصل في الغسل ، [المعاني الموجبة للغسل]،ط: رشيديه كوئته

۞ الفتاوى التاتارخانية : (١/ ١١٩)، كتاب الطهارة ،ومما يتصل بخروج المني مسائل الاحتلام ، ط: قديمي كراچي

(٢) لو وجد الزوجان بينهما ماء دون تذكر ولا مميز ... يجب عليهما الغسل ... هذا كله فيما اذا لم يكن الفراش قد نام عليه غيرهما قبلهما وأما اذا كان قد نام عليه غيرهما وكان المني المرئي يابسا فالظاهر انه لا يجب الغسل على واحد منهما .

(البحر الرائق :(١/ ٥٦)، كتاب الطهارة ، [المعاني الموجبة للغسل]،ط: سعيد كراچي)

۞ لو وجد بين الزوجين ماء ولا مميز ولا تذكر ولانام قبلهما غيرهما اغتسلا

قال الشامي :فلو كان قد نام عليه غيرهما وكان المني يابسا فالظاهر انه لايجب الغسل على واحد منهما. (ردالمحتار على الدر : (١/ ١٦٣) ، كتاب الطهارة ،بحث الغسل ،ط: سعيد كراچي) =

اگر احتلام (بدخوابی) کی وجہ سے منی خارج ہو جائے تو غسل فرض ہوگا، اور یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لیے برابر ہے۔(۱)

احتلام بھول جانے کی صورت میں پڑھی گئی نمازوں کا حکم

اگر آدمی کو احتلام ہوا اور وہ بھول گیا، اس لیے غسل کے بغیر نماز ادا کرنا شروع کردی، پھر اس کے بعد یاد آیا کہ چند روز پہلے احتلام ہوا تھا، تو اس دوران پڑھی گئی نمازوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر احتلام کس دن ہوا تھا وہ یقینی طور پر معلوم ہے تو اسی دن سے یاد آنے تک تمام نمازوں کی قضاء کرے، اور اگر احتلام ہونے کا متعین دن معلوم نہ ہو تو آخری نیند سے جنبی شمار ہوگا، اور اس کے بعد جتنی نمازیں پڑھی گئی ہوں گی ان کی قضا لازم ہوگی۔(۲)

اور قضا کرتے وقت فجر کی دو رکعت فرض، ظہر کی چار رکعات فرض، عصر کی چار رکعات فرض، اور مغرب کی تین رکعات فرض اور عشاء کی چار رکعت فرض اور تین

= الفتاوى الهندية (۱/۱۵)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئته.

(۱) المرأة في الاحتلام كالرجل (فتاوى قاضي خان على هامش الهندية: (۱/۴۳)، كتاب الطهارة، فصل في ما يوجب الغسل، ط: رشيدية).

الدر المختار مع الرد: (۱/۱۶۳)، كتاب الطهارة، بحث الغسل، ط: ايچ ايم سعيد كراتشي

حلبي كبير، ص: (۳۹)، كتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: نعمانية كوئته.

البناية: (۱/۲۲۸)، كتاب الطهارات، المعاني الموجبة للغسل، ط: حقانية ملتان

(۲) وجد في ثوبه منيا او بولا او دما اعاد من آخر احتلام او بول او رعاف. قال الشامي: (قوله اعاد من آخر احتلام الخ)لف نشر مرتب، وفي بعض النسخ من آخر نوم وهو المراد بالاحتلام لان النوم سببه كما نقله في البحر.

الدر مع الرد: ۱/۲۲۰-۲۱۹، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ط: سعيد.

گر دانست کہ احتلام شدہ... بعد ازاں نمازہا... و اگر تعیین روز معلوم نشد حکم احتلام از آخر خواب... (مجموعہ فتاوی فارسی، باب غسل ۳۰، ۲۰۱)

رکعت وتر کی قضا کرے۔(۱)

احتلام عورت کو ہو جائے

اگر عورتوں کو احتلام (بدخوابی) کی وجہ سے منی نکلے گی تو غسل فرض ہوگا۔(۲)

احتلام میں منی کو روک لیا

☆ اگر احتلام کے دوران منی کو روک لیا ایک آدھ قطرہ بھی نہیں نکلا تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ اور اگر ایک آدھ قطرہ بھی منی نکلنے کا یقین ہوگا تو غسل واجب ہوگا۔

☆......اور اگر احتلام کو روکنے کے بعد شہوت کے بغیر قطرہ نکل آیا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا۔ لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور

(۱) یجب ترتیب قضاء الفوائت عند الجمهور قال الحنفیة: الترتیب بین الفروض الخمسة والوتر وبین الفائتة والوقتیة مستحق لازم ومن فاتته صلوات رتبها فی القضاء کما وجبت علیه فی الاصل لان النبی صلی الله علیه وسلم شغل عن اربع صلوات یوم الخندق فقضاهن مرتبا، ثم قال صلوا کما رأیتمونی اصلی.

الفقه الاسلامی وادلته: ۱۳۸/۲، الباب الثانی الصلاة، المبحث الثانی قضاء الفوائت، الفصل التاسع الترتیب فی قضاء الفوائت، ط: دار الفکر.

☐ وقد قالوا انما تقضی الصلوات الخمس والوتر علی قول ابی حنیفة.

البحر الرائق: (۸۰/۲)، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعید.

حیث وجبت الاعادة علی قوله فالمعاد الصلوات الخمس والوتر وسنة الفجر.

البحر الرائق: ۱۲۵/۱، کتاب الطهارة، [مسائل العرق والسور]، ط: سعید.

(۲) والمرأة فی الاحتلام کالرجل وفی احتلام الرجل لابد من خروج المنی فکذا احتلام المرأة.

الفتاوی لقاضی خان علی هامش الهندیة: (۴۳/۱)، کتاب الطهارة فصل فی ما یوجب الغسل، ط رشیدیة.

☐ الدر المختار مع الرد: (۱۶۳/۱)، کتاب الطهارة، بحث الغسل، ط: ایچ ایم سعید کراچی

☐ الهندیة: (۲۲۸/۱)، کتاب الطهارات، المعانی الموجبة للغسل، ط: حقانیة ملتان.

☐ حلبی کبیر، ص: (۳۹)، کتاب الطهارة، [مبحث الغسل]، ط: نعمانیة کوئٹه.

امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک غسل واجب ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے۔(۱)

احتلام نفاس کی حالت میں ہو جائے

''نفاس میں احتلام ہو جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۲۸)

احتلام والا کپڑا

''ناپاک کپڑا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۲۸)

احتلام والے کا ہاتھ

اگر احتلام والے کے ہاتھ میں منی وغیرہ کی گندگی نہیں ہے تو پاک ہے، جس برتن کو چھوئے گا وہ پاک ہے۔(۲)

---

(۱) لو احتلم او نظر بشهوة فامسك ذكره حتى سكنت شهوته ثم ارسله فانزل وجب عندهما لا عنده وكذا ... وبقول ابى يوسف نأخذ ... قال الشامى رحمه الله: " ظاهره الميل الى اختيار ما فى النوازل، ولكن اكثر الكتب على خلافه حتى البحر والنهر، ولاسيما قد ذكروا ان قوله قياس وقولهما استحسان وانه الاحوط فينبغى الافتاء بقوله فى مواضع الضرورة فقط تأمل "

(الدر المختار مع رد المحتار: (۱/۱۵۹، ۱۶۰)، كتاب الطهارة، مطلب فى تحرير الصاع والمد والرطل، ط: ايچ ايم سعيد كمپنى كراچى)

" اذا احتلم فلما انفصل المنى عن مكانه عن شهوة استيقظ واخذ باحليله حتى انكسرت شهوته ثم خرج المنى ... كان عليه الغسل فى قول ابى حنيفة ومحمد رحمهما الله وهو الاحوط ". (الفتاوى التاتارخانية: (۱/۱۱۸)، كتاب الطهارة بيان اسباب الغسل، ط: قديمى كتب خانه كراچى)

☜ الفتاوى الهندية: (۱/۱۳)، كتاب الطهارة، الباب الثانى فى الغسل، الفصل الثالث فى المعانى الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئته

(۲) ان المؤمن لاينجس ... اى لايصير عينه نجسا، وهذا غير مختص بالمؤمن بل الكافر كذلك، ... وفى شرح السنة فيه جواز مصافحة الجنب ومخالطته ".

(مرقاة المفاتيح: (۲/۱۵۳)، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: حقانيه ملتان، (۲/۲۱)، ط: امدادية ملتان)

☜ المحيط البرهانى: (۱/۲۸۳)، كتاب الطهارات، الفصل الرابع فى المياه، بيان حكم الاسار، ط: ادارة القرآن كراچى.

☜ البحر الرائق: (۱/۱۸)، كتاب الطهارة، [سنن الوضوء]، ط: سعيد.

احرام کے لیے غسل کرنا

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا سنت ہے۔(۱)

استحاضہ

عورتوں کو حیض ونفاس کے علاوہ تیسرا خون جو آتا ہے وہ ''استحاضہ'' ہے۔(۲)
اور یہ بچہ دانی کے اندر کسی باریک رگ کے پھٹ جانے سے جاری ہوتا ہے
اور اکثر مسلسل ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھار وقفہ کے ساتھ بھی جاری ہوتا ہے۔(۳)

مزید ''مستحاضہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۸۱)

---

(۱) ما نواع الغسل لتسعة ... واربعة سنة وهي غسل يوم الجمعة ويوم العيدين ويوم عرفة وعند الاحرام (الفتاوى الهندية : (۱/۱٦)، الباب الثاني في الغسل ، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل ، ط : رشيدية).

ح وسن للجمعة والعيدين والاحرام وعرفة اى وسن الغسل لاجل هذه الاشياء.

البحر الرائق : (۱/٦۳)، كتاب الطهارة ، [ابحاث الغسل] ، ط: سعيد

ح بدائع الصنائع : (۱/۳۵)، كتاب الطهارة ،فصل ،صفة الغسل ، ط: سعيد

(۲) الدم اما ان يكون دم حيض او نفاس او استحاضة .

البحر الرائق: (۱/۱۹۲)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد .

ح الدماء المختصة بالنساء وهي ثلاثة : حيض ونفاس واستحاضة. (الفتاوى الهندية : (۱/۳٦)، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء ، ط: رشيدية كوئته).

يخرج من الفرج حيض ونفاس استحاضة. (مراقي الفلاح ، ص:(۵۷)، كتاب الطهارة ، باب الحيض والنفاس والاستحاضة ، ط: قديمي).

(۳) دم الاستحاضة ... دم عرق لا دم رحم ... يقال استحاضت المرأة اذا استمر بها الدم بعد ايامها فهي مستحاضة وفي الشرع اسم لما نقص عن اقل الحيض او زاد على اكثره. (البناية : (۱/۵۱۲)، كتاب الطهارات ، باب الحيض والاستحاضة ، ط: حقانية ملتان، (۱/ ۲۰۳-۲۰۴)، ط: دار الفكر)

ح البحر الرائق : (۱/۱۹۲)، كتاب الطهارة ،باب الحيض ، ط: سعيد .

ح المحيط البرهاني : (۱/۳۹۳)، كتاب الطهارات ، الفصل التاسع في الحيض ، نوع منه في تفسيره ، ط : ادارة القرآن كراجي .

استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا

استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

استحاضہ کی صورتیں

۱ نو سال سے کم عمر والی لڑکی کو جو خون آئے وہ استحاضہ ہے۔ بیماری کا خون ہے، حیض کا نہیں ہے۔ خواہ تین دن تین رات آئے یا اس سے کم یا زیادہ۔(۲)

۲ ... پچپن سال یا اس سے زیادہ عمر والی عورت کو جو خون آئے اگر وہ خالص سرخ یا سیاہی مائل سرخ نہ ہو تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔(۳)

۳...... حاملہ عورت کو حمل کے دوران جو خون آئے وہ استحاضہ ہے حیض نہیں

---

(۱) وللمستحاضة اذا انقطع دمها.

(البحر الرائق :(۶۶/۱)، کتاب الطهارة ، [المعانی الموجبة للغسل]، ط: سعید)

☐ ویندب للتائب من ذنب وللمستحاضة اذا انقطع دمها. (مراقی الفلاح :(۳۶)، کتاب الطهارة ، فصل یسن الاغتسال لاربعة اشیاء ، ط: قدیمی).

☐ الفقه الاسلامی وادلته :(۵۳۴/۱)، الفصل الخامس الغسل ، المطلب السابع الاغسال المسنونة ، ط: رشیدیة .

(۲) ماتراه الصغيرة فانه دم استحاضة. (البحر الرائق :(۱۹۰/۱)، کتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعید)

☐ الاستحاضة ومنه ماتراه صغيرة . الدرالمختار مع الرد : (۲۸۳/۱)، کتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعید.

☐ تبیین الحقائق :(۱۵۸/۱)، کتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعید

(۳) الاستحاضة ، ومنه ماتراه صغيرة وآيسة ومشكل . (الدرالمختار مع الرد :(۲۸۳/۱)، کتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعید).

☐ البحر الرائق :(۱۹۰/۱)، کتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعید.

☐ فتح القدیر :(۲۹۵/۱)، کتاب الطهارة ، باب الحيض والاستحاضة ، (قوله :وان كانت كبيرة)،ط. رشیدیة کوئٹہ

ہے۔(۱)

۴ تین دن اور تین رات سے کم جو خون آئے وہ استحاضہ ہے حیض نہیں ہے۔(۲)

۵ دس دن اور دس رات سے زیادہ جو خون آئے وہ استحاضہ ہے حیض نہیں۔(۳)

۶ عادت والی عورت کو اس کی عادت سے زیادہ جو خون آئے وہ استحاضہ ہے، حیض نہیں، بشرطیکہ دس دن دس رات سے بڑھ جائے۔ مثال کے طور پر کسی عورت کو پانچ دن حیض آنے کی عادت ہو اس کو گیارہ دن خون آئے تو جس قدر اس کی عادت سے بڑھ گیا ہے یعنی زائد چھ دن استحاضہ میں شمار ہوں گے۔(۴)

۷ اگر کسی عورت کو دس دن حیض ہو کر بند ہو جائے اور پندرہ دن سے کم

---

(۱) ودم الحامل استحاضة لانسداد فم الرحم بالولد.

البحر الرائق: (۲۱۸/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض [احكام النفاس]، ط: سعيد

والدم الذى تراه الحامل أو ماتراه المرأة فى حال ولادتها قبل خروج الولد استحاضة

(الجوهرة النيرة: (۳۳/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، [دم النفاس]، ط: مير محمد كراجى

☜ ودم الحامل استحاضة. (تبيين الحقائق: (۱۸۶/۱)، كتاب الطهارة، بحث النفاس، ط. سعيد

(۳،۲) الناقص عن اقله والزائد على اكثره ... استحاضة.

الدر المختار مع الرد: (۲۸۳/۱-۲۸۵)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

☜ الاستحاضة دم نقص عن ثلاثة ايام او زاد على عشرة فى الحيض (حاشية الطحطاوى (۱۲۰-۱۲۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط. قديمى)

☜ البحر الرائق: (۱۹۱/۱-۱۹۲)، كتاب الطهارة باب الحيض، ط: سعيد

☜ الجوهرة النيرة: (۳۷/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: مير محمد كراجى

(۴) ولو زاد الدم على أكثر الحيض والنفاس فمازاد على عادتها استحاضة.

(البحر الرائق: (۲۱۲/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☜ العناية: (۱۷۸/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط. رشيدية

☜ فتح القدير: (۱۷۹/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية

بند رہے اس کے بعد پھر خون آئے تو یہ دوسرا خون استحاضہ ہے، حیض نہیں۔ اس لئے کہ دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پندرہ دن کا فاصلہ ہوتا ہے۔ (۱)

۸ بچے کے آدھا حصہ باہر نکلنے سے پہلے جو خون آئے وہ استحاضہ ہے، نفاس نہیں۔ کیوں کہ نفاس اسی وقت سے شروع ہوتا ہے جب بچے کا آدھا حصہ یا اس سے زیادہ حصہ باہر آجاتا ہے۔ (۲)

۹ چالیس دن نفاس ہوکر بند ہوجائے، اور پندرہ دن سے کم بند رہے، اور پھر خون آئے تو یہ دوسرا خون استحاضہ ہے، حیض نہیں۔ اس لیے کہ نفاس بند ہونے کے بعد کم سے کم پندرہ دن تک حیض نہیں ہوتا۔ (۳)

۱۰...... بچہ کے پیدا ہونے کے بعد چالیس دن سے زیادہ خون آئے تو اگر اس

---

(۱) ان الطهر المتخلل بين الدمين اذا كان الدم دون الثلاثة لايكون فاصلا بالاتفاق وما دون خمسة عشر كذلك عند ابي يوسف. (العناية على هامش فتح القدير: (۱/۱۷۶)، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية)

☐ الجوهرة النيرة: (۱/۳۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: مير محمد كراچی.

☐ البناية: (۱/۵۲۸)، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: حقانية ملتان.

(۲) لو خرج اكثر الولد تكون نفساء والافلا.

الفتاوى الهندية: (۱/۳۷)، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئٹه

☐ البحر الرائق: (۱/۲۱۸)، كتاب الطهارة، باب الحيض [النفاس]، ط: سعيد.

☐ الجوهرة النيرة: (۱/۳۳)، كتاب الطهارة باب الحيض [دم النفاس]، ط: مير محمد كراچی

(۳) الطهر المتخلل في مدة النفاس ان كان خمسة عشر يوما فصل بين الدمين فيجعل الاول نفاسا والثاني حيضا ان امكن بأن كان ثلاثة بلياليها فصاعدا أو يومين واكثر الثالث عند ابي يوسف والا كان استحاضة.

البحر الرائق: (۱/۲۰۵)، كتاب الطهارة، باب الحيض [الطهر المتخلل]، ط: سعيد.

☐ الجوهرة النيرة: (۱/۳۵)، كتاب الطهارة باب الحيض [دم النفاس]، ط: مير محمد كراچی

☐ المحيط البرهاني: (۱/۳۶۷)، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض، قسم آخر في الطهر المتخلل بين الاربعين في النفاس ط. ادارة القرآن كراچی

...سے پہلے سے مقرر نہ ہو تو چالیس دن سے جتنے دن زیادہ ہوں گے وہ استحاضہ ... نہیں۔ اور اگر عادت مقرر ہو تو جس قدر عادت سے زیادہ ہوں گے وہ سب ... ہے۔ مثال کے طور پر اگر بے عادت والی عورت کو اکتالیس دن خون آئے تو ... دن نفاس ہوگا اور ایک دن استحاضہ ہوگا، یا جس عورت کو بیس دن نفاس کی عادت ہو اس کو اکتالیس دن خون آئے، تو بیس دن کا نفاس ہوگا اور اکیس دن استحاضہ۔ (۱)

جس عورت کے دو بچے پیدا ہوں اور دونوں میں چھ ماہ سے کم وقفہ ہو اور دوسرا بچہ چالیس دن کے بعد پیدا ہو تو جو خون اس کے بعد آئے گا وہ استحاضہ ہوگا، نفاس نہیں۔ (۲)

استحاضہ کے خون کو روکنا

جس عورت کو استحاضہ کے خون کے قطرات آتے رہتے ہیں اور وہ کسی دوا اور

(۱) وان جاوز الدم الاربعين وكانت ولدت قبل ذلك ولها عادة في النفاس ردت الى ايام عادتها وان لم تكن لها عادة فابتداء نفاسها اربعون يوما. (الهداية مع فتح القدير: ۱/ ۱۹۱، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة فصل في النفاس، ط: رشيدية.

○ وان زاد الدم على الاربعين فالاربعون في المبتدأة والمعروفة في المعتادة نفاس.

الفتاوى الهندية: ۱/ ۳۷، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئته

○ البحر الرائق: ۱/ ۲۱۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، [بحث الاستحاضة]، ط: سعيد.

(۲) ونفاس التوأمين من الاول، وهما الولدان اللذان بين ولادتيهما اقل من ستة اشهر — وافاد المصنف ان ماتراه عقب الثاني ان كان قبل الاربعين فهو نفاس الاول لتمامها واستحاضة بعد تمامها (البحر الرائق: ۱/ ۲۲۰، كتاب الطهارة، باب الحيض [احكام النفاس]، ط: سعيد)

○ الفتاوى الهندية: ۱/ ۳۷، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئته

○ الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۰۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في حكم وطء المستحاضة، ط: سعيد.

تدبیر وغیرہ کے ذریعے سے نکلنے نہ دے تو اس کا وضو اور نماز درست ہو جائے گی۔
لیکن اگر حیض کو روکنے کے لئے دوا وغیرہ کے ذریعہ اس طرح کی تدبیر کی گئی، اور اس سے خون عارضی طور پر رک بھی گیا تب بھی اس کا اعتبار نہیں ہوگا، اور نماز پڑھنا درست نہیں ہوگا، ہاں اگر خون بالکل بند ہو جائے یعنی عادت کے ایام پورے ہو جائیں اور خون نہ آئے تو غسل کر کے نماز پڑھے۔(۱)

استحاضہ والی عورت

جن عورتوں میں حیض کی باقاعدگی ہوتی ہے وہ کئی طرح کی عورتیں ہوتی ہیں:
☆......بعض تو بالغ ہوتے ہی استحاضہ کی بیماری میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔
☆......بعض کو شروع میں تو باقاعدہ معمول کے مطابق حیض آتا ہے، لیکن بعد میں استحاضہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں، پھر یہ عورتیں دو طرح کی ہوتی ہیں:
☆......بعض کو اس بیماری سے قبل اپنے معمول کے مطابق آنے والے حیض کے ایام یاد ہوتے ہیں۔
☆......اور بعض کو یاد نہیں رہتے ہیں بلکہ بھول جاتے ہیں، اس لئے استحاضہ کے بارے میں تین قسم کے احکام ہیں:
۱......اگر استحاضہ والی عورت کو حیض دن اور پاکی کے دن معلوم ہیں تو اس کا

(۱) سئل في المحصصة التي توضع على الكى ثم تربط بما يمنع السيلان هل يكون صاحبها صاحب علر ام لا ؟ اجاب لا يكون صاحب علر كما هو صريح كلام الخلاصة وغيره وصاحب الجرح لو منع الجرح من السيلان يخرج من ان يكون صاحب الجرح السائل فافاد ان كل صاحب علر اذا منع نزوله بدواء او غيره خرج عن كونه صاحب علر بخلاف الحائض. (الفتاوى الخيرية : ۵/۱، كتاب الطهارة ومطالبه ، مطلب في المحصصة على الكى ، ط: مير محمد)
▭ المرأة اذا حبست الدم عن الدرور لاتخرج من ان يكون حائضا .
(الفتاوى السراجية :۸، كتاب الطهارة ، باب الحيض والنفاس ، ط: سعيد .)
▭ فتاوى رحيمية : ۶۵/۳، كتاب الطهارت ، احكام المعذورين ، ط: دار الاشاعت .

معاملہ سب سے آسان ہے کہ وہ مقررہ ایام میں حیض سمجھ کر(۱) نماز نہ پڑھے، روزے نہ رکھے، قرآن نہ پڑھے، طواف نہ کرے، مسجد میں نہ جائے اور ہمبستری نہ کرے(۲) پھر =

(۱) وعبه كلامه المبتدأة والمعتادة

ومن نسيت عادتها وتسمى المحيرة والمضلة . واضلالها اما بعدد او بمكان او بهما كما بسط في البحر والحاوي

وحاصله انها تتحرى . ومتى ترددت بين حيض ودخول فيه وطهر توضأ لكل صلاة . وان بينهما والدخول فيه تغتسل لكل صلاة . وتترك غير مؤكدة ومسجدا وجماعة وتصوم رمضان . ثم تقضي عشرين يوما ان علمت بدايته ليلا والا فاثنين وعشرين . وتطوف لركن ثم تعيده بعد عشرة وللصدر ولا تعيده . وتعتد لطلاق بسبعة اشهر على المفتى به (الدر المختار مع الرد (۱/ ۲۸۶ - ۲۸۸)، باب الحيض ، مبحث في مسائل المتحيرة ، ط . سعيد)

☜ صاحب العادة المعروفة في الحيض اذا رأت الدم زيادة على معروفتها يجعل ذلك كله حيضا مالم يجاوز المرئي عشرة وان جاوز المرئي عشرة ردت الى معروفتها والباقي يكون استحاضة". (الفتاوى التاتارخانية : ۱/ ۲٦۸، كتاب الطهارة ، الفصل التاسع في الحيض ، نوع آخر في الزيادة والنقصان في ايام الحيض ، ط: قديمي)

☜ الفتاوى الهندية : ۱/ ۳۷ - ۳۸ ، كتاب الطهارة ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الثالث في الاستحاضة ، ط: رشيدية كوئٹہ

☜ البحر الرائق : ۱/ ۲۱۳ ، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: ايچ ايم سعيد كراچی.

☜ (والزائد) على اكثره (استحاضة) لو مبتدأة. اما المعتادة فترد لعادتها وكذا الحيض. الدر المختار (قوله وكذا الحيض) يعني ان زاد على عشرة في المبتدأة فالزائد استحاضة وترد المعتادة لعادتها. (رد المحتار على الدر : (۱/ ۳۰۰)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب في حكم وطء المستحاضة ومن بذكره نجاسة ، ط: سعيد).

(۲) حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدي نا زهير بن محمد عن عبدالله ابن محمد بن عقيل عن ابراهيم بن محمد بن طلحة عن عمه عمران بن طلحة عن امه حمنة بنت جحش قالت كنت استحاض حيضة كثيرة شديدة، فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم استفتيه واخبره، فوجدته في بيت اختي زينب بنت جحش، فقلت يارسول الله اني استحاض حيضة كثيرة شديدة فما تأمرني فيها، فقد منعتني الصيام والصلاة، قال: انعت لك الكرسف فانه يذهب الدم ، قالت. هو اكثر من ذلك، قال: فتلجمي، قالت: هو اكثر من ذلك، قال: فاتخذي ثوباً، قالت: اكثر من ذلك، انما اثج ثجا، فقال النبي صلى الله عليه وسلم سامرك بامرين ايهما صنعت اجزأ عنك فان قويت عليهما فانت اعلم. فقال انما هي ركضة من الشيطان، فتحيضي ستة ايام او سبعة ايام في علم الله، ثم اغتسلي فاذا رأيت انك قد طهرت واستنقأت فصلي اربعة وعشرين ليلة =

ایام گزر جانے کے بعد غسل کرلے، پھر ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کر کے نماز ادا کرے، اور پورے وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتی ہے، بشرطیکہ اس دوران کوئی اور ناقض وضو پیش نہ آئے، اگر پیش آجائے تو دوبارہ وضو کرے، مثلاً: استحاضہ والی عورت نے وقت داخل ہونے کے بعد وضو کیا، ابھی تک دوسری نماز کا وقت داخل نہیں ہوا تھا کہ اس نے پیشاب کیا تو دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔ پھر جب دوسری نماز کا وقت داخل ہو تو دوبارہ نیا وضو کرے(۱) یہ تو نماز کا مسئلہ تھا، اسی طرح اگر رمضان ہے تو روزے بھی رکھے اور باقی کام بھی جو منع ہوگئے تھے اب کرنا جائز ہوں گے۔

۳..... اگر استحاضہ والی عورت کو اپنے حیض کے مقررہ ایام یاد نہیں ہیں اور خون وقفہ وقفہ سے جاری ہوتا ہے تو ایسی عورت ظہر، عصر ایک غسل سے، اور مغرب، عشاء کی نمازیں

= او ثلاثة وعشرين ليلة وايامها وصومي وصلي، فان ذلك يجزئك، وكذلك فافعلي كما تحيض النساء، وكما يطهرن لميقات حيضهن وطهرهن فان قويت على ان تؤخري الظهر وتعجلي العصر ثم تغتسلين حين تطهرين وتصلين الظهر والعصر جميعا، ثم تؤخرين المغرب وتعجلين العشاء ثم تغتسلين وتجمعين بين الصلاتين فافعلي، وتغتسلين مع الصبح تصلين، وكذلك فافعلي وصومي ان قويت على ذلك، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو اعجب الامرين الي.

قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح . (جامع الترمذي : (۱/ ۳۳)، ابواب الطهارة ، باب في المستحاضة انها تجمع بين الصلاتين بغسل واحد ، ط : قديمي).

☐ الحيض يمنع صلاة وصوما... ودخول مسجد والطواف ... وقربان ماتحت الازار. (تبيين الحقائق : ۱/ ۱٦۱ - ۱٦۳ ، كتاب الطهارة ، باب الحيض ،ط: سعيد).

☐ البحر الرائق: ۱/ ۱۹۳-۱۹۷ ، كتاب الطهارة ، باب الحيض ،ط: سعيد .

☐ "اما حكم الحيض والنفاس فمنع جواز الصلاة والصوم وقراءة القرآن ومس المصحف الا بغلاف ودخول المسجد والطواف بالبيت". (بدائع الصنائع : ۱/ ۳۳،كتاب الطهارة ، فصل في الحيض والنفاس [حكم الحيض]، ط : سعيد).

"المستحاضة تدع الصلاة ايام اقرائها اى ايام حيضها ولان ما رأت في ايامها حيض بيقين وما زاد على العشرة استحاضة بيقين ومابين ذلك متردد بين ان يلحق بما قبله فيكون حيضا فلا تصلي وبين ان يلحق بما بعده فيكون استحاضة فتصلي فلاتترك الصلاة بالشك". (بدائع الصنائع ۱/ ۴۱، كتاب الطهارة ، فصل في الحيض والنفاس ، ط : سعيد)

(۱) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة: ۸۹، (حدثنا محمد بن بشار نا)

پہلے غسل سے ادا کرے اور فجر کی نماز ادا کرنے کے لئے الگ غسل کرے۔

استحاضہ والی عورت کا حکم

استحاضہ والی عورت کا حکم حیض ونفاس والی عورت کا نہیں ہے۔ یہ عورت نماز پڑھ سکتی ہے، روزے رکھ سکتی ہے لہٰذا قضا نہ کرے، قرآن پاک کو چھو سکتی ہے، قرآن مجید کی تلاوت کرسکتی ہے، مسجد میں داخل ہوسکتی ہے، طواف کرسکتی ہے۔ اور شوہر کے ساتھ مباشرت کرسکتی ہے۔ کیوں کہ یہ ایک قسم کی بیماری ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''کسی رگ کے پھٹ جانے سے یہ خون بہتا ہے اور یہ حیض نہیں، جب تمہارے حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دو، جب حیض کے دن گزر جائیں تو غسل کرو اور پھر نماز پڑھو۔''(۱)

استسقاء

استسقاء (پانی کی طلب کے لیے) نماز پڑھنے سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

(۱) عن عائشة رضي الله عنها انها قالت قالت فاطمة بنت ابي حبيش لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله اني لا اطهر افادع الصلاة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ذلك عرق وليس بالحيضة فاذا اقبلت الحيضة فاتركي الصلاة فاذا ذهب قدرها فاغسلي عنك الدم وصلي.
(صحيح البخاري: ۱/۴۴، كتاب الطهارة، باب الاستحاضة، ط: قديمي)
☆ الصحيح لمسلم: ۱/۱۵۱، كتاب الطهارة، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، ط: قديمي.
☆ سنن ابي داؤد: ۱/۵۰، كتاب الطهارة، باب من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة، ط: رحمانية لاهور.

(۲) "يستحب الاغتسال لصلاة الكسوف وفي الاستسقاء وفي كل ما كان في معنى ذلك كاجتماع الناس" (رد المحتار على الدر المختار: ۱/۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)
☆ "وفي شرح المهذب من الغسل المسنون غسل الكسوفين وغسل الاستسقاء". (البحر الرائق: ۱/۶۲، كتاب الطهارة، [مبحث الغسل]، ط: سعيد). =

استعمال کیا ہوا پانی

وضو یا غسل میں استعمال کیا ہوا پانی پاک ہے، لیکن اس سے وضو اور غسل [illegible] درست نہیں ہے۔ البتہ اس سے ناپاک چیزیں دھوئی جائیں تو پاک ہو جائیں گی۔(۱)

استغفار حیض میں پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

استغفار نفاس میں پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

اسقاط اندھیرے میں ہو

''ناتمام بچہ'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۳۲)

اسقاط کے بعد کا خون

☆......اگر چار ماہ یا اس سے زیادہ مدت کا حمل گر جائے تو اس کے بعد آنے

= حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱۰۸، ۱۰۹، كتاب الطهارة، فصل يس الا[illegible] لأربعة اشياء، ط: قديمي.

(۱) "لايجوز بماء استعمل لاجل قربة وهو طاهر ولو من جنب وهو الظاهر لكن يكره شربه والعجن به تنزيها للاستقذار وعلى رواية نجاسة تحريما وحكمه انه ليس بطهور لحدث بل لخبث على الراجح المعتمد.

قال الشامي رحمه الله: قوله على الراجح مرتبط بقوله بل لخبث: اى نجاسة حقيقية فانه يجوز ازالتها بغير الماء المطلق من المائعات خلافا لمحمد". (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۹۷-۲۰۱، كتاب الطهارة، مبحث الماء المستعمل، ط: ايچ ايم سعيد كراچى)

تبيين الحقائق: ۱/ ۸٦، كتاب الطهارة، مبحث المياه، ط: سعيد.

حلبي كبير: ۱۳۱، كتاب الطهارة، فصل في الانجاس والنجاسة الحقيقة، ط: نعمانية كوئٹہ

الفتاوى السراجية: ۳، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: ايچ ايم سعيد كراچى

والا خون نفاس ہے اور اگر گرنے والے حمل کی مدت چار ماہ سے کم ہے تو اس کے بعد آنے والا خون حیض کا ہے، بشرطیکہ تین دن رات یا اس سے زیادہ آئے، اور اگر تین دن سے کم آیا تو استحاضہ ہے۔

مسئلہ: اگر گرنے والے حمل کی مدت چار ماہ سے کم تھی اور اس کے بعد خارج ہونے والے خون کو نفاس سمجھ کر نمازیں چھوڑ دیں تو نفاس سمجھ کر جتنی نمازیں چھوڑی ہیں ان کی قضا پڑھنا فرض ہے۔(۱)

اسلام لانے کے لیے غسل کرنا

اسلام لانے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے، اگرچہ جنابت سے پاک ہو۔(۲)

(۱) "وسقط ظهر بعض خلقه كيد أو رجل أو اصبع او ظفر أو شعر، ولا يستبين خلقه إلا بعد مائة وعشرين يوما ولد حكما فتصير المرأة به نفساء، فإن لم يظهر له شيئ فليس بشيئ، والمرئي حيض ان دام ثلاثا وتقدمه طهر تام وإلا استحاضة".
(الدر المختار مع الرد: ۱/۳۰۲-۳۰۳، كتاب الطهارة، باب الحيض مطلب في احوال السقط واحكامه، ط: سعيد)
☆ تبيين الحقائق: ۱/۱۸۷-۱۸۸، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.
☆ الفتاوى الهندية: ۱/۳۷، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئٹه (احسن الفتاوى: ۲/۷۲، كتاب الطهارة، اسقاط کے بعد آنے والے خون کا حکم، ط: ایچ ایم سعید کراچی)

(۲) "ويجب على الأحياء المسلمين كفاية ان يغسلوا الميت كما يجب على من اسلم جنبا أو حائضا والا بأن اسلم طاهرا أو بلغ بالسن فمندوب". (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۶۷-۱۶۹، كتاب الطهارة مطلب في ابحاث الغسل، ط: ایچ ایم سعید کراچی)
☆ خزانة الفقه: ۳۸، كتاب الطهارات، مطلب الغسل مفروض ومسنون وواجب ومستحب، ط: ایچ ایم سعید کراچی
☆ الفتاوى الهندية: ۱/۱۶، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئٹه.

اسلام نے عورت کو خاص رعایت دی ہے

''حیض کے ایام میں خصوصی رعایتیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۱)

اغلام بازی

اغلام بازی، زنا کاری اور رنڈی بازی وغیرہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اور یہ تمام کام ناجائز، حرام اور کبیرہ گناہ ہیں ان تمام افعال سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ اور جنابت کا غسل حلال فعل سے ہو یا حرام فعل سے دونوں کا طریقہ ایک ہے۔(۱)

افشاں

اگر ماتھے پر افشاں لگی ہے، یا بالوں پر اتنا گوند لگا ہے کہ بال اچھی طرح گیلے نہ ہوں تو گوند کو اچھی طرح الگ کر لیں، اور افشاں کو دھو ڈالیں۔ اگر گوند کے نیچے پانی نہیں پہنچے گا اور پانی اوپر ہی اوپر سے بہہ جائے گا تو غسل صحیح نہیں ہوگا۔(۲)

الحمد شریف حیض میں پڑھنا

''حیض میں آیت الکرسی پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۵)

(۱) "ان الغسل یجب علی الفاعل والمفعول به ان کان من اهل وجوب الاغتسال رجلا کان او امرأة لتبقن الایلاج من غیر انزال اما عندهما فانه للزنا" (البنایة: ۱/ ۲۳۳، کتاب الطهارات المعانی الموجبة للغسل ،ط: حقانیة ملتان ، و ۱/۲۷۷–۲۷۸،ط: دارالفکر)

☜ فتح القدیر : ۶۹/۱، کتاب الطهارات فصل فی الغسل ،ط: رشیدیة کوئٹه

☜ الفتاوی التاتارخانیة : ۱۱۵/۱، کتاب الطهارة نوع آخر فی بیان اسباب الغسل ،ط: قدیمی کراچی

(۲) ویجب غسل کل ما یمکن من البدن بلا حرج مرة وشعر راس ولو ملبدا.

(الدر المختار مع الرد : ۱۵۲/۱، کتاب الطهارة ، مطلب فی ابحاث الغسل ، ط: سعید)

☜ حاشیة الطحطاوی علی الدر : ۸۷/۱، کتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، ط: رشیدیة .

☜ حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : ۱۰۳ ، کتاب الطهارة ، فصل لبیان فرائض الغسل ط: قدیمی .

اللہ کا نام حیض میں لینا

"کلمہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

اللہ کا نام نفاس میں لینا

"کلمہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

امتحان کے درمیان حیض آجائے

خاص ایام میں امتحان دینا پڑے یا امتحان کے درمیان میں حیض آجائے تو پرچہ وغیرہ میں قرآن مجید کی آیت لکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ البتہ ترجمہ، تفسیر، تشریح اور شان نزول وغیرہ لکھنے کی اجازت ہوگی۔ اور اگر آیت لکھنا ہی پڑے تو اس کا حوالہ دے کر اس کا ترجمہ لکھ دیں۔ مثلاً: فلاں سورت کی فلاں آیت ہے، اور اس کا ترجمہ یہ ہے۔ (۱)

انجکشن کے ذریعے عورت کے رحم میں منی پہنچانا

اگر انجکشن کے ذریعے عورت کے آگے کے راستہ سے رحم (بچہ دانی) میں مادہ منویہ پہنچایا گیا، اور اس عمل نے عورت میں شہوت پیدا ہوئی تو غسل واجب ہوگا۔ اور اگر اس عمل سے شہوت بالکل پیدا نہیں ہوئی تو غسل واجب نہیں ہوگا، لیکن غسل کر لینے

---

(۱) وهل يجوز للجنب كتابة القرآن قال في منية المصلي لا يجوز وفي الخجندي يكره للجنب والحائض كتابة القرآن اذا كان مباشرا للوح والبياض وان وضعهما على الارض وكتبه من غير ان يضع يده على المكتوب لا بأس به.

(الجوهرة النيرة ۱/۳۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: مير محمد)

(۲) الفتاوى التاتارخانية ۱/۲۴۹، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاحكام التي تتعلق بالحيض، ط: قديمي.

(۳) حلبي كبير ۵۱، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، فروع، ط: نعمانية كوئته.

میں احتیاط ہے۔ (۱)

انزال خود بخود ہوجائے

کسی کو ارادہ کے بغیر چلتے پھرتے یا بیٹھے ہوئے خود بخود انزال ہوجائے (منی نکل جائے) تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ اور اگر شہوت سے منی خارج ہوئی تو غسل واجب ہوگا۔ (۲)

انزال ہوجائے

اگر کوئی عورت شہوت کے غلبہ میں اپنے خاص حصے میں کسی بے شہوت مرد، جانور کے خاص حصے کو یا کسی لکڑی وغیرہ کو یا خنثیٰ یا میت کے عضو مخصوص کو یا اپنی انگلی داخل کرے اور عورت کو انزال ہوجائے تو غسل فرض ہوجائے گا۔ (۳)

(۱) لا عند ادخال اصبع وما يصنع من نحو خشب في الدبر او القبل على المختار. قال الشامي: وقيد بالدبر لان المختار وجوب الغسل في القبل اذا قصدت الاستمتاع لان الشهوة فيهن غالبة فيقام السبب مقام المسبب دون الدبر لعدمها. (رد المحتار مع الدر: ۱/ ۱۶۶، كتاب الطهارة مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

☐ حاشية الطحطاوي على الدر: ۱/ ۹۳، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: رشيدية.

☐ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱۰۱، كتاب الطهارة، فصل عشرة اشياء لايغتسل منها، ط: قديمي.

(۲) وفرض الغسل عند خروج مني منفصل عن مقره بشهوة وان لم يخرج بها (قوله بشهوة) متعلق بقوله منفصل احترز به عما لو انفصل بضرب او حمل ثقيل على ظهره فلا غسل عندنا. (رد المحتار على الدر: ۱/ ۱۵۹-۱۶۰، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد)

☐ الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۴، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئٹه

☐ البحر الرائق: ۱/ ۵۵، كتاب الطهارة، [مبحث الغسل]، ط: سعيد.

(۳) لايجب الغسل بالحقنة او ادخال اصبع ونحوه في الدبر، درر، او القبل تنوير وهو المختار، در، لكن يخالفه من جهة الترجيح في القبل ماذكره نوح آفندى لان المختار وجوب الغسل في القبل الخ. (فتح المعين شرح ملا مسكين على الكنز: ۱/ ۵۸، كتاب الطهارات، تتمه، ط: سعيد)

☐ حاشية الطحطاوي على الدر: ۱/ ۸۵، كتاب الطهارة، [موجب]، ط: رشيدية. =

انگلی داخل کرنا

''ایلاج سے غسل فرض ہوتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۹)

انگلی شرم گاہ میں داخل کرنے سے غسل کا حکم

''شرم گاہ میں انگلی داخل کرنے سے غسل کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۶۹)

انگلی عورت نے خود شرم گاہ میں ڈالی

اگر کوئی عورت شہوت کے بغیر خود ہی اپنی شرم گاہ میں انگلی ڈالے تو اس پر غسل واجب نہیں ہوگا۔(۱)

انگوٹھی

اگر انگوٹھی تنگ ہے، ہلائے بغیر پانی جسم تک نہیں پہنچتا تو فرض غسل میں اس کو ہلا کر جسم تک پانی پہنچانا فرض ہے۔(۲)

مزید ''تنگ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۳۷)

= ☐ ردالمحتار علی الدر : ۱۶۶/۱، کتاب الطهارة مطلب فی رطوبة الفرج ، ط: سعید

☐ عمدة الفقه : ۳۰/۳، کتاب الطهارات ، ط: دارالاشاعت کراچی

(۱) لایجب الغسل بالحقنة او ادخال اصبع ونحوه فی الدبر ، درر ، او القبل تنویر وهو المختار ،در ، لكن يخالفه من جهة الترجيح في القبل ماذكره نوح آفندی لان المختار وجوب الغسل فی القبل الخ.

(فتح المعين شرح ملا مسكين على الكنز : ۵۸/۱، كتاب الطهارات متمه ، ط: سعيد)

☐ رد المحتار مع الدر : ۱۶۶/۱ ، كتاب الطهارة مطلب فی ابحاث الغسل ، ط: سعيد.

☐ حاشية الطحطاوی علی الدر : ۹۴/۱، كتاب الطهارة مطلب ابحاث الغسل ، ط: رشيدية.

☐ حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح : ۱۰۱، كتاب الطهارة ، فصل عشرة اشياء لايغتسل منها، ط: قديمی.

(۲) وجب تحريک القرط والخاتم الضيقين. (الفتاوی الهندية : ۱۴/۱، كتاب الطهارة ، الباب الثانی فی الغسل ، الفصل الاول فی فرائضه ، ط: رشيدية).

☐ الدر المختار : ۱۵۵/۱، كتاب الطهارة ، مطلب فی ابحاث الغسل ، ط: سعيد.

☐ البحرالرائق : ۴۷/۱، كتاب الطهارة ، [فرض الغسل] ، ط: سعيد

انیما (ANEMA) حقنہ

''انیما'' کے عمل سے غسل واجب نہیں ہوتا، مگر نکلنے والا پانی چونکہ ناپاک ہوتا ہے اس لیے بدن اور کپڑوں پر نجاست لگ جاتی ہے، اس کا دھونا ضروری ہے۔ نجاست سے پاکی حاصل کرنے کے بعد وضو کر کے نماز پڑھنا درست ہے۔ (۱)

ایک بیوی کے سامنے دوسری بیوی سے صحبت کرنا

''بیوی کے سامنے بیوی سے صحبت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۱۷)

ایک ساتھ سونے میں غسل کس پر ہے؟

اگر دو مرد یا دو عورتیں یا ایک مرد اور ایک عورت ایک ہی بستر پر لیٹیں اور سو کر اٹھنے کے بعد اس بستر پر منی کا نشان پایا جائے، اور کسی طریقے سے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ کس کی منی ہے اور اس بستر پر ان سے پہلے کوئی اور سویا نہ ہو تو اس صورت میں دونوں پر غسل فرض ہوگا۔ اور اگر ان سے پہلے کوئی اور شخص اسی بستر پر سو چکا ہے اور منی خشک ہے تو اس صورت میں کسی پر غسل فرض نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) اذا احتقن الرجل بدهن ثم عاد فعليه الوضوء لانه لاينفک عن نجاسة. (الفتاوى التاتارخانية ۱/ ۹۵، کتاب الطهارة، الفصل الثاني مايوجب الوضوء، نوع آخر، ط: قديمي).

المحيط البرهاني: ۱/ ۱۹۷، کتاب الطهارات، الفصل الثاني في بيان مايوجب الوضوء، نوع آخر، ط: ادارة القرآن کراچی.

رد المحتار على الدر: ۱/ ۱۴۹، کتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف اذا لم يرتکب مکروه مذهبه، ط: سعيد.

(۲) "لو وجد الزوجان في فراشهما منيا ولم يتذكرا احتلاما فقيل ان كان ابيض غليظا فمن الرجل، وان كان اصفر رقيقا فمني المرأة والاصح انه يجب عليهما احتياطا فلو كان نام عليه غيرهما وكان المني المرئي يابسا فالظاهر انه لايجب الغسل على واحد منهما" (رد المحتار على الدر: ۱/ ۱۶۴، کتاب الطهارة، (بحث الغسل) مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد

البحر الرائق: ۱/ ۵۶، کتاب الطهارة، (المعاني الموجبة للغسل)، ط: سعيد

الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۱۱۹، کتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، ومما يتصل بخروج المني مسائل الاحتلام، ط: قديمي.

''ایلاج'' سے غسل فرض ہوتا ہے

☆ ''ایلاج'' یعنی کسی شہوت والے مرد کے خاص حصے کی سپاری کا زندہ عورت کے خاص حصے میں، یا کسی دوسرے زندہ آدمی کے مشترک حصے میں داخل ہو، خواہ مرد ہو یا عورت یا مخنث، منی گرے یا نہ گرے، اس صورت میں اگر دونوں میں غسل صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہیں تو دونوں پر، ورنہ جس میں غسل صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہیں اس پر غسل فرض ہو جائے گا۔(۱)

☆ اگر عورت غیر شادی شدہ کنواری ہے تو اس میں غسل فرض ہونے کے لیے بکارت کا پردہ دور ہو جانا شرط ہے، ورنہ غسل فرض نہیں ہوگا۔(۲)

☆ ..... اگر عورت کم عمر ہے، مگر ایسی کم عمر نہ ہو کہ اس کے ساتھ جماع کرنے سے اس کے خاص حصے اور مشترک حصے کے مل جانے کا خوف ہو تو اس کے خاص حصے میں مرد کے خاص حصے کا سر داخل ہونے سے مرد پر غسل فرض ہو جائے گا اگر اس میں

(۱) "اذا توارت الحشفة يوجب الغسل على الفاعل والمفعول به أنزل او لم ينزل". (الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۵، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئته

☜ الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۱۱۵، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر في بيان اسباب الغسل، ط: قديمي.

☜ البحر الرائق: ۱/ ۵۸، كتاب الطهارة، [بحث المعاني الموجبة للغسل]، ط: سعيد.

(۲) "ان بقاء البكارة دليل على عدم الايلاج فلا يجب الغسل". (البحر الرائق: ۱/ ۶۰، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل]، ط: سعيد)

☜ اذا اتى المرأة وهي بكر فلا غسل عليه مالم ينزل، لان البكارة تمنع من التقاء الختانين وبدونه لايجب الغسل مالم ينزل". (الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۱۱۶، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر في بيان اسباب الغسل، ط: قديمي.

☜ "لا غسل لو اتى عذراء، ولم يزل عذرتها بضم لسكون البكارة فانها تمنع التقاء الختانين (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۶۷، كتاب الطهارة، مطلب في رطوبة الفرج، ط: سعيد)

غسل صحیح ہونے کی شرطیں موجود ہیں۔(۱)

☆ جس مرد کے خصیے کٹ گئے ہوں اس کے خاص حصہ کا سرا اگر کسی مشترک حصے یا عورت کے خاص حصے میں داخل ہو تب بھی غسل فرض ہو جائے گا، اگر دونوں میں غسل صحیح ہونے کی شرطیں موجود ہیں تو دونوں پر غسل فرض ہوگا، ورنہ جس میں غسل صحیح ہونے کی شرطیں موجود ہوں اس پر غسل فرض ہوگا۔(۲)

☆ اگر کسی مرد کے خاص حصے کا سر کٹ گیا ہے تو اس کے باقی ماندہ حصے کے داخل کرنے میں عضو خاص کے سر کی اتنی مقدار ہی کا اعتبار کیا جائے گا۔(۳)

☆...... اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے کو کپڑے وغیرہ سے لپیٹ کر داخل

---

(۱) "اذا امکن الایلاج من محل الجماع من الصغیرة ولم یفضها فهی ممن تجامع فیجب الغسل". (البحر الرائق: ۱/ ۲۰، کتاب الطهارة، المعانی الموجبة للغسل)، ط: سعید)

☐ ردالمحتار علی الدر: ۱/ ۱۶۲ کتاب الطهارة مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل. ط: ایچ ایم سعید کراچی

☐ الفتاوی الهندیة: ۱/ ۱۵، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة کوئٹه

(۲) "جماع الخصی یوجب الغسل علی الفاعل والمفعول به". (الفتاوی التاتارخانیة ۱/ ۱۱۶، کتاب الطهارة، الفصل الثالث فی الغسل، نوع آخر فی بیان اسباب الغسل، ط: قدیمی

☐ الفتاوی الهندیة: ۱/ ۱۵، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة کوئٹه

☐ منحة الخالق علی هامش البحر الرائق: ۲/ ۲۷۶، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالایفسده، ط: سعید.

(۳) "لو کان مقطوع الحشفة یجب الغسل بایلاج مقدارها من الذکر".

الفتاوی الهندیة: ۱/ ۱۵، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة کوئٹه

☐ البحر الرائق: ۱/ ۵۸، کتاب الطهارة، (بحث المعانی الموجبة للغسل)، ط: سعید.

☐ رد المحتار علی الدر: ۱/ ۱۶۱، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل. ط: ایچ ایم سعید کراچی

کرے تو اگر جسم کی حرارت محسوس ہو تو غسل فرض ہو جائے گا۔(۱)

مسئلہ ...اگر کوئی عورت شہوت کے غلبہ میں اپنے خاص حصے میں کسی بے شہوت مرد یا جانور کے خاص حصے کو یا کسی لکڑی وغیرہ کو یا اپنی انگلی کو داخل کرے تب بھی اس پر غسل فرض ہو جائے گا، منی نکلے یا نہ نکلے۔(۲)

(۱) "لو لف على ذكره خرقة وأولج ولم ينزل ... الأصح ان كانت الخرقة رقيقة بحيث يجد حرارة الفرج واللذة وجب الغسل والا فلا".

الفتاوى الهندية: ۱/۱۵، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئٹہ

☜ البحر الرائق: ۱/۶۰، كتاب الطهارة، [بحث المعاني الموجبة للغسل]، ط: سعيد.

☜ الدر المختار مع الرد: ۱/۱۶۳-۱۶۵، كتاب الطهارة، الغسل، ط: ايچ ايم سعيد كراچی

(۲) "لا عند مس أو ردى ... ولا عند ادخال اصبع ونحوه كذكر غير آدمي وذكر خنثى وميت وصبي لا يشتهي وما يصنع من نحو خشب".

"الأصح ليس آلة للجماع فصار بمنزلة الخشبة ...... وقيد بالدبر لان المختار وجوب الغسل في القبل اذا قصدت الاستمتاع؛ لان الشهوة فيهن غالبة فيقام السبب مقام المسبب دون الدبر. (رد المحتار: ۱/۱۶۵-۱۶۶، كتاب الطهارة، سنن الغسل، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

☜ حاشية الطحطاوي على الدر: ۱/۹۳، كتاب الطهارة، مباحث الغسل، ط: رشيدية.

☜ فتح المعين شرح ملا مسكين على الكنز: ۱/۵۸، كتاب الطهارات، تتمه، ط: سعيد.

ب

باتیں کرنا

غسل خانہ اور بیت الخلاء میں ضرورت کے بغیر باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔
البتہ ضرورت کی صورت میں بات کرنا منع نہیں ہے۔(۱)

بارش سے مرنے والے کو غسل دینا

"ڈوبنے والے کو غسل دینا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۴۳)

باغی کو غسل دینا

اگر باغی لوگ عین لڑائی کے وقت مارے جائیں تو ان کو غسل نہ دیا جائے؛
تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ اور اگر بعد میں مارے جائیں تو غسل دیا جائے گا۔(۲)

---

(۱) ويستحب ان لا يتكلم بكلام قط من كلام الناس او غيره اما كلام الناس فلما تقدم في الوضوء واما غيره من الذكر والدعاء فلانه في مصب الماء المستعمل ومحل الاوحار اي الاوساخ والاقذار. ((حلبي كبير : ۳۵، كتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، ط: نعمانية كوئته)

رد المحتار على الدر : ۴۱۸/۶، كتاب الحظر والاباحة ، فروع ، ط:سعيد .

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۵۲، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط: قديمي.

(۲) لا لبغي ولقطع طريق اي لامن قتل لاجل بغي بان كان مع البغاة ولا من قتل لاجل قطع طريق فانهما لايغسلان ، ولايصلي عليهما ايضا اهانة لهما ، وقيل يغسلان ولا يصلي عليهما للفرق بينهما وبين الشهيد وقيل هذا اذا قتلا في حالة المحاربة قبل ان تضع الحرب اوزارها واما اذا قتلا بعد ثبوت يد الامام عليهما فانهما يغسلان ويصلي عليهما وهذا تفصيل حسن اخذ به الكبار من المشايخ. (تبيين الحقائق : ۵۹۶/۱، كتاب الصلاة ، باب الشهيد ، ط: سعيد).

رد المحتار على الدر : ۲۱۰/۲ ، كتاب الجنائز ، مطلب ما يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد .

فتح القدير : ۱۰۹/۲ ، كتاب الصلاة ، باب الشهيد، ط: رشيدية.

بال

☆......فرض غسل میں سر کے بالوں کا بھگونا فرض ہے، اگر چہ ان میں گوند وغیرہ لگا ہو۔(۱)

☆......اگر عورتوں کے گندھے ہوئے بالوں کی جڑوں میں کھولے بغیر پانی نہیں پہنچتا ہو تو بالوں کو کھول کر جڑوں تک پانی پہنچانا ضروری ہوگا۔ اور اگر کھولے بغیر بالوں کی جڑیں بھیگ جائیں تو گندھے ہوئے بالوں کو کھولنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر بالوں میں گرہ پڑ گئی ہے تو اس کا کھولنا ضروری نہیں۔(۳)

☆......بعض فقہاء کرام نے جنابت کی حالت میں بال کٹوانے کو مکروہ تنزیہی لکھا ہے؛ اس لیے جنابت کی حالت میں بال کٹوانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔(۴)

(۱) ويجب غسل كل ما يمكن من البدن بلا حرج مرة ...... وشعر رأس ولو متلبدا .
(الدر المختار مع الرد : ۱۵۲/۱ ، كتاب الطهارة ، مطلب في ابحاث الغسل ، ط: سعيد .)
☐ حاشية الطحطاوي على الدر : ۸۷/۱ ، كتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، ط: رشيدية .
☐ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : ۱۰۳ ، كتاب الطهارة ، فصل لبيان فرائض الغسل ، ط: قديمي.

(۲) وكفى بل اصل ضفيرتها اى شعر المرأة المضفور للحرج اما المنقوض فيفرض غسل كله اتفاقا ولو لم يبتل اصلها يجب نقضها مطلقا هو الصحيح . (الدر المختار مع الرد : ۱۵۳/۱ ، كتاب الطهارة ، مطلب في ابحاث الغسل ، ط: سعيد)
☐ حاشية الطحطاوي على الدر : ۸۸/۱ ، كتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، ط: رشيدية .
☐ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : ۱۰۳ ، كتاب الطهارة ، فصل لبيان فرائض الغسل ، ط: قديمي.

(۳) يؤخذ من مسألة الضفيرة انه لا يجب غسل عقد الشعر المنعقد بنفسه ، لان الاحتراز عنه غير ممكن، ولو من شعر الرجل، ولم ار من نبه عليه من علمائنا.
(ردالمحتار على الدر : ۱۵۲/۱ ، كتاب الطهارة ، مطلب في ابحاث الغسل ، ط: سعيد .)

(۴) وعن ابي حنيفة...... وحلق الشعر وقص الاظفار حال الجنابة مكروه. (الفقه الاسلامي وادلته: ۳۶۶/۱ ، الباب الاول ، الطهارات ، الفصل الرابع الوضوء ، المبحث الثاني السواك ، ط: رشيدية.
☐ حلق الشعر حالة الجنابة مكروه وكذا قص الاظافير . (الفتاوى الهندية : ۳۵۸/۵ ، كتاب الكراهية ، الباب التاسع عشر في الختان والخصاء وقلم الاظفار ...... ط: رشيدية).
☐ امداد الفتاوی: ۸۵/۱ ، کتاب الطہارۃ ، بحالت جنابت بال کٹوانا مکروہ ہے ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

☆ پاک ہونے کی حالت میں داڑھی کے علاوہ پورے جسم کے بالوں کو مونڈنا یا کسی دوا وغیرہ سے صاف کرنا جائز ہے۔(۱)

☆ ...... اگر عورت کے سر کے بال کھلے ہوں تو فرض غسل میں بالوں کو تر کرنا فرض ہے، جڑوں تک پانی پہنچانا ضروری ہے۔ اور اگر عورت کے بال گندھے ہوئے ہوں تو ان کو کھولنا ضروری نہیں، صرف جڑوں کا تر کرنا فرض ہے۔ البتہ اگر بالوں کو کھولے بغیر جڑوں تک پانی پہنچانا مشکل ہو تو سارے بالوں کو کھول کر دھونا فرض ہوگا۔(۲)

☆ ......عورت کے لیے غسل کے دوران سر کی مینڈیوں کو کھولنا ضروری نہیں ہے، جب کہ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے۔(۳) اور جڑوں تک پانی پہنچانے

---

(۱) یجوز حلق الرأس ... الافضل ان یقلم اظفاره ویحفی شاربه ویحلق عانته وینظف بدنه بالاغتسال کل اسبوع مرة ولو عالج بالنورة فی العانة یجوز ...... ویأخذ شاربه حتی یصیر مثل الحاجب ... ولا یحلق شعر حلقه وعن ابی یوسف لا بأس بذلک بأخذ الحاجبین وشعر وجهه مالم یتشبه بالمخنثین. (الفتاوی الهندیة :۳۵۸/۵، کتاب الکراهیة ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم الاظفار وقص الشارب وحلق الرأس ،ط: رشیدیة).

🗀 ولا بأس بأخذ الحاجبین وشعر وجهه مالم یشبه المخنث. (ردالمحتار علی الدر : ۴۰۶/۶، کتاب الحظر والاباحة ، فرع بعد الفصل فی البیع ، ط: سعید).

(۲) قوله ولا تنقض ضفیرة ان بل اصلها ای لا یجب علی المرأة ان تنقض ضفیرتها ان بلت فی الاغتسال اصل شعرها. (البحرالرائق ۵۲/۱، کتاب الطهارة ،[ابحاث الغسل]، ط: سعید).

🗀 ولیس علی المرأة أن تنقض ضفائرها فی الغسل اذا بلغ الماء اصول الشعر ولیس علیها بل ذوائبها هو الصحیح ، ولو کان شعر المرأة منقوضا یجب ایصال الماء الی اثنائه. (الفتاوی الهندیة: ۱۳/۱ ، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة).

🗀 الدر المختار مع الرد : ۱۵۳/۱ ، کتاب الطهارة ، مطلب فی ابحاث الغسل ، ط: سعید کراچی.

(۳) "اذا اغتسلت المرأة من الجنابة ولم تنقض رأسها الا انه بلغ الماء اصول شعرها أجزأها".
(الفتاوی التاتارخانیة : ۱۱۲/۱ ، کتاب الطهارة ، الفصل الثالث فی الغسل ، نوع آخر فی بیان اسباب الغسل ، ط: قدیمی)

🗀 الفتاوی الهندیة : ۱۳/۱ ، کتاب الطهارة ، الباب الثانی فی الغسل ، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة

🗀 الدر المختار مع الرد: ۱۵۳/۱ ، کتاب الطهارة ، مطلب فی ابحاث الغسل ، ط: ایچ ایم سعید کراچی.

کا طریقہ یہ ہے کہ سر پر پانی ڈال کر بالوں کو ہاتھوں سے دبائے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔

مزید ''میت کے بال'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۰۲)

بالٹی میں نل سے پانی گرکر بہنے لگے

''نل میں سے پانی بالٹی میں گرکر بہنے لگے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۵۵۴)

بال صفا صابن

''صابن'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۷۴)

بالغ ہوتے ہی خون جاری ہوا اور بند نہیں ہوا

''خون پہلی مرتبہ آیا اور بند نہیں ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۲۷)

بالغ ہونا غسل واجب ہونے کے لیے ضروری ہے

''غسل واجب ہونے کے لیے بالغ ہونا ضروری ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۳۴)

بال کٹے ہوئے

''کٹے ہوئے بال'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۳۶)

بالوں پر گوند لگا ہے

''افشاں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۳)

بالوں میں رنگ لگانا

بالوں میں رنگ لگانے کا فیشن مناسب نہیں ہے، تاہم اگر مہندی جیسا پتلا

رنگ ہے تو اس پر غسل ہو جائے گا۔(۱)

بالوں میں کنگھی کرنا میت کے

میت کے بالوں میں کنگھی کرنا درست نہیں، اس لیے کنگھی نہ کرے۔(۲)

بالی

''نتھ'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۳۷)

بچہ آدھے سے زیادہ نکل آیا

اگر بچہ آدھے سے زیادہ باہر نکل آیا، لیکن ابھی پورا باہر نہیں نکلا، تو اس وقت جو خون آئے گا وہ ''نفاس'' شمار ہوگا۔ اور اگر بچہ آدھے سے کم نکلا، اور عورت کو خون آ گیا تو وہ استحاضہ شمار ہوگا، بیماری کا خون کہلائے گا، نفاس کا نہیں۔(۳)

(۱) فتاوی رحیمیہ: ۳/۳۳، کتاب الطہارت، بالوں میں مہندی رنگ لگایا ہو تو غسل ہوگا یا نہیں؟، ط: دار الاشاعت۔

ولا يمنع الطهارة ونيم...... وحناء ولو جرمه، به يفتى.

قال الشامي: صرح به في المنية عن الذخيرة في مسألة الحناء والطين والدرن معللا بالضرورة. قال في شرحها ولان الماء ينفذه لتخلله وعدم لزوجته وصلابته والمعتبر في جميع ذلك نفوذ الماء ووصوله الى البدن. (رد المحتار على الدر: ۱/۱۵۴، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

☐ حاشية الطحطاوي على الدر: ۱/۸۸، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: رشيدية.

☐ الفتاوى التاتارخانية: ۱/۱۳۴، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر في بيان فرائضه وسننه، ط: قديمي.

(۲) "لا يسرح شعر الميت ولا لحيته" (الفتاوى الهندية: ۱/۱۵۸، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية).

☐ تبيين الحقائق: ۱/۵۶۷، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد

☐ كتاب الآثار: ۱/۲۱۰، باب الجنائز، باب غسل الميت، ط: رحيم اكيڈمي كراچي.

(۳) "لو خرج اكثر الولد تكون نفساء والا فلا". (الفتاوى الهندية: ۱/۳۷، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية).

☐ تبيين الحقائق: ۱/۱۸۷، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد. =

بچہ پیدائش کے وقت مر گیا

"پیدائش کے وقت زندگی کے آثار ہوں" عنوان کے تحت دیکھیں (۱۳۱)

بچہ پیدا ہونے کے بعد خون نہیں آیا

اگر کسی عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد بالکل خون نہیں آیا تو وہ پاک ہے۔ لیکن غسل کرنا واجب ہے۔ اور وہ غسل کر کے نماز پڑھے۔ رمضان ہے اور اسے طاقت بھی ہے تو روزہ بھی رکھے ورنہ بعد میں رکھے۔(۱)

بچہ زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا

جو بچہ زندہ پیدا ہوا پھر تھوڑی ہی دیر میں مر گیا یا فوراً پیدا ہوتے ہی مر گیا تو اس کو بھی سنت طریقے سے غسل دیا جائے گا، اور کفن پہنا کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔(۲)

▪ والدم الخارج عقب خروج اكثر الولد كالخارج عقب كله فيكون نفاسا وان خرج الاقل لايكون حكمها حكم النفساء ولاتسقط عنها الصلاة". (البحر الرائق: ۲۱۸/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد).

(۱) لوولدت ولم تر دما لايجب الغسل عندابى يوسف ... وعند ابى حنيفة رحمه الله يجب الغسل واكثر المشايخ اخذوا بقوله وبه كان يفتى الصدر الشهيد".

الفتاوى الهندية: ۳۷/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثانى فى النفاس، ط: رشيدية.

تبيين الحقائق: ۱۸۸/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

البحر الرائق: ۲۱۸/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

(۲) "ومن استهل بعد الولادة سمى وغسل وصلى عليه".

(الفتاوى الهندية: ۱۵۹/۱، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيدية.)

الجوهرة النيرة: ۱۴۲/۱، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد كراچى.

فتح القدير: ۹۲/۲، كتاب الصلاة، فصل فى الصلاة على الميت، ط: رشيدية كوئته.

بچہ مرا ہوا پیدا ہوا

جو بچہ مرا ہوا پیدا ہو یا حمل ساقط ہو جائے، تو اس کو صرف ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا کافی ہے۔ مسنون کفن دینے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

بچے دو پیدا ہوں

''جڑواں بچے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۳۸)

بچے کے تمام اعضاء کٹ کٹ کر نکلیں

کسی بچے کے تمام اعضاء کٹ کٹ کر نکلیں تو اس کے اکثر اعضاء نکل جانے کے بعد جو خون آئے گا وہ بھی نفاس کا خون ہوگا۔ (۲)

بچے نے پانی میں ہاتھ ڈالا

☆......اگر بچے کے ہاتھ میں نجاست لگی ہوئی تھی اور اس نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو پانی ناپاک ہو جائے گا، اور اگر بچے کے ہاتھ میں نجاست لگی ہوئی نہیں تھی،

(۱) "اذا تم ولم يستهل، او استهل وقبل ان يخرج اكثره مات فظاهر الرواية لايغسل ولا يسمي، والمختار خلافه ولاخلاف في عدم الصلاة عليه وعدم ارثه ويلف في خرقة ويدفن وفاقا اما من تم فلا خلاف في انه يغسل". (ردالمحتار على الدر: ۱/۳۰۳، كتاب الطهارة، مطلب في احكام السقط واحكامه، ط: سعيد)

وان لم يستهل ادرج في خرقة ولم يصل عليه ويغسل في غير الظاهر من الرواية وهو المختار". (الفتاوى الهندية: ۱/۱۵۹، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية).

البحر الرائق: ۲/۱۷۷، كتاب الجنائز (كفن الميت)، ط: سعيد.

(۲) "وكذا لو تقطع فيها وخرج اكثره فتصير به نفساء". (الفتاوى الهندية: ۱/۳۷، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثالث في النفاس، ط: رشيدية)

تبيين الحقائق: ۱/۱۸۷، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

البناية على الهداية: ۱/۵۷۸، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: حقانية.

...نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ البتہ بچوں کے ہاتھ
...نہیں پاکی اور ناپاکی میں تمیز نہیں ہوتی؛ اس لیے دوسرے پانی کے ہوتے
...ایسے پانی سے وضو اور غسل کرنا بہتر نہیں ہے۔ (۱)

بدعتی کی میت میں کوئی بری بات دیکھے

اگر کوئی شخص "بدعتی" مشہور ہو اور اس کی میت کو غسل دیتے وقت غسل دینے
والے لوگ کوئی بری بات دیکھیں تو ظاہر کر دیں؛ تاکہ اور لوگوں کو عبرت ہو، اور
بدعت سے باز رہیں۔ (۲)

بدن کا ملنا

☆ اگر جسم پر کوئی نجاست حقیقیہ نہیں ہے تو فرض غسل میں بدن کا ملنا
ضروری نہیں ہے۔ (۳)

---

(۱) "ولو ادخل الصبي يده في الاناء ان علم انها طاهرة بان كان معه من يراقبه جاز التوضي بذلك
وان علم ان فيها نجاسة لم يجز وان حصل الشك لا يتوضأ به استحسانا اي لأجل التنزه
احتياطا". (حلبي كبير، ص: ۹۰، كتاب الطهارة، فصل في احكام الحياض، ط: نعمانية كوئته)
ح البحر الرائق: ۱۸/۱، كتاب الطهارة، سنن الوضوء، ط: سعيد
ح المبسوط للسرخسي: ۲۱۳/۱، كتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل، ط: رشيديه كوئته
(۲) "وينبغي للغاسل وللحاضر اذا راى من الميت شيئا مما يجب على الميت ستره ان يستره ولا
يحدث به الا اذا كان مشهورا ببدعة فلا باس بذكر ذلك تحذيرا للناس من بدعته".
حلبي كبير: ۵۹۹، كتاب الصلاة، فصل في الجنائز، الثاني في غسله، ط: مكتبه نعمانيه كوئته
ح الفتاوى الهندية: ۱۵۹/۱، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل
الثاني في الغسل، ط: رشيدية.
ح رد المحتار على الدر: ۲۰۲/۲، كتاب الجنائز، خاتمة، (قبيل مطلب في الكفن)، ط: سعيد.
(۳) "لا يفترض دلك بدنه في الغسل". (البحر الرائق: ۴۸/۱، كتاب الطهارة، مبحث
الغسل، ط: سعيد).
ح الفتاوى التاتارخانية: ۱۱۲/۱، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، ط: قديمي كراچي.
ح تبيين الحقائق: ۶۱/۱، كتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: سعيد

☆ اور اگر بدن پر کوئی ایسی نجاست ہے جو ملنے کے بغیر دور نہیں ہوتی ہے تو اس صورت میں بدن کو مل کر نجاست کو دور کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

برتن

میت کو غسل دینے کے لیے گھر کے پاک برتنوں میں پانی گرم کرنا اور غسل دینا درست ہے۔ (۲)

☆ میت کو نئے برتن وغیرہ سے غسل دینا ضروری نہیں ہے، کسی بھی پاک برتن سے غسل دینا درست ہے۔ (۳)

---

(۱) (وان يزيل النجاسة) الحقيقية كالمني ونحوه (عن بدنه ان كانت) اي ان وجدت على بدنه نجاسة (ثم يصب الماء على رأسه وسائر جسده ثلاثا) لما في الصحيحين من حديث ابن عباس قال قالت ميمونة وضعت للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا فسترته بثوب فصب على يديه فغسلهما ثم ادخل يمينه في الاناء فافرغ بها على فرجه ثم غسله بشماله، ثم ضرب بشماله الارض فدلكها دلكا شديدا ثم غسلها الخ. (حلبي كبير، ص: (۵۰) كتاب الطهارة، سنن الغسل، ط: سهيل)

(۲) ثم قد كان امر الغاسل قبل ذلك ان يغلي الماء بالسدر فان لم يكن سدر فحرض فان لم يكن واحد منهما فالماء القراح. (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۰۰، كتاب الصلاة، فصل في بيان كيفية الغسل، ط: سعيد).

☐ الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۵۸، كتاب الطهارة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

☐ العناية مع فتح القدير: ۲/ ۱۱۰، كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل في الغسل، ط: رشيدية.

☐ فتاوی دار العلوم دیو بند: ۵/ ۲۱۶، کتاب الجنائز، مسائل غسل میت، میت کے غسل کے لئے گھر کے برتنوں میں پانی گرم کرنا، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

(۳) سامان غسل وکفن میں سے اگر کوئی چیز گھر موجود ہو اور پاک صاف ہو تو اس کے استعمال میں حرج نہیں۔ بہشتی زیور، ص: ۱۸۶، حصہ دوم، غسل اور کفنانے کا طریقہ۔

☐ گھر کے پاک برتنوں میں پانی گرم کرنے اور غسل دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (فتاوی دار العلوم ۵/ ۲۱۶، کتاب الجنائز، ط: دار الاشاعت، کراچی)۔

برہنہ ہوکر غسل کرنا

کوئی کپڑا وغیرہ باندھ کر غسل کرنا بہتر ہے، اگر پردے کا پورا انتظام ہے تو برہنہ ہوکر غسل کرنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

(۱) واختلف في التستر افضل كما قاله، ويجوز الغسل عريانا في الخلوة قال مالك، الشافعي وجمهور العلماء. (عمدة القاري ۳/۳۳۸، كتاب الغسل، باب من اغتسل عريانا وحده في الخلوة. ط: دار الكتب العلمية بيروت)

صحيح البخاري ۱/۵۰۸، باب من اغتسل عريانا وحده، ط. قديمي

روى البخاري عن أم هانئ رضي الله عنها بنت أبي طالب أنها ذهبت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة تستره. وعن ميمونة رضي الله عنها قالت سترت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يغتسل من الجنابة فغسل يديه الخ (صحيح البخاري ۱/۴۲، باب الغسل من الغسل عريانا، ط: قديمي كتب خانه كراچي)

(صحيح لمسلم ۱/۱۵۳، كتاب الطهارة، باب تستر المغتسل بثوب، ط: قديمي

مسند احمد ۲/۳۲۵، حديث ام هانئ بنت ابي طالب رضي الله عنها، ط. المكتب الاسلامي

وآداب الاغتسال هي آداب الوضوء الا انه لا يستقبل القبلة حال اغتساله لانه تكون غالبا مع كشف العورة، ويستحب ان يغتسل بمكان لا يراه فيه احد لا يحل له النظر لعورته لاحتمال ظهورها في حال الغسل او لبس ثوب. (حاشية الطحطاوي على المراقي (ص: ۱۰۶) آداب الاغتسال، ط. قديمي

دونه الا لغرض صحيح) كتغوط والاستنجاء، وحكى في القنية قولا الا في تجرده للاغتسال منفردا منها انه يكره، ومنها انه يعذر ان شاء الله ومنها لا باس به، ومنها يجوز في المدة اليسيرة، ومنها يجوز في بيت الحمام الصغير. (شامي: ۱/۴۰۳، شروط الصلاة في ستر العورة، ط: سعيد).

حلبي كبير، ص: ۵۱ سنة الغسل، ط سهيل.

وسنته كسنن الوضوء سوى الترتيب، وآدابه كآدابه سوى استقبال القبلة، لانه يكون غالبا مع كشف عورة فلو كان متزرا، فلا باس به. (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۶، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد).

حلبي كبير، ص: ۵۱، سنن الغسل، ط: سهيل.

قال القاري: (يستتر) من الثوب او الجدار او الحجر او الشجر، قال ابن حجر: وحاصل حكم من اغتسل عاريا انه اذا كان بمحل خال لا يراه احد ممن يحرم عليه نظر عورته، حل له ذلك، لكن الافضل التستر حياء من الله تعالى، وان كان بحيث يراه احد يحرم عليه نظر عورته، وجب عليه التستر منه اجماعا. (مرقاة المفاتيح: ۲/۱۳۹، كتاب الطهارة، باب الغسل، رقم الحديث ۴۴۶، ط: رشيدية)

بغل کے بال

☆ بغل کے بال صاف کرنا سنت ہے۔(۱)

☆ عورتوں کو بال صفا پاؤڈر، کریم، لوشن وغیرہ سے بغل کے بال صاف کرنا جائز ہے، بلکہ بہتر ہے؛ کیوں کہ ان چیزوں میں کھال کٹنے کا احتمال نہیں ہوتا، استرہ اور بلیڈ میں کھال کٹنے کا احتمال ہوتا ہے۔(۲)

☆ چالیس دن کے اندر اندر ہی بغل کے بالوں کو صاف کر لینا چاہیے، اس سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆ میت کے بغل کے بالوں کو دور کرنا مکروہ ہے۔ شریعت کا تقاضہ

---

(۱) السنة نتف الابط (مجمع الانهر: ۲۲۲/۸، كتاب الكراهية، فصل في المتفرقات. ط: بيروت
البحر الرائق ۴۷/۱، كتاب الطهارة، [فرائض الغسل]، ط: سعيد
▭ ذكر في الابط النتف في الاصل، وهو اشارة الى ان السنة فيه النتف
▭ ردالمحتار على الدر: ۴۰۶/۶-۴۰۷، كتاب الحظر والاباحة، فرع بعد فرع البيع، ط: سعيد
▭ الفتاوى الهندية: ۳۵۸/۵، كتاب الكراهية، الفصل التاسع عشر في الختان والخصاء وقلم الاظفار، ط: رشيدية.

(۲) ويستحب حلق العانة ويبتدئ من تحت السرة ولو عالج بالنورة يجوز كذا في الغرائب وفي الاشباه: والسنة في عانة المرأة النتف. (رد المحتار على الدر ۴۰۶/۶-۴۰۷، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد كراچی).
▭ الفتاوى الهندية: ۳۵۸/۵، كتاب الكراهية، الفصل التاسع عشر في الختان والخصاء وقلم الاظفار، ط: رشيدية.

(۳) ويستحب حلق عانته وتنظيف بدنه بالاغتسال في كل اسبوع مرة والافضل يوم الجمعة وجاز في كل خمسة عشر وكره تركه وراء الاربعين. قال الشامي: قوله: وكره تركه اي تحريما. (ردالمحتار على الدر: ۴۰۶/۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد)
▭ الافضل ان يقلم اظفاره ويحفي شاربه ويحلق عانته وينظف بدنه بالاغتسال في كل اسبوع، وفي الابط يجوز الحلق والنتف اولى. (الفتاوى الهندية ۳۵۷/۵-۳۵۸، كتاب الكراهية، الفصل التاسع عشر في الختان والخصاء وقلم الاظفار، ط: رشيدية)
▭ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۵۲۴، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قديمي

ہے کہ جس طرح وفات ہوئی اس حال میں دفن کیا جاتا ہے۔(۱)

بوسہ لینا

اگر میاں اور بیوی نے روزہ کی حالت میں بوسہ لیا تو دونوں میں سے جس کو انزال ہوگا یعنی منی خارج ہوگی اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا قضا لازم ہوگی اور غسل بھی فرض ہوگا۔ اگر دونوں سے منی خارج ہوئی تو دونوں کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور دونوں پر غسل فرض ہوگا۔(۲)

بیت الخلاء میں باتیں کرنا

بیت الخلاء میں باتیں نہیں کرنی چاہییں۔ تاہم اگر کوئی شدید ضرورت ہو تو باتیں کرنے کی اجازت ہوگی۔(۳)

---

(۱) ولا یقص ظفرہ ولا شعرہ ولا یقص شاربہ، ولا یحلق شعر عانتہ، ویدفن بجمیع ما کان علیہ (الفتاوی الھندیۃ: ۱۵۸/۱، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیۃ)

☆ المبسوط للامام السرخسی: ۹۲/۲، کتاب الصلاۃ باب الجنائز، باب غسل المیت، ط: رشیدیۃ

☆ بدائع الصنائع: ۳۰۱/۱، کتاب الصلاۃ صلاۃ الجنازۃ، فصل بیان کیفیۃ الغسل للمیت، ط: سعید

(۲) واذا قبل امرأتہ وأنزل فسد صومہ من غیر کفارۃ، وکذا لقبیل الامۃ والغلام وتقبیلہا زوجہا ان رأت بللا وان وجدت لذۃ ولم تر بللا فسدت عند ابی یوسف خلافا لمحمد۔

الفتاوی الھندیۃ: ۲۰۴/۱، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد الصوم وما لا یفسد، النوع الاول ما یوجب القضاء دون الکفارۃ، ط: رشیدیۃ

☆ العنایۃ مع فتح القدیر: ۳۳۵/۲، کتاب الصوم، باب مایوجب القضاء والکفارۃ، ط: رشیدیۃ

☆ الھدایۃ مع فتح القدیر: ۳۳۵/۲، کتاب الصوم، باب مایوجب القضاء والکفارۃ، ط: رشیدیۃ

(۳) "وآدابہ کآداب الغسل سوی استقبال القبلۃ

قال الشامی رحمہ اللہ: ویستحب أن لا یتکلم بکلام مطلقا، أما کلام الناس فلکراھتہ حال الکشف، وأما الدعاء فلانہ فی مصب المستعمل ومحل الأقذار والأوحال" (رد المحتار علی الدر ۱۵۶/۱، کتاب الطھارۃ، مطلب سنن الغسل، ط: سعید کراچی)

☆ الفتاوی الھندیۃ ۵۰/۱، کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ واحکامھا۔ =

بیٹھ کر غسل کرنا

بیٹھ کر غسل کرنا جائز ہے، [illegible] روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر غسل فرماتے تھے۔(۱)

بیدار ہو کر خون دیکھا

اگر کوئی عورت سو کر اٹھنے کے بعد حیض کا خون دیکھے تو اس کا حیض بیدار ہونے کے وقت سے شروع ہوگا۔(۲)

بیٹ

تیل لگے ہوئے سر پر کوئی پرندہ بیٹ کر دے تو غسل جنابت کے دوران پرندہ کی بیٹ چھڑا لینی چاہیے، باقی تیل چھڑانا ضروری نہیں ہے۔ اور پرندہ کی بیٹ کی چکناہٹ زائل کرنا ممکن ہو دور کرنی چاہیے اور جس کا ازالہ مشکل ہو وہ معاف

= الفصل الثالث في الاستنجاء، ط: رشيدية.

⌂ البحر الرائق: ۲۳۳/۱، كتاب الطهارة، باب الانجاس، [فروع في الاستنجاء]، ط سعيد

⌂ ولايتكلم الا لضرورة (الفقه الاسلامي وادلته: ۳۵۶/۱، كتاب الطهارة، الفصل الثالث الاستنجاء، خامسا. آداب قضاء الحاجة، ط: رشيدية).

(۱) عن معاذة قالت: قالت عائشة رضي الله عنها: كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد بيني وبينه فيبادرني حتى اقول: دع لي، دع لي، قالت: وهما جنبان متفق عليه (مشكاة المصابيح: ۴۸، كتاب الطهارة، باب الغسل، الفصل الاول، ط: قديمي)

⌂ عن يعلى قال: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال: ان الله حيي ستير يحب الحياء والستر فاذا اغتسل احدكم فليستتر. (مشكاة المصابيح: ۴۹، كتاب الطهارة، باب الغسل، الفصل الثاني، ط. قديمي)

(۲) لو نامت طاهرة وقامت حائضة حكم بحيضها مذ قامت وبعكسه مذ نامت احتياطا.

الدر المختار مع الرد: ۲۹۱/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

⌂ فتح المعين على الكنز: ۱۱۳/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

⌂ الدر المختار: ۲۹۱/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

ہے۔(۱)

بیری کے پتے ڈالنے کی وجہ

میت کو غسل دینے کے لیے پانی گرم کرتے وقت [illegible]
مردے کا میل کچیل صاف ہو جاتا ہے، اور اس کی وجہ سے مردہ [illegible]

بے نمازی کا غسل دینا

بے نمازی میت کو غسل دے سکتا ہے، مگر شریعت کی پابندی [illegible]
نمازی آدمی کا میت کو غسل دینا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

---

(۱) ولا يمنع الطهارة ونيم اى خرء ذباب وكذا دهن ودسومة وفي الرد اى كزيت [illegible] بخلاف نحو شحم وسمن جامد. (الدر المختار مع الرد : ۱۵۴/۱، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية : ۱۴/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية.

☜ واذا ادهن فلم يصل الماء فلم يصل يجزى. (الفتاوى الهندية : ۱۴/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية).

(۲) والغسل بالماء الحار افضل عندنا ويغلى الماء بالسدر او بالحرض، فان لم يكن فالماء القراح". (الفتاوى الهندية : ۱۵۸/۱، كتاب الطهارة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية).

☜ العناية مع فتح القدير : ۱۱۱/۲، كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل في الغسل، ط: رشيدية

☜ فتح القدير : ۱۱۰/۲، كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل في الغسل، ط: رشيدية

(۳) "الاولى كونه اقرب الناس اليه، فان لم يحسن الغسل فاهل الامانة والورع". (رد المحتار على الدر : ۲۰۲/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ط: ايچ ايم سعيد كراچی).

☜ "ويستحب للغاسل ان يكون اقرب الناس الى الميت فان لم يعلم الغسل فاهل الامانة والورع". (الفتاوى الهندية : ۱۵۹/۱، كتاب الجنائز، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل ط: رشيدية).

☜ البحر الرائق : ۱۷۵/۱، كتاب الجنائز، [غسل الميت]، ط: سعيد

بیوی سے چند بار صحبت کرے

بیوی سے چند بار صحبت کرنے کے بعد آخر میں ایک بار غسل کرنا کافی ہوتا ہے، لیکن ہر بار کم از کم اپنا عضو دھولے اور وضو کر لے۔ (۱)

بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں؟

اگر شوہر کا انتقال ہو جائے اور اس کو غسل دینے کے لیے کوئی مرد موجود نہیں ہے تو بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔ لیکن شوہر بیوی کو غسل نہیں دے سکتا۔ (۲)

بیوی کا کفن

اگر میت کسی کی بیوی ہو اور اس کے ترکہ میں مال موجود ہو تب بھی مال دار شوہر پر اپنی بیوی کا کفن دینا واجب ہے۔ (۳)

---

(۱) "عن انس رضی الله عنه قال كان النبی صلی الله علیه وسلم يطوف علی نسائه بغسل واحد" (مشكوة المصابيح، ص ۳۹، كتاب الطهارة، باب الغسل، الفصل الثالث، ط: قديمی كتب خانه كراچی)

☐ ولا بأس للجنب ان ينام او يعاود اهله قبل ان يتوضأ وان توضأ قبل ان ينام فهو افضل (المبسوط للسرخسی: ۱/۱۹۳، كتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل، ط: رشيديه كوئٹه)

☐ البحر الرائق: ۱/۴۷، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سعيد

(۲) ويجوز للمرأة أن تغسل زوجها اذا لم يحدث بعد موته مايوجب البينونة واما هو فلا يغسلها عندنا. (الفتاوی الهندية: ۱/۱۶۰، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشيديه كوئٹه)

☐ البحر الرائق: ۲/۱۷۳، كتاب الصلاة باب الجنائز، (غسل الميت)، ط: سعيد

☐ الجوهرة النيرة: ۱/۲۰۳، كتاب الصلاة، باب الجنائز، (قوله: ولا يعيد غسله ولا وضوءه، ط: قديمی

(۳) يجب الكفن على الزوج وان تركت مالا وعليه الفتوی. (الفتاوی الهندية: ۱/۱۶۱، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون، الفصل الثالث فی التكفين، ط: رشيديه كوئٹه)

☐ البحر الرائق ۲/۱۷۷، كتاب الصلاة باب الجنائز، (تكفين الميت)، ط. سعيد

☐ حاشية رد المحتار على الدر: ۲/۲۰۶، كتاب الجنائز، مطلب فی كفن الزوجة على الزوج، ط سعيد

بیوی کو غسل دینا

شوہر بیوی کو مجبوری میں غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟ [illegible]

[illegible] (۲۷۰)

بیوی کے سامنے بیوی سے صحبت کرنا

ایک بیوی سے دوسری بیوی کے دیکھتے ہوئے صحبت کرنا بے حیائی ہے [illegible] دوسری بیوی کا دل دکھاتا ہے، نیز ایک عورت کے لیے دوسری عورت کا پوشیدہ حصہ دیکھنا بھی گناہ ہے؛ اس لیے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔(۱)

بیوی کے غسل کے پانی کی قیمت

بیوی کے غسل اور وضو کے پانی کی قیمت ادا کرنا شوہر پر لازم ہے، خواہ بیوی مال دار ہی کیوں نہ ہو۔ جس طرح بیوی کے پینے کے پانی کا انتظام کرنا شوہر پر ضروری ہے۔(۲)

---

(۱) وطیء زوجته بحضرة ضرتها او امته یکره .
(الفتاوی الهندیة : ۳۲۸/۵، کتاب الکراهیة ، الباب الثامن فیما یحل للرجل النظر الیه وما لا یحل ، ط: رشیدیة .)
☐ وشمل الثالث زوجته الاخری وهو المذهب بناء علی کراهة وطئها بحضرة ضرتها .
البحر الرائق :۱۵۲/۳ ، کتاب النکاح ، باب المهر ، ط: سعید (قوله والخلوة بلا مرض احدهما)
☐ ودخل فیه الزوجة الاخری وهو المذهب بناء علی کراهة وطئها بحضرة ضرتها.
ردالمحتار علی الدر :(۱۱۵/۳)، کتاب النکاح ، مطلب فی احکام الخلوة ، ط: سعید
(۲) ثمن ماء الاغتسال علی الزوج وکذا ماء وضوئها علیه ، غنیة کانت او فقیرة . (المحیط البرهانی : ۲۳۳/۱ ، کتاب الطهارات ، الفصل الثالث فی الغسل ، نوع من هذا الفصل فی المتفرقات ، ط: ادارة القرآن کراچی)
☐ الفتاوی السراجیة ،ص:۳، کتاب الطهارة ، باب الغسل ، ط: سعید
☐ الجوهرة النیرة : ۱۳/۱ کتاب الطهارة ، مبحث الغسل ، ط: میر محمد کراچی

بیوی کے وضو کے پانی کی قیمت

اگر وضو کرنے کے لیے پانی خریدنے کی ضرورت پڑے تو بیوی کے وضو کے پانی کی قیمت ادا کرنا شوہر پر لازم ہے۔(۱)

بیوی مرجائے

شوہر کو بیوی کے مرجانے کے بعد صرف منہ دیکھنے کی اجازت ہے، ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں ہے۔ شوہر کے لیے بیوی کو غسل دینے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ میت کو کندھا دینا محرم اور غیر محرم سب کے لیے درست ہے۔ اگر ضرورت ہو تو قبر میں بھی اتار سکتا ہے۔(۲)

بے ہوش

بے ہوش کی بے ہوشی ختم ہونے کے بعد غسل کرنا ضروری نہیں ہے، مستحب

---

(۱) ثمن ماء الاغتسال على الزوج وكذا ماء وضوئها عليه، غنية كانت أو فقيرة (المحيط البرهاني ۱/۲۳۳، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في الغسل، نوع من هذا الفصل في المتفرقات، ط: ادارة القرآن كراچی)

الفتاوى السراجية ص ۳، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعيد

الجوهرة النيرة ۱/۱۳، كتاب الطهارة، سنن الطهارة، ط: مير محمد كراچی

(۲) ويجوز للمرأة أن تغسل زوجها إذا لم يحدث بعد موته ما يوجب البينونة ... وأما هو فلا يغسلها عندنا (الفتاوى الهندية ۱/۱۶۰، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية كوئٹہ)

وذو الرحم المحرم أولى بإدخال المرأة من غيرهم كذا في الجوهرة النيرة، وكذا ذو الرحم غير المحرم أولى من الأجنبي فإن لم يكن فلا بأس للأجانب وضعها كذا في البحر الرائق (الفتاوى الهندية ۱/۱۶۶، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون، الفصل السادس في القبر والدفن، ط: رشيدية كوئٹہ)

بدائع الصنائع ۱/۳۰۴، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل بيان الكلام في غسل
ط: سعيد

ہے۔(۱)

بے ہوشی

بے ہوشی سے ہوش میں آنے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

---

(۱) یندب الاغتسال فی ستۃ عشر شیئا ولمن افاق من جنون وسکر واغماء (مراقی فلاح، ص ۳۶، کتاب الطہارۃ، فصل یسن الاغتسال لاربعۃ اشیاء، ط: قدیمی)

☐ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۱۰۸، کتاب الطہارۃ، فصل یسن الاغتسال لاربعۃ اشیاء، ط: قدیمی

☐ والاغسال المسنونۃ هی ما یأتی: سابعاً- للافاقۃ من جنون أو اغماء أو سکر: یندب الغسل لمن افاق من جنون ونحوہ. (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۱/۵۳۵، الفصل الخامس فی الغسل، المطلب السابع الاغسال المسنونۃ، ط: رشیدیۃ.

(۲) یندب الاغتسال فی ستۃ عشر شیئا ولمن افاق من جنون وسکر واغماء. مراقی الفلاح، ۳۶، کتاب الطہارۃ، فصل یسن الاغتسال لاربعۃ اشیاء، ط: قدیمی

☐ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ۱۰۸، کتاب الطہارۃ، فصل یسن الاغتسال لاربعۃ اشیاء، ط: قدیمی

والاغسال المسنونۃ هی ما یأتی: سابعاً- للافاقۃ من جنون أو اغماء أو سکر: یندب الغسل لمن افاق من جنون ونحوہ. (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۱/۵۳۵، الفصل الخامس فی الغسل، المطلب السابع الاغسال المسنونۃ، ط: رشیدیۃ)

پ

پاک کپڑا ناپاک کپڑے سے لگ جائے

اگر پاک گیلا کپڑا ناپاک خشک کپڑے کے ساتھ لگ گیا تو یہ ناپاک نہ ہوگا، البتہ اگر اتنا گیلا ہو کہ اس کا پانی خشک کپڑے کو بھی ایسا گیلا کر دے کہ دونوں کی رطوبت برابر دکھائی دے تو پاک کپڑا بھی ناپاک ہو جائے گا۔(۱)

پاک کرنے کے لیے کوئی آیت نہیں ہے

''پاک کرنے والی دو چیزیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۰)

پاک کرنے والی دو چیزیں

ناپاک مرد اور عورت کو پاک کرنے والی دو چیزیں ہیں: پانی سے غسل کرنا، یا پانی استعمال کرنے پر قادر نہ ہونے کی صورت میں مٹی سے تیمم کرنا۔

بعض عورتوں میں یہ جو مشہور ہے کہ فلاں فلاں آیتیں یا کلمے پڑھنے سے عورت پاک ہو جاتی ہے یہ بات سراسر غلط ہے۔ ناپاک مرد اور عورت پانی یا تیمم سے

(۱) لف طاهر في نجس مبتل بماء ان بحيث لو عصر قطر تنجس والا لا ، ولو لف في مبتل بنحو بول، وان ظهر نداوته او اثره تنجس والا لا". (الدر المختار: ۱/ ۳۴۶-۳۴۸، كتاب الطهارة، باب الانجاس، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء، ط: سعيد)

قوله: لف طاهر: اعلم انه اذا لف طاهر جاف في نجس مبتل واكتسب الطاهر منه اختلف فيه المشائخ فقيل بتنجس الطاهر.

واختار الحلواني انه لا يتنجس ان كان الطاهر بحيث لا يسيل منه شئ ولا يتقاطر لو عصر وهو الاصح كما في الخلاصة وغيرها وهو المذكور في عامة كتب المذهب متونا وشروحا (رد المحتار على الدر: ۱/ ۳۴۶-۳۴۷، كتاب الطهارة ، باب الانجاس ، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء، ط: ايچ ايم سعيد كراچي)

(۲) حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱۵۹ ، كتاب الطهارة ، باب الانجاس والطهارة عنها، ط قديمي

پاک ہوتے ہیں، آیتوں یا کلموں سے پاک نہیں ہوتے۔(۱)

پاک گیلا کپڑا ناپاک خشک کپڑے سے لگ جائے

"پاک کپڑا ناپاک کپڑے سے لگ جائے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۰)

پاکی پندرہ دن سے کم رہی

☆ اگر کسی عورت کو ایک دن یا چند دن خون آیا، پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی، پھر خون آیا، تو درمیان کی پاکی کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا، بلکہ یوں سمجھا جائے گا کہ شروع سے آخر تک برابر خون جاری رہا، تو اس صورت میں جتنے دن حیض آنے کی عادت ہے اتنے دن حیض کے ہیں باقی سب استحاضہ ہے۔

مثال کے طور پر کسی عورت کو ہر مہینہ کی پہلی، دوسری اور تیسری تاریخ کو حیض آنے کی عادت ہے پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ کو خون آیا، پھر چودہ دن پاک رہی، پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھا جائے گا کہ سولہ دن گویا برابر خون جاری رہا، اب ان میں سے شروع کے تین دن حیض کے شمار ہوں گے اور باقی تیرہ دن

---

(۱) نصت سالدليل القطعي المجمع عليه ان الطهارة واجبة شرعا وان المفروض منها هو الوضوء والغسل من الجنابة والحيض والنفاس بالماء واتفق الفقهاء على جواز التطهير بالماء الطهور او المطلق وهو مايسمى ماء (الفقه الاسلامي وادلته ۲۳۲/۱، الفصل الاول الطهارة، المبحث الثالث انواع المطهرات، ط: رشيدية)

(۲) ومن لم يجد الماء وهو مسافر المراد من الوجود القدرة على الاستعمال حتى انه لو كان مريضا او على رأس بئر بغير دلو او كان قريبا من عين وعليها عدو او سبع او حية لا يستطيع الوصول اليه لا يكون واجدا (الجوهرة النيرة ۲۶/۱، كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: مير محمد كراچی)

(۳) البحر الرائق ۲۶۱/۱، كتاب الطهارة، الوضوء بالماء ولو خالطه شيء، ط: سعيد

(۴) (آپ کے مسائل ۶۸/۲، غسل کے مسائل، حیض سے پاک ہونے کی کوئی آیت نہیں، ط: مکتبہ لدھیانوی ۱۹۹۵ء)

استحاضہ کے ہوں گے۔(١)

☆ اور اگر چوتھی، پانچویں، چھٹی تاریخ حیض کی عادت تھی تو یہی تاریخیں حیض کی شمار ہوں گی۔ اور شروع کے تین دن اور بعد کے دس دن استحاضہ کے ہوں گے۔

☆ اور اگر اس عورت کی عادت نہیں تھی بلکہ بالغ ہونے کے بعد پہلی دفعہ خون آیا تو شروع کے دس دن حیض ہوں گے اور بعد کے چھ دن استحاضہ ہوں گے۔(٢)

نوٹ: ان صورتوں میں کتنے دن حیض ہے اور کتنے دن استحاضہ، یہ اولیں دن سے پہلے معلوم نہیں ہوا، اس لیے اگر بالغ ہونے کے بعد پہلی بار خون دیکھا تو نماز نہ پڑھے کیوں کہ یہ حیض کا خون ہونا ظاہر ہے، پھر جب ایک دن کے بعد خون بند ہوا تو اس میں دونوں باتوں کا احتمال پیدا ہو گیا ہے، ہوسکتا ہے یہ حیض کا خون ہو، ہوسکتا ہے استحاضہ کا خون ہو، اس لیے قاعدہ کی رو سے اس ایک دن کی نماز کی قضا پڑھے، پھر جب چودہ دن کے بعد خون آیا تو اس سے معلوم ہوا کہ شروع کا خون حیض کا خون تھا، اس لیے اس وقت تک کی نمازیں بے کار گئیں جن میں سے تین دن حیض ہونے کی وجہ سے نمازیں معاف ہو گئیں اور تین دن سے زائد استحاضہ ہونے کی وجہ سے ان

(١) ان الطهر المتخلل بين الدمين اذا كان اقل من خمسة عشر يوما لايصير فاصلا بل يجعل كالدم المتوالي ، لانه لا يصلح للفصل بين الحيضتين فلا يصلح للفصل بين الدمين ثم إن كان في احد طرفيه مايمكن جعله حيضا فهو حيض والا فهو استحاضة وطهره طهر (البحر الرائق ١/ ٢٠٥، كتاب الطهارة ، باب الحيض [الطهر المتخلل بين الدمين]،ط: سعيد).
الجوهرة النيرة ١/ ١٢٥، كتاب الطهارة ، باب الحيض ،[الطهر المتخلل]، ط: مير محمد
المبسوط للسرخسي : ٢/ ٢٨، كتاب الصلاة، باب صلاة المستحاضة ، ط: رشيدية كوئته
(٢) فلورأت منداة يوما واربعة عشر طهرا او يوما دما كانت العشرة الاولى حيضا ويحكم ببلوغها (البحر الرائق ١/ ٢٠٦، كتاب الطهارة ، باب الحيض ،[الطهر المتخلل بين الدمين] ، ط: سعيد).
فان ابتدات مع البلوغ مستحاضة فحيضها عشرة ايام من كل شهر والباقي استحاضة (الجوهرة النيرة ١/ ٣٢، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: مير محمد
المحيط البرهاني : ١/ ٢٩٢، كتاب الطهارة ، الفصل الثامن في الحيض نوع آخر من هذا ... بيروت

امام کی نمازوں کی قضا پڑھے۔
پھر یہ دیکھنا ہے کہ ان تین دن کے بعد اس نے غسل کیا تھا یا نہیں، اگر غسل کرکے نمازیں پڑھیں تو ان تیرہ دنوں کی نمازیں سب درست ہو گئیں، اور اگر غسل نہیں کیا تھا تو باقی تیرہ دنوں کی نمازیں درست نہیں ہوئیں، اس لیے غسل کرنے کے بعد ان تیرہ دنوں کی نمازوں کی قضا کرے۔(۱)
(حاشیہ بہشتی زیور، ۲/۵۹۔ حیض اور استحاضہ کا بیان، ط: دار الاشاعت کراچی)

پاکی کا زمانہ لمبا بھی ہو سکتا ہے

''عادت والی عورت کا خون بند نہ ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۸۳)

پان

جو لوگ پان کھانے کے عادی ہیں ان کے دانتوں میں چونہ کی تہہ جم جاتی ہے، اگر اسے صاف کرنے میں دشواری ہو تو پھر صاف کئے بغیر بھی وضو اور غسل درست ہے۔(۲)

(۱)

(۲) ولا یمنع الطهارة (ونیم) ای خرء ذباب وبرغوث لم یصل الماء تحته (وحناء) ولو جرمه به یفتی قال الشامی: صرح به فی المنیة عن الذخیرة فی مسألة الحناء والطین والدرن معللا بالضرورة قال فی شرحها ولان الماء ینفذه لتخلله وعدم لزوجته وصلابته والمعتبر فی جمیع ذلک نفوذ الماء ووصوله الی البدن. (رد المحتار علی الدر: ۱/۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)
☐ حاشیة الطحطاوی علی الدر: ۱/۸۸، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: رشیدیة.
☐ الفتاوی التاتارخانیة: ۱/۱۱۴، کتاب الطهارة، الفصل الثالث فی الغسل، نوع آخر فی بیان فرائضه وسننه، ط: قدیمی.
☐ امداد الفتاوی ۱/۷۷، کتاب الطهارة، دانتوں کے اندر اگر منجن گھس جاوے ط مکتبہ دار العلوم کراچی۔

پانی استعمال کیا ہوا

''استعمال کیا ہوا پانی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۲)

پانی پہنچانا مشکل ہو

غسل کرتے وقت جہاں پانی پہنچانا مشکل ہو وہاں بدن کے ظاہر پر پانی ڈالنے سے غسل صحیح ہو جائے گا، ایسی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت نہیں جن میں حرج اور تکلیف ہو، جیسے ختنہ کے وقت بعض اوقات حشفہ کے اردگرد چمڑا رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے غسل کے وقت حشفہ تک پانی پہنچانا مشکل ہو جاتا ہے بلکہ سخت کوشش کے باوجود پانی داخل نہیں ہوتا، اسی طرح کانوں کے سوراخ کے ظاہر پر پانی ڈالنے سے غسل صحیح ہو جاتا ہے۔(۱)

پانی پی لیا

اگر کسی نے منہ بھر کر پانی پی لیا تو یہ کلی کے قائم مقام ہو جائے گا۔ پھر مستقل الگ سے کلی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، مگر پھر بھی کلی کر لینا بہتر ہے۔(۲)

(۱) امرأة اغتسلت هل تتكلف في ايصال الماء الى ثقب القرط ام لا، قال محمد في الاصل تتكلف فيه، اي: في ايصال الماء الى ثقب القرط كما تتكلف في تحريك الخاتم ان كان ضيقا. المعتبر فيه غلبة الظن بالوصول ان غلب على ظنها ان الماء لايدخله الا بتكلف تتكلف وان علمت انه وصله لاتتكلف والاقلف الذى لم يختتن اذا اغتسل ولم يدخل الماء داخل الجلدة قال بعضهم يجوز غسله وقال بعضهم لايجوز وهو الاصح لان له حكم الظاهر۔ (كبرى: ۴۲-۴۳، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، مكتبه صحابة كوئته)

الفتاوى الهندية: ۱/۱۳، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل الفصل الاول في فرائضه، ط رشيدية)

البحر الرائق: ۱/۴۷، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط سعيد

(۲) "(غسل) كل (فمه) (ويكفي الشرب عبا لان المج ليس بشرط في الاصح وفي الشامية ويكفي الشرب عبا اي لا مصا "فتح" وهو بالعين المهملة والمراد به هنا الشرب بجميع الفم وهذا هو المراد بما في الخلاصة ان شرب على غير وجه السنة يخرج عن الجنابة والا فلا والعالم يشرب مصا كما هو السنة (لان المج) اى طرح الماء من الفم ليس بشرط للمضمضة =

اگر کسی نے منہ میں پانی لیا اور نگل لیا اور وہ پورے منہ میں پہنچ گیا تو کلی کا فرض ادا ہوجائے گا۔(۱)

پانی سے صرف استنجا ہوسکتا ہے؟

اگر پانی صرف اتنا ہو کہ اس سے صرف استنجا ہوسکتا ہے، غسل نہیں ہوسکتا تو پانی سے استنجا کرنا ضروری ہے، غسل کے لیے تیمم کی نیت سے تیمم کرے۔(۲)

وخلافا لما ذكره في الخلاصة نعم وهو الاحوط من حيث الخروج عن الخلاف وبلعه اياه مكروه" (رد المحتار: ۱/۱۵۱، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)
وفي الخلاصة: رجل اغتسل ونسي المضمضة ولكن شرب الماء ان شرب على وجه السنة يخرج عن الجنابة وان شرب على غير وجه السنة يخرج وفي واقعات الناطفي الى قوله ماله يمجه وهذا احوط". (خلاصة الفتاوى: ۱/۱۵-۱۴، كتاب الطهارة، ط: رشيدية)
المحيط البرهاني: ۱/۷۱، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في تعليم الاغتسال، ط: بيروت
(۱)روي عن جنب شرب الماء، قال: ان كان الشرب اتى على جميع فمه يخرجه عن المضمضة وان كان مص الماء مصا فلم يات جميع فمه لم تجزئه عن المضمضة. (المحيط البرهاني ۱/۲۲، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في الغسل، نوع منه في بيان فرائضه وسننه، ط: ادارة القرآن كراچی.
ويكفي الشرب عبا اي لا مصا والمراد به هنا الشرب بجميع الفم ان شرب على غير وجه السنة يخرج عن الجنابة والا فلا، وبما قيل ان كان جاهلا جاز وان كان عالما فلا اي لان الجاهل يعب والعالم يشرب مصا كما هو السنة. (رد المحتار على الدر ۱/۱۵۱، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)
البحر الرائق: ۱/۲٦، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعيد
فاما المضمضة فانها عبارة عن وضع الماء الطهور في الفم، ولو لم يحرك فمه، او يطرح الماء بعد وضعه في فمه، فمن وضع ماء في فمه، ثم ابتلعه، فقد اتى بفرض المضمضة في الغسل، شرط ان يصيب الماء جميع فمه (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة (۱/۱۱۱)، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: داراحياء التراث العربي، بيروت)
(۲)مسافر محدث مجنب الثوب، معه ماء يكفي لاحدهما يغسل به النجاسة ويتيمم للحدث ولو تيمم اولا ثم غسل النجاسة يعيد التيمم لانه تيمم وهو قادر على ماء يتوضأ به كذا في محيط السرخسي (الفتاوى الهندية ۱/۲۵، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني فيما ينقض التيمم، ط: رشيدية) ٭

پانی میں ڈوبنے والے کوغسل دینا

''ڈوبنے والے کوغسل دینا''عنوان کے تحت دیکھیں!(٢٣٣)

پانی میں سونے کی چیز ڈال کرغسل کرنا

پانی میں سونے کی چیز ڈال کرغسل کرنا جائز ہے،اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔(١)

پانی نہ ہونے کی وجہ سے تیمم کرایا پھر پانی مل گیا

''تیمم کرایا پھر پانی مل گیا''عنوان کے تحت دیکھیں!(١١٣)

پٹی ہومیت پر

''میت پر پلاسٹر ہو''عنوان کے تحت دیکھیں!(٢٠١)

پچپن سال کے بعد

عام طور پر پچپن سال کے بعد حیض نہیں آتا،اس لیے اگر پچپن سال کے بعد کچھ خون نکلے تو اگر خون خوب لال یا کالا ہے تو وہ حیض ہے،اور اگر پیلا یا سبز یا مٹیالا رنگ ہے تو حیض نہیں بلکہ''استحاضہ'' ہے۔البتہ اگر کسی عورت کو پچپن سال سے پہلے بھی پیلے یا سبز یا مٹیالے رنگ کا خون آتا تھا تو پچپن سال کے بعد بھی یہ رنگ حیض

= مسافر محدث على ثوبه نجاسة اكثر من قدر الدرهم ومعه ماء يكفى لاحدهما غسل به النوب. وينبغي للمحدث عند عامة العلماء ان الصرف الى النجاسة بجعله مصليا بطهارة حقيقة حكمية فكان اولى من الصلاة بطهارة واحدة. ويجب ان يغسل ثوبه من النجاسة ثم يتيمم (بدائع الصنائع ١/٥٧، كتاب الطهارة، فصل واما بيان ما ينقض التيمم . ط سعيد)

طحطاوى على مراقى الفلاح، ص ١٩٥، كتاب الطهارة، باب الانجاس والطهارة عنها . ط قديمى

المحيط البرهانى ١/١٩٥، كتاب الطهارة . الفصل الخامس فى التيمم . ط داراحياء التراث العربى

(١) آپ کے مسائل اور ان کا حل ٢/٥٠، طہارت کے مسائل، پانی میں سونا ڈال کر نہانا، ط مکتبہ لدھیانوی ١٩٩٥ء)

سمجھے جائیں گے۔ اور اگر عادت کے خلاف ایسا ہوا تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہوگا۔ (۱)

پچھنے لگوانے کے بعد غسل کرنا

پچھنے لگوانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ (۲)

پردہ کی جگہ پر

پردہ کی جگہ پر کپڑے اتار کر غسل کرنا جائز ہے۔ (۳)

پستان منہ میں لینا

شہوت کے جوش میں اپنی بیوی کا پستان منہ میں لینے پر مجبور ہو جائے تو گناہ

(۱) "الایاس مقدر بخمس وخمسین سنة وهو المختار" (الفتاوی الهندية ۱/۳۶، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الاول في الحيض ط رشيدية)
☐ "المرأة اذا رأت بعد ذلك (مدة الاياس) دما هل يكون حيضا الدم المرئي بعد هذه المدة ما يكون حيضا اذا كان أحمر او أسود أما اذا كان أخضر او أصفر فلا يكون حيضا" (الفتاوى التاتارخانية ۱/۲۲۵-۲۲۶، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، ط قديمي كتب خانه كراچی
☐ المحيط البرهاني ۱/۳۹۷، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض نوع آخر في الدماء الفاسدة التي لا تتعلق بها حكم الحيض، ط: ادارة القرآن كراچی
(۲) "والغسل المستحب أربعة: غسل الحجامة" (الفتاوى التاتارخانية ۱/۱۲۲، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط قديمي)
☐ البحر الرائق ۱/۲۲، كتاب الطهارة، [موجبات الغسل]، ط سعيد
☐ حلبي كبير، ص (۳۸)، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، [الاغتسال على احد عشر وجها]،

نہیں ہوگا۔ البتہ دودھ پینا حرام ہے۔ اس لیے اگر دودھ منہ میں آجائے تو باہر پھینک دے۔ تاہم اگر دودھ حلق میں اتر گیا تو رضاعت کی حرمت ثابت نہیں ہوگی کیونکہ یہ رضاعت کی مدت میں نہیں ہوا۔ (۱)

نوٹ: اگر اس صورت میں منی نکل آئی تو غسل واجب ہوگا۔ اور اگر مذی نکلی تو غسل واجب نہیں ہوگا، البتہ وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

پسینہ

اگر بیوی سے صحبت کے دوران پسینہ نکلے اور وہ پسینہ کپڑوں پر لگ جائے تو محض پسینہ لگنے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا؛ کیوں کہ انسان کا پسینہ پاک ہے۔ لہٰذا اگر ان کپڑوں پر حقیقی نجاست نہیں لگی ہے تو وہ کپڑے پاک ہیں ان کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۳)

(۱) مص رجل ثدی زوجته لم تحرم (شامی ۲۲۵/۳)، باب الرضاع، ط: سعید کراچی)

ووقت الرضاع فی قول ابی حنیفة رح مقدر بثلاثین شهرا اذا ارتضع فی هذه المدة ثبت الحرمة قال ابو یوسف ومحمد والشافعی وقته مقدر بحولین ان ارتضع فی حولین تثبت الحرمة، فطم اولم یفطم وبعد الحولین لاتثبت اذا مص الرجل ثدی امرأته وشرب لبنها لم تحرم علیه امرأته" (الفتاوی الخانیة ۴۱۷/۱، باب الرضاع، ط: رشیدیة)

الفتاوی الهندیة ۳۴۳/۱، کتاب الرضاع، ط: رشیدیة

الفتاوی السراجیة: ۴۰، باب الرضاع، ط: سعید

(۲) (وفرض) الغسل عند خروج منی ... لا عند (مذی او ودی) بل الوضوء منه (تنویر الابصار مع الرد ۱۵۹/۱-۱۶۵، کتاب الطهارة، ط: سعید)

(۳) عرق کل شیء معتبر بسؤره ... سور الآدمی طاهر، ویدخل فی هذا الجنب والحائض والنفساء والکافر (الفتاوی الهندیة ۲۳/۱، الباب الثالث فی المیاه، الفصل الثانی فیما لایجوز به التوضؤ، ط: رشیدیة کوئٹه)

وذکر الکرخی والطحاوی رحمهما الله تعالی فی مختصریهما ان عرق کل شیء مثل سؤره فی النجاسة والطهارة والحرمة والکراهة (المحیط البرهانی ۲۹۱/۱، کتاب الطهارات، الفصل الرابع فی المیاه، ومما یتصل بهذا الفصل بیان حکم عرق الحیوانات ولعابها، ط: ادارة القرآن کراچی)

رد المحتار علی الدر ۲۲۸/۱، کتاب الطهارة، مطلب فی السور، ط: سعید کراچی

جنابت کی حالت میں جو پسینہ نکلتا ہے وہ ناپاک نہیں ہے اس سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔(۱)

پلاسٹر ہو میت پر

"میت پر پلاسٹر ہو" عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۰۱)

پندرہ سال کی عمر

اگر کسی مرد یا عورت کی عمر پندرہ سال ہو جائے اور جوانی کی کوئی علامت اس میں ظاہر نہ ہو تو اس وقت غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

پنڈلی کے بال

پنڈلی کے بال خود صاف کرنے میں مضائقہ نہیں ہے، لیکن دوسرے سے

---

(۱) سؤر الآدمي مطلقا ولوجنبا او كافرا او امرأة طاهر وحكم عرق كسؤر (ردالمحتار على الدر ۲۲۸/۱)، كتاب الطهارة، مطلب الكراهة اذا اطلقت فالمراد منها التحريم، ط: سعيد

☐ "واتفقوا على طهارة عرق الجنب والحائض الخ" (مرقاة المفاتيح ۴۱/۲، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب وما يباح له، الفصل الاول، ط: امدادية ملتان)

☐ واذا عرق الجنب او الحائض في ثوب لم يضره. (المبسوط للسرخسي ۱۲۵/۱، كتاب الطهارات، باب الوضوء والغسل، ط: بيروت)

☐ ولو عرق الجنب والمحدث في ثيابهم لم تنجس ثيابهم. (المحيط البرهاني ۲۷۸/۱، كتاب الطهارات، الفصل الرابع في المياه التي لايجوز الوضوء بها، (الماء المستعمل) ط: ادارة القرآن كراچي)

(۲) "اما أنواع الغسل فتسعة ومن المندوب على ما ذكره بعض المشايخ رحمهم الله الاغتسال لدخول مكة والصبي اذا بلغ بالسن كذا في التبيين" (الفتاوى الهندية ۱۶/۱، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية)

☐ البحر الرائق ۶۶/۱، كتاب الطهارة، (موجبات الغسل)، ط: سعيد

☐ تبيين الحقائق ۷۳/۱، كتاب الطهارة، (موجبات الغسل)، ط: سعيد

صاف نہ کرائے، تاہم صاف نہ کرنا ہی بہتر ہے۔(۱)

پوشیدہ حصے کو دیکھنا

مردہ کے ستر کو ڈھانکنا واجب ہے۔لہٰذا نہلانے والے کو یا کسی اور شخص کو ستر کا حصہ دیکھنا جائز نہیں ہے۔اسی طرح اسے ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں ہے۔اس لیے غسل دینے والے پر واجب ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں پر کپڑا وغیرہ لپیٹ کر اس کے ساتھ ستر کے مقام کو دھوئے۔اور ستر کا مقام ناف سے گھٹنوں تک کے حصے کو کہتے ہیں۔رہا باقی جسم تو اسے ہاتھ پر کپڑا لپیٹے بغیر بھی دھونا درست ہے۔(۲)

---

(۱) وفي حلق شعر الصدر والظهر ترك الادب كذا في القنية. (ردالمحتار على الدر: ۶/ ۴۰۷، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد)

☐ اس کے علاوہ تمام بدن کے بالوں کا مونڈنا، رکھنا دونوں درست ہیں۔ بہشتی زیور، مسئلہ نمبر ۵، ص ۸۳۰، بالوں کے متعلق احکام، ط: دارالاشاعت۔

☐ آپ کے مسائل اور ان کا حل ۲/ ۵۸، غسل کے مسائل، پنڈلیوں اور رانوں کے بال خود صاف کرنا یا نائی سے صاف کروانا، ط: مکتبہ لدھیانوی ۱۹۹۵ء۔

(۲) "عن علي قال: قال لي النبي صلى الله عليه وسلم: لاتبرز فخذك ولا تنظر الى فخذ حي ولا ميت" (سنن ابن ماجة، ص (۱۰۵)، رقم الحديث: ۱۴۶۰، ابواب الجنائز، باب ما جاء في غسل الميت، ط: قديمي)

☐ وتستر عورته بخرقة، لان حرمة النظر الى العورة باقية بعد الموت ... ثم الخرقة ينبغي ان تكون ساترة مابين السرة الى الركبة، لان كل ذلك عورة ... ثم تغسل عورته تحت الخرقة بعد ان يلف على يده خرقة كذا ذكره البلخي لان حرمة مس عورة الغير فوق حرمة النظر" (بدائع الصنائع ۱/ ۳۰۰، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل بيان كيفية الغسل، ط: سعيد)

☐ ويجب ستر عورة الميت، فلا يحل للغاسل ولا غيره ان ينظر اليها، وكذلك لا يحل لمسها، فيجب ان يلف الغاسل على يده خرقة ليغسل بها عورته، سواء كانت مخففة او مغلظة، اما باقي بدنه فيصح للغاسل ان يباشر بدون خرقة وهذا متفق عليه (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۱/ ۳۹۰، كتاب الصلاة، حكم النظر الى عورة الميت ولمسها وتغسيل الرجال النساء وبالعكس، ط: مكتبة الصفا)

☐ الفتاوى الهندية ۱/ ۱۵۸، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية كوئته

پہلی مرتبہ خون جاری ہوا اور بند نہیں ہوا

"خون پہلی مرتبہ آیا اور بند نہیں ہوا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۲۷)

پھول گئی میت

"میت پھول گئی" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۰۱)

پیٹ دبانے سے نجاست نکلے

اگر میت کو غسل دیتے وقت میت کا پیٹ دبانے سے کوئی نجاست نکلے تو اس کو دھونا ضروری ہے مگر اس کی وجہ سے وضو اور غسل نہیں دہرایا جائے گا۔(۱)

پیدائش کے وقت زندگی کے آثار ہوں

☆ اگر بچے کے بدن کا اکثر حصہ باہر آنے تک زندگی کے آثار باقی رہیں تو وہ بچہ زندہ شمار ہوگا۔ اور اس کو مسنون طریقے سے غسل دے کر کفن پہنا کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔

☆ بدن کا اکثر حصہ باہر آنے سے مراد یہ ہے کہ اگر سر کی طرف سے پیدا ہوا تو سینہ تک اور اگر پاؤں کی طرف سے پیدا ہوا تو ناف تک نکلے، اور اس وقت تک زندہ ہونے کے آثار باقی رہیں، پھر اس کے بعد اگر زندہ ہونے کے آثار باقی نہ بھی رہیں تب بھی وہ بچہ زندہ شمار ہوگا، اور مسنون طریقے سے اس کو غسل دے کر مسنون

(۱) ثم يجففه ويبشفه الى ويمسح بطنه مسحا رفيقا تحرزا عن تلويث الكفن، فان خرج منه شئ غسله ولا يعيد غسله ولا وضوءه ثم ينشفه بثوب " (الفتاوى الهندية ۱/۱۵۹، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط رشيدية)

(۲) الجوهرة النيرة ۱/۱۳۳، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط مير محمد

(۳) المحيط البرهانى ۳/۴۸، كتاب الصلاة، الفصل الثانى والثلاثون فى الجنائز، قسم آخر فى بيان كيفية الغسل، ط ادارة القرآن كراچى

طریقے سے کفن پہنا کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔

اور اگر بدن کا اکثر حصہ باہر نکلنے سے پہلے مرجائے تو وہ مردہ شمار ہوگا۔ اس لئے دھو کر صاف کپڑے میں لپیٹ کر جنازہ کی نماز کے بغیر دفن کر دیا جائے۔(۱)

پیڈ رکھنا

☆ عورتوں کو حیض ونفاس کے وقت اپنے خاص حصہ پر پیڈ یا روئی یا کپڑا رکھنا سنت ہے۔(۲)

---

(۱) ومن ولد فمات يغسل ويصلى عليه ، ويرث ويورث ، ويسمى (ان استهل) وحده، بدل على حياته بعد خروج اكثره حتى لو خرج رأسه فقط ، وهو يصيح (والا)يستهل (غسل وسمى) واذا استبان بعض خلقه ، غسل وحشر ، هو المختار ، (وادرج في خرقة ودفن ولم يصل عليه) قوله بعد خروج اكثره) فلو خرج رأسه وهو يصيح ثم مات لم يرث ولم يصل عليه مالم يخرج اكثر بدنه حيا ، وحد الاكثر من قبل الرجل سرته ومن قبل الرأس صدره وقوله والا يستهل غسل وسمى شمل ماتم خلقه ، ولا خلاف في غسله وما لم يتم ففيه خلاف . والمختار انه يغسل ويلف في خرقة ولا يصلى عليه ". (رد المحتار على الدر ۲/ ۲۲۷، ۲۲۸، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، مطلب في كراهة صلاة الجنازة في المسجد ، ط: سعيد)

🗀 ومن استهل بعد الولادة سمي وغسل وصلى عليه ، وان لم يستهل أدرج في خرقة ولم يصل عليه ، ويغسل في غير الظاهر من الرواية السقط الذي لم تتم اعضائه لايصلى عليه باتفاق الروايات والمختار ان يغسل ويدفن ملفوفا في خرقة ". (الفتاوى الهندية : ۱/ ۱۵۹، كتاب الصلاة ، الفصل الثاني في الغسل ، ط: رشيدية).

🗀 الجوهرة النيرة ۱/ ۱۳۲، كتاب الصلاة ، باب الجنائز ، ط: مير محمد .

(۲) وضع الكرسف مستحب للبكر في الحيض وللثيب في كل حال وموضعه موضع البكارة ويكره في الفرج الداخل

وفي غيره انه سنة مؤكدة للثيب حالة الحيض مستحبة حالة الطهر ولو صلتا بغير كرسف جاز (البحر الرائق ۱/ ۱۹۳، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

🗀 ان اتخاذ الكرسف سنة عند الحيض ، الثيب يستحب لها اتخاذ الكرسف بكل حال واما البكر فيستحب لها وضع الكرسف في حالة الحيض ولا يستحب لها في غير حالة الحيض (المحيط البرهاني ۱/ ۳۰۰-۳۰۱، كتاب الطهارات ، الفصل التاسع في الحيض ، ومما يتصل بهذا النوع من المسائل ، ط: ادارة القرآن)

🗀 رد المحتار على الدر ۱/ ۲۸۹، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال في موضع الضرورة طلبا للتيسير ، ط سعيد

☆ خواہ کنواری ہو یا شادی شدہ، اور جو کنواری نہ ہو اُن کو حیض و نفاس کے بغیر بھی روئی رکھنا مستحب ہے۔(۱)

پیشاب کا قطرہ

وضو کرنے کے بعد پیشاب کا قطرہ آنے پر وضو ٹوٹ جاتا ہے، نماز سے پہلے دوبارہ استنجا کر کے وضو کرنا ضروری ہے، دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

پیشاب کرنا

☆ اگر غسل خانہ کچا ہے اس میں سے پیشاب بہہ کر نہیں نکلتا، تو ایسے غسل خانہ میں پیشاب کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

☆...... اگر غسل خانہ پختہ ہے، پانی کے ساتھ پیشاب بھی بہہ کر نکل جاتا ہے، تو ایسے غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ نہیں ہے، جیسا کہ آج کل عام طور پر شہروں میں غسل خانے پکے بنے ہوئے ہوتے ہیں، ان میں پانی نکلنے کی نالی بھی بنی ہوئی ہوتی ہے۔

☆...... آج کل اکثر دیہاتوں میں بھی پکے غسل خانے بنتے ہیں، اگر پیشاب کرنے کے لیے الگ انتظام نہیں ہے تو ضرورت کے وقت پکے غسل خانے

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم ۲، علی الصفحة: ۱۳۲ (وضع الکرسف مستحب)

(۲) "ولو نزل البول ... وخرج الی القلفة نقض الوضوء" (الفتاوی الهندیة: ۱/ ۹، ۱۰، کتاب الطهارة، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ط: رشیدیة)

☐ فتح القدیر ۱/ ۳۹، کتاب الطهارة، فصل فی نواقض الوضوء، ط: رشیدیة

☐ رد المحتار ۱/ ۱۳۵، کتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، ط: ایچ ایم سعید

(۳) وکذا یکره ... ان یبول قائما او مضطجعا او مجردا من ثوبه بلا عذر او یبول فی موضع یتوضأ هو او یغتسل فیه لحدیث لا یبولن احدکم فی مستحمه فان عامة الوسواس منه

قال الشامی رحمه الله: قیل للاغتسال بای مکان استحمام وانما نهی عن ذلک اذا لم یکن له مسلک یذهب فیه البول او کان المکان صلبا فیوهم المغتسل انه اصابه منه شیئ فیحصل به الوسواس (رد المحتار علی الدر ۱/ ۳۴۴، کتاب الطهارة، فصل فی الاستنجاء، ط: سعید)

☐ الفقه الاسلامی وادلته ۱/ ۲۵۷، الفصل الاول الطهارة، آداب قضاء الحاجة، ط: رشیدیة

میں پیشاب کر کے اگر پانی بہا دیا جائے تو بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

پیشاب کرنے پر پاکی کا مدار نہیں ہے

''پیشاب کرنے سے پہلے غسل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۳۲)

پیشاب کرنے سے پہلے غسل کرنا

☆ اگر صحبت کرنے کے بعد پیشاب کرنے سے پہلے غسل کر لیا اور اس کے بعد منی خارج نہیں ہوئی تو غسل صحیح ہو جائے گا اور آدمی پاک ہو جائے گا۔ ہاں اگر غسل کے بعد بقیہ منی خارج ہوئی تو دوبارہ غسل کرنا واجب ہوگا۔(۲)

☆ صحبت کرنے کے بعد غسل فرض ہے، اور پاکی کا دارومدار پیشاب کرنے پر نہیں ہے۔ البتہ صحبت کے بعد پیشاب کرنے سے امراض دور ہو جاتے

(۱) "ویکرہ فی محل الوضوء، لقوله علیه السلام: لایبولن احدکم فی مستحمه، ثم یغتسل فیه او یتوضأ، فان عامة الوسواس منه، قال ابن الملک لان ذلک الموضع یصیر نجسا، فیقع فی قلبه وسوسة بانه هل اصابه منه رشاش ام لا ‌ اه حتی لو کان بحیث لایعود منه رشاش او کان فیه منفذ بحیث لایثبت فیه شئ من البول، لم لایکره البول فیه". (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۵۳، فصل فی الاستنجاء، ط: قدیمی)

"وکذا یکرہ ‌ وان یبول قائما او مضطجعا او مجردا ‌ او یبول فی موضع یتوضأ او یغتسل فیه لحدیث: لایبولن احدکم فی مستحمه فان عامة الوسواس منه. (الدر المختار: ۱/ ۳۴۴، کتاب الطهارة، فصل فی الاستنجاء، ط: سعید).

الفقه الاسلامی وادلته: ۱/۳۵۷، الفصل الاول الطهارة، خامسا: آداب قضاء الحاجة، ط: رشیدیة.

(۲) "ان المجامع اذا اغتسل قبل ان یبول او ینام ثم سال منه بقیة المنی من غیر شهوة یعید الاغتسال عندهما خلافا له فلو خرج بقیة المنی بعد البول او النوم او المشی لایجب الغسل اجماعا". (البحر الرائق: ۱/۵۵، کتاب الطهارة (ابحاث الغسل)، ط: ایچ ایم سعید)

لو اغتسل من الجنابة قبل ان یبول او ینام وصلی ثم خرج بقیة المنی فعلیه ان یغتسل عندهما. (الفتاوی الهندیة: ۱/۱۴، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة)

الجوهرة النیرة: ۱/۱۳، کتاب الطهارة، المعانی الموجبة للغسل، ط: میر محمد.

ہیں، اور مذی اور منی کی بھی صفائی ہو جاتی ہے۔ (۱)

پیشاب کے بعد غسل کا حکم نہ ہونے کی وجہ

اگر پیشاب، پاخانہ کے بعد غسل کرنا لازم ہوتا تو لوگوں کو سخت حرج (تنگی اور تکلیف) ہوتا، اور وہ محنت اور مشقت میں پڑ جاتے۔ اور یہ حکمت اور اللہ کی رحمت اور مصلحت کے خلاف ہوتا۔ (۲)

پیشاب کے بعد غسل واجب کیوں نہیں ہوتا؟

"منی نکلنے سے غسل کیوں واجب ہوتا ہے؟" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۹۸)

پیشاب کے بعد منی نکلی

اگر کسی نے پیشاب کیا اور اس کے عضو خاص سے منی نکلی، اور اس کے عضو میں سختی تھی یا وہ منی شہوت کے ساتھ کود کر نکلی تو غسل واجب ہوگا۔ اور اگر عضو میں سختی نہیں تھی بلکہ سست تھا اور شہوت کے بغیر منی نکلی تو وضوٹوٹ جائے گا غسل واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

---

(۱) (وفرض) الغسل (عند) خروج (منی) من العضو الخ. الدرالمختار مع الرد: ۱۵۹/۱، سنن الغسل، مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل، ط: سعید.

مع وكذا يوجب الاغتسال (الايلاج) اى ادخال ذكر من يجامع مثله (فى احد السبيلين) حلبی کبیر، ص: ۴۱، مطلب فی طهارة الكبرى، ط: سهيل.

(۲) وكان الغسل من الجنابة سنة سائرة فى العرب لوزع النبى صلى الله عليه وسلم تقسيمها على نوعى الحدث: فجعل الطهارة الكبرى بازاء الحدث الاكبر، لانه اقل وقوعا واكثر لوثا، واحوج الى تنبيه النفس بعمل شاق، فلما يفعل مثله، والطهارة الصغرى بازاء الحدث الاصغر، لانه اكثر وقوعا، واقل لوثا، ويكفيه التنبيه فى الجملة. (حجة الله البالغة: ۳۸۳/۱، ابواب الطهارة، اسرار الوضوء والغسل، ط: زمزم پبلشرز کراچی).

(۳) رجل بال فخرج من ذكره منى ان كان منتشرا عليه الغسل وان كان منكسرا عليه الوضوء". الفتاوى الهندية: ۱۳/۱، كتاب الطهارة، الباب الثانى فى الغسل، الفصل الثالث فى المعانى الموجبة للغسل، ط: رشيدية =

پیشاب کے بعد نکلنے والا مادہ

پیشاب کے بعد نکلنے والا مادہ اگر چہ وہ منی ہو مگر شہوت کے بغیر نکلا ہو تو غسل فرض نہیں ہوگا۔(۱)

پیشاب کے قطرات کو روکنا

جس عورت کو پیشاب کے قطرات آتے رہتے ہیں، اور وہ کسی تدبیر یا روئی وغیرہ کے ذریعے نکلنے نہ دے تو اس کا وضو اور نماز درست ہو جائے گی۔(۲)

= ۞ المحیط البرهانی ۲۳۰/۱، کتاب الطهارات، الفصل الثالث فی الغسل نوع منه فی اسباب الغسل، ط ادارة القرآن کراچی

۞ رد المحتار علی الدر المختار ۱۶۱/۱، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع المد. ط سعید

(۱) رجل بال فخرج من ذکره منی ان کان منتشرا فعلیه الغسل وان کان منکسرا علیه الوضوء. (الفتاوی الهندیة ۱۴/۱، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط رشیدیة.

۞ رد المحتار علی الدر المختار: ۱۶۱/۱، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع المد. ط سعید

۞ المحیط البرهانی: ۲۳۰/۱، کتاب الطهارة، الفصل الثالث فی الغسل، نوع منه فی اسباب الغسل، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۲) سئل فی المحمصة التی توضع علی الکی لم تربط بما یمنع السیلان هل یکون صاحبها صاحب عذر ام لا؟ اجاب لایکون صاحب عذر کما هو صریح کلام الخلاصة وغیره وصاحب الجرح لو منع الجرح من السیلان یخرج من ان یکون صاحب الجرح السائل فافاد ان کل صاحب عذر اذا منع نزوله بدواء او غیره خرج عن کونه صاحب عذر بخلاف الحائض. (الفتاوی الخیریة ۵/۱، کتاب الطهارة ومطالبه، مطلب فی المحمصة علی الکی، ط میر محمد)

۞ فتاوی رحیمیة: ۶۵/۴، کتاب الطهارت، احکام المعذورین، اگر صاحب عذر کسی تدبیر. ط دار الاشاعت

ت

تار سے دانت کو باندھا ہے

اگر ٹوٹے ہوئے دانت کو تار سے باندھا ہے تو اس پر غسل اور وضو ہو جائے گا، غسل کر لینا کافی ہو جائے گا؛ کیوں کہ دانتوں کی جڑ میں پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے۔ اور جس کام میں حرج ہو وہ شرعاً معاف ہے۔(۱)

تالاب

اگر بڑے تالاب میں غیر مسلم بھی نہاتے ہیں تو وہاں مسلمانوں کے لیے بھی غسل کرنا جائز ہے؛ کیوں کہ بڑے تالاب میں نجاست گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔(۲)

ترجمۂ قرآن

بے وضو اور جنابت کی حالت میں قرآن مجید کے ترجمے کو چھونا درست نہیں

(۱) ولایمنع ماعلی ظفر صباغ ولا طعام بین اسنانه او سنه المجوف به یفتی. (تنویر الابصار مع الدر المختار: ۱/۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید).

☆ ولو کان سنه مجوفا فبقی فیه او بین اسنانه طعام او درن رطب فی انفه ثم غسله علی الاصح (الفتاوی الهندیة: ۱/۱۳، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة).

☆ البحر الرائق: ۱/۳۶، کتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعید.

(۲) الماء النجس اذا دخل الحوض الکبیر لاینجس الحوض وان کان الماء النجس غالبا علی ماء الحوض لانه کلما اتصل الماء بالحوض صار ماء الحوض غالبا علیه (رد المحتار علی الدر: ۱/۱۹۱، کتاب الطهارة، مطلب لو ادخل الماء من اعلی الحوض وخرج من اسفله فلیس بجار، ط: سعید).

☆ حاشیة الطحطاوی علی الدر: ۱/۱۰۷، کتاب الطهارة، باب المیاه، ط: رشیدیة

☆ الفتاوی التاتارخانیة: ۱/۱۲۷، کتاب الطهارة، الفصل الرابع فی المیاه التی یجوز الوضوء بها، نوع آخر فی ماء الحیاض، ط: قدیمی.

ہے: کیوں کہ فقہاء کرام نے قرآن مجید کے ترجمہ کو اس مسئلہ میں قرآن کے حکم میں
قرار دیا ہے۔(۱)

تری دیکھی

نیند سے اٹھ کر عضو پر تری دیکھی اور منی کا اثر کپڑے اور بدن پر بالکل نہیں ہے اور منی نہ ہونے کا یقین ہے تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ صرف عضو کو دھو کر وضو کر لینا کافی ہوگا۔(۲)

نیند سے بیدار ہو کر کپڑوں پر تری دیکھی تو اس کی چند صورتیں ہیں:

۱ مذی ہونے کا یقین ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔

۲ منی یا مذی ہونے میں شک ہو، اور احتلام یاد نہ ہو۔

۳ منی یا ودی ہونے میں شک ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔

۴ مذی یا ودی میں شک ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔

۵ ودی ہونے کا یقین ہو اور احتلام یاد ہو۔

---

(۱) ولو كان القرآن مكتوبا بالفارسية يحرم على الجنب والحائض مسه بالاجماع اما عند ابي حنيفة فظاهر، وكذلك عندهما لانه قرآن عندهما. (البحر الرائق: ۲۰۲/۱، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل] ط: سعيد)

وبمنع صلاة وصوما وتلعبه ودخول مسجد والطواف وقربان ما تحت ازار وقراءة قرآن ومسه الا بغلافه. (تنوير الابصار: ۲۹۰/۱-۲۹۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

والتفسير كمصحف لا الكتب الشرعية فانه رخص مسها باليد لا التفسير كما في الدرر عن مجمع الفتاوى. (الدر المختار ۱۷۶/۱، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، ط سعيد)

(۲) وان استيقظ فوجد في احليله بللا ولا يدري مني هو ام مذي ولم يتذكر حلما ينظر ان كان ذكره منتشرا قبل النوم فلا غسل عليه لان الانتشار سبب لخروج المذي فيحمل عليه وان كان ذكره قبل النوم ساكنا فعليه الغسل للاحتياط (حلبي كبير، ص ۳۸، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط نعمانية)

الدر المختار مع الرد ۱۶۳/۱، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على الدر ۹۲/۱، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: رشيدية.

ودی ہونے کا یقین ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔

٦ منی یا مذی یا ودی ہونے میں شک ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔

٧ منی ہونے کا یقین ہو۔

٨

دوسری، تیسری اور ساتویں صورت میں احتیاطاً غسل کر لینا ضروری ہے۔ اور ... صورت میں غسل کرنا ضروری ہے۔ (۱) باقی پہلی، چوتھی، پانچویں اور چھٹی، نویں صورت میں غسل کرنا لازم نہیں۔

نیند سے بیدار ہونے کے بعد احتلام یاد نہ ہو لیکن مخصوص جگہ میں تری ... ہو تو احتیاطاً غسل کرنا واجب ہے۔ البتہ اگر مذی ہونے کا یقین ہو تو پھر غسل کرنا واجب نہیں ہے۔ (۲)

تری کپڑوں پر

''کپڑوں پر تری ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۴۵)

(۱) ان استیقظ الرجل ووجد علی فراشه أو فخذه بللا وهو يتذكر احتلاما ان تيقن انه منی او تيقن انه مذی او شک انه منی او مذی فعليه الغسل، وان تيقن انه ودی لاغسل عليه وان رأى بللا الا انه لم يتذكر الاحتلام فان تيقن انه ودی لايجب الغسل وان تيقن انه منی يجب الغسل وان تيقن انه مذی لايجب الغسل وان شک انه منی او مذی قال ابويوسف رحمه الله لايجب الغسل حتی يتيقن بالاحتلام وقالا يجب. (الفتاوی الهندية: ۱۵/۱، كتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشيدية)

☜ البحر الرائق: ۵۵/۱ - ۵۶، كتاب الطهارة، [موجبات الغسل]، ط: سعيد.

☜ حاشية الطحطاوی علی الدر: ۹۲/۱، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: رشيدية

(۲) وإما اذا لم يتذكر الاحتلام وتيقن انه مني أو شک هل هو منی او مذی فكذلک، يجب عليه الغسل فی هاتين الحالتين ايضا اجماعا للاحتياط، وان تيقن انه مذی فلا غسل عليه (كبری ۴۷، كتاب الطهارة، [مبحث الغسل]، ط: نعمانيه كوئٹه)

☜ والثالث: اذا رأی البلل علی فراشه ولم يتذكر الاحتلام عندهما يجب عليه الغسل، وعند ابی يوسف لا غسل عليه. (خلاصة الفتاوی: ۱۳/۱، كتاب الطهارة، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشيدية)

☜ الهندية: ۱۵/۱، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئٹه.

تری محسوس کرنا

اگر کوئی شخص بیداری کی حالت میں شہوت اور دفق (جوش) کے بغیر اپنا
(عضو مخصوص کے سوراخ) میں منی یا مذی کی کچھ تری محسوس کرے، اور وہ مقدار
کم ہونے کی وجہ سے احلیل کے اندر ہی رک جائے اور باہر نہ نکلے تو اس صورت میں
غسل واجب نہیں ہوگا؛ کیوں کہ غسل واجب ہونے کے لیے شہوت اور دفق کے
ساتھ منی خارج ہونا ضروری ہے، اور یہ باتیں یہاں نہیں ہیں۔ البتہ اس تری کے
نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر قطرات صرف احلیل کے اندر ہوں باہر نہ نکلیں تو
وضو بھی فاسد نہیں ہوگا۔ (۱)

تصور سے منی کا نکلنا

”منی نکلی“ عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۹۹)

تعویذ ناپاک حالت میں استعمال کرنا

جس کاغذ پر قرآن مجید کی آیت لکھی ہوئی ہے، ناپاکی کی حالت میں اس کو
چھونا جائز نہیں ہے۔ اور اگر وہ کاغذ کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہوا ہو یا چمڑے کے اندر ہو
اور چاروں طرف سے سلا ہوا تو اس کو چھونا جائز ہے۔ لہٰذا اگر تعویذ کپڑے وغیرہ کسی

---

(۱) منها الجنابة: وهي تثبت بسببين، أحدهما: خروج المني على وجه الدفق والشهوة من غير ايلاج … اذا استيقظ الرجل فوجد البلل في احليله ولم يتذكر حلما ان كان ذكره منتشرا قبل النوم فلا غسل عليه. (الفتاوى الهندية: ۱/۱۴، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية)

الفتاوى التاتارخانية: ۱/۱۱۵، كتاب الطهارة، نوع آخر في بيان اسباب الغسل، ط: قديمي كراچي

تبيين الحقائق: ۱/۶۶، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: ايچ ايم سعيد كراچي

چیز میں لپٹا ہوا ہو یا بند ہو تو اس کو پہننا جائز ہے۔ (۱)

تفریحی تالاب

تفریحی تالاب (swimming.pool) کا پانی ادویات (chemicals) کے ذریعہ صاف کیا جاتا ہے، اور دوائی کی وجہ سے پانی کی بو اور ذائقہ بدل جاتا ہے، اس کے باوجود اس سے وضو اور غسل کرنا درست ہے، ہاں اگر پانی گاڑھا ہو جائے گا تو اس سے وضو اور غسل کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ (۲)

تفسیر کی کتاب جنبی کے لیے چھونا

اگر تفسیر کی کتابوں میں قرآن کی آیات کم اور تفسیر زیادہ ہے تو جنبی کے لیے

---

(۱) "ومنها حرمة مس المصحف، لايجوز لهما وللجنب والمحدث مس المصحف الا بغلاف متجاف عنه كالخريطة والجلد الغير المشرز لابما هو متصل به". (الفتاوى الهندية: ۳۹/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية)

◻ الفتاوى التاتارخانية: ۱۲۲/۱، كتاب الطهارة، نوع آخر في بيان اسباب الغسل، الفصل في المتفرقات، ط: قديمي.

◻ حلبي كبير: ۵۱، كتاب الطهارة، فروع في بعض مسائل الحائض والنفساء والجنب، ط: نعمانية كوئته.

(۲) وان طبخ بالماء ما يقصد به المبالغة في النظافة كالاشنان والصابون جاز الوضوء به بالاجماع الا اذا صار ثخينا فلايجوز كذا في محيط السرخسي.

الفتاوى الهندية: ۲۱/۱، الباب الثالث في المياه، وفيه فصلان، الفصل الثاني فيما لايجوز به التوضؤ، ط: رشيدية.

◻ لايجوز التوضؤ بماء الورد والزعفران ولا بماء الصابون والحرض (اشنان) اذا ذهبت رقته، وصار ثخينا وان بقيت رقته ولطافته جاز به التوضؤ وكذا لو طبخ بالماء ما يقصد به المبالغة في التنظيف كالسدر والحرض، وان تغير لونه ولكن لم تذهب رقته يجوز به التوضؤ وان صار ثخينا مثل السويق لايجوز به التوضؤ.

فتاوى قاضي خان على هامش الهندية: ۱۶/۱، فصل فيمالا يجوز به التوضؤ، ط: رشيدية

چھونا مکروہ ہے۔ اور اگر تفسیر زیادہ نہیں ہے تو جنبی کے لیے چھونا درست نہیں ہے۔(۱)

تقریبات میں جانے کے لیے غسل کرنا

تقریبات میں جانے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

تلاوت میت کے پاس

''میت کے پاس تلاوت کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۱۶)

توبہ کرنے کے لیے غسل کرنا

کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) "ویکرہ ایضا للمحدث ونحوہ مس تفسیر القرآن و کتب الفقہ و کذا کتب السنن لانہا لاتخلو عن آیات" (حلبی کبیر: ۵۲، کتاب الطہارۃ، فروع فی بعض مسائل الحائض والنفساء والجنب، ط: نعمانیۃ کوئٹہ).

الفتاوی التتارخانیۃ: ۱۲۳/۱، کتاب الطہارۃ، بیان اسباب الغسل، نوع آخر من ہذا الفصل فی المتفرقات، ط: قدیمی

الفتاوی الہندیۃ: ۳۹/۱، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضۃ، ط: رشیدیۃ.

(۲) "ومن المستحب الغسل لمن اراد حضور مجمع الناس".

البحر الرائق: ۶۶/۱، کتاب الطہارۃ، مبحث الغسل، ط: ایچ ایم سعید

الدر المختار: ۱۷۰/۱، کتاب الطہارۃ، ابحاث الغسل مطلب یوم عرفۃ افضل من یوم الجمعۃ، ط: سعید

حاشیۃ الطحطاوی علی الدر: ۹۷/۱، کتاب الطہارۃ [ابحاث الغسل]، ط: رشیدیۃ.

(۳) "وندب لمجنون افاق ... وللتائب من ذنب" (الدر المختار: ۱۷۰/۱، کتاب الطہارۃ، ابحاث الغسل مطلب یوم عرفۃ افضل من یوم الجمعۃ، ط: سعید.)

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص: ۱۰۹، کتاب الطہارۃ، فصل یسن الاغتسال لاربعۃ اشیاء، ط: قدیمی

البحر الرائق: ۶۶/۱، کتاب الطہارۃ، [ابحاث الغسل]، ط: سعید.

تہبند ناپاک ہے

"ناپاک تہبند باندھ کر غسل کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۲۶)

تیل

غسل جنابت میں سر کا تیل چھڑانا ضروری نہیں، تاہم چھڑا لیا تو بہتر ہے۔(۱)

تیل لگا ہوا ہے

اگر ہاتھ، پیر اور بالوں میں تیل لگا ہوا ہے، اس وجہ سے بدن پر پانی اچھی طرح ٹھہرتا نہیں ہے، بلکہ پانی پڑتے ہی ڈھلک جاتا ہے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے، کیوں کہ جب سارے بدن اور پورے سر پر پانی ڈال لیا تو غسل صحیح ہوگیا۔(۲)

تیمم کرانے کا طریقہ

میت کو تیمم کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ تیمم کرانے والا ایک مرتبہ پاک مٹی پر اپنا ہاتھ مار کر ایک بار میت کے منہ کو مل دے اور اس کے بعد دوسری بار مٹی پر ہاتھ مار کر میت کے دائیں ہاتھ کو کہنی تک مل دے، پھر تیسری بار مٹی پر ہاتھ مار کر میت کے

ولایمنع الطهارة ونیم أی خرء ذباب وکذا دهن ودسومة ولی لرد ای کزیت وشیرج بخلاف نحو شحم وسمن جامد". (الدرمع الرد ۱/۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

(۱) الفتاوی الهندیة: ۱/۱۴، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة

(۲) واذا ادهن فامر الماء فلم یصل بحزی الخ (الهندیة: ۱/۱۴، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیه

واذا ادهن فامر الماء فلم یصل بحزی الخ (الهندیة: ۱/۱۴، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیه)

(۲) ردالمحتار علی الدر ۱/۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید

بائیں ہاتھ کو کہنی تک مل دے، یعنی اپنے ہاتھ سے تیمم کرائے۔(۱)

تیمم کرایا پھر پانی مل گیا

اگر غسل دینے کے لیے پانی نہ ہونے کی وجہ سے میت کو تیمم کرایا گیا، پھر پانی مل گیا تو پھر غسل دینا ضروری ہے۔(۲)

تین دن سے کم خون آیا

''خون تین دن سے کم آیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۲۸)

تین دن سے کم خون حیض نہیں ہے

''خون تین دن سے کم آیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۲۸)

---

(۱) لم يمسح غيره بضرب ثلاثا للوجه واليمنى واليسرى.

(الدر المختار مع الرد : ۲۳۹/۱، كتاب الطهارة بباب التيمم ، سنن التيمم ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على الدر : ۱۲۸/۱، كتاب الطهارة ، باب التيمم ، سنن التيمم ، ط: رشيدية.

رد المحتار على الدر : ۲۳۹/۱، كتاب الطهارة ، باب التيمم [سنن التيمم] ، ط: سعيد.

(۲) يمم لفقد ماء وصلى عليه ثم وجدوه غسلوه وصلوا ثانيا وقيل لا.

(الدر المختار ۲۰۱/۲، كتاب الصلاة بباب الجنائز ، ط: سعيد

حاشية الطحطاوي على الدر : ۳۶۹/۱، كتاب الصلاة ، باب الجنائز ، ط: رشيدية.

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : ۵۶۹، كتاب الصلاة ، باب احكام الجنائز ، ط: قديمي

ٹکڑے ملے

"جسم کے حصے ملے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۴۹)

ٹیسٹ ٹیوب بے بی سے غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

☆...... واضح رہے کہ جن عورتوں کا حمل نہیں ٹھہرتا ہے یا مرد کے مادہ منویہ میں بچہ پیدا ہونے کی صلاحیت نہیں ہے تو موجودہ دور میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعے مادہ منویہ عورت کے رحم میں رکھا جاتا ہے، اور اس سے حمل ٹھہر جاتا ہے اور بچہ پیدا ہوتا ہے۔

☆...... اگر مرد سے مادہ منویہ نکالنے والا اور عورت کے رحم میں داخل کرنے والا میاں بیوی میں سے کوئی ایک ہے یا دونوں تو جائز ہے۔ اور اگر میاں بیوی کے علاوہ تیسرے آدمی، مرد ڈاکٹر یا لیڈی ڈاکٹر کے توسط سے یہ کام کیا جائے گا تو یہ ناجائز اور حرام ہوگا؛ کیوں کہ یہ بیماری نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے تیسرے شخص، مرد ڈاکٹر یا لیڈی ڈاکٹر کے سامنے ستر کھولنا جائز نہیں ہوگا۔

☆...... غسل واجب ہونے کا سبب صرف منی نکلنا یا داخل ہونا نہیں ہے۔ بلکہ اس میں اصل علت لذت اور دل کی تسکین ہوتی ہے، جو شہوت اور طلب کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔ (۱)

---

(۱) "وفرض الغسل عند خروج مني من العضو ... منفصل عن مقره ... بشهوة أي لذة ولو حكما كمحتلم، ولم يذكر الدفق ليشمل مني المرأة لأن الدفق فيه غير ظاهر". (الدر المختار مع الرد: ۱۵۹/۱ - ۱۶۰، كتاب الطهارة، أبحاث الغسل، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)
☐ الفتاوى التاتارخانية: ۱۱۵/۱، كتاب الطهارة، نوع آخر في بيان أسباب الغسل، ط: قديمي
☐ الفتاوى الهندية: ۱۳/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل ...

ٹیسٹ ٹیوب میں لذت اور دل کی تسکین کی علت موجود نہیں ہے، اور اس
میں ٹیوب، انجکشن یا مشین کے ذریعے عورت کے رحم میں صرف منی کے مادہ کو پہنچایا
جاتا ہے، ظاہر ہے کہ اس طریقہ سے وہ لذت اور دل کی تسکین حاصل نہیں ہوتی جو مرد
کے جماع کرنے سے عورت کو حاصل ہوتی ہے۔
اس کی مثال عورت کا اپنی شرم گاہ میں انگلی داخل کرنے یا غیر آدمی کے عضو
تناسل وغیرہ کو داخل کرنے کی ہے جس سے غسل واجب نہیں ہوتا۔(۱)
البتہ اگر ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عمل کے وقت عورت کو انزال ہو جائے تو غسل
واجب ہوگا۔ اور انزال نہ ہونے کی صورت میں احتیاطاً غسل کر لینا بہتر ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولا عند ادخال اصبع ونحوه كذكر غير آدمي وذكر خنثى وميت وصبي لا يشتهي وما يصنع من نحو خشب في الدبر أو القبل على المختار. (الدر المختار مع الرد: ۱۶۶/۱، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل لغسل مطلب في رطوبة الفرج، ط: سعيد)

☜ ومنها انزال المني بوطء ميتة أو بهيمة شرط الانزال لان مجرد وطئهما لا يوجب الغسل لقصور الشهوة. (مراقي الفلاح، ص: ۴۱، كتاب الطهارة، فصل ما يوجب الاغتسال، ط: قديمي كراچي)

☜ نور الايضاح مع المراقي: ۴۰، كتاب الطهارة، فصل ما يوجب الاغتسال، ط: قديمي.

(۲) وفرض الغسل عند خروج مني من العضو منفصل عن مقره وهو صلب الرجل وترائب المرأة بشهوة أي: لذة ولو حكماً كمحتلم ولم يذكر الدفق ليشمل مني المرأة، لأن الدفق فيه غير ظاهر. (الدر المختار مع الرد: ۱۵۹/۱ - ۱۶۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

☜ ولا عند ادخال اصبع ونحوه كذكر غير آدمي وذكر خنثى وميت وصبي لا يشتهي وما يصنع من نحو خشب في الدبر أو القبل على المختار. (الدر المختار مع الرد: ۱۶۶/۱، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل لغسل مطلب في رطوبة الفرج، ط: سعيد

☜ أولها خروج المني الى ظاهر الجسد لأنه ما لم يظهر لا حكم له اذا انفصل عن مقره بشهوة من غير جماع (مراقي الفلاح: ۴۰، كتاب الطهارة، فصل في ما يوجب الاغتسال، ط: قديمي)

☜ ومنها ادخال اصبع ونحوه كشبه ذكر مصنوع من نحو جلد في أحد السبيلين على المختار لقصور الشهوة (مراقي الفلاح ۴۲، كتاب الطهارة، فصل عشرة اشياء لا يغتسل ...

جانگیہ

"تیمم" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۵۹)

جانگیہ کے اوپر پاک کپڑا پہن لیا

"کپڑوں پر نجاست نہیں لگی" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۲۵)

جانور سے وطی کی

بیوی اور باندی کے علاوہ کسی اور سے وطی کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ تاہم اگر کسی نے کسی جانور سے وطی کی اور انزال نہیں ہوا تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ اور اگر انزال ہوا تو غسل واجب ہوگا۔

واضح رہے کہ غسل واجب ہونے کے لیے ایلاج کا محل، محل مشتہاۃ ہونا ضروری ہے۔ جانور اور مردہ کا محل، محل مشتہاۃ میں سے نہیں ہے؛ اس لیے ان صورتوں میں انزال کے بغیر صرف وطی سے غسل واجب نہیں ہوگا۔(۱)

جذامی کو غسل کون دے؟

جس کو جذام کا مرض ہو، اس کے مرنے پر اگر اس کو ہاتھ لگا کر غسل دینا دشوار

ولا عند وطء بهيمة أو ميتة أو صغيرة غير مشتهاة بأن تصير مفضاة بالوطء وإن غابت الحشفة بلا انزال لقصور الشهوة. (الدر مع الرد: ۱۶۶/۱، كتاب الطهارة، أبحاث الغسل، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

وبالإيلاج في البهيمة والميتة والصغيرة التي لا يجامع مثلها لا يوجب الغسل بدون الانزال (فتاوى الهندية: ۱۵/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئته)

خلاصة الفتاوى: ۱۳/۱، كتاب الطهارة، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية كوئته.

ہو تو مرد میت پر مرد اور عورت میت پر عورت لوٹے وغیرہ سے پانی بہادے۔ اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھ پر تھیلی وغیرہ باندھ کر صرف تیمم کرا دیا جائے۔(۱)

جڑواں بچے

اگر چھ مہینے کے اندر اندر آگے پیچھے دو بچے پیدا ہوں تو نفاس کی مدت پہلے بچے سے لی جائے گی۔ اور اگر دوسرا بچہ دس بیس دن یا دو ایک مہینہ کے بعد پیدا ہوا تو دوسرے بچے سے نفاس کا حساب نہیں ہوگا۔(۲)

جسم سے کوئی چیز از خود گر جائے

"میت کے جسم سے کوئی چیز از خود گر جائے" عنوان کو دیکھیں۔(۲۱۷)

جسم کے بال

داڑھی کے علاوہ تمام جسم کے بالوں کو مونڈ کر یا کسی دوا وغیرہ سے صاف کرنا جائز ہے۔ باقی سر، بغل، زیر ناف اور مونچھ کے بال کے علاوہ باقی جسم کے بالوں کو صاف نہ کرنا بہتر ہے۔(۳)

---

(۱) ولو كان الميت متفسخا يتعذر مسه كفى صب الماء عليه . (الفتاوى التاتارخانية : ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة ، الجنائز ، نسب آخر في بيان كيفية الغسل ، ط: ادارة القرآن كراچی).

الفتاوى الهندية : ۱/۱۵۸ ، الباب الحادي والعشرون في الجنائز ، الفصل الثاني في الغسل ، ط. رشيدية.

فتاویٰ دار العلوم دیوبند ۵/۲۲۲، کتاب الجنائز، جذامی کو غسل دیا جائے یا نہیں؟ ، ط: امدادیہ ملتان۔

(۲) " والنفاس لام توأمين من الاول هما ولدان بينهما دون نصف حول و كذا الثلاثة ولو بين الاول والثالث اكثر منه في الاصح " (الدر المختار : ۱/۳۰۱-۳۰۲، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: ايچ ايم سعيد كراچی)

الفتاوى الهندية : ۱/۳۷، كتاب الطهارة ، الفصل الثاني في النفاس ، ط: رشيدية .

البحر الرائق ۱/۲۲۰، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد

(۳) يجوز حلق الراس الافضل ان يقلم اظفاره ويحفي شاربه ويحلق عانته وينظف بدنه بالاغتسال في كل اسبوع مرة ولو عالج بالنورة في العانة يجوز وانطف...

جسم کے حصے ملے

جب تک میت کے [illegible] م کا اکثر حصہ یا نصف [illegible] تب [illegible]
غسل دینا ضروری نہیں ہوگا۔ (١)

جسم میں کہیں سوراخ ہوگیا

"سوراخ ہوگیا" عنوان کے تحت دیکھیں! (٢٦٣)

جگہ سوکھی رہ گئی

اگر غسل میں یاد آجائے کہ فلاں جگہ سوکھی رہ گئی تو اس جگہ کو دھو ڈالے بس [illegible]
گیلا ہاتھ پھیرنا کافی نہیں ہے۔ اور دوبارہ غسل کرنا واجب نہیں ہے۔ صرف وہ جگہ
دھولے کافی ہے۔ مثلاً: اگر ناک میں پانی نہیں ڈالا تو صرف ناک میں پانی ڈالے۔
اسی طرح ہر اس عضو کو دوبارہ دھولے جو سوکھا رہ گیا تھا؛ کیوں کہ بدن پر بال برابر بھی

[illegible] مثل الحاجب ولا یحلق شعر حلقه وعن ابی یوسف لاباس بذلک ولاباس باخذ الحاجبین وشعر وجهه مالم یتشبه بالمخنثین. (الفتاوی الهندیة: ٣٥٨/٥، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم الاظفار وقص الشارب وحلق الراس، ط: رشیدیة)

ح ولاباس باخذ الحاجبین وشعر وجهه مالم یشبه المخنث. (ردالمحتار علی الدر: ٦/ ٣٠٢، کتاب الحظر والاباحة، فرع بعد الفصل فی البیع، ط: سعید).

(١) الحنفیة قالوا: لایفرض الغسل الا اذا وجد من المیت اکثر البدن او وجد نصفه مع الراس. کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: (١/ ٥٠٣)، شروط غسل المیت، رقم الحاشیة: (٢)، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت.

[illegible] ان وجد نصفه من غیر الراس او وجد نصفه مشقوقا طولا فانه لا یغسل ولایصلی علیه".

[illegible] الفتاوی الهندیة: ١/ ١٥٩، کتاب الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة)

ح ردالمحتار علی الدر: ٢/ ١٩٩، کتاب الجنائز مطلب فی حدیث کل سبب ونسب منقطع الا سببی ونسبی، ط: سعید

ح بدائع الصنائع: ١/ ٣٠٢، کتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل شرائط وجوب الغسل، ط:

جگہ سوکھی رہ گئی تو غسل صحیح نہیں ہوگا۔ (۱)

جلق

''مشت زنی'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۷۷)

جل کر مر جائے

جو شخص آگ میں جل کر مر جائے اس کو بھی غسل دیا جائے گا۔ اور ا... دینے سے کھال وغیرہ گر جانے کا یا کوئی اور خدشہ ہو تو تیمم کرایا جائے گا۔ جب... غسل دینا ممکن نہ ہو۔ (۲)

جل گئی میت

''میت نہلانے کے قابل نہ ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۲۳)

جماع کا دوبارہ ارادہ ہو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب اپنی عورت سے

(۱) اذا توضأ او اغتسل وبقي على بدنه لمعة فاخذ البلل منها في الوضوء او من اي عضو كان في الغسل، وغسل اللمعة يجوز. البحر الرائق: ۱/۹۳، كتاب الطهارة، الماء المستعمل، ط: سعيد

ولو تركها اي ترك المضمضة والاستنشاق او لمعة من اي موضع كان من البدن (ناسيا ثم تذكر) ذلك يتمضمض او يستنشق او يغسل اللمعة ويعيد ما صلى". (حلبي كبير ص (۴۳)، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: نعمانية كوئته).

ردالمحتار على الدر ۱/۲۵۶، كتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب فاقد الطهورين، ط: سعيد

(۲) ويقوم التيمم مقام غسل الميت عند فقد الماء او تعذر الغسل، كان مات حريقا ويخشى ان ينقطع بدنه اذا غسل بدلك او بصب الماء عليه بدون دلك، اما ان كان لا ينقطع بصب الماء فلا ييمم، بل يغسل بصب الماء بدون دلك. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۱/۵۰۲)، مباحث الجنائز، شروط غسل الميت، ط: دار احياء التراث العربي بيروت).

الدر مع الرد (۲/۲۵۲)، قبيل "باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد

(۳) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۵/۳۰۶، کتاب الجنائز، دسویں فصل احکام شہید میں، جو دیوار کے نیچے دب کر مر جائیں انہیں غسل دیا جائے، ط: امدادیہ ملتان۔

جماع کرے اور پھر دوبارہ جماع کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ ان دونوں جماعوں کے درمیان وضو کر لے۔(۱)

اس وضو سے جنسی نشاط اور لذت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور چونکہ جسم پاکیزگی بھی حاصل ہوتی ہے۔

جماع کی لذت جن چیزوں سے حاصل نہیں ہوتی ہے

جن چیزوں سے جماع کی لذت حاصل نہیں ہوتی ہے اگر ان کی وجہ سے انزال نہیں ہوا تو غسل فرض نہیں ہوگا۔ مثلاً: پچھلے حصے میں انگلی کرنے، یا جانوروں یا بچوں کا آلۂ تناسل یا آلۂ تناسل جیسی لکڑی یا کوئی اور چیز داخل کرنے سے غسل فرض نہیں ہوگا۔ لیکن یہ حرکتیں جائز نہیں ہیں۔(۲)

(۱) "وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی احدکم اهله ثم اراد ان یعود فلیتوضأ بینهما وضوءاً". رواه مسلم. (مشکاة المصابیح: ۳۹، کتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، ط: قدیمی)

☐ الصحیح لمسلم: ۱/ ۱۴۴، کتاب الطهارة، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له، ط: قدیمی.

☐ فلیتوضأ بینهما ای بین الاتیانین...... وفی هذا الحدیث وحدیث عمر وعائشة اشارة الی انه یستحب للجنب ان یغسل ذکره ویتوضأ وضوءه للصلاة اذا اراد أن یاکل او یشرب او یجامع مرة اخری او ینام..... وضوءً قال الطیبی: انما اتی بالمصدر تاکیدا لئلا یتوهم اذا المراد بالوضوء غیر المتعارف کما فی الاکل ای فی بابه وهذا یعضده الحدیث السابق توضأ وضوئه للصلاة..... غایته ان تقییده فی بعض الروایات بوضوئه للصلاة ایماء الی الاکمل ولا شک انه الافضل. (مرقاة المفاتیح: ۱/ ۴۲، کتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: امدادیة ملتان).

(۲) رجل ادخل اصبعه فی دبره وهو صائم اختلفوا فی وجوب الغسل والقضاء والمختار انه لایجب الغسل ولاالقضاء لان الاصبع لیس آلة للجماع فصار بمنزلة الخشبة. (البحرالرائق: ۱/ ۶۰، کتاب الطهارة، [ابحاث الغسل، ما یجب به الغسل]، ط: سعید کراجی)

☐ الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۶۶، کتاب الطهارة، [موجبات الغسل]، قبیل مطلب فی رطوبة الفرج، ط: سعید.

☐ حاشیة الطحطاوی علی الدر: ۱/ ۹۳، کتاب الطهارة، [موجبات الغسل]، ط: رشیدیة.

اور اگر عورت یہ چیزیں اپنے اگلے حصے میں داخل کرے اوران سے شہوت رانی کا ارادہ کرے تو عورت کو انزال ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں اس پر غسل واجب ہوگا؛ اس لیے کہ عورت میں شہوت غالب ہوتی ہے۔ اور سبب مسبب کے قائم مقام ہوگا۔ (۱)

جماع کے بعد فوراً غسل کرنا

جماع (صحبت) کے بعد فوراً غسل کرنا بہتر ہے، ضروری نہیں ہے۔ لیکن اگر کچھ تاخیر ہوجائے تو گناہ نہیں ہوگا، بشرطیکہ نماز قضا نہ ہو۔ (۲)

جماع متعدد بار کرے

☆...... چند بار جماع (صحبت، ہمبستری) کرنے کی صورت میں ہر جماع کے بعد غسل کرلینا بہتر ہے۔ اور اگر متعدد مرتبہ جماع کرنے کے بعد ایک ہی دفعہ غسل کیا تب بھی درست ہے۔ لیکن اپنے عضو کو ہر بار دوبارہ جماع کرنے سے پہلے

(۱) والاولی ان یجب فی القبل اذا قصد الاستمناء لغلبة الشهوة لان الشهوة فیهن غالبة فیقام السبب مقام المسبب وهو الانزال، دون الدبر لعدمها وعلی هذا ذکر غیر الآدمی وذکر المیت وما یصنع من خشب او غیره. (حلبی کبیر، ص: ۴۰، کتاب الطهارة، فروع، مکتبه نعمانیة کوئٹه)
☐ شرح ملا مسکین علی الکنز: ۵۸/۱، ط: ایچ ایم سعید کراچی
☐ حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۵۵، کتاب الطهارة، فصل عشرة اشیاء لا یغتسل منها، ط: قدیمی.

(۲) الجنب اذا اخر الاغتسال الی وقت الصلاة لا یاثم، کذا فی المحیط. قد نقل الشیخ سراج الدین الهندی الاجماع علی انه لا یجب الوضوء علی المحدث، والغسل علی الجنب، والحائض والنفساء قبل وجوب الصلاة او ارادة ما لا یحل الا به کذا فی البحر الرائق. الفتاوی الهندیة: ۱/ ۱۶، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، وهی ثلاثة، ومما یتصل بذلک مسائل، ط: رشیدیة).
☐ خلاصة الفتاوی: ۱۳/۱، کتاب الطهارات، نوع منه فی کیفیة الغسل، ط: امجد اکیڈمی لاهور.

پانی سے دھوکر پاک کرلے۔ ناپاک عضو سے جماع نہ کرے۔(۱)

☆......اگر ایک مرتبہ جماع کرنے کے بعد غسل کرنے سے پہلے دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ ہو تو عضو دھو کر وضو کر لینا مستحب ہے۔(۲)

جمعہ کا غسل

☆......جن لوگوں پر جمعہ کی نماز واجب ہے ان کے لیے جمعہ کے دن فجر کے بعد جمعہ کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔(۳)

☆......جن لوگوں پر جمعہ کی نماز واجب نہیں ہے ان کے لئے جمعہ کے دن

(۱) وعن ابی رافع قال: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف ذات يوم على نسائه يغتسل عند هذه وعند هذه، قال: فقلت: يارسول الله الا تجعله غسلا واحدا آخرا قال هذا ازكى واطيب واطهر. (مشكاة المصابيح، ص: ۵۰، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب وما يباح له، الفصل الثالث، ط: قديمي)

○ ولابأس للجنب ان ينام ويعاود اهله قبل ان يتوضأ وان توضأ فحسن. (الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۶، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية.

○ وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يطوف على نسائه بغسل واحد. (مشكاة المصابيح: ۴۹، كتاب الطهارة باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: قديمي).

(۲) ومن غسل الذكر لما عليه من النجاسة لامن القذر. (مرقاة المفاتيح: ۱/ ۳۱، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: امدادية ملتان)

○ وفي هذا الحديث وحديث عمر وعائشة...... وقال الحليمي من الشافعية هو في العود للجماع غسل فرجه لرواية ثم اراد ان يعود فليغسل فرجه قيل وعليه الجمهور. (مرقاة المفاتيح: ۱/ ۳۲، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: امدادية ملتان

(۳) وسن للجمعة والعيدين والاحرام وعرفة اى وسن الغسل لاجل هذه الاشياء. (البحر الرائق: ۱/ ۶۳، كتاب الطهارة، [الغسل المسنون]، ط: سعيد).

○ تبيين الحقائق: ۱/ ۷۲، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط: سعيد.

○ الحلبية مع فتح القدير: ۱/ ۸۲، كتاب الطهارة، فصل في الغسل، ط: رشيدية.

[redacted]

غسل کرنا سنت نہیں ہے، کرلیں گے تو مضائقہ نہیں ہے۔(۱)

☆ ...... جمعہ کے دن عید آجائے اور اسی دن جنابت بھی پیش آجائے تو ایک ہی غسل عیدین، جمعہ اور جنابت تینوں کے لیے کافی ہے۔(۲)

جنابت (ناپاکی)

جنابت سے جسم میں گرانی، کاہلی، کمزوری اور غفلت پیدا ہوجاتی ہے اور غسل سے دل میں قوت، نشاط، سرور اور بدن میں چستی، پھرتی اور ہلکاپن پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان صحبت سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے دل میں انقباض اور تنگی پیدا ہوتی ہے، اور اس پر غم اور پریشانی کی کیفیت طاری ہوتی ہے، اور وہ اپنے آپ کو نہایت تنگی اور گھٹن میں محسوس کرتا ہے۔ جب غسل کرکے پاک صاف کپڑے پہن کر خوشبو لگاتا ہے تب اس کی تنگی دور ہوجاتی ہے، اور خوشی محسوس ہوتی ہے، غسل سے پہلے والی حالت کو حدث اور غسل کے بعد والی حالت کو طہارت کہتے ہیں۔(۳)

(۱) وسن لصلاة جمعة و(عيد)هو الصحيح .قال الشامية : اى كونه للصلاة هو الصحيح وهو ظاهر الرواية ...... واثر الخلاف فيمن لاجمعة عليه لو اغتسل. (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۶۸- ۱۶۹، كتاب الطهارة، مطلب فى رطوبة الفرج، ط: سعيد).

(۲) ولو اتفق يوم الجمعة ويوم العيد او عرفة وجامع ثم اغتسل ينوب عن الكل كذا فى معراج الدراية. (البحر الرائق : ۱/ ۶۵، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط: سعيد)

◻ الفقه الاسلامى وادلته : ۱/ ۵۲۱، الفصل الخامس الغسل، المطلب السابع : الاغسال المسنونة، ط: رشيدية.

◻ الفتاوى الهندية : ۱/ ۱۶، كتاب الطهارة، الباب الثانى فى الغسل، اما انواع الغسل فسعة، ط: مكتبه رشيدية كوئته.

(۳) واليه اشار الشيخ ابن القيم الجوزية حيث قال: فان الاغتسال من خروج المني من انفع شيء للبدن والقلب والروح بل جميع الأرواح القائمة بالبدن فانها تقوى بالاغتسال، والغسل يخلف عليه ماتحلل منه بخروج المني.

وايضاً : فان الجنابة توجب ثقلاً وكسلاً والغسل يحدث له نشاطاً وخفة ...... وقد صرح افاضل الأطباء بأن الاغتسال بعد الجماع يعيد الى البدن ويخلف ...

جنابت کا غسل فوراً کرنا ضروری نہیں

جنابت کے بعد غسل کرنا فرض ہے، فوراً غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔(۱) البتہ غسل کرنے میں اتنی تاخیر کرنا کہ جماعت فوت ہوجائے اور نماز قضا ہوجائے مکروہ اور گناہ ہے۔(۲)

. للنفس والروح، ولبركة مصر / اعلام الموقعين ۱/ ۳۰-۳۱، ط دار الحديث القاهرة، و ۳/ ۵، ط دار الكتب العلمية بيروت

زاد المعاد ۲۲۸/۴، الجماع من اسباب الصحة، ط بيروت و ۲۲۹، مكتبة المنار الاسلامية

فتاوى معاصرة : ۲۲۸/۱، ط: المكتبة الاسلامي بيروت.

(۱) وفيه دليل على جواز تاخير الاغتسال للجنب

مرقاة المفاتيح : ۳۱/۲، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط. امدادية ملتان.

حاشية مشكلة المصابيح : ۳۹، (حاشية نمبر :۸)، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: قديمي.

شرح السنة للبغوى: ۳۰/۲، كتاب الطهارة، باب جواز مصالحة الجنب، ط: المكتب الاسلامي.

فتح الباري لابن حجر : ۳۹۱/۱، كتاب الطهارة، باب عرق الجنب وان المسلم لاينجس، ط: ادارة البحوث الاسلامية.

(۲) عن ابن عمر قال: ذكر عمر بن الخطاب رضي الله عنه لرسول الله صلى الله عليه وسلم: انه تصيبه الجنابة من الليل، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم : توضأ واغسل ذكرك ثم نم. متفق عليه. (مشكاة المصابيح : ۳۹/۱، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب،الفصل الاول، ط: قديمي)

عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان جنباً فاراد ان ياكل او ينام توضأ وضوءه للصلاة. متفق عليه.(مشكاة المصابيح : ۳۹، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول ،ط: قديمي.)

الفقه الاسلامي وأدلته : ۳۸۲/۱، كتاب الطهارة، المطلب الخامس : مكروهات الغسل، ط: رشيديه

جنابت کی حالت میں بال کاٹنا

جنابت کی حالت میں بال کاٹنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

نوٹ: جنابت کی حالت میں پورا جسم ظاہری طور پر نجاست کا شکار ہوتا ہے اس لیے پورے جسم کا دھونا فرض ہے۔ ایسی حالت میں ناخن اور بال کٹوانا مکروہ ہے۔

جنابت کی حالت میں ترجمۂ قرآن چھونا

"ترجمۂ قرآن" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۳۷)

جنابت کی حالت میں تعویذ پہننا

"تعویذ ناپاک حالت میں استعمال کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۳۰)

جنابت کی حالت میں جانور ذبح کیا

"ذبح" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۳۶)

جنابت کی حالت میں درود شریف پڑھنا

جنابت کی حالت میں صرف قرآن مجید کو چھونا اور تلاوت کرنا منع ہے، لیکن دعائیں، اذکار، تسبیحات اور درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ البتہ درود شریف، اذکار اور... کے لیے کم از کم وضو کر لینا مستحب ہے۔(۲)

---

(۱) وعن ابی حنیفة ..... وحلق الشعر وقص الاظفار حال الجنابة مکروه. (الفقه الاسلامی وادلته: ۱/۳۶۶، الباب الاول، الطهارات، الفصل الرابع الوضوء، المبحث الثانی السواک، ط: رشیدیه).

☜ حلق الشعر حالة الجنابة مکروه وکذا قص الاظافیر. (الفتاوی الهندیة: ۵/۳۵۸، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم الاظفار ..... ط: رشیدیه).

☜ امداد الفتاوی: ۱/۸۵، کتاب الطہارۃ، بحالت جنابت بال کٹوانا مکروہ ہے، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

(۲) ولاباس لحائض وجنب بقراءة ادعیة ومسها وحملها وذکر الله تعالی والتسبیح. (الدر المختار) وقال الشامی: یشیر الی ان وضوء الجنب لهذه الاشیاء مستحب کوضوء المحدث. =

جنابت کی حالت میں روزہ رکھنا

اگر رمضان المبارک میں جنابت کی حالت میں کھانا پینا اور روزہ رکھنے کی نوبت پڑے تو کھا پی کر روزہ رکھ لے، اور بعد میں غسل کر لے، لیکن نماز قضا ہونے تک غسل میں تاخیر نہ کرے۔(۱)

جنابت کی حالت میں سلام کا جواب دینا

جنابت کی حالت میں سلام کا جواب دینا جائز ہے۔(۲)

⎔ ردالمحتار علی الدر ۱/۲۹۳، کتاب الطهارة، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال. ط سعيد
⎔ بدائع الصنائع ۱/۳۸، کتاب الطهارة، فصل في الغسل، (الاحكام المتعلقة بالجنابة)، ط سعيد
⎔ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱۴۲، کتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط. قديمي.

(۱) او اصبح جنبا ولو استمر على حاله يوما او اياما بالجنابة لقوله تعالى فالان باشروهن لاستلزام جواز المباشرة الى قبيل الفجر وقوع الغسل بعده ضرورة . لايفطر. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۶۶۱، کتاب الصوم، باب في بيان ما لايفسد الصوم، ط: قديمي)
⎔ الفتاوى الهندية: ۱/۲۰۰، کتاب الصوم، الباب الثالث فيما يكره للصائم وما لايكره، ط رشيدية كوئته.
⎔ البحر الرائق: ۲/۲۷۳، کتاب الصوم، باب مايفسد الصوم وما لايفسده، ط: سعيد كراچى
⎔ احسن الفتاوی: ۲/۳۳، ط: سعید کراچی۔

(۲) لاتقرأ الحائض والنفساء والجنب شيئا من القرآن ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الاذان ونحو ذلك . (الفتاوى الهندية: ۱/۳۸، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية)
⎔ وفيه جواز مصافحة الجنب ومخالطته وهو قول عامة اهل العلم. (شرح السنة للبغوى: ۲/۳۰، کتاب الطهارة، باب التوقيت في المسح، ط: المكتب الاسلامي).
⎔ مرقاة المفاتيح ۲/۳۱، کتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: امدادية ملتان.
⎔ حاشية مشكاة المصابيح: ۴۹، حاشية نمبر: ۸، کتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب والحائض، الفصل الاول، ط: قديمي.

جنابت کی حالت میں سلام کرنا

جنابت کی حالت میں سلام کرنا جائز ہے۔(۱)

جنابت کی حالت میں سونا

☆ جنابت کی حالت میں سونا منع نہیں ہے۔(۲)

☆ رات کو جماع کے بعد عضو مخصوص وغیرہ کی ظاہری نجاست کو دھو کر وضو کر کے سونا بہتر ہے، یہ جنبی کے لیے سونے کے واسطے طہارت ہے، گویا کہ وہ پاک حالت میں سویا۔ البتہ فجر کی نماز سے پہلے غسل کر کے نماز ادا کرنا ضروری ہے

---

(۱) لاتقرأ الحائض والنفساء والجنب شيئا من القرآن ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الاذان ونحو ذلک. (الفتاوى الهندية: ۱/ ۳۸، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية)

☐ عن ابي هريرة رضي الله عنه قال لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا جنب فاخذ بيدي فمشيت معه حتى قعد فانسللت فاتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال اين كنت يا ابا هريرة فقلت له انا جنب فقال: سبحان الله ان المؤمن لاينجس هذا لفظ البخاري ولمسلم معناه وزاد بعد قوله فقلت له لقيتني وانا جنب فكرهت ان اجالسک حتى اغتسل و كذ البخاري في رواية اخرى. (مشكاة المصابيح: ۴۹، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، ط: قديمي)

☐ حاشية مشكاة المصابيح: ۴۹، حاشية نمبر: ۸، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب وما يباح له، الفصل الاول، ط: قديمي

(۲) عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجنب ثم ينام ولايمس ماء حتى يقوم بعد ذلک فيغتسل. (سنن ابن ماجة: ۱/ ۳۶، كتاب الطهارة، باب في الجنب ينام كهيئته لايمس ماء، ط: قديمي)

☐ مسند احمد بن حنبل: ۶/ ۴۳، حديث السيدة عائشة رضي الله عنها، ط: المكتب الاسلامي

☐ وعن ام سلمة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجنب ثم ينام ثم ينتبه ثم ينام. (مشكاة المصابيح: ۵۰، كتاب الطهارة باب مخالطة الجنب، ط: قديمي كراچي)

غسل میں تاخیر کر کے نماز قضا کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

جنابت کی حالت میں عیدگاہ جانا

''عیدگاہ میں جنبی کے لیے جانا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۹۰)

جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنا منع ہونے کی وجہ

''حائضہ کے لیے قرآن پڑھنا منع ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۸)

جنابت کی حالت میں قرآن سننا

جنابت (ناپاکی) کی حالت میں قرآن کریم کا سننا جائز ہے۔(۲)

(۱) فیه جواز تاخير الاغتسال عن اول وقت وجوبه والواجب ان لايؤخره الى ان يفوته وقت صلاة. (عمدة القاری: ۳/۲۵۵، كتاب الطهارة، باب عرق الجنب وان المؤمن لاينجس، ط: رشيدية)

ح عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: ذكر عمر بن الخطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم: انه تصيبه الجنابة من الليل، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: توضأ واغسل ذكرك ثم نم. متفق عليه. (مشكاة: ۴۹، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: قديمى.)

ح عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا كان جنباً فاراد ان ياكل او ينام توضأ وضوءه للصلاة. متفق عليه. (مشكاة: ۱/۴۹، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الاول، ط: قديمى.)

ح ولابأس للجنب ان ينام ويعاود اهله قبل ان يتوضأ وان توضأ فحسن". (الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۶، كتاب الطهارة، الباب الثانى، الفصل الثالث فى المعانى الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئٹه)

(۲) عن منصور ابن صفية ان امه حدثته ان عائشة حدثتها ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يتكئ فى حجرى وانا حائض ثم يقرأ القرآن. (صحيح البخارى: ۱/۴۳-۴۴، كتاب الحيض، باب قراءة الرجل فى حجر امرأته وهى حائض، ط: قديمى).

ح الصحيح لمسلم: ۱/۱۴۳، كتاب الطهارة، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها والاتكاء فى حجرها، ط: قديمى

ح سنن ابى داؤد: ۱/۴۷، كتاب الطهارة، باب فى مؤاكلة الحائض ومجامعتها، ط: رحمانية لاهور

جنابت کی حالت میں قرآن لکھنا

اگر جنابت کی حالت میں قرآن لکھنے کی شدید ضرورت ہو تو اس طرح لکھنے کی گنجائش ہوگی کہ کاغذ پر ہاتھ نہ لگے۔ اور اگر کاغذ پر ہاتھ لگے گا تو کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہوگا۔(۱)

جنابت کی حالت میں کسی سے ملنا

جنابت کی حالت میں کسی سے ملنا (مصافحہ اور معانقہ کرنا) جائز ہے۔(۲)

---

(۱) ولا تكره كتابة قرآن والصحيفة او اللوح على الارض عند الثاني خلافا لمحمد وينبغي ان يقال ان وضع على الصحيفة ما يحول بينها وبين يده يؤخذ بقول الثاني والا فبقول الثالث قاله الحلبي

قوله خلافا لمحمد حيث قال احب الي ان لا يكتب لانه في حكم الماس للقرآن ،حلية عن المحيط قال في الفتح : والاول اقيس ، لانه في هذه الحالة ماس بالقلم وهو واسطة منفصلة فكان كثوب منفصل الا ان يمسه بيده". (ردالمحتار على الدر : ١٧٥/١ ، كتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء ، ط: سعيد).

الفتاوى التاتارخانية : ١٢٣/١ ،كتاب الطهارة ، نوع بيان اسباب الاغتسال ، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات ، ط: قديمي .

المحيط البرهاني: ٢٣٧/١ ،كتاب الطهارات ، الفصل الثالث في الغسل ، ومما يتصل بهذا الفصل بيان احكام الجنابة ، ط: ادارة القرآن كراچي.

(٢) عن ابي هريرة رضي الله عنه قال لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا جنب فاخذ بيدي فمشيت معه حتى قعد فانسللت فاتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال اين كنت يا ابا هريرة فقلت له فقال سبحان الله يا ابا هريرة ان المؤمن لا ينجس. (صحيح البخاري : ٤٢/١ ،كتاب الطهارة ، باب الجنب يخرج ويمشي في السوق وغيره ، ط: قديمي)

شرح السنة: ٢٩/٢ ، كتاب الطهارة ، باب مصافحة الجنب ومخالطته ، ط: المكتب الاسلامي.

مشكاة المصابيح ،ص: ٤٩ ، كتاب الطهارة ، باب مخالطة الجنب ، ط: قديمي

جنابت کی حالت میں کلمہ طیبہ پڑھنا

جنابت کی حالت میں کلمہ طیبہ پڑھنا جائز ہے۔(١)

جنابت کی حالت میں کھانا پینا وغیرہ

جنابت کی حالت میں کھانا، پینا، چلنا، پھرنا، سلام کرنا، اور سلام کا جواب دینا جائز ہے۔ البتہ کھانے پینے کے وقت کلی کرنا اور ہاتھوں کو دھولینا چاہیئے۔ کلی کئے بغیر کھانا پینا مکروہ ہے۔(٢)

جنابت کی حالت میں مجبوراً مسجد میں جانا

اگر سردی کے موسم میں مسجد کے باہر گرم پانی میسر نہ ہو اور ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے میں تکلیف ہوتی ہو یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو یا اس میں اضافہ ہوتا ہو یا مسجد سے باہر غسل کا انتظام نہ ہو یا پانی کے پمپ کا بٹن مسجد کے اندر ہو اور مشین چلانے کے لیے کوئی دوسرا آدمی نہ ہو اور ان ضرورتوں کی وجہ سے مسجد میں داخل ہونا

---

(١) ولاباس لحائض وجنب بقراءة ادعية ومسها وحملها وذكر الله تعالى وتسبيح (الدر المختار) وقال الشامي: يشير الى ان وضوء الجنب لهذه الاشياء مستحب كوضوء المحدث. (رد المحتار على الدر: ١/٢٩٣، كتاب الطهارة، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال، ط: سعيد)

☆ بدائع الصنائع: ١/٣٨، كتاب الطهارة، فصل في الغسل، [الاحكام المتعلقة بالجنابة]، ط. سعيد

☆ الفتاوى التاتارخانية: ١/٢٥٠، كتاب الطهارة، نوع آخر في الاحكام التي تتعلق بالحيض، ط. للبي

(٢) لا لقراءة قنوت (أي لاتكره) ولا أكله وشربه بعد غسل يد وفم ولا معاودة أهله قبل اغتساله. (الدر المختار مع الرد: ١/١٧٥، كتاب الطهارة، أبحاث الغسل، ط: سعيد.

☆ حلبي كبير: ٤٩، كتاب الطهارة، موجبات الغسل، فروع، ط: نعمانية كوئته.

☆ الفتاوى الهندية ١/١٦، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية.

ضروری ہو تو تیمم کر کے مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔(۱)

جنابت کی حالت میں ناخن کاٹنا

''ناخن'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۳۲)

جنابت کی حالت میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

''حائضہ کے لیے قرآن پڑھنا منع ہے''عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۴۸)

جنابت کی حالت میں یہ کام منع ہیں

جنابت کی حالت میں جو کام منع ہیں وہ یہ ہیں:

۱-جنابت کی حالت میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا حرام ہے،تھوڑی ہو یا زیادہ دونوں حرام ہیں۔ہاں اگر کسی اہم اور قابل قدر کام کو اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرنا ہو تو اس صورت میں جنبی شخص کے لیے "بسم اللہ" پڑھنا جائز ہے۔اگر چہ "بسم اللہ" بھی قرآن کریم ہی کی ایک آیت ہے۔دوسرا یہ کہ کوئی چھوٹی آیت کسی کے حق میں دعا کے لیے یا کسی کام کی تحسین کے لیے پڑھنا جائز ہے۔مثلاً یہ کہنا کہ: "رب اغفرلی ولوالدی"یعنی"اے اللہ میری اور میرے والدین کی مغفرت فرما۔"(۲)

(۱) لکن للقائل ان یقول: ان مراد المصنف أن الجنب اذا وجد ماء في المسجد وأراد دخوله للاغتسال يتيمم ويدخل. (رد المحتار على الدر: ۱/۲۳۳، كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

☐ جنب وجد الماء في المسجد ولم يجده في غيره وليس معه أحد يأتيه به، ليتيمم لأجل الدخول (حلبي كبير: ۶۳، كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: نعمانية كوئٹه.

☐ البحر الرائق: ۱/۱۴۷، كتاب الطهارة، باب التيمم (قوله جنبا ولو حائضا)، ط: سعيد.

(۲) الحنفية قالوا: يحرم على الجنب تلاوة القرآن قليلا كان او كثيرا الا في حالتين: احداهما: ان يفتتح امرا من الامور الهامة ذات بال بالتسمية فانه يجوز للجنب في هذه الحالة ان يأتي بالتسمية، فانه يجوز للجنب في هذه الحالة ان يأتي بالتسمية مع كونها قرآنا، والثانية ان يقرأ آية قصيرة ليدعو بها احد، او يثني بها على احد كان يقول رب اغفر لي ولوالدي او يقول اشداء على الكفار رحماء بينهم ونحو ذلك (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۱۲۲)، مباحث الغسل. =

۲- جنابت کی حالت میں قرآن مجید کو ہاتھ لگانا حرام ہے: کیوں کہ قرآن مجید کو وضو کے بغیر ہاتھ لگانا منع ہے تو جنابت کی حالت میں قرآن مجید کو چھونا بطریق اولیٰ حرام ہے۔(۱)

جنابت کے بعد غسل کا فائدہ

ماہر طبیب اور ڈاکٹروں نے لکھا ہے کہ ہمبستری کے بعد غسل کرنے سے جو قوت فوت ہو جاتی ہے وہ واپس آ جاتی ہے۔ اور کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ اور یہ بدن اور روح کے لیے نہایت ہی مفید ہے۔ اور غسل نہ کرنے سے بدن اور روح کو بہت

= مبحث ما یجب علی الجنب ان یفعله قبل ان یغتسل ، ط: داراحیاء التراث العربی، بیروت
ویحرم بہ تلاوۃ قرآن ولو دون آیۃ علی المختار بقصدہ ومسہ. (ردالمحتار علی الدر: ۱/۱۷۲-۱۷۳، کتاب الطہارۃ ، ابحاث الغسل ، ط: سعید).
○ المحیط البرہانی: ۱/۲۳۶، کتاب الطہارات ، الفصل الثالث فی الغسل ومما یتصل بھذا الفصل بیان احکام الجنابۃ ، ط: ادارۃ القرآن کراچی.
○ ومنھا حرمۃ قراءۃ القرآن والایۃ ومادونھا فی تحریم القراءۃ سواء عند الشیخ ابی الحسن الکرخی رحمہ اللہ وکذلک اذا قال بسم اللہ الرحمن الرحیم ان قصد القراءۃ یکرہ وان قصد بہ افتتاح الکلام لایکرہ. (الفتاوی التاتارخانیۃ: ۱/۱۲۲، کتاب الطہارۃ ، ومما یتصل بخروج المنی مسائل الاحتلام ، نوع مفرقات، ط: قدیمی).
○ فلو قصد الدعاء او شیئا من الآیات التی فیھا معنی الدعاء ولم یرد القراءۃ لاباس بہ وفی الغایۃ وبہ المختار. (ردالمحتار علی الدر: ۱/۱۷۲، کتاب الطہارۃ ، ابحاث الغسل ،ط: سعید)
○ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱۳۲، کتاب الطہارۃ ، باب الحیض والنفاس والاستحاضۃ ، ط: قدیمی.

(۱) ولو کان القرآن مکتوبا بالفارسیۃ یحرم علی الجنب والحائض مسہ بالاجماع اما عند ابی حنیفۃ فظاھر وکذلک عندھما لانہ قرآن عندھما. (البحرالرائق: ۱/۲۰۲، کتاب الحیض ، مایمنعہ الحیض ، ط: سعید)
○ ویحرم بہ تلاوۃ قرآن ولو دون آیۃ علی المختار بقصدہ ومسہ. (ردالمحتار علی الدر: ۱/۱۷۲-۱۷۳، کتاب الطہارۃ ، ابحاث الغسل ،ط: سعید کراچی)
○ المحیط البرہانی: ۱/۲۳۶، کتاب الطہارات ، الفصل الثالث فی الغسل ومما یتصل بھذا الفصل بیان احکام الجنابۃ ، ط: ادارۃ القرآن کراچی.

زیادہ نقصان ہوتا ہے اور اس بات کو ہر عقلمند آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔(۱)

جنابت میں پورے بدن کے غسل کی حکمت

جنابت میں نجاست تو صرف عضو مخصوص سے نکلتی ہے پورے جسم سے نہیں، اس لیے صرف عضو مخصوص کو دھونا کافی ہونا چاہیے تھا، پورے جسم کو دھونے کا حکم کیوں دیا گیا؟

اس کے بارے میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ شریعت کے احکام میں حکمتیں تلاش کرنا ایمان کمزور ہونے کی دلیل ہے۔ مسلمانوں پر کسی قسم کے ''چوں وچرا'' کے بغیر شریعت کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے۔ شریعت کے احکام میں حکمتیں تلاش کرنا ایمان کا تقاضا نہیں؛ کیوں کہ ایمان اور اسلام فرمانبرداری اور اطاعت کا نام ہے۔

نیز یہ کہ شریعت کا کوئی حکم بھی عقل سے متصادم نہیں، البتہ ہماری عقل کی کمزوری ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات ان حکمتوں اور فلسفوں کو سمجھنے سے ہم عاجز اور قاصر رہتے ہیں۔ تو یہ ہماری عقل کی کمزوری ہے، شریعت کی خامی نہیں ہے۔

تاہم جنابت کی حالت میں پورے بدن کو دھونے کے فرض ہونے کے بارے میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ جنابت سے جسم میں گرانی، کاہلی، کمزوری اور غفلت پیدا ہوجاتی ہے، اور غسل سے دل میں قوت، نشاط، سرور اور بدن میں چستی پیدا ہوتی ہے، جنابت سے انسان کو پاکیزہ ارواح یعنی فرشتوں سے بعد اور دوری پیدا ہوتی ہے، جب غسل کرتا ہے تو وہ بعد اور دوری ختم ہوجاتی ہے۔ جب انسان ہمبستری سے فارغ ہوتا ہے تو جنابت کی حالت ہونے کی وجہ سے دل میں انقباض اور تنگی کی

---

(۱) ولقد صرح افاضل الأطباء بان الاغتسال بعد الجماع يعيد الى البدن قوته ويخلف عليه ما تحلل منه وانه انفع شيء للبدن والروح، وتركه مضر. (اعلام الموقعين: ۳۲/۲، جواب ابن القيم المفصل عن باب الغسل من المني، ط: دار الحديث لقاهرة

☜ زاد المعاد: ۲۲۸/۴، الجماع من اسباب الصحة، ط: بيروت.

☜ فتاوى معاصرة ۲۲۸/۱، ط: المكتبة الاسلامي بيروت.

۔ت ہوتی ہے، اور اس پر بوجھ سا طاری ہو جاتا ہے، اور اپنے آپ کو نہایت تھکا ہوا محسوس کرتا ہے، اور جب غسل کرنے کے بعد دونوں جسم ہلکے ہو جاتے ہیں تو اس کی تھکن، سستی اور کاہلی دور ہو جاتی ہے۔

ماہر ڈاکٹروں نے لکھا ہے کہ ہمبستری کے بعد غسل کرنے سے بدن کی فوت شدہ قوت بحال ہو جاتی ہے اور کھوئی ہوئی طاقت واپس آ جاتی ہے، اور یہ بدن اور روح کے لیے نہایت ہی فائدہ مند ہے۔ اور جنابت میں رہنا، غسل نہ کرنا بدن اور روح کے لیے سخت نقصان دہ ہے۔ عقل سلیم والے اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔(۱)

جنابت میں غسل کی حکمت

اللہ تعالی کے ہر حکم میں بے شمار حکمتیں ہوتی ہیں، خواہ وہ حکمت ہمیں سمجھ میں آئے یا نہ آئے، لیکن ہر حکم بے شمار فوائد اور حکمتوں سے لبریز ہوتا ہے۔

منی جسم کی عظیم طاقت ہے اور یہ جسم کے تمام حصوں سے سمٹ کر نکلتی ہے، اور اس کے بعد کمزوری کا احساس ہوتا ہے، اور غسل کرنے سے جسم کی ضائع ہونے والی قوت کی تلافی ہو جاتی ہے، کمزوری دور ہو جاتی ہے، اور نشاط پیدا ہوتا ہے؛ اس لیے اسلام نے جنابت کے بعد غسل کرنے کو ضروری قرار دیا ہے۔(۲)

(۱) وفيه اشار الشيخ ابن القيم الجوزية حيث قال: فان الاغتسال من خروج المني من انفع شيء للبدن والقلب والروح بل جميع الأرواح القائمة بالبدن فانها تقوى بالاغتسال، والغسل يخلف عليه ماتحلل منه بخروج المني.

وايضاً: فان الجنابة توجب ثقلاً وكسلاً والغسل يحدث له نشاطاً وخفة وقد صرح افاضل الأطباء بان الاغتسال بعد الجماع يعيد الى البدن ويخلف عليه ماتحلل منه وانه انفع شيء للبدن والروح، وتركه مضر. (اعلام الموقعين: ۱/۳۰-۳۱، ط: دار الحديث القاهرة

و زاد المعاد: ۲۲۸/۴، الجماع من اسباب الصحة، ط: بيروت.

(۲) فتاوی معاصرة [illegible] وت.

(۱) وفيه اشار الشيخ ابن القيم الجوزية حيث قال: [illegible] ـال من خروج المني من انفع شيء

جنابت والا شخص مردہ کے پاس نہ رہے

جنابت والے مرد اور عورت کے لیے غسل کرنے سے پہلے مردہ کے پاس رہنا بہتر نہیں ہے۔(۱)

جنابت والی میت کے منہ میں پانی ڈالنا

''حائضہ میت کے منہ میں پانی ڈالنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۷۹)

جنازہ گاہ میں جنابت کی حالت میں جانا

جنابت کی حالت میں جنازہ گاہ میں جانا جائز ہے، لیکن جنازہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۲)

= للبدن والقلب والروح بل جميع الأرواح القائمة بالبدن فانها تقوى بالاغتسال، والغسل يخلف عليه ما تحلل منه بخروج المني.

وايضاً: فان الجنابة توجب ثقلاً وكسلاً والغسل يحدث له نشاطاً وخفة ولهذا صرح أفاضل الأطباء بأن الاغتسال بعد الجماع يعيد الى البدن قوته ويخلف عليه ما تحلل منه وانه نفع شيء للبدن والروح، وتركه مضر. (اعلام الموقعين: ۳۲/۲، جواب ابن القيم المفصل عن باب الغسل من المني، ط: دار الحديث قاهرة.

☜ زاد المعاد: ۲۲۸/۴، الجماع من اسباب الصحة، ط: بيروت.

☜ فتاوى معاصرة: ۲۲۸/۱، ط: المكتبة الاسلامي بيروت.

(۱) ويخرج من عنده الحائض والنفساء والجنب. (الدر المختار مع الرد: ۱۹۳/۲، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد).

☜ البحر الرائق: ۱۷۱/۲، كتاب الجنائز، (مايصنع بالمحتضر)، ط: سعيد.

☜ حاشية الشلبي على تبيين الحقائق: ۵۶۱/۱، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد

(۲) ويحرم بالحدث الاكبر دخول مسجد لا مصلى عيد وجنازة. (شامي: ۱۷۱/۱، كتاب الطهارة، مبحث الغسل مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق ۱۹۵/۱، كتاب الطهارة [مبحث الغسل] ط: سعيد كراتشي

☜ الفتاوى الهندية ۳۸/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية كوئته.

جنازہ میں امام کی تکبیر کے بعد آئے

☆ اگر کوئی شخص جنازہ کی نماز میں اس وقت آئے جب کہ امام تکبیر اولی کہہ چکا ہو اور ثناء پڑھنے میں مصروف ہو یا دوسری تکبیر بھی ہو چکی ہو اور امام درود شریف پڑھ رہا ہو یا تیسری تکبیر بھی ہو چکی ہو اور امام دعا پڑھنے لگا ہو تو مقتدی آتے ہی کوئی تکبیر نہ کہے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے، اور اس کے ساتھ تکبیر کہے، اور اگر انتظار نہیں کیا اور تکبیر کہہ لی تو نماز فاسد نہیں ہوگی، لیکن یہ تکبیر جنازہ کی نماز کی تکبیروں میں شمار نہیں کی جائے گی۔ (۱)

☆ جنازہ کی نماز میں بعد میں شامل ہونے والے کو چاہئے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد رہی ہوئی تکبیروں کو پورا کرے، بشرطیکہ جنازہ کو زمین سے نہ اٹھالیا گیا ہو، اگر جنازہ اٹھالیا گیا ہے تو سلام پھیردے اور رہی ہوئی تکبیروں کو پورا نہ کرے۔ (۲)

☆......اگر مقتدی اس وقت پہنچے جب کہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہو، لیکن

---

(۱) والمسبوق ببعض التكبيرات لايكبر في الحال بل ينتظر تكبير الامام ليكبر معه كما لاينتظر الحاضر في حال التحريمة...... لم يكبر ان ما فاتهما بعد الفراغ نسقا بلادعاء ان خشيا رفع الميت على الاعناق.

قوله: لايكبر في الحال فلو كبر كما حضر ولم ينتظر لاتفسد عندهما لكن مااداه غير معتبر.

(ردالمحتار على الدر: ۲/۲۱۶-۲۱۷، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد)

البحر الرائق: ۲/۱۸۵، كتاب الجنائز، [الصلاة على الميت] ط: سعيد

(خلاصة الفتاوى: ۱/۲۲۳، كتاب الصلاة، جنس آخر في مسائل الجنازة، ط: رشيدية كوئٹه).

(۲) والمسبوق ببعض التكبيرات لايكبر في الحال بل ينتظر تكبير الامام ليكبر معه كما لاينتظر الحاضر في حال التحريمة......لم يكبر ان فاتهما بعد الفراغ نسقا بلادعاء ان خشيا رفع الميت على الاعناق.

قوله: لايكبر في الحال فلو كبر كما حضر ولم ينتظر لاتفسد عندهما لكن مااداه غير معتبر.

(ردالمحتار على الدر: ۲/۲۱۶-۲۱۷، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد)

البحر الرائق: ۲/۱۸۵، كتاب الجنائز [الصلاة على الميت] ط: سعيد. (خلاصة الفتاوى ۱/۲۲۳، كتاب الصلاة، جنس آخر في مسائل الجنازة، ط: رشيدية كوئٹه)

ابھی تک سلام نہ پھیرا ہو تو امام کے ساتھ شامل ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد چار دفعہ " اللہ اکبر " کہہ کر سلام پھیر دے۔(۱)

جنبی کا تفسیر کی کتاب کو چھونا

''تفسیر کی کتاب جنبی کے لیے چھونا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۱)

جنبی کا حدیث کی کتاب پڑھنا

جنبی کا حدیث کی کتاب چھونا اور پڑھنا جائز ہے، مگر خلاف اولی ہے۔(۲)

---

(۱) وان جاء بعد ما كبر الرابعة فاتته الصلاة عندهما وعندابى يوسف يكبر فاذا سلم الامام قضى ثلث تكبيرات وذكر فى المحيط ان عليه الفتوى (حلبى كبير: ۵۰۶، كتاب الصلاة، بحث الجنائز، ط: نعمانية كوئته)

الفتاوى الهندية: ۱/۱۶۵، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت ط: رشيدية كوئته

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/۱۹۲، ط: رشيدية

اذا جاء المأموم فوجد الامام قد فرغ من التكبيرة الاولى واشتغل بالثناء او الثانية، واشتغل بالصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم او الثالثة، واشتغل بالدعاء فلا يكبر فى الحال بل ينتظر امامه ليكبر معه، فان لم ينتظره وكبر فلا تفسد صلاته، ولكن لا تحتسب هذه التكبيرة ثم بعد سلام الامام يأتى المسبوق بالتكبيرات التى فاتته ان لم ترفع الجنازة فورا، فان رفعت فورا سلم ولا يقضى ما فاته من التكبيرات فلو جاء بعد ان كبر الامام التكبيرة الرابعة وقبل ان يسلم فالصحيح ان يدخل معه ثم يتمم بعد سلامه على السابق. (الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۵۲۶)، اذا فات المصلى تكبيرة او اكثر مع الامام، ط: داراحياء التراث العربى).

(۲) ويكره له مس كتب التفسير ومس كتب الفقه وماهو من كتب الشريعة: والمشائخ المتاخرون رحمهم الله وسعوا مس كتب الفقه وفى الظهيرية والمستحب ان يكون متوضأ. (الفتاوى التاتارخانية: ۱/۱۲۳، كتاب الطهارة، ومما يتصل بخروج المنى مسائل الاحتلام، نوع متفرقات، ط: قديمى)

المحيط البرهانى: ۱/۲۳۷، كتاب الطهارات، الفصل الثالث فى الغسل، ومما يتصل بهذا الفصل بيان احكام الجنابة، ط: ادارة القرآن كراچى.

ردالمحتار: ۱/۱۷۶-۱۷۷، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يطلق الدعاء على مايشمل الثناء، ط: سعيد.

جنبی کا ہاتھ

اگر جنبی کے ہاتھ میں منی وغیرہ کی گندگی نہیں ہے تو پاک ہے، [illegible]
کو چھوئے گا وہ بھی پاک ہے۔(١)

جنبی کے لیے سونا

"جنبی کے لیے کھانا" عنوان کے تحت دیکھیں!(١٧٠)

جنبی کے لیے فقہ کی کتاب چھونا

جنبی کا فقہ کی کتاب چھونا اور پڑھنا جائز ہے، مگر خلاف اولی ہے۔(٢)

(١) عن عائشة قالت كنت اشرب وانا حائض ثم اناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه على
موضع في فيشرب واتعرق العرق وانا حائض ثم اناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه على موضع
في (الصحيح لمسلم : ١٣٣/١ ، كتاب الحيض ، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، ط: قديمي)
☐ واذا عرق الجنب او الحائض في ثوب لم يضره لما روى ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
يضم الحائض من نسائه بالاتزار ، ثم كان يعانقها طول الليل ، والحر حر الحجاز فكانا يعرقان
لامحالة، ولم يتحرز رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرقها ، ولانه ليس على بدن الانسان
لجنب والحائض نجاسة عينية فهو واعضاء المحدث سواء.
لمبسوط للسرخسي : ١٨٩/١--١٩٠ ، كتاب الطهارة ، باب الوضوء والغسل ، ط: رشيدية
☐ وفي شرح السنة فيه جواز مصافحة الجنب ومخالطته وهو قول عامة العلماء.(مرقاة المفاتيح
٢/ ٢٠، كتاب الطهارة ، باب مخالطة الجنب والحائض ، الفصل الاول ،ط: مكتبة امدادية ملتان)
(٢) ويكره له مس كتب التفسير ومس كتب الفقه وماهو من كتب الشريعة : والمشائخ
لمتاخرون رحمهم الله وسعوا مس كتب الفقه وفي الظهيرية والمستحب ان يكون متوضا
(الفتاوى التاتارخانية: ١٢٣/١ ، كتاب الطهارة ، ومما يتصل بخروج المني مسائل الاحتلام
نوع متفرقات ، ط: قديمي)
☐ المحيط البرهاني : ٢٣٧/١ ، كتاب الطهارات ، الفصل الثالث في الغسل ، ومما يتصل بهذا
لفصل بيان احكام الجنابة ،ط: ادارة القرآن كراچي
☐ رد المحتار: [illegible] ، ابحاث الغسل ، مطلب يطلق الدعاء على
[illegible] الفعل الثناء ، ط: سعيد.

جنبی کے لیے قرآن دیکھنا

''حیض والی عورت کے لیے قرآن دیکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۱۱)

جنبی کے لیے کھانا

اگر جنابت کے بعد غسل سے پہلے کھانے پینے اور سونے کا اتفاق ہو یا دوبارہ جماع کا ارادہ ہو تو اپنے عضو مخصوص کو دھو کر وضو کر لیا جائے۔(۱)

جنبی کے لیے مسجد کے اندر جانا منع ہونے کی وجہ

جنبی (ناپاک) اور حیض و نفاس والی عورت کا مسجد کے اندر جانا ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مسجد نماز اور اللہ کا ذکر کرنے کی جگہ ہے، اور دین کی نشانی اور اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہے، اور کعبہ کا ایک نمونہ ہے، اس لیے اس کے اندر ایسی ناپاک حالت میں جانا جائز نہیں ہے۔﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ (۲)

---

(۱) "وعن ابن عمر قال ذكر عمر بن الخطاب رضي الله عنه لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه تصيبه الجنابة من الليل فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغسل ذكرك ثم نم" مشكاة المصابيح : ۳۹، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، ط: قديمي

☐ الفتاوى التاتارخانية : ۱/۱۲۳، كتاب الطهارة، ومما يتصل بخروج المني مسائل الاحلام، نوع متفرقات، ط: قديمي.

☐ المحيط البرهاني : ۱/۲۳۷، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في الغسل، ومما يتصل بهذا الفصل بيان احكام الجنابة، ط: ادارة القرآن كراتشي.

(۲) لما كان تعظيم شعائر الله واجبا ومن الشعائر الصلاة والكعبة والقرآن وكان أعظم التعظيم ان لا يقرب منه الانسان الا بطهارة كاملة وتنبه النفس بفعل مستأنف وجب ان لا يقربها الا متطهر ... ووجب ان يتأكد الامر في الحدث الاكبر، فلا يجوز نفس القراءة ايضا ولا ان يدخل المسجد جنب او حائض لان المسجد بنيها للصلاة والذكر وهو من شعائر الاسلام، ونموذج الكعبة. (حجة الله البالغة : ۱/۵۰۰، كتاب الطهارة، ما يباح للجنب والمحدث وما لا يباح لهما، ط. زمزم پبلشر كراتشي)

جنبی مرجائے

اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں مرجائے تو اس کو بھی عام میت کی طرح صرف ایک ہی غسل دیا جائے گا، جنابت اور غیر جنابت کے غسل میں کوئی فرق نہیں ہے۔(۱)

جنبی نے پانی کی بالٹی میں ہاتھ ڈال دیا

اگر جنبی آدمی کے ہاتھ میں ظاہری طور پر نجاست لگی ہوئی نہیں تھی تو ہاتھ پاک ہے، ایسی حالت میں بالٹی میں ہاتھ ڈال کر پانی لینے سے پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ مگر ہاتھ ڈالنے سے پانی مستعمل ہوجائے گا، اس سے غسل کرنا درست نہیں ہوگا؛ اس لیے ہاتھ دھوکر بالٹی میں ڈالنا چاہیے۔ البتہ اگر ہاتھ ڈالے بغیر بالٹی سے پانی لینے کی اور کوئی صورت نہ ہو تو ایسی مجبوری میں یہ پانی مستعمل شمار نہیں ہوگا۔(۲)

☆......اور اگر جنبی کے ہاتھ پر ظاہری طور پر نجاست لگی ہوئی تھی تو ہاتھ

---

(۱) ويجرد كما مات قول المصنف بلا مضمضة واستنشاق هذا لو كان طاهرا اما لو كان جنبا او حائضا او نفساء فعلا تتميما للطهارة. وفي حاشية الرملي اطلاق المتون والشروح يشمل من مات جنبا وكذلك اطلاق الفتاوى والعلة تقتضيه ولم ار من صرح به لكن الاطلاق يدخله وفي حاشية مسكين انهما لا يفعلان وعزاه الى الزيلعي ...فما ذكره الخلخالي اى في شرح القدورى من ان الجنب يمضمض ويستنشق غريب مخالف لعامة الكتب. (منحة الخالق على هامش البحر الرائق: ۱۷۱/۲-۱۷۲، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

☐ رد المحتار على الدر: ۱۹۲/۲، كتاب الجنائز، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد.

☐ مراقي الفلاح: ۵۶۸، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمي.

(۲) "بان يغسل بعض اعضائه او يدخل يده او رجله في جب لغير اغتراف ونحوه فانه يصير مستعملا لسقوط الفرض اتفاقا.

وفي الشامية تحت قوله بان يغسل:... في الخلاصة وغيرها ان كان اصبعا او اكثر دون الكف لا يضر قال في الفتح ولا يخلو من حاجته الى تامل وجهه. (رد المحتار على الدر: ۲۰۰/۱، كتاب الطهارة، مبحث الماء المستعمل، ط: سعيد)

☐ حاشية الطحطاوي على الدر: ۱۱۰/۱، كتاب الطهارة، مبحث الماء المستعمل، ط: سعيد.

☐ مرقاة المفاتيح: ۳۳/۲، ط: مكتبه امداديه ملتان.

ناپاک ہے، ایسی حالت میں ہاتھ دھوئے بغیر بالٹی میں ہاتھ ڈال کر پانی لینے سے پانی ناپاک ہو جائے گا، اس سے وضو اور غسل ناجائز ہوگا۔ (۱)

جن چیزوں سے جماع کی لذت حاصل نہیں ہوتی ہے

"جماع کی لذت جن چیزوں سے حاصل نہیں ہوتی ہے" عنوان کے تحت دیکھیں

جن کی عورت سے صحبت کرنا

"جنیہ سے صحبت کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۷۳)

جن نے کسی عورت سے صحبت کی

☆ اگر کسی جن نے کسی عورت سے خواب میں صحبت کی، اور اس سے اسے اس طرح لذت محسوس ہوئی جس طرح شوہر کے ساتھ صحبت سے حاصل ہوتی ہے، اگر عورت کو اس صورت میں انزال ہوا اور منی نکلی تو غسل واجب ہوگا۔ اور اگر انزال نہیں ہوا تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

---

(۱) المحدث او الجنب اذا ادخل يده في الاناء للاغتراف وليس عليها نجاسة لايفسد الماء يعني لا ينجس ولا يصير الماء مستعملا. (حلبي كبير: ۱۳۲، الماء المستعمل، فصل في الاسئار، ط: نعمانية).

☜ ولو ادخل الصبي يده في الاناء ان علم انها طاهرة بان كان معه من يراقبه جاز التوضي بذلك الماء وان علم ان فيها نجاسة لم يجز وان حصل الشك لا يتوضأ به استحسانا اي لاجل التنزه والاحتياط (حلبي كبير: ۹۰، كتاب الطهارة، فصل في احكام الحياض، ط: نعمانية)

☜ البحر الرائق: ۱/۱۸، كتاب الطهارة سنن الوضوء، ط: سعيد.

☜ المبسوط للسرخسي: ۱/۲۱۳، كتاب الطهارة باب الوضوء والغسل، ط: رشيدية.

(۲) ولو قالت معي جني يأتيني في النوم مرارا واجد ما اجد اذا جامعني زوجي لا غسل عليها ولكن فتح القدير ولا يخفى انه مقيد بما اذا لم تر الماء فان رأته صريحا وجب كأنه احتلام (البحر الرائق ۱/۵۹، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

☜ فتح القدير ۱/۶۹، كتاب الطهارة، فصل في الغسل ط: رشيدية

☜ شرح ملا مسكين على الكنز ۱/۵۷، ط سعيد

اور اگر جن آدمی کی شکل میں ظاہر ہوا اور ظاہر ہوکر اس نے مرد کی طرح عورت سے بیداری کی حالت میں صحبت کی تو اس صورت میں صرف اس جن کے حشفہ داخل کر دینے سے اس عورت پر غسل واجب ہوگا، خواہ عورت کو انزال ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں غسل واجب ہوگا۔ (۱)

جنون ختم ہونے کے بعد غسل کرنا

جنون ختم ہونے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ (۲)

جنیہ سے صحبت کرنا

اگر جنیہ عورت ظاہری شکل میں نظر آئے اور کوئی مرد اس سے صحبت کرے تو اس پر غسل واجب ہوگا۔ (۳)

(۱) قوله اذا لم يظهر لها في صورة الآدمي، أقول هذا القيد مأخوذ من شرح المنية لابن امير حاج الحلبي حيث قال ينبغي ان يكون هذا اذا لم يظهر لها في صورة آدمي اما اذا ظهر لها في صورة رجل من بني آدم فانه يجب عليها الغسل بمجرد ايلاج قدر الحشفة من ذكره وكذا اذا ظهر للرجل من الانس جنية في صورة آدمية فوطئها فانه يجب عليه الغسل بمجرد ايلاج حشفة فيها الحاقا له بايلاج آدمي لآدمية لوجود المجانسة الصورية (منحة الخالق على هامش البحر: ۱/ ۵۸، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط: سعيد)

ح عمدة الرعاية: ۱/ ۳۶۱، ط: دار الكتب العلمية.

ح فتح المعين على شرح ملا مسكين على كنز: ۱/ ۵۷، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعيد.

(۲) وندب لمجنون افاق وكذا المغمى عليه. (رد المحتار على الدر: ۱/ ۱۷۰، كتاب الطهارة، ط: سعيد)

ح الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۶، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، ومما يتصل بذلك مسائل ط: رشيدية

ح مراقي الفلاح، ص: ۳۶، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي

(۳) اذا ظهر للرجل من الانس جنية في صورة آدمية فوطئها فانه يجب عليه الغسل بمجرد ايلاج حشفة فيها الحاقا له بايلاج آدمي لآدمية لوجود المجانسة الصورية. (منحة الخالق على هامش البحر: ۱/ ۵۸، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط: سعيد)

ح عمدة الرعاية: ۱/ ۳۶۱، ط: دار الكتب العلمية

ح فتح المعين على شرح ملا مسكين على كنز: ۱/ ۵۷، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعيد

ج

چاروں قل حیض میں پڑھنا

''حیض میں آیت الکرسی پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۵)

چالیس دن سے پہلے خون بند ہو جائے

اگر نفاس کا خون چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے تو فوراً غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔ اور اگر غسل کرنا نقصان دہ ہو تو تیمم کر کے نماز شروع کر دے۔ ہرگز ہرگز کوئی نماز قضا نہ کرے۔(۱)

چاند گرہن

چاند گرہن کے وقت خسوف کی نماز کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

چھپکلی جسم پر گر جائے

جسم پر چھپکلی گرنے پر یہ عقیدہ رکھنا کہ جب تک سونے کی چیز یا زیور پانی میں ڈال کر غسل نہیں کرے گا تو پاک نہیں ہوگا، یہ عقیدہ غلط ہے۔(۳)

(۱) واذا طهرت قبل الاربعين اغتسلت وصلت بناء على الظاهر لان معاودة الدم موهوم فلا يترك المعلوم بالموهوم (بدائع الصنائع ۱/۴۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ابحث النفاس، ط سعيد)

المبسوط للسرخسی ۲/۳۲، كتاب الصلاة، باب المستحاضة، ط رشيدية

المبسوط للشيباني ۲/۳۲، كتاب الصلاة، باب المستحاضة، ط رشيدية

(۲) وكذا لنفية الرمي وعند دخول مكة لطواف الزيارة ولصلاة كسوف وخسوف. (رد المحتار ۱/۰۵، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يطلق الدعاء على مايشمل الثناء، ط سعيد

البحر الرائق ۱/۶۶، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط سعيد

مراقي الفلاح ص ۰۶، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط قديمي

(۳) آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳/۱۱۴-۱۱۵، ط مکتبہ لدھیانوی۔

چھ مہینے کے اندر دو بچے پیدا ہوں

"جڑواں بچے" عنوان کے تحت دیکھیں (۱۴۸)

چھینٹا

☆ وضو اور غسل کرنے والے کے پانی کا چھینٹا پاک ہے، اس سے کوئی چیز ناپاک نہیں ہوتی، البتہ اتنے زور سے پانی مارنا کہ قریب والے پر چھینٹے گریں مناسب نہیں۔

☆ عام طور پر غسل کے وقت نیچے سے تھوڑی بہت چھینٹیں اٹھ کر پانی میں گرتی ہیں، اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا، اس سے غسل کرنا صحیح ہے، کیوں کہ استعمال کیا ہوا پانی دوسرے پانی سے کم ہو تو وہ پاک کرنے والا ہے۔ البتہ استعمال کیا ہوا پانی اگر زیادہ ہے یا دونوں برابر ہیں تو اس سے غسل کرنا درست نہیں ہے۔(۱)

☆ غسل خانے کی دیواروں پر جو چھینٹیں پڑتی ہیں اس سے غسل پر کوئی اثر نہیں پڑتا، غسل ہو جاتا ہے، وہم نہیں کرنا چاہیے۔(۲)

(۱) جنب او اغتسل وانتضح من غسالته في انائه او على ثوبه قطرات صغار لايستبين اثرها في الماء وفي الثوب لاينجسها واذا استبان اثرها وهي مالذا جمعت كانت اكثر من قدر الدرهم ينجسه هكذا روي الحسن عن ابي حنيفة رحمه الله وذكر هذه المسئلة في المبسوط وقال : ان كان الواقع قليلا لايفسد الماء وان كان كثيرا يفسده وتكلموا في حد القليل والكثير روى عن محمد رحمه الله انه قال مثل رؤس الابر واطراف الابر فهو قليل وان زاد على ذلك فهو كثير. (الفتاوى التاتارخانية: ۱/۱۵۱، كتاب الطهارة، الفصل الرابع في المياه، نوع آخر في الحباب والاواني، ط: قديمي)

☆ المحيط البرهاني: ۱/۲۶۸، كتاب الطهارات، الفصل الرابع في المياه، نوع آخر في الحباب والاواني، ط: ادارة القرآن كراچي.

☆ البحر الرائق: ۱/۴۷، كتاب الطهارة، (ابحاث الغسل)، ط: سعيد كراچي

(۲) المشقة تجلب التيسير واعلم ان اسباب الاختلاف في العبادات وغيرها تسعة ... وكذا ... العسر وعموم البلوى كالصلاة مع النجاسة المعفو عنها عما دون ربع الثوب ... اذا تعرق فيه النجاسة لعرق حيطانها وكونها وتقاطرمنه. (الاشباه والنظائر: ۷۷-۷۸-۸۰، ط قديمي) =

☆ غسل کرنے والے کی چھینٹ پاک ہے، اگر حوض میں گر جائے تو
حوض کا پانی ناپاک نہیں ہوگا۔(۱)

= البحر الرائق ۱/۲۲۲، کتاب الطهارة، باب تطهير الانجاس، جلدة آدمي او قدر الظفر وقع في الماء، ط سعيد
الفتاوى الهندية ۱/۴۷، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة واحكامها، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: رشيدية.
فتاوى دار العلوم ديوبند: ۱/۱۲۸، ط: دار الاشاعت، ط جديد تحقيق وتخريج.

(۱) جنب اغتسل فانتضح من غسله شئ في انائه لم يفسد عليه الماء اما اذا كان يسيل منه سيلانا افسده، وكذا حوض الحمام على قول محمد رحمه الله لا يفسده ما لم يغلب عليه يعني لا يخرجه من الطهورية. (الفتاوى الهندية: ۱/۲۳، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني في ما لا يجوز به التوضؤ، ط: رشيدية).
المحيط البرهاني: ۱/۲۶۸، کتاب الطهارات، الفصل الرابع في المياه، نوع آخر في الحياض والاواني، ط: ادارة القرآن کراچی.
الفتاوى التاتارخانية: ۱/۱۵۱، کتاب الطهارة، الفصل الرابع في المياه، نوع آخر في الحياض والاواني، ط: قديمي.

ح

حائضہ پر دم کرنا

حیض یا نفاس والی عورت پر قرآن پاک پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔(۱)

حائضہ پر روزہ کی قضا لازم ہونے کی وجہ

اگر عورت کو رمضان المبارک میں حیض آجائے تو اس دوران جتنے روزے رہ گئے رمضان کے بعد ان روزوں کو قضا کی نیت سے رکھنا فرض ہے، لیکن رمضان اور غیر رمضان میں حیض کی وجہ سے جتنی نمازیں فوت ہوجاتی ہیں ان کی قضا لازم نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ حیض عبادت کے منافی چیز ہے، اس میں عبادت کرنا جائز نہیں ہے، اور پاکی کے زمانے میں وقتی نماز ادا کرنا کافی ہوجاتا ہے، کیوں کہ وہ ہر روز اپنے اپنے وقت پر فرض ہوتی ہے، لیکن روزہ پورے سال میں ہر روز فرض نہیں ہوتا، بلکہ سال میں صرف ایک مہینہ روزہ رکھنا فرض ہوتا ہے، اگر حیض کے دنوں کے روزے بھی ساقط کیے جائیں اور قضا لازم نہ ہو تو اس کا تدارک اور تلافی نہیں ہوسکے گی، اور روزوں کی مصلحت اس سے فوت ہوجائے گی؛ اس لیے پاکی کے زمانے میں ان روزوں کو

---

(۱) رقية في غلاف متجاف لم يكره دخول الخلاء به والاحتراز افضل. قال الشامي: الظاهر ان المراد بها ما يسمونه الان بالهيكل والحمائلي المشتمل على الآيات القرآنية فاذا كان غلافه منفصلا عنه كالمشمع ونحوه جاز دخول الخلاء به ومسه وحمله للجنب ويستفاد منه ان ما كتب من الآيات بنية الدعاء والثناء لا يخرج عن كونه قرآنا بخلاف قراءته بهذه النية فالنية تعمل في غير المنطوق لا المكتوب. (الدر المختار مع الرد: ١/١٧٨، كتاب الطهارة، ط: سعيد)

☜ ولاباس لحائض وجنب بقراءة ادعية ومسها وحمله وذكر الله تعالى وتسبيح (الدر مع الرد ١/٢٩٣، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☜ اما اذا قرأه على قصد الثناء او افتتاح امر لايمنع في اصح الروايات ولو انه قرأ الفاتحة على سبيل الدعاء او شيئا من الآيات التي فيها معنى الدعاء ولم يرد به القراءة فلا باس به (البحر ١/١٩٩، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

رکھنا واجب ہوتا کہ روزوں کا وہ فائدہ حاصل ہو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں (یا ہم) پر اپنی رحمت اور احسان سے بندوں کے فائدے کے لیے روزوں میں رکھا ہے۔(۱)

حائضہ کے لیے قرآن پڑھنا منع ہے

جنابت یعنی ناپاکی اور حیض ونفاس دونوں ایسی حالتیں ہیں جن کو اللہ (کے) قرب کے ساتھ منافات ہے، جنابت اور حیض ونفاس میں نجاست وناپاکی سے اختلاط ہوتا ہے، اور نماز وقرآن کریم کا پڑھنا اللہ تعالیٰ سے ہم کلام (بات) ہونے کا مرتبہ ہے، اور انسان اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف اس وقت حاصل کر سکتا ہے جب کہ ہر قسم کی نجاستوں سے پاک صاف ہو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اس کو ناپاکی

(۱) واما حكم الحيض والنفاس فمنع جواز الصلاة والصوم وقراءة القرآن ومس المصحف الا بغلاف ودخول المسجد والطواف بالبيت لما ذكرنا في الجنب الا ان الجنب يجوز له اداء الصوم مع الجنابة ولا يجوز للحائض والنفساء لان الحيض والنفاس اغلظ من الحدث او على السعي غير معقول المعنى وهو قوله صلى الله عليه وسلم تقعد احداهن شطر عمرها لا تصوم ولا تصلي او ثبت معلولا بدفع الحرج لان ورود الدم يضعفهن مع انهن خلقن ضعيفات في الجبلة فلو كلفن بالصوم لا يقدرن على القيام به الا بحرج وهن لا يقضين الصلاة لان الحيض يتكرر في كل شهر ثلاثة ايام الى العشرة فتحرج في قضائها ولا حرج في قضاء صيام ثلاثة ايام او عشرة ايام في السنة (بدائع الصنائع ۱/۴۴، كتاب الطهارة، فصل في تفسير الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: سعيد)

☜ تقضي الصوم لزوما دون الصلاة لان في قضاء الصلاة حرجا بتكررها في كل يوم وتكرر الحيض في كل شهر بخلاف الصوم حيث يجب في السنة شهرا واحدا والمرأة لا تحيض عادة في الشهر الا مرة فلا حرج وانما وجب عليها قضاء الصوم وان نفست رمضان كله لان وجوده في رمضان كله نادر فلا يعتبر (البحر الرائق ۱/۱۹۳، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☜ المحيط البرهاني ۱/۲۰۱، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاحكام التي تتعلق بالحيض، ط: ادارة القرآن كراچي

☜ تبيين الحقائق ۱/۱۶۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

... ہے۔(۱)

حائضہ کے لیے نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

"... حائضہ کے لیے قرآن پڑھنا منع ہے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۷۸)

حائضہ کے ہاتھ کا کھانا پینا

... حائضہ عورت کے ہاتھ کا کھانا پینا حلال ہے، کھانا جائز ہے۔

... حائضہ عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہ کھانا یہودیوں کا دستور ہے،

... نوں کا نہیں، اس لیے یہودیوں کی مشابہت سے بچنا ضروری ہے۔(۲)

حائضہ میت کے منہ میں پانی ڈالنا

جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں موت واقع ہو جائے تو بھی غسل دیتے

... كان تعظيم شعائر الله واجبا ومن الشعائر الصلاة والكعبة والقرآن وكان اعظم التعظيم ان لا
... به الانسان الا بطهارة كاملة وتنبه النفس بفعل مستانف وجب ان لا يقربها الا متطهر
... ب ... وكد الامر في الحدث الاكبر . فلا يجوز نفس القراءة ايضا، ولا ان يدخل المسجد جنب
... منعر ... المسجد منهيا للصلاة والذكر وهو من شعائر الاسلام، ونموذج الكعبة. (حجة الله
... ١ / ٥٠٠، كتاب الطهارة، ما يباح للجنب والمحدث وما لا يباح لهما، ط: زمزم پبلشر كراچی)
... ح ... المسح من القراءة لتعظيم القرآن ومحافظة حرمته ... ليكره ذلك كله. (بدائع
... صنائع ١ / ٣٨، كتاب الطهارة، ط: سعيد.)
... ح ... ۳۹، باب الغسل جنبی وحائض کے لئے قرآن کریم اور نماز پڑھنا ناجائز ہونے کی وجہ: ۵۶، کتب
... ...

... ولايكره طبخها ولا استعمال ما مسته من عجين او ماء او غيرها الا اذا توضات بقصد القربة
... فهو مستحب ... ولاينبغي ان يعزل عن فراشها لان ذلك يشبه فعل اليهود. (البحر الرائق:
... ١ / ٢٠١، كتاب الطهارة ، كتاب الحيض ، مايمنعه الحيض ، ط: سعيد)
... رد المحتار على الدر: ١ / ٢٩٢، كتاب الطهارة ، مطلب لو افتى مفت في شئ من هذه
... المسائل، ط. سعيد.
... حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ، ص: ١٣٥، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس
... والاستحاضة ، ط. قديمي.

وقت منہ اور ناک میں پانی ڈالنا درست نہیں ہے۔ البتہ دانتوں اور ناک میں تر کپڑا
پھیر دیا جائے تو بہتر ہے، ضروری نہیں۔ (۱)

حجامہ کے بعد غسل کرنا

حجامہ کرانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ (۲)

حدث اصغر

وضو نہ ہونے کی حالت کو "حدث اصغر" کہتے ہیں۔ اور حدث اصغر میں بھی نماز پڑھنا، سجدۂ تلاوت اور سجدۂ شکر ادا کرنا طواف کرنا قرآن مجید کو چھونا منع ہے۔
البتہ اس حالت میں زبانی تلاوت جائز ہے۔ (۳)

---

(۱) وبمجرد كما مات قول المصنف بلامضمضة واستنشاق هذا لو كان طاهرا اما لو كان حا او حائضا او نفساء فعلا تتميما للطهارة. وفي حاشية الرملي اطلاق المتون والشروح يشمل من مات جنبا وكذلك اطلاق الفتاوى والعلة تقتضيه ولم ار من صرح به لكن الاطلاق يدخله وفي حاشية مسكين انهما لا يفعلان وعزاه الى الزيلعي فما ذكره الخلخالي اى في شرح القدوري من ان الجنب يمضمض ويستنشق غريب مخالف لعامة الكتب. (منحة الخالق على هامش البحر الرائق: ۱۷۱/۲- ۱۷۲، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

☐ رد المحتار على الدر: ۱۹۶/۲، كتاب الجنائز، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد.

☐ (حاشية الطحطاوى على الدر: ۳۶۶/۱، باب صلاة الجنازة ط: رشيدية)

(۲) يندب الاغتسال في ستة عشر شيئا وعند الفراغ من حجامة. (حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح. ۱۰۸، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمى).

☐ ردالمحتار على الدر: ۱۷۰/۱، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب في رطوبة الفرج، ط: سعيد

☐ نور الايضاح مع شرحه مراقي الفلاح، ص: ۳۶، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمى كراچى

(۳) يحرم على المحدث غير المتوضئ الصلاة فرضا او نفلا ونحوها كسجود التلاوة وسجود الشكر وخطبة الجمعة وصلاة الجنازة، لقوله صلى الله عليه وسلم: لايقبل الله صلاة احدكم اذا احدث حتى يتوضأ والطواف بالبيت صلاة ومس المصحف كله او بعضه ولو آية، والمحرم هو لمس الاية ولو بغير اعضاء الطهارة واتفق الفقهاء على ان غير المتوضئ يجوز له تلاوة القرآن او النظر اليه دون لمسه كما اجازوا للصبي لمس القرآن للتعلم لانه غير مكلف والافضل التوصل (الفقه الاسلامي وادلته: ۴۴۸/۱-۴۵۰، الفصل الاول في الطهارة، =

حدث اکبر

جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے، ان کے پیدا ہونے سے جو اعتباری
ن انسان کے جسم کو طاری ہوتی ہے اس کو "حدث اکبر" کہتے ہیں۔ اور حدث اکبر
میں نماز پڑھنا، سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر ادا کرنا، طواف کرنا، قرآن مجید کو چھونا اور
پڑھنا اور مسجد میں داخل ہونا منع ہے۔ (۱)

حدث اکبر میں قرآن کی تلاوت کرنا

"حدث اکبر" میں تلاوت کی نیت سے قرآن مجید پڑھنا حرام ہے، اگرچہ
ایک آیت سے بھی کم ہو۔ (۲)

حدث اکبر میں مسجد میں داخل ہونا

حدث اکبر میں مسجد میں داخل ہونا حرام ہے، ہاں اگر کوئی سخت ضرورت ہو تو

والمطلب التاسع: مایحرم بالحدث الاصغر او مایمنع منه غير المتوضئ، ط: رشیدیة)
ح حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱۳۸، باب الحیض والنفاس والاستحاضة، ط
قدیمی کراچی
ح فتح المعین علی شرح ملامسکین: ۱/۱۱۵، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید کراچی
(ویحرم بالجنابة خمسة اشیاء الصلاة ... وقراءة آیة من القرآن ومسها الا بغلاف
ودخول مسجد والطواف. (مراقی الفلاح، ص: ۱۲۷-۱۲۸ کتاب الطهارة، باب الحیض
والنفاس والاستحاضة، ط قدیمی)
ح الدر المختار: ۱/۱۷۲-۱۷۳، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب فی رطوبة الفرج ط: سعید
ح فتح القدیر: ۱/۱۴۶، باب الحیض والاستحاضة ط: رشیدیة کوئٹه
(۲) ویمنع الحیض قراءة القرآن ـــ وشمل اطلاقه الآیة وما دونها وهو قول اکثر اهل العلم من
الصحابة والتابعين. (البحر الرائق: ۱/۱۹۹، کتاب الطهارة، باب الحیض ومایمنعه
الحیض ط: سعید)
ح فتح المعین علی الکنز: ۱/۱۱۵، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط سعید
ح البحر الرائق: ۱/۱۹۵، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید

جائز ہے۔ جیسے کسی شخص کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہو اور نکلنے کے لیے کوئی دوسرا راستہ نہ ہو تو اس کو تیمم کر کے مسجد میں جانا جائز ہے، یا کسی مسجد میں پانی کا چشمہ یا کنواں یا نل وغیرہ ہو، اور اس کے سوا کہیں پانی نہ ہو، تو اس مسجد میں تیمم کر کے جانا جائز ہے۔(۱)

حدیث کی کتاب جنبی کے لیے پڑھنا

جنبی کا حدیث کی کتاب چھونا اور پڑھنا جائز ہے، مگر خلاف اولی ہے۔(۲)

حدیث کی کتاب جنبی کے لیے چھونا

جنبی کا حدیث کی کتاب چھونا اور پڑھنا درست ہے، مگر خلاف اولی ہے۔(۳)

حفظ کرتے ہوئے مخصوص ایام شروع ہو جائیں

اگر لڑکی قرآن مجید حفظ کرتے ہوئے بالغ ہو جائے اور حیض آنا شروع ہو جائے تو قرآن مجید کو تلاوت کرنے کی اور ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ البتہ یاد کیا ہوا یاد رکھنے کے دو طریقے ہیں:

۱- کپڑے وغیرہ جو اپنے بدن پر پہنے ہوئے ہوں ان کے علاوہ سے قرآن

(۱) وكذا اى كما لايجوز للجنب او الحائض والنفساء قراءة القرآن ولامسه لايجوز لهم دخول المسجد بغير ضرورة سواء دخلوا! جلوس فيه او للعبور اى المرور واذا احتلم فى المسجد يتيمم للخروج الا لم يخف وان خاف يجلس مع التيمم للضرورة فان الضرورات تبيح المحظورات. (حلبى كبير، ص: ۵۳-۵۲، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس، ط: نعمانية كوئٹه)
▭ ردالمحتار ۱/۱۷۱-۱۷۲، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب فى رطوبة الفرج، ط: سعيد
▭ البحر الرائق: ۱/۱۹۵، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد
(۳،۲) يكره مس كتب الاحاديث والفقه للمحدث عندهما وعند ابى حنيفة الاصح انه لايكره، المستحب ان لاياخذ كتب الشريعة بالكم ايضا بل يجدد الوضوء كلما احدث وهذا اقرب الى التعظيم. (البحر الرائق: ۱/۲۰۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)
▭ الفتاوى الهندية: ۱/۳۹، كتاب الطهارة، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء وهى ثلاثة، الفصل الرابع فى احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية كوئٹه
▭ ردالمحتار ۱/۱۷۶-۱۷۷، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب فى رطوبة الفرج، ط: سعيد

مجید کھول کر بیٹھے اور قلم یا چھری وغیرہ کسی چیز سے ورق پلٹائے یا کسی دوسرے سے
ورق پلٹوائے، اور قرآن شریف میں دیکھ کر دل دل میں پڑھے، زبان نہ ہلائے۔(۱)
۲۔کوئی تلاوت کر رہا ہو تو اس کے پاس بیٹھ جائے، اور اس سے سنتی رہے،
سننے سے بھی یاد ہو جاتا ہے، یہ طریقے جائز ہیں، اور یاد کیا ہوا محفوظ رکھنے کے لیے
کافی ہوں گے۔(۲)

حمل کے زمانے میں جو خون آتا ہے

حمل کے زمانے میں جو خون آتا ہے وہ حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے، چاہے جتنے
دن آئے۔(۳)

حمل گر جائے

"دوا سے حمل گر جائے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۳۱)

حمل گر جائے اور مدت معلوم نہ ہو

"ناتمام بچہ" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۳۲)

حیض

ہر مہینہ میں عورتوں کے آگے کے راستے سے معمولی خون آتا ہے اس کو حیض

(۱،۲) یجوز للمحدث الذی یقرأ القرآن من المصحف لقلب الاوراق بقلم او عود او سکین.
(البحر الرائق: ۲۰۲/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید)
☐ فتح المعین علی الکنز: ۱۱۵/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید
☐ الفقه الاسلامی وادلته: ۶۲۶/۱، الفصل السابع الحیض والنفاس والاستحاضة، المبحث
الثالث احکام الحیض والنفاس ومایحرم علی الحائض والنفساء، ط: رشیدیه
(۳) ودم الحامل استحاضة. (البحر الرائق ۲۱۸/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید)
☐ الهندیة ۵۲۸/۱، کتاب الطهارات، باب الحیض والاستحاضة، ط: حقانیة ملتان
☐ الجوهرة النیرة ۳۲/۱، کتاب الطهارة باب الحیض ‎|‎ دم النفاس ‎|‎ ط: میر محمد

کہتے ہیں۔(۱)

حیض آ گیا صحبت کے بعد

''صحبت کے بعد حیض آ گیا''عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۷۴)

حیض اور دوا

اگر کوئی عورت حیض کے زمانے کے علاوہ پاکی کے زمانے میں کوئی ایسی دوا استعمال کرے کہ جس سے خون آ جائے وہ حیض نہیں ہے، مثال کے طور پر کسی عورت کو مہینے میں ایک دفعہ پانچ دن حیض آیا ہو، اس کو پندرہ دن بعد دوا کے استعمال سے خون آ جائے وہ حیض نہیں۔(۲)

حیض بند ہونے کے بعد صحبت کا حکم

☆ کسی عورت کی عادت پانچ دن یا نو دن کی تھی اور جتنے دن کی عادت تھی اتنے ہی دن خون آیا پھر بند ہو گیا، تو جب تک عورت غسل نہ کر لے تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے، ہاں اگر خون بند ہونے کے بعد غسل کرنے سے پہلے ایک نماز کا وقت گزر گیا اور ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو گئی تو اس وقت صحبت کرنا درست ہے، اس سے پہلے نہیں، البتہ غسل میں تاخیر کر کے نماز قضا کرنا

(۱) الحیض دم یرخیه رحم المرأة بعد بلوغها فی اوقات معتادة. (البحر الرائق : ۲/ ۲۳۹، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید)

الجوهرة النیرة ۱/ ۳۷، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: میر محمد

بدائع الصنائع : ۱/ ۳۹، کتاب الطهارة، فصل فی تفسیر الحیض والنفاس والاستحاضة واحکامها، ط: سعید.

(۲) واما اذا خرج دم الحیض بسبب دواء فی غیر موعده فان الظاهر عندهم انه لایسمی حیضا" (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة : ۱/ ۱۲۲، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: المکتبة التجاریة الکبری مصر)

منع ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔ (۱)

مسئلہ: اگر کسی عورت کی عادت مثلاً پانچ دن کی تھی اور خون چار ہی دن آ کر بند ہو گیا، تو غسل کر کے نماز پڑھنا واجب ہے، لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہو جائیں تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے، ہو سکتا ہے کہ پھر خون آ جائے۔ (۲)

مسئلہ: اگر پورے دس دن اور دس رات تک حیض آیا، تو جب سے خون بند ہو جائے اسی وقت سے صحبت کرنا درست ہے، چاہے عورت غسل کر چکی ہو یا ابھی غسل نہ کیا ہو، کیوں کہ دس دن رات کے بعد دوبارہ حیض کا خون نہیں آ سکتا۔ (۳)

(۱) ولایحل الوطء ان انقطع الحیض والنفاس عن المسلمة لدونه ای دون الاکثر ولو لتمام عادتها الا باحد ثلاثة اشیاء اما ان تغتسل ... او تتیمم لعذر وتصلی علی الاصح ... او تصیر الصلاة دینا فی ذمتها وذلک بان تجد بعد الانقطاع لتمام عادتها من الوقت الذی انقطع الدم فیه مقدار ما یسع الغسل والتحریمة فما فوقها ولکن لم تغتسل فیه (مراقی الفلاح، ص: ۵۹، کتاب الطهارة، باب الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: قدیمی)

ح فتح القدیر: ۱/۱۷۳-۱۷۴، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: رشیدیة کوئٹه

ح البحر الرائق: ۱/۲۰۳، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید

(۲) ولایحل الوطء ان انقطع الحیض والنفاس عن المسلمة لدونه ای دون الاکثر ولو لتمام عادتها الا باحد ثلاثة اشیاء اما ان تغتسل لان زمان الغسل فی الاقل محسوب من الحیض والغسل خلعت منه واذا انقطع لدون عادتها لایقربها حتی تمضی عادتها لان عوده فیها غالب فلا اثر لغسلها قبل تمام عادتها. (مراقی الفلاح، ص: ۵۹، کتاب الطهارة، باب الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: قدیمی)

ح فتح القدیر: ۱/۱۷۳-۱۷۴، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: رشیدیة کوئٹه

ح البحر الرائق: ۱/۲۰۳، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید

(۳) واذا انقطع الدم لاکثر الحیض حل الوطء بلا غسل لقوله تعالیٰ ولاتقربوهن حتی یطهرن ویستحب ان لایطأها حتی تغتسل. (مراقی الفلاح، ص: ۵۹، کتاب الطهارة، باب الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: قدیمی)

ح فتح القدیر: ۱/۱۷۳-۱۷۵، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: رشیدیة کوئٹه

ح الفتاوی العالمگیریة: ۱/۲۵۰، کتاب الطهارة، الحیض، نوع آخر فی الاحکام التی تعتمد الحیض، ط: قدیمی.

☆ اگر ایک دو دن خون آ کر بند ہو گیا تو غسل کرنا واجب نہیں ہے، وضو
کر کے نماز پڑھ لے، لیکن شوہر کو ابھی صحبت کرنا درست نہیں ہے۔ اگر پندرہ دن گزرنے
سے پہلے دوبارہ خون جاری ہو جائے تو حیض ہونا معلوم ہو جائے گا۔ اس صورت میں
عادت کے مطابق حساب کر کے جتنے دن حیض کے بنتے ہیں ان کو حیض شمار کرے پھر اس
کے بعد غسل کر کے نماز پڑھے۔ اور اگر پورے پندرہ دن درمیان میں گزر گئے اور خون
نہیں آیا تو شروع کے ایک دو دن کا خون استحاضہ کا ہے، اس صورت میں ایک یا دو دن
خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھنی ضروری ہے۔

☆ ...... اگر دس دن مکمل ہونے کے بعد حیض کا خون بند ہوا ہے تو اسی وقت
ہمبستری جائز ہے، مگر مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد کرے۔ (۱)

☆ ...... اور اگر دس دن سے پہلے پاک ہو گئی تو صحبت جائز ہونے کے لیے دو
شرطوں میں سے کسی ایک شرط کا پایا جانا ضروری ہے: ① - یا تو عورت غسل کر لے۔
② - یا خون بند ہونے کے بعد اتنا وقت گزر جائے کہ اس کے ذمہ ایک نماز کی قضا
فرض ہو جائے۔ جب تک ان دونوں شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہیں پائی جائے
گی، ہمبستری حلال نہیں ہوگی۔ (۲)

---

(۱) وإذا انقطع الدم لأكثر الحيض والنفاس حل الوطء بلا غسل. (مراقي الفلاح، ص: ۱۳۶، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي).
□ فتح القدير: ۱/۱۷۴، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: رشيدية كوئٹه
□ الفتاوى التاتارخانية: ۱/۲۵۰، كتاب الطهارة، الحيض، نوع آخر في الأحكام التي تتعلق بالحيض، ط: قديمي.
(۲) ولا يحل الوطء إن انقطع الحيض والنفاس عن المسلمة لدونه أي دون الأكثر ولو لتمام عادتها إلا بأحد ثلاثة أشياء، إما أن تغتسل ... أو تتيمم لعذر وتصلي على الأصح ... أو تصير الصلاة دينا في ذمتها وذلك بأن تجد بعد الانقطاع لتمام عادتها من الوقت الذي انقطع الدم فيه زمنا يسع الغسل والتحريمة فما فوقها ولكن لم تغتسل فيه (مراقي الفلاح، ص: [illegible]، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي).

اور نماز کی قضا تب فرض ہوتی ہے جب خون بند ہونے کے بعد نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے جلدی سے غسل کرکے تکبیر تحریمہ کہہ سکے، پس اگر عصر سے پہلے خون بند ہوا مگر غسل کرکے تکبیر تحریمہ کہنے کے برابر وقت نہ تھا تو سورج غروب ہونے سے پہلے ہمبستری حلال نہیں ہوگی؛ اس لیے کہ سورج غروب ہونے سے پہلے اس کے ذمہ کوئی نماز فرض نہیں ہوئی۔(۱)

حیض روزہ کی حالت میں آجائے

"روزہ کی حالت میں حیض آجائے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۵۱)

حیض روزہ میں آجائے

"روزہ میں حیض آجائے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۵۳)

حیض سے پاک سمجھی جائے گی

☆......اگر عورت خاص حصے پر کپڑا، روئی یا پیڈ رکھتے وقت حائضہ تھی اور جس وقت کپڑا وغیرہ نکالا اس وقت اس پر خون کا نشان نہیں تھا تو اس کی پاکی اسی وقت سے سمجھی جائے گی جب سے اس نے کپڑا وغیرہ رکھا تھا۔(۲)

= الفتاوی التاتارخانیة : ۲۵۲/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، نوع آخر فی الاحکام التی تتعلق بالحیض، ط: قدیمی.

البنایة : ۵۳۷/۱، کتاب الطهارات، باب الحیض والاستحاضة، ط: حقانیة ملتان.

(۱) وان بقی من الوقت مقدار الاغتسال لاغیر اولا یسع الاغتسال فلیس علیها قضاء تلک الصلاة، ولا یحکم بطهارتها بمضی ذلک الوقت حتی تغتسل او یمضی علیها وقت صلاة اخری. (الفتاوی التاتارخانیة : ۲۵۱/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، نوع آخر فی الاحکام التی تتعلق بالحیض، ط: قدیمی).

المبسوط للشیبانی : ۲۶/۲، کتاب الصلاة، باب المستحاضة، ط: رشیدیة.

المبسوط للسرخسی : ۲۶/۲، کتاب الصلاة، باب المستحاضة، ط: رشیدیة.

(۲) واذا وضعت الکرسف فی اول اللیل وهی حائض ونامت فنظرت الی الکرسف حین اصبحت =

☆ اگر کوئی حائضہ عورت سو کر اٹھنے کے بعد اپنے آپ کو پاک پائے، تو جب سے سوئی ہے اسی وقت سے پاک سمجھی جائے گی۔(۱)

حیض شروع ہونے کے لیے خون کہاں تک آنا ضروری ہے؟

"حیض کب شروع ہوتا ہے؟" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۹۶)

حیض کا حکم کب دیا جائے گا؟

☆ جس وقت خون جسم کے ظاہری حصے تک آجائے گا تب حیض ہونے کا حکم دیا جائے گا۔(۲)

= فرات الباص الحالض فعليها قضاء العشاء للتيقن بطهرها من حيث وضعت الكرسف (المحيط البرهاني ۲۰۱/۱، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في بيان انه متى يثبت حكم الحيض والاستحاضة والنفاس، ومما يتصل بهذا النوع من المسائل، ط: ادارة القرآن كراچی،

🗀 الفتاوى التاتارخانية ۲۳۹/۱، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في بيان انه متى يثبت حكم الحيض والاستحاضة والنفاس، ط: قديمي

🗀 ردالمحتار على الدر ۲۹۱/۱، كتاب الطهارة، مطلب لو افتى مفت، ط: سعيد

(۱) لو نامت طاهرة وقامت حائضة حكم بحيضها مذ قامت وبعكسه مذ نامت احتياطا قوله وبعكسه اى عكس التصوير المذكور بان نامت حائضا وقامت طاهرة اى وضعت الكرسف ونامت فلما اصبحت رات عليه الطهر لاعكس الحكم (رد المحتار على الدر: ۲۹۱/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

🗀 المحيط البرهاني ۲۰۱/۱، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في بيان انه متى يثبت حكم الحيض والاستحاضة والنفاس، ومما يتصل بهذا النوع من المسائل، ط: ادارة القرآن كراچی

🗀 الدر المختار ۲۹۱/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

(۲) ومنها خروج الدم الى الفرج الخارج ولو بسقوط الكرسف فما دام يمنع الكرسف خلاص الدم والفرج الخارج لا يكون حيضا" (الفتاوى الهندية ۳۶/۱، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الاول في الحيض، ط: رشيدية)

🗀 فتح المعين على الكنز ۱۰۹/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

🗀 المحيط البرهاني ۲۰۱/۱، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاحكام التي تتعلق بالحيض، ط: ادارة القرآن كراچی.

☆ اور اگر خاص حصے میں روئی یا پیڈ وغیرہ ہو تو اس کا وہ حصہ تر ہو جائے جو جسم کے ظاہری حصے کے مقابل ہے تو بھی حیض ونفاس کا حکم دیا جائے گا۔(۱)

☆ اور اگر روئی یا کپڑا یا پیڈ وغیرہ خاص حصے سے نکالا جائے اور اس کے اندرونی حصے میں خون ہے تب بھی حیض ونفاس کا حکم دے دیا جائے گا، اس لیے کہ نکالنے کے بعد وہ اندرونی حصہ بھی خارجی حصہ بن جاتا ہے۔(۲)

☆ اگر کوئی عورت خاص حصے میں کپڑا، روئی یا پیڈ رکھتے وقت پاک تھی، اور جب اس نے کپڑا وغیرہ نکالا تو اس میں خون کا اثر پایا تو اس صورت میں جس وقت سے اس نے کپڑا وغیرہ نکالا اسی وقت سے اس کا حیض یا نفاس سمجھا جائے گا، اس سے پہلے نہیں۔ اگر اس سے پہلے کوئی نماز فوت ہوگئی ہے تو وہ حیض کے بعد پڑھنا لازم ہوگی۔(۳)

(۱) "وان نفذت البلة الى الخارج فان كان الكرسف عاليا عن حرف الفرج الداخل او كان محاذيا له فذلك حيض" (الفتاوى التاتارخانية: ۲۲۸/۱، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في بيان انه متى يثبت حكم الحيض والنفاس، ط: قديمي)
☆ المبسوط للسرخسي ۱۶۸/۳، كتاب الحيض، فصل حكم الحيض والنفاس متى يثبت، ط رشيدية
☆ المحيط البرهاني ۲۰۰/۱، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض نوع آخر في بيان انه متى يثبت حكم الحيض والاستحاضة والنفاس، ط ادارة القرآن كراجي

(۲) "وهذا كله اذا لم تسقط القطنة او الكرسف فاما اذا سقط وقد ابتل الجانب الداخل كان حيضا بسقطه وسواء نفذت البلة الى الجانب الخارج او لم تنفذ" (الفتاوى التاتارخانية ۲۲۸/۱، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في بيان انه متى يثبت حكم الحيض والنفاس، ط قديمي)
☆ المبسوط للسرخسي ۱۶۸/۳، كتاب الحيض، فصل حكم الحيض والنفاس، ط رشيدية
☆ المحيط البرهاني ۲۰۰/۱، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض نوع آخر في بيان انه متى يثبت حكم الحيض والاستحاضة والنفاس، ط ادارة القرآن كراجي

(۳) "طاهرة رأت على الكرسف اثر الدم يحكم بحيضها من حين الرفع" (الفتاوى الهندية ۱/ ۳۶، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الاول في الحيض، ط رشيدية)
☆ حاشية الطحطاوي على الدر ۱۴۹/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط رشيدية
☆ الدر المختار مع الرد ۲۹۱/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد

☆ اگر کوئی عورت سو کر اٹھنے کے بعد حیض کا خون دیکھے، تو بیدار ہونے کے وقت سے اس کا حیض شروع ہوگا، اس سے پہلے نہیں۔(۱)

☆ اگر کوئی ایسی جوان عورت جس کو ابھی تک حیض نہیں آیا، اپنے شرمگاہ کے حصے سے خون آتے ہوئے دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اس کو حیض کا خون سمجھ کر نماز چھوڑ دے، پھر اگر وہ خون تین دن تین رات سے پہلے بند ہوجائے تو اس کی جس قدر نمازیں چھوٹ گئی ہیں ان کی قضا پڑھنا لازم ہوگی، کیوں کہ تین دن تین رات سے پہلے بند ہونے کی وجہ سے معلوم ہوا کہ وہ حیض کا خون نہیں تھا، بلکہ استحاضہ یعنی بیماری کا خون تھا۔(۲)

حیض کا خون

حیض کی مدت کے اندر لال، پیلا، سبز، مٹیالہ اور کالا جو بھی رنگ آئے سب حیض ہے۔ جب تک پیڈ یا جو کپڑا رکھا جاتا ہے وہ بالکل سفید نہ دکھلائی دے تب تک حیض ہے۔ اور جب پیڈ یا کپڑا بالکل صاف نظر آئے گا تو حیض سے پاک ہوجائے

(۱) لو نامت طاهرة وقامت حائضة حكم بحيضها مذ قامت وبعكسه مذ نامت احتياطا قوله وبعكسه اي عكس التصوير المذكور بأن نامت حائضا وقامت طاهرة اي وضعت الكرسف وباتت فلما اصبحت رأت عليه الطهر لاعكس الحكم (رد المحتار على الدر ۱/۲۹۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد)

☐ الفتاوى الهندية ۱/۳۶، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الاول في الحيض، ط رشيدية

☐ الدر المختار ۱/۲۹۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد

(۲) واذا رأت المبتدأة في سن يحكم ببلوغها فيه تركت الصلاة والصوم عند اكثر مشائخ بخارى (البحر الرائق ۱/۱۹۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد)

☐ فتح القدير ۱/۱۶۳، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط رشيدية كوئته

☐ رد المحتار على الدر ۱/۲۹۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد

☐ علم الفقه ۹۲، حصہ اول، غسل سے متعلق مسائل، کتب خانہ عزیزی دیوبند۔

نی اس کے بعد غسل کر کے نماز پڑھ سکے گی۔(۱)

حیض کا خون آگے کی راہ سے خارج ہو

حیض کے خون کا حیض ہونے کے لیے آگے کی راہ سے نکلنا ضروری ہے، اگر پیچھے کی راہ سے یا بدن کے کسی اور حصے سے خون خارج ہو تو وہ حیض نہیں ہے۔
غرض کہ حیض کے لیے ضروری ہے کہ خون خود نکلے، اس کا کوئی اور سبب نہ ہو، ورنہ وہ حیض نہیں ہوگا۔(۲)

حیض کا خون بند ہونے پر نماز فرض ہونے کا حکم

"خون بند ہونے پر نماز روزہ فرض ہونے کا حکم" عنوان کے تحت دیکھیں!

---

(۱) والمعتبر فی اللون ککدرة وتربية فی مدته سوی بیاض خالص، قیل هو شیء یشبه الخیط الأبیض قال الشامی رحمه الله ان الوان الدماء ستة: هذان (الكدرة والتربية) والسواد والحمرة والصفرة والخضرة. (الدر المختار مع الرد: ۲۸۹/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط سعید)
(۲) البحر الرائق ۱۹۲/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط سعید
(۳) الفتاوی الهندیة: ۳۶/۱، کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الاول الحیض، ط رشیدیة
(۴) وخرج بقوله یقذفه رحم امرأة دم الرعاف والجراحات وما یخرج من الدبر من الفم فانه لیس بحیض (البحر الرائق: ۱۹۰/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط سعید)
(۵) فتح المعین علی الکنز: ۱۰۹/۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط سعید
(۶) وهو دم من الرحم لا لولادة فان رأته من الدبر لایکون حیضا (الفتاوی الهندیة: ۳۶/۱، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الاول فی الحیض، ط رشیدیة کوئٹه)
(۷) وحاصل هذا القید ان الحیض یشترط فیه ان یکون خارجا من قبل المرأة فلو خرج من دبرها، او ای جزء من اجزاء بدنها، فانه لایکون حیضا (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة (۱/ ۱۲۲)، کتاب الطهارة، تعریف الحیض، ط دار احیاء التراث العربی بیروت)

حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا فرض ہے

☆ حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔(۱)

☆ "حیض" کا معنی ہے کسی عورت کے خاص حصے سے خون ...
کی کم سے کم مدت تین دن تین رات ہے، اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ...
اور دو حیضوں کے درمیان کم سے کم مدت پندرہ دن پاک رہتا ہے۔ یعنی ایک ...
بعد پندرہ دن سے پہلے حیض نہیں آسکتا، استحاضہ کا خون آسکتا ہے۔ اور پاکی ...
مدت کی کوئی حد نہیں ہے، ممکن ہے کہ کسی عورت کو پوری زندگی حیض نہ آئے۔(۲)

☆ حیض کی مدت میں خالص سفیدی کے سوا جس رنگ کا بھی ...
آئے حیض سمجھا جائے گا۔(۳)

---

(۱) ومنها انه يلزمها الاغتسال عند انقطاع الدم (المحيط البرهاني ۱/۲۰۳، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاحكام التي تتعلق بالحيض، ط ادارة القرآن كراچی)

☐ البحر الرائق ۱/۱۹۴، كتاب الطهارة، باب الحيض [مايمنعه الحيض]، ط سعيد

☐ رد المحتار على الدر ۱/۲۹۰، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب لو افتى مفت بشئ من هذه الاقوال ... ط سعيد

(۲) واقله ثلاثة ايام بلياليها ... واكثره عشرة بعشر ليال ... واقل الطهر بين الحيضتين ... النفاس والحيض خمسة عشر يوما ولياليها اجماعا ولا حد لاكثره وان استغرق العمر (الدر المختار مع الرد ۱/۲۸۳-۲۸۵، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد)

☐ البحر الرائق ۱/۱۹۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد

☐ الجوهرة النيرة ۱/۳۸-۳۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، [اقل مدة الحيض]، ط سعيد

(۳) وما تراه من لون ككدرة وتربية في مدته المعتادة سوى بياض خالص ... قيل هو شئ يشبه الخيط الابيض ... قال الشامي رحمه الله ان الوان الدماء ستة: هذان (الكدرة والتربية) والسواد والحمرة والصفرة والخضرة (الدر المختار مع الرد ۱/۲۸۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد)

☐ البحر الرائق ۱/۱۹۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد

☐ الفتاوى الهندية ۱/۳۶، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الاول الحيض، ط رشيديه

☆ جس عورت کے حیض کی عادت مقرر ہوئی ہو اس کو اگر عادت سے زیادہ خون آئے مگر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو وہ حیض کا خون سمجھا جائے گا۔ مثال کے طور پر کسی عورت کو پانچ دن حیض آتا ہے اس کو اگر نو دن یا دس دن خون آئے تو یہ سب حیض سمجھا جائے گا۔ اگر کسی عورت کو تین دن یا اس سے زیادہ دن عادت مقرر ہوئی اور عادت کے موافق خون بند ہو جائے، اور یہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ بند رہے اور اس کے بعد دوبارہ خون آئے، تو یہ دونوں خون علیحدہ علیحدہ دو حیض سمجھے جائیں گے۔(۱)

☆ اگر کسی عورت کو دس دن سے کم حیض آ کر بند ہو گیا اور پندرہ دن سے کم بند رہا، اس کے بعد پھر خون آیا تو اگر اس عورت کی عادت مقرر نہیں تو خون آنے کے دن سے دس دن تک حیض سمجھا جائے گا، اور اگر عادت مقرر ہے تو خون آنے کے دن سے عادت کے بقدر حیض سمجھا جائے گا۔

مثال کے طور پر جس عورت کی عادت مقرر نہیں اس کو ایک دن خون آیا، اس کے بعد چودہ دن تک بند رہا اس کے بعد پھر خون آیا تو ایک دن وہ جس میں خون آیا اور نو دن وہ جن میں خون نہیں آیا یہ پورے دس دن حیض سمجھے جائیں گے۔ جس عورت کی عادت سات دن حیض کی ہے اس کو ایک دن خون آیا اور چودہ دن بند رہا تو ایک دن وہ جس میں خون آیا اور چھ دن جن میں خون نہیں آیا، پورے سات دن اس

(۱) وصاحبة العادة في الحيض اذا كانت عادتها عشرة فزاد الدم عليها فالزيادة استحاضة وإن كانت عادتها خمسة فالزيادة عليها حيض معها الى تمام العشرة (بدائع الصنائع ۱/۴۱، كتاب الطهارة، فصل ثم الكلام يقع في تفسير الحيض والنفاس والاستحاضة واحكامها، ط سعيد)

الفتاوى التاتارخانية ۱/۲۶۸، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض نوع آخر في الزيادة والنقصان في ايام الحيض، ط قديمي

الفتاوى الهندية ۱/۳۷، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الاول في الحيض، ط رشيدية

کے حیض سمجھے جائیں گے۔(۱)

☆ حیض بند ہونے یا مدت ختم ہونے پر غسل کرنا فرض ہے۔(۲)

حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل لازم ہونے کی وجہ

حیض کے خون کو اللہ تعالی نے قرآن کریم میں "أذی" یعنی گندگی فرمایا ہے۔
اور جس گندگی سے جسم بار بار آلودہ ہو اس سے انسانی نفس ناپاک ہو جاتا ہے۔
دوسری وجہ یہ ہے کہ خون جاری ہونے سے نرم ونازک پٹھوں کو کمزوری لاحق
ہوتی ہے، اور غسل کرنے سے ظاہری اور باطنی طہارت وپاکی حاصل ہو جاتی ہے۔
پٹھے تروتازہ ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں پہلے کی طرح قوت لوٹ آتی ہے۔(۳)

(۱) فلو رأت متفرقة يوما دما واربعة عشر طهرا ويوما دما كانت العشرة الاولى حيضا يحكم بلوغها ورأت المعتادة قبل عادتها يوما دما وعشرة طهرا ويوما دما فالعشرة التي لم ترفيها حيض ان كانت عادتها العشرة فان كانت اقل ردت الى ايام عادتها. (البحر الرائق ۱/۲۰۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

▭ رد المحتار على الدر ۱/۲۹۰، باب الحيض، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال في مواضع الضرورة طلبا للتيسير كان حسنا، ط: سعيد

▭ العناية ۱/۱۷۷، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية

(۲) ومنها انه يلزمها الاغتسال عند انقطاع الدم التي تتعلق بالحيض. المحيط البرهاني ۱/۲۰۳، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاحكام التي تتعلق بالحيض، ط: ادارة القرآن كراچی

▭ الحادي والعشرون: يوجب الغسل بشرط الانقطاع. (البحر الرائق ۱/۱۹۳، كتاب الطهارة، باب الحيض [ما يمنعه الحيض]، ط: سعيد)

▭ الفتاوى التاتارخانية ۱/۲۵۰، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاحكام التي تتعلق بالحيض، ط: قديمی

(۳) المصالح العقلیہ، ص ۵۶، باب الغسل طہارت حیض کے بعد غسل واجب ہونے کی وجہ، ط: کتب خانہ جمیلی لاہور۔

حیض کا خون پہلی مرتبہ آیا

"خون پہلی مرتبہ آیا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۲۷)

حیض کا مطلب

"حیض" کا معنی لغت میں "جاری ہونا اور بہنا" ہے۔

اور شریعت کی اصطلاح میں اس لفظ سے وہ خون مراد ہوتا ہے جو جوان عورت کے رحم سے معمول کے موافق مزاج صحیح ہونے کی حالت میں نکلتا ہے، کسی مرض یا ولادت کی وجہ سے نہیں۔ اس کو حیض کا خون کہتے ہیں۔ (۱)

اور جو خون عورت کے رحم سے معمول کے خلاف مرض کی وجہ سے نکلتا ہے اس کو "استحاضہ" کہا جاتا ہے۔ (۲)

اور جو خون عورت کے رحم سے بچہ کی پیدائش کے بعد نکلتا ہے اس کو "نفاس" کہتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) قال اهل اللغة اصله السيلان يقال حاض الوادى اى سال فسمى حيضا لسيلانه واما تفسيره شرعا وهو دم ينفضه رحم امرأة سليمة عن داء وصغر. (البحر الرائق ۱/ ۱۹۰، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☆ مراقى الفلاح، ص ۳۹، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط قديمى

☆ حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۱۳۸، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط قديمى

(۲) الاستحاضة سيلان الدم فى غير اوقاته المعتادة (البحر الرائق ۱/ ۱۹۰، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد)

☆ اللباب ۱/ ۵۱۲، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط حقانية ملتان

☆ المحيط البرهانى ۱/ ۳۹۲، كتاب الطهارات، الفصل التاسع فى الحيض، نوع منه فى تفسيره، ط ادارة القرآن كراچى

(۳) والنفاس دم يخرج عقب الولد (تنوير الابصار الدر المختار مع الرد ۱/ ۲۹۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب فى حكم وطء المستحاضة، ط سعيد)

☆ البحر الرائق ۱/ ۲۱۷، كتاب الطهارة، باب الحيض، (احكام النفاس)، ط سعيد

☆ فتح القدير ۱/ ۱۸۸، كتاب الطهارة فصل فى النفاس ط رشيدية

حیض کب شروع ہوتا ہے؟

جب خون سوراخ سے باہر کی کھال میں نکل آئے تب سے حیض شروع ہوتا ہے، اس کھال سے چاہے باہر نکلے یا نہ نکلے، اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ تو اگر سوراخ کے اندر روئی وغیرہ رکھ لے جس سے خون باہر نہ نکلنے پائے، تو جب تک سوراخ کے اندر ہی اندر خون رہے اور باہر والی روئی وغیرہ پر خون کا دھبہ نظر نہ آئے تب تک حیض کا حکم نہیں لگایا جائے گا، اور جب خون کا دھبہ باہر والی کھال پر آ جائے یا روئی وغیرہ کھینچ کر باہر نکال لے اور اس پر دھبہ ہو تب سے حیض کا حساب شروع ہوگا۔ (١)

حیض کو روکنا

اگر صحت کے لیے مضر ہو تو دوائی وغیرہ سے حیض کے خون کو روکنا یا مقررہ وقت سے پہلے لانے کی کوشش کرنا جائز نہیں ہے، کیوں کہ صحت کی حفاظت واجب ہے۔ اور اگر صحت کے لیے مضر نہیں تو دوائی وغیرہ سے حیض کو روکنا یا مقررہ وقت سے پہلے لانے کی کوشش کرنا جائز ہے۔ نفاس کا بھی یہی حکم ہے۔ (٢)

---

(١) اذا وضعت المرأة الكرسف في الفرج الخارج وابتل الجانب الداخل منه دون الجانب الخارج فان ذلك يكون حيضا لانه صار ظاهرا فان وضعته في الفرج الداخل وابتل الجانب الداخل منه دون الجانب الخارج لايكون حيضا (المحيط البرهاني ١/٢٠٠، كتاب الطهارات، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في بيان انه متى يثبت حكم الحيض والاستحاضة والنفاس، ط ادارة القرآن كراچی)

الفتاوى الهندية ١/٣٦، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الاول في الحيض، ط رشيدية)

فتح المعين على الكنز ١/١٠٩، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط سعيد

(٢) لايجوز للمرأة ان تمنع حيضها او تستعجل انزاله اذا كان ذلك يضر صحتها لان المحافظة على الصحة واجبة (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ١/١٢٤، كتاب الطهارة، مباحث الحيض، تعريف الحيض، ط المكتبة التجارية مصر)

حیض کی حالت میں احتلام ہو جائے

☆ اگر حیض کی حالت میں احتلام ہو جائے تو اس وقت غسل کرنا واجب نہیں بلکہ حیض بند ہونے کے بعد ایک ہی غسل واجب ہوگا (۱)

حیض کی حالت میں جانور ذبح کیا

"ذبح" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۳۶)

حیض کی حالت میں خانقاہ میں جانا

"خانقاہ" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۶)

حیض کی حالت میں روئی رکھنا

"پیڈ رکھنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۳۲)

حیض کی حالت میں مدرسہ میں جانا

"مدرسہ" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۶۹)

حیض کی حالت میں مرجائے

☆ اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی حالت میں مر جائے تو اس کو بھی عام میت کی طرح صرف ایک ہی غسل دیا جائے گا۔ حیض اور بغیر حیض کے غسل میں کوئی

(۱) المرأة اذا احست لم ادركها الحيض او الحائض اذا احست لم طهرت فظاهر الجواب ان الغسل يكون منهما جميعا (الفتاوى التاتارخانية ۱۲۱/۱، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط قديمي)
(۲) المحيط البرهاني ۲۲۳/۱، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في الغسل، نوع من هذا الفصل في المتفرقات، ط ادارة القرآن كراچي
(۳) المبسوط للسرخسي ۱۸۹/۱، كتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل، ط رشيديه

فرق نہیں ہے۔(۱)

☆ اگر عورت حیض کی حالت میں مرجائے تو اس کو ایک دفعہ غسل دینا...

☆ عوام میں مشہور ہے کہ جو عورت حیض کی حالت میں مرجائے ... مرتبہ غسل دیا جائے، یہ بات درست نہیں۔ (اغلاط العوام، ص ۸)

حیض کی حالت میں مسجد نبوی میں نہ جائے

''مسجد نبوی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۸۶)

حیض کی حالت میں یہ کام جائز ہیں

☆ حیض ونفاس کی حالت میں بیوی سے پیار کرنا اور بوسہ لینا اور اس کا جھوٹا پانی وغیرہ پینا اور اس سے لپٹ کر سونا اور اس کی ناف اور ناف کے اوپر اور زانو اور زانو کے نیچے کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا جائز ہے، جب کہ کپڑا بھی درمیان میں نہ ہو، اور ناف اور زانو کے درمیان میں کپڑے کے ساتھ ملانا جائز ہے۔(۲)

(۱) ويحرد كما مات قول المصنف بلامضمضة واستنشاق هذا لو كان طاهرا امالو كان حائضا او نفساء فعلا تتميما للطهارة، وفي حاشية الرملي اطلاق المتون والشروح يشمل من مات جنبا وكذلك اطلاق الفتاوى والعلة تقتضيه ولم ار من صرح به لكن الاطلاق يدخل وفي حاشية مسكين انهما لا يفعلان وعزاه الى الزيلعي فما ذكره الحلخالي اى في شرح القدوري من ان الجنب يمضمض ويستنشق غريب مخالف لعامة الكتب (منحة الخالق على هامش البحر الرائق: ۲/ ۱۷۱- ۱۷۲، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

رد المحتار على الدر: ۲/ ۱۹۶، كتاب الجنائز، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد

(حاشية الطحطاوي على الدر: ۱/ ۳۶۶، باب صلاة الجنازة ط: رشيدية)

(۲) وله ان يقبلها ويضاجعها ويستمتع بجميع بدنها ماخلا مابين السرة والركبة (الفتاوى الهندية: ۱/ ۳۹، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية)

البحر الرائق: ۱/ ۱۹۷، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

فتح القدير: ۱/ ۱۶۹، كتاب الطهارات، باب الحيض، ط: رشيدية

☆ حیض کی وجہ سے عورت سے علیحدہ ہو کر سونا یا اس کے اختلاط اور میل جول سے بچنا مکروہ ہے۔ کیوں کہ حیض کی حالت میں عورتوں کو الگ کر دینا اور ان کے ہاتھ کا کھانا پینا چھوڑ دینا یہودیوں کا دستور تھا، اور یہودیوں کی مشابہت اختیار کرنے سے ہم مسلمانوں کو منع کیا گیا ہے۔ (۱)

حیض کی عادت مقرر ہوتی ہے

"عادت مقرر ہوتی ہے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۸۰)

حیض کی مدت

☆ حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین رات ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے۔ کسی کو تین دن تین رات سے کم خون آیا تو وہ حیض نہیں ہے، بلکہ استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہے۔ اور اگر دس دن دس رات سے زیادہ خون آیا ہے تو جتنے دن دس دن سے زیادہ آیا ہے وہ بھی استحاضہ ہے۔ (۲)

---

(۱) قوله ولا يأكلها زوجها ان اليهود كانوا اذا حاضت المرأة منهم لم يؤاكلوها ولم يجامعوها في البيوت فسألت الصحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فانزل الله تعالى ويسئلونك عن المحيض فقال النبي صلى الله عليه وسلم اصنعوا كل شئ الا النكاح . وفي رواية الا الجماع (فتح القدير ۱/ ۱۴۷، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط رشيدية

☐ البحر الرائق ۱/ ۱۹۷، كتاب الحيض، مايمنعه الحيض، ط رشيدية

☐ رد المحتار على الدر ۱/ ۲۹۲، كتاب الطهارة، مطلب لو افتى مفت في شئ من هذه الاقوال، ط سعيد

☐ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص ۷۸، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط قديمي

(۲) واقل الحيض ثلاثة ايام بلياليها وعليه شروطه واوسطه خمسة ايام واكثره عشرة بلياليها للنص في عدده والاستحاضة دم نقص عن ثلاثة ايام او زاد على عشرة في الحيض (مراقي الفلاح، ص ۱۳۹ - ۱۴۰، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط قديمي)

☐ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ۷۵-۷۶، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط قديمي

☐ فتح القدير ۱/ ۱۴۲، ۱۴۳، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط رشيدية

اگر خون آتے ہوئے تین دن تو ہوئے لیکن تین راتیں نہیں ہوئیں، جیسے جمعہ کی صبح سے خون آنا شروع ہوا اور اتوار کو شام مغرب کے بعد بند ہو گیا تب بھی یہ حیض نہیں ہے، بلکہ استحاضہ ہے۔ (۱)

اگر تین دن تین رات سے ذرا بھی کم ہو تو وہ حیض نہیں ہے۔ جیسے جمعہ کو سورج نکلتے وقت خون آنا شروع ہوا اور پیر کو سورج نکلنے سے ذرا پہلے خون بند ہو گیا تو وہ حیض نہیں بلکہ "استحاضہ" ہے۔ (۲)

حیض کے احکام

حیض کے زمانے میں نماز پڑھنا، روزہ رکھنا درست نہیں۔ دونوں میں اتنا فرق ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے۔ پاک ہونے کے بعد بھی اس کی قضا واجب نہیں ہوتی، لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا، پاک ہونے کے بعد اس کی قضا کرنی

(۱) قوله وأقله ثلاثة أيام وأكثره عشرة والمراد أن أقل مدته قدر ثلاثة أيام بلياليها وأكثرها قدر عشرة أيام بلياليها وقال في موضع آخر ثلاث ليال سويا حتى لو رأت عند طلوع الفجر يوم السبت وانقطع عند غروب الشمس يوم الاثنين لا يكون حيضا. (البحر الرائق: ۱/ ۱۹۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد).

☜ الفتاوى التاتارخانية: ۱/۲۲۳، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في بيان الدماء الفاسدة، ط: قديمي.

☜ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۳۹، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي.

(۲) قوله وأقله ثلاثة أيام وأكثره عشرة والمراد أن أقل مدته قدر ثلاثة أيام بلياليها وأكثرها قدر عشرة أيام بلياليها وقال في موضع آخر ثلاث ليال سويا حتى لو رأت عند طلوع الفجر يوم السبت وانقطع عند غروب الشمس يوم الاثنين لا يكون حيضا. (البحر الرائق: ۱/ ۱۹۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد).

☜ مراقي الفلاح، ص: ۱۳۹، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي

☜ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۷۵، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي

سکتی۔(۱) مسجد میں داخل نہیں ہو سکتی، طواف نہیں کر سکتی، قرآن مجید چھو نہیں سکتی، تلاوت نہیں کر سکتی، مباشرت نہیں کر سکتی۔(۲)

حیض کے ایام میں امتحان دینا پڑے

"امتحان کے درمیان حیض آجائے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۵)

حیض کے ایام میں خصوصی رعایتیں

اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانے میں اور دوسرے باطل ادیان میں عام طور پر خاص کر یہودیوں کے معاشرہ میں عورت کو حیض ونفاس کے ایام میں بہت ہی زیادہ ناپاک چیز سمجھا جاتا تھا، اور اس کو ایک کمرے میں بند کر دیتے تھے، وہ کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگا سکتی تھی، کھانا نہیں پکا سکتی تھی، اور کسی سے مل نہیں سکتی تھی، لیکن اسلام کے معتدل نظام نے ایسی کوئی چیز باقی نہیں رکھی۔ روزہ، نماز، قرآن مجید کی تلاوت اور قرآن مجید کو چھونے، مسجد میں داخل ہونے، طواف کرنے اور وظیفۂ زوجیت کے علاوہ باقی تمام چیزیں اس کے لیے جائز قرار دیں۔ یہاں تک کہ اللہ کا ذکر، تسبیح، درود شریف اور دیگر

---

(۱) وتقضی الحائض والنفساء الصوم دون الصلاة لحديث عائشة رضي الله عنها كان يصيبنا ذلك فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاة وعليه الاجماع. (مراقي الفلاح، ص:۱۴۷، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي).

(۲) حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۴۷، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي.

(۳) فتح القدير: ۱/۱۶۷، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية.

(۱) يحرم بالحيض والنفاس ثمانية اشياء: الصلاة...... ويحرم قراءة آية من القرآن... ويحرم بهما الاعتكاف... ودخول مسجد...... ويحرم بهما الطواف...... والجماع. (مراقي الفلاح: ۱۴۰، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي).

(۲) حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۷۹، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي.

(۳) فتح القدير: ۱/۱۴۵-۱۴۸، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية.

دعائیں بھی پڑھ سکتی ہے۔ اور قرآن مجید کے علاوہ باقی وظائف بھی پڑھ سکتی ہے۔ خاص ایام میں بیوی سے صحبت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ نماز نہیں پڑھ سکتی اور روزہ نہیں رکھ سکتی، طواف نہیں کر سکتی، مسجد میں نہیں جا سکتی۔ ان ایام کی نمازیں معاف ہیں۔ البتہ روزہ کی قضا لازم ہے۔ کھانا پکانا، کپڑے دھونا، اور گھر یلو دیگر خدمات انجام دینا جائز ہے۔ (۱)

(۱) يحرم على الحائض، او النفساء ان تباشر الاعمال الدينية التي تحرم على الجنب من صلاة، ومس مصحف، وقراءة قرآن، وتزيد الحائض والنفساء عن الجنب امور، منها الصيام، فانه يحرم على الحائض، او النفساء ان تنوى صيام فرض او نفل وان صامت لا ينعقد صيامها، ومن يفعل منهن ذلك في رمضان، كان معطيا لنفسه آثما، وذلك جهل شائن.

ويجب على الحائض، او النفساء ان تقضي ما فاتها في ايام الحيض والنفاس من صوم رمضان اما ما فاتها من صلاة، فانه لا يجب عليها قضاؤه، وذلك لان الصلاة تتكرر كل يوم، فيشق قضاؤها، وقد رفع الله المشقة والحرج عن الناس، كما قال تعالى: "وما جعل عليكم في الدين من حرج"....

ومنها تحريم قربانها، فيحرم عليها ان تمكن زوجها من وطئها، وهي حائض، كما يحرم عليه ان يأتيها قبل ان ينقطع دم الحيض وتغتسل فان عجزت عن الغسل، وجب عليها ان تتيمم قبل ذلك. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۱/۱۳۳-۱۳۴) مباحث الحيض، مبحث ما يحرم على الحائض او النفساء فعله قبل انقطاع الدم، ط: دار احياء التراث العربي بيروت).

(قوله يعني ما بين سرة وركبة) فيجوز الاستمتاع بالسرة وما فوقها والركبة وما تحتها ولو بلا حائل، وكذا بما بينهما بحائل بغير الوطء، ولو تلطخ دما، ولا يكره طبخها ولا استعمال ما مسته من عجين او ماء او نحوهما الا اذا توضأت بقصد القربة كما هو المستحب فانه يصير مستعملا. وفي الولوالجية: ولا ينبغي ان يعزل عن فراشها لان ذلك يشبه فعل اليهود. بحر. وفي السراج: يكره ان يعزلها في موضع لا يخالطها فيه. (الدر المختار مع الرد: (۱/ ۲۹۲)، باب الحيض، مطلب لو افتى مفت بشئ من هذه الاقوال في موضع الضرورة طلبا للتيسير كان حسنا، ط: سعيد).

وكانت الملل مختلفة فيما يفعل بالحائض، فمن متعمق كاليهود يمنع مؤاكلتها، ومضاجعتها ومن متهاون كالمجوس يجوز الجماع وغيره ولا يجد للحيض بالا وكل ذلك افراط وتفريط فراعت الملة المصطفوية التوسط فقال: "اصنعوا كل شئ الا النكاح" وذلك لمعان. (حجة الله البالغة: (۲/ ۲۳۶)، فيل حقوق الزوجية، آداب المباشرة، من ابواب تدبير المنزل، ط: قديمى كتب خانه).

البحر الرائق: (۱/ ۱۹۷)، باب الحيض، قوله وقربان ما تحت الازار، ط: سعيد.

آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/ ۶۸، طہارت کے مسائل، اسلام میں عورت کے لئے خصوصی ایام میں ہدایات، ط: مکتبہ لدھیانوی۔

حیض کے ایام میں قرآن نہ پڑھے

"خاص ایام میں خواتین کا حکم" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۳)

حیض کے ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم

"خاص ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۴)

حیض کے ایام میں ناف سے گھٹنے تک کا حکم

خاص ایام میں ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے بدن کے حصے کو شوہر کے لیے کپڑے کے بغیر ہاتھ لگانا بھی منع ہے۔(۱)

حیض کے بعد غسل لازم ہونے کی وجہ

"حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل لازم ہونے کی وجہ" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۹۳)

حیض کے درمیان وقفہ

☆......دو حیضوں کے درمیان پاک رہنے کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہے۔ اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جائے تو جتنے مہینے تک خون نہیں آئے گا پاک رہے گی۔

☆......اگر کسی عورت کو تین دن تین رات تک خون آیا پھر پندرہ دن پاک

---

(۱) اما الاستمتاع بها بغير الجماع فمذهب ابی حنيفة وابی يوسف والشافعی ومالک بحرم عليه ما بين السرة والركبة وهو المراد بما تحت الازار ......قال بعضهم الازار المعروف يستمتع بما فوق السرة ولا يستمتع بما تحتها وقال بعضهم هو الاستار فاذا استترت حل له الاستمتاع. (البحر الرائق: ۱/۱۹۷، کتاب الطهارة، باب الحيض، ماينمنه الحيض، ط: سعيد)

☐تبيين الحقائق: ۱/۱۶۳، کتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

☐يجوز الاستمتاع بالسرة وما فوقها والركبة وماتحتها ولو بلا حائل وكذا بما بينهما بحائل بغير الوطء.

☐رد المحتار على الدر: ۱/۲۹۲، کتاب الطهارة، مطلب لو افتى مفت بشيئ من هذه الاقوال، ط: سعيد

رہی، پھر تین دن تین رات خون آیا تو شروع کے تین دن اور آخر کے تین دن ...
ہیں اور درمیان کے پندرہ دن پاکی کے ہیں۔(۱)

حیض کے دنوں میں اضافہ ہوجائے

''خون عادت سے زیادہ آئے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۲۰)

حیض کے دوران قرآن کیسے یاد کرے؟

''حفظ کرتے ہوئے مخصوص ایام شروع ہوجائیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!

حیض کے دوران مہندی لگانا

''مہندی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۰۰)

حیض کے زمانے میں صحبت کرنا

حیض کے زمانے میں صحبت کرنا درست نہیں ہے، اس کے علاوہ ساتھ کھانا،
پینا، لیٹنا وغیرہ سب درست ہے۔(۲)

---

(۱) اذا كان الطهر خمسة عشر يوما او اكثر يعتبر فاصلا فيجعل كل واحد من الدمين او ... بانفراده حيضا حسب ما امكن من ذلك ..... واقل الطهر خمسة عشر يوما ولا غاية لاكثره (الفتاوى الهندية: ۳۷/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الاول في الحيض، ط: رشيدية).

☐ فتح القدير: ۱۷۵/۱-۱۷۶، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية

☐ الدر المختار مع رد المحتار: ۲۸۵/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

(۲) ويمنع الحيض قربان زوجها ما تحت ازارها..... ولا يكره طبخها ولا استعمال ما مسته من عجين او ماء او نحوهما ... ولا ينبغي ان يعزل عن فراشها لان ذلك يشبه فعل اليهود. (رد المحتار على الدر: ۲۹۲/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال، ط: سعيد

☐ البحر الرائق: ۱۹۸/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

☐ الفتاوى الهندية: ۳۹/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض، ط: رشيدية.

حیض کے غسل کے بعد خوشبو استعمال کرنا

"غسل کے بعد خوشبو استعمال کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۱۵)

حیض لانے والی دوا

"حیض آور دوا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۸۳)

حیض لانے والی دوا لینا

"حیض کو روکنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۹۶)

حیض میں آیت الکرسی پڑھنا

اگر کسی عورت کو سوتے وقت پانچ کلمے، آیت الکرسی اور چاروں قل اور الحمد شریف پڑھنے کی عادت ہے تو حیض کے زمانے میں دعا کی نیت سے پڑھ لے، تلاوت کی نیت نہ کرے تو جائز ہے۔(۱)

حیض میں استغفار

"کلمہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

حیض میں اللہ کا نام لینا

"کلمہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

---

(۱) لو قرأ الفاتحة على سبيل الدعاء أو شيئا من الآيات التي فيها معنى الدعاء ولم يرد به القراءة فلا بأس به، واختاره الحلواني وذكر في غاية البيان انه المختار. (البحر الرائق: ۱۹۹/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

۞ رد المحتار على الدر: ۲۹۳/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

۞ الفتاوى الهندية: ۳۸/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس، ط: رشيدية.

حیض میں پیڈ رکھنا

''پیڈ رکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۳۲)

حیض میں تلاوت سننا

''خاص ایام میں تلاوت سننا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۲)

حیض میں درود شریف پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

حیض میں دعائے قنوت پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

حیض میں دعائیں پڑھنا

حیض ونفاس کے ایام میں قرآن واحادیث کی دعائیں دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔ دیگر اذکار اور درود شریف پڑھنا بھی جائز ہے۔ (۱)

حیض میں دینی کتابوں کو ہاتھ لگانا

حیض کی حالت میں دینی کتابوں کو ہاتھ لگانا جائز ہے، مگر جہاں قرآنی آیت

---

(۱) لو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء أو شيئا من الآيات التي فيها معنى الدعاء ولم ترد القراءة لا بأس به

وقال العلائي ولا بأس لحائض وجنب بقراءة ادعية ومسها وحملها وذكر الله تعالى وتسبيح

رد المحتار على الدر المختار: ۱/ ۲۹۳، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

☜ البحر الرائق: ۱/ ۱۹۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

☜ الفتاوى الهندية: ۱/ ۳۸، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس، ط: رشيدية

لکھی ہوئی ہو اس پر ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔(۱)

حیض میں صحبت کرنا

حیض ونفاس کی حالت میں بیوی سے صحبت کرنا ناجائز، حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ اگر کسی سے یہ فعل ہو گیا تو توبہ استغفار کرے۔ اور اگر گنجائش ہے تو تو لہ یا نصف تولہ چاندی یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔ ورنہ توبہ استغفار کرتا رہے۔ مگر اس ناجائز فعل سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اور نکاح بدستور برقرار رہے گا۔(۲)

حیض میں صحبت کرنے کے نقصانات

جو شخص عورت سے حیض کی حالت میں جماع کرے گا اس کو مندرجہ ذیل امراض لاحق ہونے کا احتمال ہے:

مثلاً: خارش، نامردی، سوزش، جلن، اور جریان کی بیماری لاحق ہو سکتی ہے۔

---

(۱) تمنع الحائض مس القرآن ... وتعبير المصنف بمس القرآن اولى من تعبير غيره بمس المصحف لشمول كلامه ما اذا مس لوحا مكتوبا عليه آية، وكذا الدرهم والحائط ولفيده بالسورة في الهداية لعلي بل المراد الآية لكن لايجوز مس المصحف كله المكتوب وغيره بخلاف غيره فانه لايمنع الا مس المكتوب. (البحر الرائق: ۲۰۱/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ما يمنعه الحيض، ط: سعيد)

۞ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱۴۸، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي.

۞ رد المحتار على الدر المختار: ۲۹۳/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

(۲) ومنها ان لاياتي زوجها وفي الولوالجية: ومن اتى المرأة في حيضها فعليه الاستغفار والتوبة فاما من حيث الحكم اما من حيث الاستحباب يتصدق بدينار او نصف دينار (الفتاوى التاتارخانية ۳۲۲/۱، كتاب الطهارة، نوع آخر في الاحكام التي تتعلق بالحيض، ط: ادارة القرآن)

۞ البحر الرائق: ۱۹۷/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

۞ فان جامعها وهو عالم بالتحريم فليس عليه الا التوبة والاستغفار ويستحب ان يتصدق بدينار او نصف دينار. (الفتاوى الهندية: ۳۹/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض ، ط: رشيدية).

اور عورت کو اکثر ہمیشہ کے لیے خون جاری ہو جاتا ہے۔ اور بچہ دانی یعنی رحم باہر کو لٹک آتا ہے۔ اور بعض عورتوں کو اکثر اوقات کچا حمل گر جانے کا باعث ہوتا ہے۔ اس لیے حیض کی حالت میں جماع کرنا منع ہے۔ (اسرار شریعت ۱/ ۲۴۹) اور اس سے مرد کے دل میں عورت سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اور محبت ختم ہو جاتی ہے۔ آخر میں طلاق تک نوبت آجاتی ہے۔ اور پیدا ہونے والا بچہ اکثر ہجڑا پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھار جذام کی بیماری لاحق ہوتی ہے۔(۱)

حیض میں قرآنی دعا پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

---

(۱) منها ان جماع الحائض لاسيما في فور حيضتها ضار اتفق الاطباء على ذلك، ومنها مخالطة النجاسة خلق فاسد تمجه الطبيعة السليمة، ويقرب من الشياطين، وفي مثل الاستحاجة، وانما المقصود من ذلك ازالتها، وفي جماع الحائض الغمس في النجاسة، وهو في تعالى قل هو اذى فاعتزلوا النساء في المحيض. (حجة الله البالغة: ۲/ ۲۳٦ طبيل حقوق الزوجية، آداب المباشرة من ابواب تدبير المنزل، ط: قديمى كتب خانه).

☐ هذا ولايخفى ما في تحريم اتيان الحائض من المحاسن، فقد اجمع الاطباء على ان اتيان الحائض ضار بعضوى التناسل ضررا شديدا. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة (۱/ ۱۳۲، مباحث الحيض مبحث ما يحرم على الحائض او النفساء فعله قبل انقطاع الدم، ط: داراحياء التراث العربى بيروت).

☐ قال الطرسوسي في كتاب "تحريم الفواحش "باب من اى شيء يكون المخنث، حدثنا محمد بن محمد، حدثنا احمد بن محمد القاضي، حدثنا ابن اخي وهب، حدثني عمي عن يحيى عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس قال المخنثون اولاد الجن، قيل لابن عباس كيف ذلك؟ قال ان الله عزوجل ورسوله صلى الله عليه وسلم نهيا ان ياتي الرجل امراته وهي حائض، فاذا اتاها سبقه اليها الشيطان فحملت فجاءت بالمخنث والله اعلم. (آكام المرجان في احكام الجان، ص ۱۲۰، الباب الرابع والثلاثون في بيان ان المخنثين اولاد الجن، ط دارالفكر بيروت)

حیض میں کھانا پکانا

حیض ونفاس کی حالت میں کھانا پکانا جائز ہے۔ اور ان کا پکایا ہوا کھانا کھانا جائز ہے۔(۱)

حیض میں وظیفہ پڑھنا

"کلمہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

حیض نماز پڑھتے ہوئے آگیا

"نماز پڑھتے ہوئے حیض آگیا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

حیض نماز کے آخر وقت میں آیا

"نماز کے آخر وقت میں حیض آیا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

حیض والی عورت کا جھوٹا

حیض ونفاس کی حالت میں کھانا پکانا جائز ہے۔ اور اس کا جھوٹا بھی پاک ہے۔(۲)

---

(۱) ولایکرہ طبخها ولا استعمال ما مسته من عجين أو ماء أو نحوهما. (رد المحتار على الدر ۲۹۲/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

البحر الرائق: ۱۹۸/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۴۵، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي

(۲) ولایکرہ طبخها ولا استعمال ما مسته من عجين أو ماء أو نحوهما.

رد المحتار على الدر: ۲۹۲/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

البحر الرائق: ۱۹۸/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۴۵، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي

حیض والی عورت کا غسل دینا

حیض یا نفاس والی عورت کے لیے میت کو غسل دینا مکروہ ہے۔ اس لیے میت کو غسل دینے کے لیے پاک عورت موجود ہو تو حیض یا نفاس والی عورت میت کو غسل نہ دے۔ ہاں اگر غسل دینے کے لیے حیض یا نفاس والی عورت کے علاوہ کوئی اور عورت نہیں ہے تو مجبوری میں حیض یا نفاس والی عورت ہی میت کو غسل دے، تو کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔ (۱)

حیض والی عورت کے لیے قرآن دیکھنا

حیض اور نفاس والی عورت اور جنبی آدمی کے لیے قرآن پاک صرف دیکھنا مکروہ نہیں ہے۔ صرف ہاتھ لگانا اور چھونا منع ہے۔ کیوں کہ ناپاکی آنکھ میں نہیں گھستی۔ (۲)

---

(۱) وينبغي ان يكون غاسل الميت على الطهارة، ويكره ان يكون جنبا او حائضا. (الفتاوى التاتارخانية: ۱۱۶/۲، كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط: فاروقية كراچی).

المحيط البرهاني: ۱۱۱/۳، كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط: ادارة القرآن كراچی.

الفتاوى الهندية: ۱۵۹/۱، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

(۲) :يكره للجنب والحائض والنفساء النظر في المصحف.

الفتاوى الهندية: ۳۹/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس، ط: رشيدية.

الدر المختار: ۱۷۳/۱، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد.

فتح القدير: ۱۶۹/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية

حیض والی عورت مردہ کے پاس نہ رہے

حیض والی عورت کے لیے مردہ کے پاس نہ رہنا بہتر ہے۔ (۱)

حیض والی کا حکم

حیض یا نفاس والی عورت کا حکم یہ ہے کہ وہ نماز نہیں پڑھ سکتی، روزہ نہیں رکھ سکتی، مسجد میں نہیں جاسکتی، کعبۃ اللہ کا طواف نہیں کرسکتی، قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرسکتی، قرآن مجید کو چھو نہیں سکتی، اور مباشرت نہیں کرسکتی۔ (۲)

حیض والی کے لیے کلمہ پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

---

(۱) ویخرج من عنده الحائض والنفساء والجنب. (رد المحتار علی الدر ۲/۱۹۳، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ط: سعید).

ح البحر الرائق ۲/۱۷۱، کتاب الجنائز، ط: سعید.

ح حاشیة الطحطاوی علی الدر: ۱/۳۶۳، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: رشیدیه

(۲) الاحکام التی یشترک فیها الحیض والنفاس ثمانیة: منها ان یسقط عن الحائض والنفساء الصلاة ومنها ان یحرم علیهما الصوم...... ومنها ان یحرم علیهما وعلی الجنب الدخول فی المسجد ومنها حرمة الطواف لهما بالبیت...... ومنها حرمة قراءة القرآن ومنها حرمة مس المصحف ومنها حرمة الجماع. (الفتاوی الهندیة: ۱/۳۸-۳۹، کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس، ط: رشیدیه

ح فتح القدیر: ۱/۱۳۵-۱۳۹، کتاب الطهارات، باب الحیض والاستحاضة، ط: رشیدیه

ح الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۲۹۰-۲۹۳، کتاب الطهارة باب الحیض، ط: سعید

خاص ایام میں تلاوت سننا

خواتین کے لیے خاص ایام میں قرآن مجید کی تلاوت کی ممانعت تو حدیث شریف میں آئی ہے۔(۱)

لیکن قرآن کریم سننے کی ممانعت نہیں آئی۔ لہٰذا عورتوں کو ان خاص ایام میں کسی شخص سے یا ریڈیو اور کیسٹ اور سی ڈی اور موبائل وغیرہ سے قرآن مجید کی تلاوت سننا جائز ہے۔

روایات سے حالت حیض میں ازواج مطہرات کا قرآن سننا ثابت ہے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے:

"كان النبي صلى الله عليه وسلم يتكئ في حجري وانا حائض ثم يقرأ القرآن". (متفق عليه) (۲)

اور ظاہر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ نقل کرنا کہ آپ صلی اللہ علیہ

---

(۱) عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئا من القرآن. (جامع الترمذي: ۱/۳۳، ابواب الصلاة، باب ماجاء في الجنب والحائض انهما لا يقرآن القرآن، ط: قديمي).

شرح معاني الآثار: ۱/۷۰، باب ذكر الجنب والحائض والذي ليس على وضوء وقراءتهم القرآن، ط: امدادية ملتان

مشكاة المصابيح، ص: ۴۹، باب الغسل، باب مخالطة الجنب وما يباح له، الفصل الثاني، ط: قديمي

(۲) صحيح البخاري: ۱/۳۳-۳۳، كتاب الحيض، باب قراءة الرجل في حجر امرأته وهي حائض، ط: قديمي

الصحيح لمسلم: ۱/۱۳۳، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، ط: قديمي

مسند احمد: ۶/۱۱۷، حديث السيدة عائشة، ط: المكتب الاسلامي

دل کے ... کیا کرتے تھے تب ہی ہوگا جب انہوں نے سنا ہو، لہذا یہ معلوم ہوا کہ
... تلاوت سننا جائز ہے۔ واللہ اعلم
... حیض میں تلاوت ...
البتہ قرآن مجید کو چھونا جائز نہیں ہے۔ (۱)

خاص ایام میں خواتین کا حکم

خواتین کے لیے خاص ایام میں قرآن کریم کی تلاوت اور اس کو چھونا جائز نہیں ہے، چاہے قرآن کریم کی ایک ہی آیت کی تلاوت کی جائے یا ایک آیت سے بھی کم، ہر صورت میں قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں ہے۔ البتہ قرآن کریم کی بعض وہ آیات جو کہ دعا اور اذکار کے طور پر پڑھی جاتی ہیں ان کو دعا یا ذکر کے طور پر پڑھنا جائز ہے۔ مثلاً: کھانا شروع کرتے وقت "بسم اللہ" یا شکرانہ کے لیے "الحمدللہ" کہنا، اسی طرح قرآن کے وہ کلمات جو کہ عام بول چال میں آجاتے ہیں، ان کا کہنا جائز ہے۔ (۲)

---

(۱) وليس لهم مس المصحف الا بغلافه. (هداية: ۶۳/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط: مكتبة شركة علمية)

الفتاوى الهندية: ۳۸/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، فصل الرابع في احكام الحيض والنفاس، ط: رشيدية.

البحر الرائق: ۲۰۱/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

(۲) وحرمة قراءة القرآن الا اذا كانت آية قصيرة يجرى على اللسان عند الكلام كقوله تعالى لم يلد ولم يولد ... ، واما قراءة مادون الاية كقوله بسم الله والحمدلله ان كان قاصدا لقراءة القرآن يكره وان كان قاصدا شكر النعمة او الثناء لايكره. (خلاصة الفتاوى: ۱/ ۲۲۰، كتاب الحيض، الفصل الاول، ط: رشيدية).

الفتاوى التاتارخانية: ۱۲۲/۱، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، ومما يتصل بخروج المني مسائل الاحتلام، نوع آخر المتفرقات، ط: قديمي

الفتاوى الهندية: ۳۸/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، فصل الرابع في احكام الحيض والنفاس، ط: رشيدية.

[illegible] سے مسئل کا [illegible] معلوم ہوتا [illegible] ایام میں قرآن کریم کی تلاوت کی ممانعت [illegible]
[illegible] قرآن [illegible] کی ممانعت نہیں آئی۔ لہٰذا [illegible]
[illegible] وغیرہ سے قرآن مجید کی تلاوت [illegible]

خاص ایام میں صحبت کرنا

[illegible] میں صحبت [illegible] عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۰۷)

خاص ایام میں دعائیں پڑھنا

خاص ایام یعنی حیض ونفاس میں قرآن واحادیث کی دعائیں دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔ دیگر اذکار، درود شریف بھی پڑھنا جائز ہے۔ (۲)

خاص ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم

اگر کورس کی کتابوں میں قرآن مجید کی سورت یا رکوع شامل ہیں، تو حیض ونفاس کے دوران کورس کی کتابوں میں قرآن مجید کے الفاظ کو ہاتھ نہ لگائے، اور [illegible]

(۱) كان النبي صلى الله عليه وسلم يتكئ في حجري وانا حائض ثم يقرأ القرآن متفق عليه
صحيح البخاري: ۱/۴۳-۴۴، كتاب الحيض، باب قراءة الرجل في حجر امرأته وهي حائض، ط قديمي
☜ الصحيح لمسلم: ۱/۱۴۳، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، ط قديمي
☜ مسند احمد: ۶/۱۱۷، حديث السيدة عائشة، ط: المكتب الاسلامي.
(۲) لاباس لحائض وجنب بقراءة ادعية: قال ابن عابدين فلو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء او شيئا من الآيات التي فيها معنى الدعاء ولم ترد القراءة لاباس به.
الدر المختار مع الرد ۱/۲۹۳، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب لو افتى مفت بشئ من هذه الاقوال، ط سعيد
☜ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۴۲، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط قديمي
☜ البحر الرائق ۱/۱۹۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

... بھی نہ پڑھے۔ باقی کورس کی کتاب کو ہاتھ لگانا اور قرآن مجید سے
... مضامین کو پڑھنا جائز ہے۔(۱)

خاص ایام میں معلمات کیسے پڑھائیں؟

قرآن کریم کی تعلیم دینے والی معلمات کے لیے بھی قرآن کریم کی تلاوت
... قرآن کریم کا چھونا جائز نہیں ہے۔ باقی قرآن کریم کا تعلیمی سلسلہ جاری رکھنے کا
... ہے کہ وہ قرآن مجید کی آیت کا کلمہ کلمہ، لفظ لفظ الگ الگ کر کے پڑھیں۔
... کر کے پڑھیں۔ جیسے: الحمد ... لله ... رب العالمین۔ اسی طرح
... لیے قرآنی کلمات کے ہجے کرنا بھی جائز ہے۔ پوری آیت کا ایک ساتھ
... جائز نہیں ہے۔ پڑھانے والی اور پڑھنے والی دونوں کا حکم ایک ہے۔(۲)

... التفسیر کمصحف لا الکتب الشرعیة فانه رخص مسها بالید لا التفسیر قال ابن عابدین ... شرح عن الایضاح ان کتب التفسیر لایجوز مس موضع القرآن منها وله ان یمس غیره ... کتب الفقه اذا کان فیها شیئ من القرآن بخلاف المصحف فان الکلام فیه تبع للقرآن. ... الاظهر الاحوط القول الثالث ای کراهته فی التفسیر دون غیره لظهور الفرق.
... المحتار مع الرد: ۱/ ۱۷٦ - ۱۷۷، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب یطلق الدعا علی ... الثناء، ط: سعید.

البحر الرائق: ۱/ ۲۰۱ - ۲۰۲، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

الفتاوی التاتارخانیة: ۱/ ۱۲۳، کتاب الطهارة، الفصل الثالث فی الغسل، ومما یتصل ... فی مسائل الاحتلام، نوع آخر ... المتفرقات، ط: قدیمی.

المحیط البرهانی: ۱/ ۲۳۷، کتاب الطهارات، الفصل الثالث فی الغسل، ومما یتصل بهذا الفصل بیان احکام الجنابة، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۲) واذا حاضت المعلمة فینبغی لها ان تعلم الصبیان کلمة کلمة وتقطع بین الکلمتین ولا یکره لها التهجی بالقرآن. (الفتاوی الهندیة: ۱/ ۳۸، کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس، ط: رشیدیة).

رد المحتار علی الدر: ۱/ ۱۷۲، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب یوم عرفة افضل ... الجمعة، ط: سعید.

البحر الرائق: ۱/ ۲۰۰، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

[illegible] کو [illegible]

خاص ایام میں ناف سے گھٹنے تک ہاتھ نہ لگائے

میں [illegible] ایام میں ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے بدن سے [illegible]
[illegible] کپڑے کے بغیر ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔(۱)

خاص حصہ کا سر کٹ گیا

''ایلاج سے غسل فرض ہوتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۹)

خاص حصہ کو کپڑے وغیرہ سے لپیٹا ہو

''ایلاج سے غسل فرض ہوتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۹)

خانقاہ

جنبی، حیض، نفاس والی کو خانقاہ میں جانا جائز ہے۔(۲)

خانقاہ میں جنابت کی حالت میں جانا

جنابت کی حالت میں خانقاہ میں جانا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) ويمنع الحيض قربان زوجها ماتحت ازارها قوله يعني مابين السرة وركبة فيجوز الاستمتاع بالسرة ومافوقها والركبة وماتحتها ولوبلا حائل وكذا بما بينهما بغير الوطء. (ردالمحتار على الدر ۱/ ۲۹۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال، ط: سعيد.

☐ البحر الرائق : ۱۹۷/۱، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد .

☐ الفتاوى الهندية : ۳۹/۱، كتاب الطهارة ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس ، ط: رشيدية.

(۳،۲) ويحرم بالحدث الاكبر دخول مسجد لا مصلى عيد وجنازة ورباط ومدرسة، قوله ورباط هو خانكاه الصوفية وهو متعبدهم .(الدر المختار مع الرد: ۱۷۱/۱، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة ، ط: سعيد).

☐ البحر الرائق : ۱۹۵/۱، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد .

☐ حاشية الطحطاوي على الدر : ۹۷/۱، كتاب الطهارة ، [ابحاث الغسل]، ط: رشيدية

ختنہ

جس مرد کا ختنہ نہ ہوا ہو اور اس کو ختنہ کی کھال کو اوپر چڑھانے میں تکلیف ہو تو اس کو کھال کے نیچے کی جلد کا دھونا ضروری نہیں ہے؛ کیوں کہ اس میں تکلیف یا ضرر ہے۔ اور اگر کھال کو اوپر چڑھانے میں تکلیف نہیں ہے تو فرض غسل میں ختنہ کی کھال کو اوپر چڑھا کر کھال کے نیچے کی جلد میں پانی پہنچانا لازم ہوگا۔(۱)

خشک رہ گیا

''جگہ سوکھی رہ گئی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۴۹)

خصیے کٹ گئے

''ایلاج سے غسل فرض ہوتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۹)

خضاب

سر کے بال اور داڑھی میں کالا خضاب لگانا حرام اور سخت گناہ ہے۔ احادیث میں اس پر سخت وعید آئی ہے۔(۲)

---

(۱) لا یجب غسل ما فیه حرج کعین وثقب انضم ولا داخل قلفة بل یندب هو الاصح، قاله الکمال وعلله بالحرج فسقط الاشکال، وفی المسعودی ان امکن فسخ القلفة بلا مشقة یجب والا لا.

(تنویر الابصار مع الدر: ۱/۱۵۲ - ۱۵۳، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

○ الفتاوی الهندیة: ۱/۱۳، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة

○ حلبی کبیر، ص: ۴۳، کتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: قدیمی.

(۲) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یکون قوم یخضبون فی آخر الزمان بالسواد کحواصل الحمام لا یریحون رائحة الجنة. (سنن ابی داؤد: ۲/۲۲۶، کتاب الترجل، باب ماجاء فی خضاب السواد، رقم الحدیث: ۴۲۱۲، ط: رحمانیة

○ جامع الترمذی: ۱/۳۰۵، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الخضاب، ط: قدیمی.

○ صحیح البخاری: ۲/۸۷۵، باب الخضاب، کتاب اللباس، ط: قدیمی.

[illegible] ... خضاب لگانا ... [illegible]

[illegible] (۱)

[illegible] ... پانی کی طرح ... [illegible]

... پانی پہنچنے سے رکاوٹ نہ بنتا ہو تو اس صورت میں وضو ... [illegible]

... پانی پہنچنے کے لیے رکاوٹ بنتا ہو تو ... [illegible]

... صحیح نہیں ہوگا۔ (۲)

خنثیٰ

[illegible] جس شخص کی شرمگاہ کے دوسر ہوں ان میں سے جس سے عادتاً پیشاب نکلتا ہے وہ شرمگاہ کے حکم میں ہے۔ اور جس سے عادتاً پیشاب نہیں نکلتا وہ زخم کے حکم میں ہے۔ لہٰذا اگر اس حصے سے کوئی چیز نکلے گی تو یہ ناقض وضو نہیں ہوگی جب تک کہ نکل کر بہہ نہ جائے؛ کیوں کہ زخم سے جب تک خون یا پیپ نکل کر بہہ نہیں جاتا اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا۔

---

(۱) عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان احسن ما غیر به هذا الشیب الحناء والکتم (سنن ابی داؤد: ۲/۲۲۶، کتاب الترجل، باب فی الخضاب، ط: رحمانیه لاهور)

ﷺ مسند البزار: ۹/۳۵۵، مسند ابی ذر رضی الله عنه، ط: مکتبة العلوم والحکم مدینة منورة

ﷺ مشکاة المصابیح، ص: ۳۸۲، کتاب الترجل، الفصل الثانی، ط: قدیمی

(۲) ولا یمنع الطهارة ونیم أي: خرء ذباب وبرغوث لم یصل الماء تحته، وحناء ولو جرمه به یفتی (الدر المختار، وفي الشامیة: (قوله: به یفتی) صرح به في المنیة عن الذخیرة في مسئلة الحناء والطین والدرن معللا بالضرورة. فالأظهر التعلیل بالضرورة.

(رد المحتار علی الدر: ۱/۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعید)

ﷺ ان کان بین اسنانه طعام ولم یصل الماء تحته في الغسل من الجنابة جاز، لأن الماء شيء لطیف یصل تحته غالباً قال صاحب الخلاصة: وبه یفتی والطین والدرن اذا بقیا علی البدن یجوز وضوءهم للضرورة (حلبی کبیر: ۴۳، کتاب الطهارة، باب الغسل، ط: نعمانیة کوئٹه)

ﷺ الفتاوی الهندیة: ۱/۱۳، کتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه ط: رشیدیة

ہل کے مسائل ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایک حقیقی شرمگاہ ہو جس سے
اور شرمگاہ کے دوسر ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایک حقیقی شرمگاہ ہو جس سے
پیشاب آتا ہو اور دوسری مرض کے طور پر ہو جس سے عام طور پر پیشاب نہ آتا
ہو۔ لہٰذا جس سے عادتاً پیشاب آئے اس کے منہ پر پیشاب یا کسی چیز کا اندر سے آنا
نقض وضو ہے۔ اور باقی دوسرے سے بہنے کی شرط ہے۔ (۱)

وہ خنثیٰ جو مشکل نہیں ہے اس کی دوسری شرمگاہ زخم کے درجہ میں ہے،
اس سے کسی چیز کا صرف نکلنا ناقض وضو نہیں ہے، بلکہ بہنا ضروری ہے۔ (۲)
اور اگر وہ خنثیٰ مشکل ہے تو اس کی ہر شرمگاہ سے کسی چیز کا نکلنا ناقض وضو ہے،
خواہ وہ اپنی جگہ سے بہے یا نہ بہے۔ (۳)

۔۔۔ نذکره رلسان فالذی لایخرج منه البول المعتاد بمنزلة الجرح.
۔۔۔ لذکره فلح فيه ايجاز واصل العبارة كما في الخانية لو كان بذكر الرجل جرح له رلسان
۔۔۔ يخرج منه الذي يسيل في مجرى البول والثاني مالا يسيل فيه فالاول بمنزلة الاحليل اذا
۔۔۔ على رأسه ينقض وان لم يسل ولا وضوء في الثاني مالم يسل. (الدر المختار مع الرد: ۱/
۔۔۔ كتاب الطهارة مطلب في ندب مرعاة الخلاف اذا لم يرتكب مكروه ملعبه، ط: سعيد).
۔۔۔ الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۰، كتاب الطهارة، الباب الاول في الوضوء، الفصل الخامس في
نواقض الوضوء، ط: رشيدية
۔۔۔ البحر الرائق: ۱/ ۳۱، كتاب الطهارة، [نواقض الوضوء] ط: سعيد.
(۲) الخنثى غير المشكل لوجه الآخر كالجرح قوله كالجرح اى لاينقض الوضوء مايخرج منه
مالم يسل. (رد المحتار على الدر: ۱/ ۱۵۰، كتاب الطهارة، مطلب في ندب مرعاة الخلاف
۔۔۔ ط سعيد)
۔۔۔ البحر الرائق: ۱/ ۳۰، كتاب الطهارة، [نواقض الوضوء] ط: سعيد.
۔۔۔ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۸۶، كتاب الطهارة، فصل في اوصاف الوضوء،
۔۔۔ قديمي
(۳) والمشكل ينتقض وضوءه بكل اى بالخارج من كل بمجرد الظهور عملا بالاحوط. (رد
المحتار على الدر: ۱/ ۱۵۰، كتاب الطهارة، مطلب في ندب مرعاة الخلاف، ط: سعيد)
۔۔۔ البحر الرائق: ۱/ ۳۰، كتاب الطهارة، [نواقض الوضوء]، ط: سعيد.
۔۔۔ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۸۶، كتاب الطهارة، فصل في اوصاف الوضوء، ط: قديمي

خنثیٰ کی تعریف

خنثیٰ وہ شخص ہے جس میں مرد وعورت دونوں کی علامتوں میں سے ہر علامت مکمل طور پر نہ پائی جائے، لیکن محض علامت سے اس کا مرد یا عورت ہونا معلوم ہوتا ہو۔(۱)

خنثیٰ مشکل

''خنثیٰ مشکل'' یعنی مرد ہے یا عورت اس کی جنس کا تعین نہ کیا جاسکے۔(۲)
اگر وہ مکلف یا بالغ ہونے کے قریب ہو تو وہ کسی مرد یا عورت میت کو غسل نہ دے اور کوئی مرد یا عورت ایسے خنثیٰ مشکل میت کو بھی غسل نہ دے، بلکہ اپنے ہاتھوں پر کپڑا وغیرہ لپیٹ کر اس کو تیمم کرادیں۔(۳)

---

(۱) وهو ذو فرج وذكر أو من عرى عن الاثنين جميعا فان بال من الذكر فغلام وان بال من الفرج فانثى وان بال منهما فالحكم للاسبق. (الدر المختار: ۶/۷۲۷، كتاب الخنثى، ط: سعيد)
🗀 الفتاوى التاتارخانية: ۲۰/۱۹۳، كتاب الخنثى، الفصل الاول، ط: فاروقية كوئٹه
🗀 الفتاوى الهندية: ۶/۳۳۷، كتاب الخنثى، الفصل الاول، ط: رشيدية
(۲) وان استويا فمشكل. (الدر المختار: ۶/۷۲۷، كتاب الخنثى، ط: سعيد.)
🗀 الفتاوى التاتارخانية: ۲۰/۱۹۳، كتاب الخنثى، الفصل الاول، ط: فاروقية كوئٹه.
🗀 الفتاوى الهندية: ۶/۳۳۷، كتاب الخنثى، الفصل الاول، ط: رشيدية.
(۳) والخنثى المشكل المراهق لايغسل رجلا ولا امرأة ولم يغسلها رجل ولا امرأة وييمم وراء ثوب. كذا في الزاهدي. (الفتاوى الهندية: ۱/۱۶۰، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية).
🗀 الدر المختار مع الرد: ۲/۲۰۱، باب صلاة الجنازة، مطلب في حديث كل سبب ونسب منقطع الا سببي ونسبي، ط: سعيد
🗀 رد المحتار على الدر: ۶/۷۳۰، كتاب الخنثى، ط: سعيد.
🗀 الحنفية قالوا: الخنثى المشكل المكلف او المراهق لا يغسل رجلا ولا امرأة، ولا يغسله رجل ولا امرأة، وانما ييمم وراء ثوب. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۱/۵۰۶)، حكم النظر في عورة الميت ولمسها، وتغسيل الرجال النساء، وبالعكس، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت)

خنثیٰ مشکل پر غسل نہیں ہے

خنثیٰ مشکل یعنی جس کا عورت اور مرد ہونا کسی علامت سے ثابت نہ ہو، اگر وہ [illegible] دونوں راستوں میں سے کسی ایک میں داخل کرے تو اس پر غسل واجب نہیں ہوتا۔ اسی طرح اس سے جماع کرنے والے پر جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حشفہ سے حقیقی حشفہ مراد ہے، اور سبیلین سے واقعی جو سبیلین ہیں وہ مراد ہیں۔ اور خنثیٰ مشکل کا حشفہ حقیقی حشفہ ہونے میں اور اس کی شرمگاہ حقیقی شرمگاہ ہونے میں شبہ ہے۔

مثلاً خنثیٰ مشکل فاعل ہونے کی حیثیت سے جو حشفہ داخل کر رہا ہے، ہو سکتا ہے کہ وہ خنثیٰ مرد ہونے کے بجائے عورت ہو، تو اس کا حشفہ انگلی کی مانند ایک عضو زائد کے حکم میں ہوگا۔ جس طرح انگلی داخل کرنے سے داخل کرنے والے پر غسل واجب نہیں ہوتا، اسی طرح اس پر بھی غسل واجب نہیں ہوگا۔

اور جس خنثیٰ کی زنانہ شرمگاہ میں داخل کیا، ہو سکتا ہے وہ عورت نہ ہو، بلکہ مرد ہو تو اس کی زنانہ شرمگاہ ایک زخم کے درجہ میں ہوگی۔ جس میں داخل کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ اسی طرح دونوں میں سے کسی پر غسل واجب نہیں ہوگا، جب تک منی خارج نہ ہو۔(۱)

خنثیٰ مشکل کے مفعول ہونے کی صورت میں اس لیے غسل واجب نہیں ہوتا

(۱) ... الخنثى المشكل فانه لاغسل عليه بايلاجه في قبل او دبر ولا على من جامعه ... لقوله فانه لاغسل عليه، اى لجواز كونه امرأة وهذا الذكر منه زائد فيكون كالاصبع ... يكون رجلا ففرجه كالجرح فلا يجب بالايلاج فيه الغسل بمجرده. (الدر المختار مع الرد ... ۱۶۲-۱۶۳، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: ۱/۱۵ - ۱۶، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية.

البحر الرائق ۱/۵۹ - ۶۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد.

کہ ہو سکتا ہے کہ وہ مرد ہو، اور اس کی زنانہ شرمگاہ زخم کے منزلہ میں ہو۔ اور زنانہ شرمگاہ کی قید لگانے سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی حقیقی مرد خنثیٰ مشکل کے پیچھے کے ذریعے میں واقعی اپنا عضو داخل کرے گا تو اس سے دونوں پر غسل واجب ہوگا۔ (۱)

خنثیٰ مشکل کی بحث میں ''سبیلین'' سے مراد مردانہ اور زنانہ شرمگاہ ہے، پیچھے حصہ پاخانہ کا راستہ مراد نہیں ہے؛ کیوں کہ وہ یقیناً موجود ہوتا ہے۔ (۲)

خنثیٰ مشکل سے برے فعل کا حکم

خنثیٰ مشکل (جس کا مرد یا عورت ہونا متعین نہ ہو) اس کے ساتھ بھی برا فعل کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ تاہم اس کے ساتھ برا فعل کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ نہ وہ فعل کرانے والے پر اور نہ کرنے والے پر غسل واجب ہوتا ہے، جب کہ منی نہ نکلی ہو۔ اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ کوئی مخنث کسی دوسرے کے قبل یا دبر میں داخل کرے تو دونوں میں سے کسی پر غسل واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

لیکن اگر وہ شخص مخنث نہیں ہے، اور مخنث کے دبر میں داخل کرے تو ان

---

(۱) قوله ولا من جامعه اى فى قبله فلو جامعه رجل فى دبره وجب الغسل عليهما كما افاده ط، لعدم الاشكال فى الدبر. (ردالمحتار على الدر: ۱۶۲/۱، كتاب الطهارة، مطلب فى تحرير الصاع والمد والارطل، ط: سعيد).

☐ حاشية الطحطاوى على الدر: ۹۲/۱، كتاب الطهارة [موجبات ال...]، ط: رشيدية

☐ الموسوعة الفقهية: ۲۰۱/۳۱، لفظ غسل، الايلاج فى فرج غير اصلى، ط: كويت.

(۲) والاحسن ابدال السبيلين بالقبل كما فى البحر، لان السبيل يشمل الدبر وهو من الخنثى محقق (ردالمحتار على الدر: ۱۶۳/۱، كتاب الطهارة، مطلب فى تحرير الصاع والمد والرطل، ط سعيد).

☐ البحر الرائق: ۶۰/۱، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد.

☐ حاشية الطحطاوى على الدر: ۹۲/۱، كتاب الطهارة [موجبات الغسل]، ط: رشيدية

(۳) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۱، على الصفحة: ۲۲۱، (ولا يرد الخنثى المشكل)

...میں سے جو بالغ ہو اس پر غسل واجب ہو گا۔ (۱)

خنثیٰ مشکل سے ہوا خارج ہو

اگر کسی شخص کے جسم میں مرد اور عورت دونوں کے اعضاء دونوں ہوں اور ... متعین نہ ہو تو اس کے جس عضو سے ہوا نکلے وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

خنثیٰ مشکل کا کفن

خنثیٰ مشکل میت کو غسل نہ دیا جائے، بلکہ تیمم کرا کر عورتوں کی طرح پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے۔ (۳)

---

(۱) اختلف الفقهاء في اشتراط التكليف في وجوب الغسل فذهب الحنفية الى اشتراط التكليف بالعقل والبلوغ في وجوب الغسل فان كان احدهما مكلفا فعليه الغسل فقط دون الآخر (الموسوعة الفقهية: ۲۰۰/۳۱، لفظ غسل الثاني التقاء الختانين، ط: كويت)

(۲) حاشية الطحطاوي على الدر: ۹۲/۱، كتاب الطهارة [موجبات الغسل]، ط: رشيدية

ح الدر المختار مع الرد: ۱۶۱ - ۱۶۲، كتاب الصلاة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد.

ح كما لا يجب بالايلاج في فرج الخنثى المشكل، لا على الفاعل ولا على المفعول وكذا لو اولج الخنثى في قبل او دبر غيره، فانه لا يجب عليهما الغسل اما اذا اولج غير الخنثى في دبر الخنثى، وجب الغسل على البالغ منهما. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱۰۶/۱، كتاب الطهارة، موجبات الغسل، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت)

الخنثى غير المشكل فرجه الآخر كالجرح والمشكل ينقض وضوءه بكل (الدر المختار مع الرد: ۱۵۰/۱، كتاب الطهارة مطلب في ندب مراعاة الخلاف اذا لم يرتكب مكروه مذهبه، ط: سعيد)

ح البحر الرائق: ۳۰/۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد

ح حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۸۶، كتاب الطهارة، فصل في اوصاف الوضوء، ط: قديمي.

(۳) ولو مات قبل ظهور حاله لم يغسل ويتيمم بالصعيد. قال ابن عابدين: ويكفن في خمسة اثواب كمرأة (الدر المختار مع الرد: ۷۲۹/۶ - ۷۳۰، كتاب الخنثى، ط: سعيد)

ح الفتاوى الهندية: ۱۶۰/۱ - ۱۶۱، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيدية.

ح والخنثى يكفن كما تكفن المرأة (الجوهرة النيرة: ۱۳۵/۱، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد)

خنثیٰ مشکل کی تعریف

خنثیٰ مشکل اس شخص کو کہتے ہیں کہ اس کا مرد یا عورت ہونا کسی علامت سے ثابت نہ ہو، نہ بالغ ہونے سے پہلے نہ بالغ ہونے کے بعد۔ اس کو خنثیٰ مشکل کہتے ہیں۔(۱)

خنثیٰ مشکل نابالغ کے جنازہ کی دعا

خنثیٰ نابالغ بچہ جس کی شناخت لڑکا یا لڑکی ہونے کی نہیں ہوسکتی، تو اس کی نماز جنازہ میں اختیار ہے، چاہے لڑکے والی دعا پڑھیں یا لڑکی والی دونوں صحیح ہیں، اگر مذکر کی دعا پڑھی تو "ہ" ضمیر میت کی طرف راجع ہوگی، اور اگر مؤنث کی دعا پڑھی تو ضمیر "ھا" بتاویل نفس ہوکر نفس کی طرف راجع ہوگی۔(۲)

خودکشی کرنے والے کو غسل دینا

خودکشی کرنے والے کو بھی غسل دیا جائے گا، اور جنازہ کی نماز اس پر پڑھی جائے گی۔ البتہ حاکم وقت، خطیب، یا اور کوئی بڑا آدمی جنازہ کی نماز نہ پڑھائے، بلکہ کوئی عام مسلمان نماز پڑھا دے۔(۳)

---

(۱) وان لم تظهر له علامة اصلا او تعارضت العلامات فمشكل. (الدر المختار مع الرد ۲/ ۱۲۸، كتاب الخنثى، ط: سعيد.

☜ الفتاوى الهندية ۶/ ۴۳۸، كتاب الخنثى، الفصل الاول، ط: رشيدية

☜ البحر الرائق ۸/ ۲۷۴، كتاب الخنثى، ط: سعيد.

(۲) وحاصله انه (الخنثى المشكل) كالانثى في جميع الاحكام الا في مسائل، لا يلبس حريرا ولا ذهبا ولا فضة ولا يتزوج من رجل ولا يقف في صف النساء، ولا حد بقذفه، ولا يخلو بامرأة ولا يقع عتق وطلاق علقا على ولادتها انثى به، ولا يدخل تحت قوله كل امة. (الاشباه والنظائر ۳۱۵- ۳۱۶، احكام الخنثى المشكل، ط: قديمي)

☜ احسن الفتاوی ۴/ ۲۰۲، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، خنثیٰ نابالغ پر نماز جنازہ کی دعا، ط: سعید۔

(۳) ومن قتل نفسه ولو (عمدا يغسل ويصلى عليه) به يفتى وان كان اعظم وزرا من قاتل غيره.

واضح رہے کہ خودکشی کرنے والا کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے، لیکن کافر نہیں، اس
لیے غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھنا ضروری ہے، جنازہ کی نماز بڑا امام بھی
پڑھ سکتا ہے، لیکن مناسب نہیں تاکہ لوگوں کو عبرت ہو۔(۱)

خوشبو استعمال کرنا غسل کے بعد

غسل کے بعد خوشبو استعمال کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۱۵)

خوف کی نماز کے لیے غسل کرنا

خوف اور مصیبت کی نمازوں کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

---

(۱) ... لانه فاسق غير ساع في الارض بالفساد وان كان باغيا على نفسه كسائر فساق المسلمين. (الدر المختار على الدر: ۲۱۱/۲، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد).
☆ حلبي كبير، ص: ۵۰۹، كتاب الصلاة، فصل في الجنائز، الرابع في الصلاة عليه، ط: سهيل اكيڈمي.
☆ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۶۰۲، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل في الصلاة، ط: قديمي.
ومن قتل نفسه عمدا يصلى عليه عند ابي حنيفة ومحمد رحمهما الله وهو الاصح. (الفتاوى الهندية: ۱۶۳/۱، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس في الصلاة على الميت، ط: رشيدية).
☆ الدر المختار مع الرد: ۲۱۰/۲، باب صلاة الجنائز، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد.
☆ تبيين الحقائق: ۵۹۶/۱، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد.
(۲) ويندب لمجنون افاق ... واستسقاء وفزع وظلمة وريح شديد. (الدر المختار: ۱۷۰/۱، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد).
☆ الفقه الاسلامي وادلته: ۳۹۱/۱، كتاب الطهارة، الفصل الخامس في الغسل، المطلب السابع الاغسال المسنونة، ط: رشيدية.
☆ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱۰۹، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي.

خون چڑھا ہوا ہو

[illegible] عنوان کے تحت دیکھیں (ا، ۳۰۲)

خون آتا ہے اور بند ہوتا ہے

[illegible] مدت میں خون جاری اور بند ہو [illegible] عنوان کے تحت دیکھیں [illegible]

خون بند ہونے پر نماز روزہ فرض ہونے کا حکم

[illegible] اگر حیض کا خون دس دن سے کم میں بند ہونے کی عادت [illegible] بند ہونے کے بعد نماز فرض ہونے کے لیے شرط ہے کہ نماز کا وقت ختم [illegible] پہلے پہلے جلدی سے غسل کا فرض ادا کر کے تکبیر تحریمہ کہہ سکے۔ اگر چہ غسل [illegible] کرنے کا وقت نہ ہو۔(۱)

اگر اس حالت میں روزہ کی نیت کر لے تو روزہ صحیح ہو جائے گا۔

☆......اور اگر پورے دس دن حیض کا خون آتا ہے تو اگر وقت ختم ہونے سے صرف اتنی دیر پہلے دس دن مکمل ہو گئے جس میں غسل کے بغیر صرف تکبیر [illegible] سکے گی تو یہ نماز فرض ہوگی۔ اس کی قضا پڑھنا لازم ہوگا۔ اگر اس صورت میں [illegible]

---

(۱) وان كانت ايامها اقل من العشرة لايجب عليها قضاء تلك الصلاة الا بقي من الوقت [illegible] الغسل شيء فيجب الصلاة بالاتفاق وفي الملخص واذا طهرت وبقي من الوقت مقدار [illegible] فيه التحريمة وهو قوله الله عند ابي حنيفة وعند ابي يوسف الله اكبر عليها صلاة تلك [illegible] عندنا. (الفتاوى التاتارخانية : ۲۵۱/۱، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، نوع آخر في [illegible] التي تتعلق بالحيض ، ط: قديمي).

☐ الفتاوى الهندية : ۳۹/۱، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء ، الفصل [illegible] احكام الحيض ، ط: رشيدية.

☐ رد المحتار على الدر : ۲۹۵/۱- ۲۹۷، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب [illegible] مفت بشيء من هذه الاقوال ، ط: سعيد.

نیت کرے گی تو روزہ صحیح ہو جائے گا۔(١)

خون پہلی مرتبہ آیا

کسی لڑکی کو پہلی مرتبہ خون آیا، تو اگر دس دن یا اس سے کچھ کم آئے تو سب حیض ہے، اور جو دس دن سے زیادہ آئے تو پورے دس دن حیض ہے، اور دس دن پر جتنا زیادہ ہوا وہ سب استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہے۔ اس صورت میں دس دن تک نماز نہ پڑھے، روزہ نہ رکھے۔ البتہ رمضان المبارک کا مہینہ ہو تو روزوں کی قضا کرے، نماز کی قضا نہ کرے، اور دس دن پورے ہونے کے بعد غسل کر کے نماز وغیرہ شروع کر دے۔(٢)

خون پہلی مرتبہ آیا اور بند نہیں ہوا

کسی عورت کو خون پہلی مرتبہ آیا، اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا، چند مہینے تک برابر خون آتا رہا، تو جس دن خون آیا اس دن سے دس دن ورات حیض ہے، اس کے بعد بیس

(١) لو طهرت وقد بقي من الوقت قليل ان كانت ايامها عشرة يجب عليها ان تغتسل وتقضي الصلاة لان وقت الاغتسال لايكون من الحيض كيلا يصير الايام زائدة على العشرة. (الفتاوى التاتارخانية: ١/٥٢، كتاب الصلاة، باب الحيض، نوع آخر في الاحكام التي تتعلق بالحيض، ط: قديمي)
☜ رد المحتار: ١/٢٩٧، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب لو افتى مفت الشيء من هذه الاقوال، ط: سعيد.
☜ فتح القدير: ١/١٧٥، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية.

(٢) اما المبتداة فيقدر حيضها بعشرة ايام لانه لامزيد للحيض على العشرة وطهرها لعشرين يوما من كل شهر (عشر حيض وعشرون استحاضة) عملا بالحديث المستحاضة تدع الصلاة ايام اقرائها اي ايام حيضها. (الفقه الاسلامي وادلته: ١/٦٣٨، كتاب الطهارة، الفصل السابع، المبحث الرابع الاستحاضة واحكامها، ط: رشيدية)
☜ الفتاوى الهندية: ١/٣٧-٣٨، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثالث في الاستحاضة، ط: رشيدية.
☜ بدائع الصنائع: ١/٤١، كتاب الطهارة فصل في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: سعيد.
☜ رد المحتار: ١/٢٨٥، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

دن استحاضہ ہے، اسی طرح ہر مہینے میں دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جائے گا۔
مثال کے طور پر محرم کی دسویں تاریخ سے خون آنا شروع ہوا اور بند نہیں ہوا، اور ربیع الثانی تک جاری رہا، تو محرم کی دس تاریخ سے انیس تاریخ تک حیض پھر بیس محرم سے نو صفر تک استحاضہ، پھر دس صفر سے انیس صفر تک حیض، پھر بیس صفر سے نو ربیع الاول تک استحاضہ، اس طرح حساب کیا جائے۔(۱)

خون تین دن سے کم آیا

اگر کسی عورت کو ایک یا دو دن خون آیا، پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر ایک یا دو دن خون آیا تو درمیان میں پندرہ دن تو پاکی کا زمانہ ہے ہی، شروع اور آخر میں ایک یا دو دن کا جو خون آیا ہے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ (بیماری کا خون) ہے۔ اس دوران جو نمازیں نہیں پڑھی گئی ہیں ان کی قضا کرے۔(۲)

مزید ''پاکی پندرہ دن سے کم رہی'' عنوان کے تحت دیکھیں!

☆......اگر ایک یا دو دن خون آکر بند ہو گیا تو غسل کرنا واجب نہیں ہے، وضو کر کے نماز پڑھ لے، لیکن شوہر کو ابھی صحبت کرنا درست نہیں۔ اگر پندرہ دن گزرنے

(۱) فان زاد الدم على عشرة فان كانت المرأة مبتدأة، فحيضها عشرة من اول الدم، وما زاد فهو استحاضة، وكذا في كل شهر. (الفتاوى الولوالجية: ۵۸/۱، كتاب الطهارة، الفصل الخامس في النفاس والحيض، ط: مكتبة الحرمين).
البحر الرائق: ۲۱۴/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.
الفتاوى التاتارخانية: ۳۴۴/۱، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في بيان الدماء الفاسدة التي لا يتعلق بها حكم الحيض، ط: قديمي.
فتح القدير: ۱۶۳/۱، كتاب الطهارات، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية.
(۲) اقل الحيض ثلاثة ايام ثلاثة ايام وثلاث ليال وما نقص من ذلك او زاد استحاضة (تبيين الحقائق: ۱۵۹/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد).
البحر الرائق: ۱۹۱/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد
الجوهرة النيرة: ۳۷/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: مير محمد.

سے پہلے دوبارہ خون آجائے تو یہ حیض ہوگا۔ عادت کے مطابق حساب سے جتنے دن حیض کے ہوتے ہیں ان کو حیض سمجھے، اور اس کے بعد غسل کرکے نماز پڑھے۔ اور اگر پورے پندرہ دن درمیان میں گزر گئے اور خون نہیں آیا تو استحاضہ ہے۔ اس صورت میں ایک یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھنا لازم ہے۔(۱)

خون چالیس دن سے بڑھ گیا

مسئلہ اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو اگر یہ پہلا بچہ ہے تو چالیس دن نفاس ہیں اور جتنا زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے۔ لہٰذا یہ عورت چالیس دن پورے ہونے کے بعد غسل کرکے نماز وغیرہ شروع کردے گی۔ اور خون بند ہونے کا انتظار نہیں کرے گی؛ کیوں کہ وہ نفاس کا خون نہیں ہے، بلکہ بیماری کی وجہ سے استحاضہ کا خون ہے۔(۲)

☆......اور اگر یہ پہلا بچہ نہیں ہے، اور اس کے نفاس کی عادت معلوم ہے کہ اتنے دن نفاس آتا ہے، تو اس صورت میں جتنے دن نفاس کی عادت ہے اتنے دن

(۱) ولا يحل الوطء ان انقطع الحيض والنفاس عن المسلمة لدونه اى دون الاكثر ولو لتمام عادتها الا باحد ثلاثة اشياء اما ان تغتسل لان زمان الغسل فى الاقل محسوب من الحيض ويتصل خلصت منه واذاانقطع لدون عادتها لايقربها حتى تمضى عادتها لان عوده فيها غالب فلا اثر لغسلها قبل تمام عادتها. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۱۴۶، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة ، ط: قديمى)

☜ مراقى الفلاح، ص: ۵۹، كتاب الطهارة ، باب الحيض والنفاس والاستحاضة ، ط: قديمى

(۲) واكثر مدة النفاس مقدر باربعين يوما عندنا   واذا زاد الدم على الاربعين فالزيادة على الاربعين استحاضة ، والاربعون نفاس فى المبتدأة. (الفتاوى التاتارخانية : ۲۸۹/۱، كتاب الطهارة، الفصل التاسع فى الحيض، نوع آخر فى النفاس، ط: قديمى)

☜ البحر الرائق : ۲۲۰/۱ ، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد

☜ فتح القدير : ۱۹۰/۱ ، كتاب الطهارات ، فصل فى النفاس ، ط: رشيدية

نفاس کے ہیں اور جو اس سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔(۱)

خون عادت سے پہلے بند ہو گیا

"عادت سے پہلے خون بند ہو گیا" عنوان کے تحت دیکھیں(۲۷۷)

خون عادت سے زیادہ آئے

کسی عورت کو تین دن حیض آنے کی عادت ہے، لیکن کسی مہینے میں ابھی تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے اور نماز نہ پڑھے، اگر پورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہو جائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں، قضا نہ پڑھے؛ کیوں کہ اس عورت کی عادت بدل گئی ہے۔ اور یہ سب دن حیض کے ہیں۔(۲)

اور اگر گیارہویں دن بھی خون آیا تو اس صورت میں عادت کے مطابق شروع کے تین دن حیض اور باقی آٹھ دن استحاضہ ہے۔ اور یہ عورت گیارہویں دن غسل

---

(۱) وإذا زاد الدم على الاربعين فالزيادة على الاربعين استحاضة والاربعون نفاس في المبتدأة وفي صاحبة العادة معروفتها نفاس والزيادة عليها استحاضة . (الفتاوى التاتارخانية : ۱/۲۹۹، كتاب الطهارة ، الفصل التاسع في الحيض ، نوع آخر في النفاس ، ط: قديمي)

البحرالرائق : ۱/۲۱۲ ، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية : ۱/۳۰، كتاب الطهارة ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع في احكام الحيض ، ط: رشيدية .

(۲) صاحبة العادة المعروفة في الحيض اذا رأت الدم زيادة على معروفتها يجعل ذلك كله حيضا مالم يجاوز العشرة. (الفتاوى التاتارخانية : ۱/۲۶۸ ، كتاب الطهارة ، الفصل التاسع في الحيض ، نوع آخر في الزيادة والنقصان في ايام الحيض ، ط: قديمي)

الفتاوى الهندية : ۱/۳۹، كتاب الطهارة ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع في احكام الحيض ، ط: رشيدية .

البحرالرائق : ۱/۲۱۲ ، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد

گزرے سات دن کی نمازیں قضا پڑھے، اور اب نمازیں نہ چھوڑے۔(۱)

خون عادت کے ایام کے بعد آتا ہے

"عادت کے ایام کے بعد خون آنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۷۸)

خون کا دھبہ دیکھا

پاک عورت نے رات کو فرج داخل میں پیڈ یا گدی رکھ لی تھی، جب صبح ہوئی تو
اس پر خون کا دھبہ دیکھا تو جس وقت سے خون کا دھبہ دیکھا ہے اسی وقت سے حیض
کا حکم لگایا جائے گا۔(۲)

خون کا رنگ

حیض کے خون کا رنگ زیادہ تر کالا ہوتا ہے، اور بعض عورتوں کے خون کا رنگ

وان كانت عادتها اربعة ثم رأت خمسة ، انتقلت العادة الى الخمسة ، وكان الخامس حيضا ، وهكذا الى العشرة فاذا جاوزت العشرة كانت مستحاضة ، فلا يعتبر الزائد على العشرة حيضا ، بل ترد الى عادتها ، فيعتبر زمن حيضها هو الزمن الذى جرت عادتها بان تحيض فيه ، وما زاد عليه يكون استحاضة. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة :(۱۲۸/۱)، مدة الحيض ، ط. دار احياء التراث العربى ، بيروت)

☆وان جاوز المرئى عشرة ردت الى معروفتها والباقى استحاضة. (الفتاوى التاتارخانية : ۱/ ۲۹۹، كتاب الطهارة ، الفصل التاسع فى الحيض ، نوع آخر فى الزيادة والنقصان فى ايام الحيض ، ط. قديمى)

☆الفتاوى الهندية : ۱/۳۹-۴۰ كتاب الطهارة ، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع فى احكام الحيض ، ط: رشيدية .

☆البحر الرائق : ۱/۲۱۲، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد .

(۲)الطاهرة رأت على الكرسف اثر الدم يحكم بحيضها من حين الرفع (الفتاوى الهندية : ۱/ ۴۰، كتاب الطهارة ، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الاول فى الحيض ، ط. رشيدية)

☆الفتاوى السراجية : ۷، كتاب الطهارة ، باب الحيض والنفاس ، ط: سعيد .

☆الدر المختار مع الرد : ۱/۲۹۱، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط. سعيد

لال وغیرہ بھی ہوتا ہے۔(۱)

خون نفاس میں چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے

''نفاس میں چالیس دن سے پہلے خون بند ہو گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں

خون وقفہ وقفہ سے آتا رہا

''پاکی پندرہ دن سے کم رہی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۱)

(۱) والمختار انها ان رأت دما لونها كالاسود والاحمر القانی کان حیضا (الجوہرة
۱۹۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید)

☐ الفتاوی الهندیة: ۳۶/۱، کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء
الفصل الاول فی الحیض، ط: رشیدیة.

☐ بدائع الصنائع: ۳۹/۱، کتاب الطهارة، فصل ثم الکلام یقع فی تفسیر الحیض، ط: سعید

د

داخل کرنا

"عضو مخصوص" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۸۵)

داڑھی

فرض غسل میں داڑھی، مونچھ اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا فرض ہے، اگر چہ یہ چیزیں گھنی ہوں اور ان کے نیچے کی جگہ نظر نہ آتی ہو۔ (۱)

داغ دھبہ

"منی کا دھبہ" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۹۴)

دانت

☆.....اگر دانتوں میں کیڑے لگنے یا ان کے درمیان میں خلا ہونے کی وجہ سے انہیں چاندی وغیرہ دھاتوں سے بھر دیا گیا ہے، تو یہ اصل دانت کے حکم میں ہو جائے گا۔ اور اس پر وضو اور غسل ہو جائے گا۔

☆.....مصنوعی دانت لگا کر وضو کرنے سے وضو ہو جاتا ہے۔ وضو سے پہلے مصنوعی دانت کو نکالنا ضروری نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) ويجب على الرجل ايصال الماء الى اثناء اللحية كما يجب الى اصولها والى اثناء شعره وان كان ضفيرا. (الفتاوى الهندية: ۱/۱۳، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية)

ح العناية على هامش فتح القدير: ۱/۶۳، كتاب الطهارات، فصل في الغسل، ط: رشيدية

ح الفتاوى التاتارخانية: ۱/۱۱۲، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل نوع منه في تعليم الاغتسال، ط: قديمي.

(۲) ولا يمنع ما على ظفر صباغ ولا طعام بين اسنانه او في سنه المجوف به يفتى وقيل ان صلبا منع وهو الاصح. (الدرالمختار مع الرد: ۱/۱۵۴، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)=

☆ اگر دانتوں کے بیچ میں چھالیہ وغیرہ کا ٹکڑا پھنس گیا تو اس کو دانتوں سے نکال لینا چاہیے، اگر اس کی وجہ سے دانتوں کے بیچ میں پانی نہیں پہنچا تو غسل نہیں ہوگا۔ (۱)

☆ اگر داڑھ دانت سے چھالیہ وغیرہ آسانی سے نکل سکتا ہو تو نکال لینا چاہیے۔ (۲)

☆ اگر دانتوں میں خلاء یا جھری ہو اور اس میں غذا پھنس کر رہ گئی ہو، تو اس پر غسل ہو جائے گا۔ لیکن زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ دانتوں کے درمیان اور مسوڑھوں پر جو غذا یا میل کچیل ہو اس کو صاف کر لیا جائے، تا کہ پانی اس جگہ پہنچ جائے۔ (۳)

= ▭ الاصل وجوب الغسل الا انه سقط للحرج. (الدرالمختار مع الرد: ۱/۱۵۲، کتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

▭ الفتاوى الهندية: ۱/۱۳، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية.

(۲،۱) ولو كان سنه مجوفا فبقي فيه او بين اسنانه طعام او درن رطب في انفه لم غسله على الاصح كذا في الزاهدي والاحتياط ان يخرج الطعام عن تجويفه ويجري الماء عليه (الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۳، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية)

▭ فتح القدير: ۱/۶۰، كتاب الطهارات، فصل في الغسل، ط: رشيدية.

▭ البحر الرائق: ۱/۳۶-۳۷، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

(۱) ولو كان سنه مجوفا فبقي فيه او بين اسنانه طعام او درن رطب في انفه لم غسله على الاصح كذا في الزاهدي والاحتياط ان يخرج الطعام عن تجويفه ويجري الماء عليه. (الفتاوى الهندية ۱/۱۳، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية)

▭ فتح القدير: ۱/۶۰، كتاب الطهارات، فصل في الغسل، ط: رشيدية

▭ البحر الرائق: ۱/۳۶-۳۷، كتاب الطهارة، ط: سعيد

▭ واذا كانت اسنان الذي يريد الغسل مجوفة ذات خلل فبقي فيها طعام، فانه لا يبطل الغسل، ولكن الاحوط ان يخرج الطعام والاوساخ من بين اسنانه، ومن فوق لثته حتى يصيبها الماء. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة (۱/۱۱۱)، فرائض الغسل، رقم الحاشية: (۱)، ط: دار احياء التراث العربي بيروت)

اگر دانتوں کے اندر کوئی ایسی چیز پھنسی ہوئی ہو جو پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ ہو اور اس کو مشقت کے بغیر نکالنا ممکن ہو، تو ناپاکی کے غسل کے لیے اس کو نکالنا ضروری ہے، ورنہ غسل صحیح نہیں ہوگا۔(۱)

دانت پر خول چڑھا ہوا ہو

اگر دانتوں پر سونے، چاندی وغیرہ کا خول اس طرح چڑھایا گیا ہو کہ وہ بالکل فٹ ہو گیا، اور اس کا نکالنا ممکن نہ رہا، تو اس کے ظاہری حصے کو دانت کا حکم دے دیا جائے گا۔ اور اس پر غسل صحیح ہو جائے گا۔(۲)

اور اگر خول کو دانت سے اتار کر دوبارہ چڑھایا جا سکتا ہے تو جنابت کے غسل میں خول اتار کر کلی کرنا فرض ہوگا، اور وضو میں سنت۔ اس لیے وضو میں بھی دانتوں سے خول اتار کر کلی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔(۳)

---

(۱) ولو کان سنه مجوفا فبقی فیه او بین اسنانه طعام او درن رطب فی انفه ثم غسله علی الاصح کما فی الزاهدی والاحتیاط ان یخرج الطعام عن تجویفه ویجری الماء علیه. (الفتاوی الهندیة: ۱/ ۱۳، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة.)

فتح القدیر: ۱/ ۲۰، کتاب الطهارات، فصل فی الغسل، ط: رشیدیة

البحر الرائق: ۱/ ۴۶-۴۷، کتاب الطهارة، ط: سعید

ولایمنع ماعلی ظفر صباغ ولا طعام بین اسنانه او سنه المجوف به یفتی وقیل ان صلبا منع وهو الاصح. (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

(۲) ولایمنع ماعلی ظفر صباغ ولا طعام بین اسنانه او سنه المجوف به یفتی وقیل ان صلبا منع وهو الاصح. (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

الاصل وجوب الغسل الا انه سقط لحرج. (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

(کبیری: ۴۳، کتاب الطهارة، باب الغسل، ط: نعمانیة کوئٹه)

مراقی الفلاح: ۴۲، کتاب الطهارة، فصل لبیان فرائض الغسل، ط: قدیمی.

(۳) الاصل وجوب الغسل الا انه سقط لحرج. (ردالمحتار علی الدر: ۱/ ۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید) =

واضح رہے ۔ مرد کے لیے بلا ضرورت سونا استعمال کرنا جائز نہیں ہے

اس لیے ضرورت کے بغیر صرف نمائش کے لیے سونے کا خول چڑھانا جائز نہیں ہوگا۔

دانت مصنوعی ہے

... "مصنوعی دانت" عنوان کے تحت دیکھیں! (٣٨٩)

دانت میں مسالا بھر دیا

اگر دانتوں میں کیڑے وغیرہ لگنے کی وجہ سے درمیان میں خلا ہوگیا اور دانت

اس میں مسالا بھر دیا اور وہ بالکل جم گیا اور پیوست ہوگیا تو اس پر وضو اور غسل دونوں صحیح

ہو جائیں گے؛ کیونکہ مسالا پیوست ہونے کے بعد اجنبی چیز کے حکم میں نہیں رہتا۔(١)

= ۞ الفتاوى الهندية: ١٣/١، فرائض الغسل، ط: رشيدية.

۞ الفتاوى التاتارخانية: ١٥٢/١، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: ادارة القرآن كراچي

۞ حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ٦٢، تمام احكام الوضوء، ط: قديمي

۞ حلبي كبير، ص: ٤٩، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سهيل

۞ ولايمنع الطهارة ونيم: اى خرء ذباب وبرغوث لم يصل الماء تحته وحناء ولو جرمه به يفتى. الدر المختار.

(قوله: وبه يفتى) صرح به في المنية عن الذخيرة في مسئلة الحناء والطين والدرن معللا بالضرورة فالاظهر التعليل بالضرورة. (ردالمحتار على الدر: ١٥٣/١، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

۞ حلبي كبير، ص: ٤٩، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سهيل

۞ حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ٦٣، فصل في تمام احكام الوضوء، ط: قديمي

(١) (يعني يحل شد السن المتحرك بالفضة، ولا يحل بالذهب. (البحر الرائق: ٨/٣٥٠، كتاب الكراهية، ط: رشيدية)

۞ (ولد يشد سنه) المتحرك (بذهب بل الفضة) (الدر المختار مع الرد: ٦/٣٦١-٣٦٢، كتاب الحظر والاباحة، فصل في اللبس، ط: سعيد)

(٢) ولايمنع الطهارة ونيم أي: خرء ذباب وبرغوث لم يصل الماء تحته، وحناء، ولو جرمه به يفتى (الدر المختار، وفي الشامية: (قوله: به يفتى) صرح به في المنية عن الذخيرة في مسئلة الحناء والطين والدرن معللا بالضرورة فالاظهر التعليل بالضرورة

دانتوں کے اندر کوئی چیز پھنسی ہوئی ہو

اگر دانتوں کے اندر کوئی ایسی چیز پھنسی ہوئی ہو جو پانی پہنچنے میں رکاوٹ ہو، اور بغیر مشقت کے بغیر نکالنا ممکن ہو، تو جنابت (ناپاکی) کے غسل کے لیے اس کو نکالنا ضروری ہے، ورنہ جنابت کا غسل صحیح نہیں ہوگا۔(۱)

دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی چیز

دانتوں کے درمیان پھنسے ہوئے غذا کے ریزے اور کھانا عام طور پر پانی کو پہنچنے سے نہیں روکتا، اس پر وضو اور غسل ہو جاتا ہے۔ لیکن دانتوں کے درمیان پھنسے ہوئے غذا کے ریزے کو نکالنا افضل ہے۔ اور یہ احتیاط کا تقاضا بھی ہے۔(۲)

---

(۱) رد المحتار علی الدر: ۱/۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد
ولو كان بين اسنانه طعام ولم يصل الماء تحته في الغسل من الجنابة جاز؛ لأن الماء شيء لطيف يصل تحته غالباً قال صاحب الخلاصة. وبه يفتي والطين والدرن اذا بقيا على البدن يجزي وضوء هو للضرورة (حلبي كبير: ۴۳، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: نعمانية كوئته)
ح الفتاوى الهندية: ۱/۱۳، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرضه، ط: رشيدية
(۲) ولو كان سنه محوفا فبقي فيه او بين اسنانه طعام او درن رطب في انفه ثم غسله على الاصح كما في الزاهدي والاحتياط ان يخرج الطعام عن تجويفه ويجرى الماء عليه. (الفتاوى الهندية: ۱/۱۳، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية)
ح فتح القدير: ۱/۵۰، كتاب الطهارات، فصل في الغسل، ط: رشيدية
ح البحر الرائق: ۱/۴۷، كتاب الطهارة، ط: سعيد
(۲) ولو كان سنه محوفا فبقي فيه او بين اسنانه طعام او درن رطب يجزئه لان الماء لطيف يصل الى كل موضع غالبا (فتح القدير: ۱/۵۰، كتاب الطهارات، فصل في الغسل، ط: رشيدية)
ح البحر الرائق: ۱/۴۷، كتاب الطهارة، ط: سعيد
ح حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱۰۲، كتاب الطهارة، فصل لبيان فرائض الغسل، ط: رشيدية

دانت کو تار سے باندھا ہے

''تار سے دانت کو باندھا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۳۷)

دانت لگایا

اگر دانت گرنے کی وجہ سے اس کی جگہ پر دوسرا دانت فکس کر کے لگایا، اب وہ نکلتا نہیں، قدرتی دانتوں کی مانند ہو گیا تو اس کو وضو اور غسل کے دوران ناخن کی ضرورت نہیں ہے، اس پر وضو اور غسل صحیح ہے۔ (۱)

دانتوں میں تہہ جم جاتی ہے

''دانت پر خول چڑھا ہوا ہو'' عنوان کے تحت تخریج بھی دیکھیں۔ (۲۳۵)

دبالیا

''عضو کو دبالیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۸۵)

دب کر مر گیا

جو شخص دیوار کے نیچے دب کر مر گیا، اس کو بھی غسل دیا جائے گا، اور اگر غسل دینے سے کھال وغیرہ گر جانے کا یا کوئی اور خدشہ ہو اور غسل دینا ممکن نہ ہو تو تیمم

---

(۱) ولو كان سنه مجوفا، فبقى فيه او بين اسنانه طعام او درن رطب فى انفه، ثم غسله على الاصح، كذا فى الزاهدى، والاحتياط ان يخرج الطعام عن تجويفه، ويجرى الماء عليه. كذا فى فتح القدير. (الفتاوى الهندية: ۱/۱۳۵، الباب الثانى فى الغسل، ط: رشيدية)

☐ ردالمحتار على الدر: ۱/۱۵۲، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد.

☐ حلبى كبير، ص: ۴۹، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سهيل.

☐ فتاوی دارالعلوم دیوبند ۱/۱۲۳، کتاب الطهارة، عارضی دانت کا غسل میں نکالنا ضروری نہیں، ط: امدادیہ ملتان۔

...جائے۔(۱)

درود شریف جنابت کی حالت میں پڑھنا

جنابت کی حالت میں درود شریف پڑھنا جائز ہے۔(۲)

درود شریف حیض میں پڑھنا

"کلمہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

درود شریف نفاس میں پڑھنا

"کلمہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

دس دن حیض آیا

اگر پورے دس دن رات حیض آیا، اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا ...ت تو کہ ایک دفعہ " اللہ اکبر " کہہ سکتی ہے، اس سے زیادہ کچھ کہہ نہیں سکتی، اور ...نے کی بھی گنجائش نہیں ہے تو اس صورت میں بھی یہ نماز فرض ہوگی، اور اس کی قضا ...پڑھنا لازم ہوگی۔(۳)

...فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۵/ ۲۰۷-۲۰۸، کتاب الجنائز، جو دیوار کے نیچے دب کر مر جائیں انہیں غسل دیا جائے گا، ...دیوبند۔

(۲) ...یجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الاذان ونحو ذلک کذا فی السراجیۃ.

الفتاوی الهندیۃ: ۱/ ۳۸، کتاب الطهارۃ، الباب الخامس فی الدماء المختصۃ بالنساء الخ، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضۃ، ط: رشیدیۃ)

(۳) البحر الرائق: ۱/ ۲۰۰، کتاب الطهارۃ، باب الحیض، ط: سعید.

حاشیۃ الطحطاوی: ۱۴۲ - ۱۴۳، کتاب الطهارۃ، باب الحیض والنفاس والاستحاضۃ، ط: قدیمی

...والحاصل ان مدۃ الاغتسال معتبرۃ من الحیض فی الانقطاع لاقل من العشرۃ وان کان تمام ...عشرۃ بخلاف الانقطاع للعشرۃ حتی لو طهرت فی الاولی والباقی قدر الغسل والتحریمۃ فعلیها ...قضاء تلک الصلاۃ، ولو طهرت فی الثانیۃ یشترط ان یکون الباقی قدر التحریمۃ فقط

(البحر الرائق: ۱/ ۲۰۲، کتاب الطهارۃ، باب الحیض، ط: سعید)

دس دن سے کم حیض آیا

اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی سے غسل کر لے تو غسل کے بعد بالکل ذرا سا وقت بچے گا، جس میں صرف ایک دفعہ " اللہ اکبر " کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی، تب بھی اس وقت کی نماز واجب ہوگی، اور قضا پڑھنی پڑے گی۔ اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو نماز معاف ہے، قضا واجب نہیں ہوگی۔(۱)

دعا پڑھنا حیض میں

''کلمہ پڑھنا''عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

دعا پڑھنا نفاس میں

''کلمہ پڑھنا''عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

دعائے قنوت حیض میں پڑھنا

''کلمہ پڑھنا''عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

---

(۱) واذا طهرت ويبقى من الوقت مقدار مايسع فيه التحريمة وهو قوله "الله" عند ابى حنيفة رحمه الله وعند ابى يوسف "الله اكبر " عليها صلاة ذلك الوقت عندنا وان بقى من الوقت مقدار الاغتسال لا غير او لايسع الاغتسال فليس عليها قضاء تلك الصلاة ولايحكم بطهارتها بمضى ذلك الوقت حتى يغتسل او يمضى عليها وقت صلاة اخرى . (الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۲۵۱، كتاب الطهارة ، الفصل التاسع فى الحيض ، نوع آخر فى الاحكام التى تتعلق بالحيض ، ط: قديمى) / (۲۳۵/۱، ط: ادارة القران والعلوم الاسلامية)

◻ الفتاوى الهندية : ۳۹/۱، كتاب الطهارة ، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فى احكام الحيض والنفاس، ط: رشيدية.

◻ رد المحتار على الدر : ۲۹۵/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض ،مطلب لو افتى مفت بشئ من هذه الاقوال ط: سعيد.

دعائے قنوت نفاس میں پڑھنا

"...کو پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

دفن کرنے سے پہلے میت کو غسل نہیں دیا

"...غسل دیئے بغیر میت کو دفن کر دیا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۰۵)

دم کرنا حائضہ پر

"حائضہ پر دم کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۷۷)

دم کرنا نفاس والی عورت پر

"حائضہ پر دم کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۷۷)

دوا سے حمل گر جائے

اگر کوئی عورت کوئی دوا وغیرہ استعمال کر کے یا اور کسی طرح اپنا حمل ساقط کر دے یا کسی وجہ سے اس کا حمل گر جائے، اور اس کے بعد خون آئے تو اگر بچہ کی شکل جیسے ہاتھ پاؤں یا انگلی وغیرہ ظاہر ہوئی ہے تو وہ نفاس کا خون ہے، اور اگر بچہ کے ہاتھ، پاؤں یا انگلی وغیرہ کی شکل ظاہر نہیں ہوئی، بلکہ گوشت کا لوتھڑا ہے تو اس کے بعد جو خون آئے وہ نفاس نہیں، بلکہ اگر تین دن تین رات یا اس سے زیادہ آئے اور اس سے پہلے عورت پندرہ دن تک پاک رہ چکی ہے تو یہ حیض کا خون ہے ورنہ استحاضہ کا خون ہے۔(۱)

---

(۱) السقط إن ظهر بعض خلقه من اصبع او ظفر او شعر ولد فتصير به نفساء، وإن لم يظهر [شيء] من خلقه فلا نفاس لها وإن امكن جعل المرئي حيضا يجعل حيضا وإلا فهو استحاضة. (الفتاوى الهندية: ۱/۳۰، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل [الثاني في] النفاس، ط رشيدية)

(۲) (وسقط) مثلث السين اي مسقوط (ظهر بعض خلقه كيد او رجل) او اصبع او ظفر او شعر [...] (ولد) حكما (فتصير) المرأة (به نفساء) [...] (الدر المختار [...] لا يستبين خلقه الا بعد مائة وعشرين يوما [...] ۱/۳۰۲، كتاب الطهارة، مطلب في احوال السقط واحكامه، ط سعيد)

دو افراد ساتھ سوئے تو غسل کس پر ہے؟

''ایک ساتھ سونے میں غسل کس پر ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۱۱)

دو بچے پیدا ہوں

''جڑواں بچے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۴۸)

دونوں پر غسل واجب ہے

جب عضو مخصوص کا سر یا اس کے برابر حصہ ایسے شخص کی قبل یا دبر (شرمگاہ یا پاخانے کے مقام) میں داخل ہو جائے جو جماع کرنے کے قابل ہو اور درمیان میں کوئی موٹی چیز ایسی حائل نہ ہو جو جسم کی حرارت محسوس نہ ہونے دے، تو فاعل و مفعول (داخل کرنے والے اور داخل کرانے والے) دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا، خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔ (۱)

دھات

☆...... پیشاب کرنے سے پہلے یا بعد میں گاڑھا گاڑھا سفید مادہ خارج ہوتا ہے، اس کو ''دھات'' بھی کہتے ہیں۔ یہ پیشاب کے حکم میں ہے۔ اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا۔ (۲)

---

(۱) قوله وتواری حشفة فی قبل او دبر علیهما ای وفرض الغسل عند غیوبة ما فوق الختان وکذلک غیوبة مقدار الحشفة من مقطوعها فی قبل امرأة یجامع مثلها او دبر علی الفاعل والمفعول به وان لم ینزل. (البحر الرائق: ۵۸/۱، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعید)

☜ الفتاوی الهندیة: ۱۵/۱، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة

☜ فتح القدیر: ۵۶/۱، کتاب الطهارات، فصل فی الغسل، ط: رشیدیة

(۲) قوله لا مذی وودی واحتلام بلا بلل ای لا یفترض الغسل عند هذه الاشیاء بعد ودی وهو ماء ابیض کدر ثخین یشبه المنی فی الثخانة ویخالفه فی الکدورة ولا رائحة له

دھبہ دیکھا

"...دھبہ دیکھنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۳۱)

دھونی دینا

"...دھونی دینا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۴)

دینی کتابوں کو حیض کے دوران ہاتھ لگانا

"حیض میں دینی کتابوں کو ہاتھ لگانا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۶)

دیوار کے نیچے دب کر مرگیا

"دب کر مرگیا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۳۸)

... وأجمع العلماء انه لا يجب الغسل بخروج المذي والودي ... وجب بهما الغسل وجب بهما الوضوء. (البحر الرائق: ۱/۶۱-۶۲، كتاب الطهارة، ...)

... سعيد)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۵۵، كتاب الطهارة، فصل عشرة اشياء لا تغسل ...

... قديمي

فتح القدير ۱/۷۲، كتاب الطهارة، فصل في الغسل، ط رشيدية

... في الحاشية السابقة، رقم ۲، على الصفحة ۲۴۴، (قوله لا مذي وودي واحتلام)

ڈ

ڈاکو کو غسل دینا

اگر ڈاکو لوگ ڈاکہ ڈالتے ہوئے یا عین لڑائی کے وقت مارے گئے تو ان کو غسل نہ دیا جائے، تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ اور اگر بعد میں مارے جائیں تو غسل دیا جائے گا۔(۱)

ڈبکی لگانا

''غوطہ لگانا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۳۴)

ڈوبنے والے کو غسل دینا

اگر کوئی شخص پانی میں ڈوب کر مرگیا ہے، تو اس کو جس وقت نکالا جائے، غسل دینا فرض ہے، پانی میں ڈوبنا غسل کے لیے کافی نہیں ہے؛ اس لیے کہ میت کا غسل دینا زندوں پر فرض ہے۔ اور ڈوبنے میں زندوں کا کوئی فعل نہیں ہے۔ ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے میت کو تین غوطے پانی میں دے دیں، تو غسل ہوجائے گا۔

اسی طرح اگر میت کے اوپر بارش برس جائے یا کسی اور طرح پانی پہنچ جائے

(۱) لا السعی والقطع طریق ای لا من قتل لاجل سعی مان کان مع سعاة ولا من قتل لاجل قطع طریق فانهما لا یغسلان، ولا یصلی علیهما اهانة لهما، وقیل یغسلان ولا یصلی علیهما للفرق بینهما وبین الشهید وقیل هذا اذا قتلا فی حالة المحاربة قبل ان تضع الحرب اوزارها واما قتلا بعد ثبوت ید الامام علیهما فانهما یغسلان ویصلی علیهما وهذا التفصیل حسن اخذ به الکبار من المشایخ (تبیین الحقائق ۱/ ۵۹۲، کتاب الصلاة، باب الشهید، ط: سعید)

☐ رد المحتار علی الدر ۲/ ۲۰۱، کتاب الجنائز، مطلب هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی؟، ط سعید

☐ الفتاوى الهندية ۱/ ۱۵۹، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط رشیدیة

...میں انسان کا عمل دخل نہ ہو) تب بھی غسل دینا فرض رہے گا ۔ (۱)

(۱) ... جرى الماء على الميت او اصابه المطر عن ابى يوسف انه لاينوب عن الغسل لانا امرنا ... الماء و اصابة المطر ليس بغسل و الغريق يغسل ثلاثا عند ابى يوسف و عن محمد ... يغسل عند الاخراج من الماء يغسل مرتين وان لم ينو يغسل ثلاثا (البحر الرائق ۲ ... كتب الجنائز ، ط سعيد

... رد المحتار على الدر ۲/۲۰۰ ، كتاب الصلاة ، مطلب فى حديث كل سبب ونسب منقطع ... ط سعيد

... ۵۸۵ ، باب الجنائز ، وجوب غسل ونماز بر آں کہ غرق شدہ ، ط مکتبہ دار العلوم کراچی ۔

ذبح

حیض اور نفاس والی مسلمان عورت کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔(۱)

اگر مسلمان نے جنابت کی حالت میں حلال جانور ذبح کیا تو وہ حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) تحل ذبيحة المرأة ولو حائضا (الفقه الإسلامي وأدلته: ٢٧٦٣/٤، الباب الخامس الذبائح والصيد، الفصل الأول الذابح، ط: رشيدية)

النتف في الفتاوى (١٣٧)، كتاب الذبائح والصيد، من يجوز ذبحه، ط: سعيد

حاشية الطحطاوي على الدر (١٥٢/٤)، كتاب الذبائح، ط: رشيدية

(۲) شروط الذابح مما سبق تعرف شروط الذابح وهي أن يكون مميزا عاقلا مسلما أو كتابيا ذكرا أو أنثى طاهرا أو حائضا أو جنبا. (الفقه الإسلامي وأدلته: ٢٧٦٢-٢٧٦٣/٤، الباب الخامس الذبائح والصيد، الفصل الأول، ط: رشيدية)

النتف في الفتاوى (١٣٧)، كتاب الذبائح والصيد، من يجوز ذبحه، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على الدر (١٥٢/٤)، كتاب الذبائح، ط: رشيدية.

رانوں کے بال

رانوں کے بال خود صاف کرنے کی گنجائش ہے(۱)، لیکن دوسرے سے صاف کروانا درست نہیں، کیوں کہ یہ ستر ہے۔(۲) تاہم خود بھی صاف نہ کرنا بہتر ہے۔(۳)

رحم میں انجکشن سے منی پہنچانا

"انجکشن کے ذریعے عورت کے رحم میں منی پہنچانا" عنوان کے تحت دیکھیں!

---

(۱) الافضل ان يقلم اظفاره ويحفي شاربه ويحلق عانته وينظف بدنه ... حلق الرأس ... في كل اسبوع مرة ولو عالج بالنورة في العانة يجوز ويأخذ شاربه حتى يصير مثل الحاجب ولا يحلق شعر حلقه وعن ابي يوسف لا بأس بذلك ويأخذ الحاجبين وشعر وجهه ما لم يشبه المخنثين (الفتاوى الهندية: ۳۵۸/۵، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في ... والحناء وقلم الاظفار وقص الشارب وحلق الرأس، ط: رشيدية)

ولا بأس بأخذ الحاجبين وشعر وجهه ما لم يشبه المخنث. (ردالمحتار على الدر: ۴۰۶/۶، كتاب الحظر والاباحة، فرع بعد الفصل في البيع، ط: سعيد)

آپ کے مسائل اور ان کا حل: (۵۸/۲)، پنڈلیوں اور رانوں کے بال خود صاف کرنا یا نائی سے صاف کروانا، ط: ...

(۲) عن جرهد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اما علمت ان الفخذ عورة. رواه الترمذي. (مشكاة المصابيح: ۲۶۹، كتاب النكاح، باب النظر الى المخطوبة، ط: قديمي)

عن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له يا علي لا تبرز فخذك ولا تنظر الى فخذ حي ولا ميت. رواه ابو داؤد وابن ماجة.

عن محمد بن جحش قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على معمر وفخذاه مكشوفتان فقال يا معمر غط فخذيك فان الفخذين عورة. شرح السنة. (مشكاة المصابيح: ۲۶۹، كتاب النكاح، باب النظر الى المخطوبة، ط: قديمي)

(۳) وفي حلق شعر الصدر والظهر ترك الادب كذا في القنية. (ردالمحتار على الدر: ۴۰۷/۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد)

رطوبت جو شرمگاہ سے نکلتی ہے

شرمگاہ سے جو رطوبت نکلتی ہے "عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۲۸)

رمضان کے دن میں پاک ہوئی

اگر رمضان المبارک میں دن کو پاک ہوئی، تو اب پاک ہونے کے بعد کھانا پینا درست نہیں ہے۔ سورج غروب ہونے تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہیں ہوگا۔ بعد میں اس دن کا روزہ بھی قضا کی نیت سے رکھنا لازم ہوگا۔ (۱)

رمضان میں رات کو پاک ہوئی

☆ اگر عورت رمضان المبارک میں رات کو پاک ہوئی اور پورے دس دن رات حیض آیا تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہو جس میں ایک دفعہ "اللہ اکبر" بھی نہ کہہ سکے تب بھی صبح کا روزہ رکھنا واجب ہے۔ (۲)

---

(۱) واذا تقدم المسافر او طهرت الحائض في بعض النهار امسكا بقية يومهما وقوله (امسكا) اي على الايجاب هو الصحيح قضاء لحق الوقت لانه وقت معظم وانما لم تشبه الحائض في حال الحيض لتحقق المانع من التشبه. (الجوهرة النيرة: (۱/ ۱۸۶)، كتاب الصوم، ط: مير محمد)

او طهرت حائض امسك يومه وقضى ولم يكفر الخ. (البحر الرائق: (۲/ ۲۹۱)، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد)

رد المحتار على الدر (۲/ ۴۰۸)، كتاب الصوم، مطلب في جواز الافطار بالتحري، ط: سعيد

(۲) فلو انقطع قبل الصبح في رمضان بقدر مايسع الغسل فقط لزمها صوم ذلك اليوم ولا يلزمها قضاء العشاء ما لم تدرك قدر تحريمة الصلاة. واما اذا انقطع لاكثره فانها تخرج من الحيض بمجرد ذلك. فيكون زمن الغسل من الطهر والا لزم ان تزيد مدة الحيض على العشرة، وفي حل الوطء في الانقطاع لاكثره مطلقا لتوقفه على الخروج من الحيض وقد وجد بخلاف وجوب الصلاة لتوقفه على ادراك جزء آخر بعده (رد المحتار: (۱/ ۲۹۶ - ۲۹۷)، كتاب الطهارة، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال. ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱/ ۲۰۵)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

☆ اور اگر دس دن سے کم حیض آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہے جس میں جلدی سے غسل تو کر لے گی لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ بھی " اللہ اکبر " نہیں کہہ سکے گی، تو بھی صبح کا روزہ رکھنا واجب ہے۔ (۱)

☆ اگر دس دن سے کم حیض آیا ہے اور رات کو پاک ہونے کے بعد اتنی رات باقی تھی کہ غسل کر کے ایک دفعہ " اللہ اکبر " کہہ سکے گی۔ لیکن اس نے غسل نہیں کیا، تو نیت کر کے روزہ رکھ لے، اور صبح غسل کر لے۔

☆......اور اگر رات کو پاک ہونے کے بعد اتنی کم رات ہو کہ غسل بھی نہ کر سکے تو صبح کا روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ لیکن پورے دن میں کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے۔ بلکہ رمضان المبارک کے احترام میں سارا دن روزہ داروں کی طرح رہنا ضروری ہے۔ اور بعد میں اس دن کا روزہ بھی قضا کی نیت سے رکھے۔ (۲)

رنڈی بازی

"اغلام بازی" عنوان کے تحت دیکھیں! (۹۳)

---

(۱) فلو انقطع قبل الصبح فی رمضان بقدر مایسع الغسل فقط لزمها صوم ذلک الیوم ولا یلزمها قضاء العشاء ما لم تدرک قدر تحریمة الصلاة. (رد المحتار: (۲۹۶/۱)، کتاب الطهارة، مطلب لو افتی مفت بشیء من هذه الاقوال، ط: سعید)

(۲) البحر الرائق: (۲۰۵/۱)، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید۔

(۱) فلو انقطع قبل الصبح فی رمضان بقدر مایسع الغسل فقط لزمها صوم ذلک الیوم ولا یلزمها قضاء العشاء ما لم تدرک قدر تحریمة الصلاة.

ونقل بعده فی البحر عن التوشیح والسراج انه لایجزیها صوم ذلک الیوم اذا لم یبق من الوقت قدر الاغتسال والتحریمة لانه لایحکم بطهارتها الا بهذا وان بقی قدرهما یجزیها لان العشاء صارت دینا علیها وانه من حکم الطاهرات فحکم بطهارتها ضرورة. (رد المحتار: (۲۹۶/۱)، کتاب الطهارة، مطلب لو افتی مفت بشیء من هذه الاقوال، ط: سعید)

(۲) البحر الرائق: (۲۰۵/۱)، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید

رنگ بالوں میں لگایا

مہندی...... میں نوجوان بچے اور لڑکیوں میں سر کے بالوں کو رنگنے وغیرہ
کے لئے اگر یہ رنگ مہندی جیسا رقیق رنگ ہے تو اس پر غسل صحیح ہو جائے گا، مگر یہ
مناسب نہیں ہے۔(۱)

رنگ ریز

"رنگنے والا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۵۰)

رنگنے والا

کبھی کبھار کپڑا رنگنے والے کے ناخنوں پر گاڑھا رنگ چسپاں ہو جاتا ہے
اور اس کا چھڑانا دشوار ہوتا ہے، تو ایسی مجبوری میں غسل ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) ولا یمنع الطهارة و سمه وحناء ولو جرمه، به یفتی
فی الشامی صرح به فی المنیة عن الذخیرة فی مسألة الحناء والطین والدرن معللا بالضرورة قال و
لأن الماء ینفذه لتخلله وعدم لزوجته وصلابته والمعتبر فی جمیع ذلک نفوذ الماء ووصوله
فی البدن (رد المحتار علی الدر: ۱۵۴/۱، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)
☜ حاشیة الطحطاوی علی الدر: ۸۸/۱، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: رشیدیة
☜ الفتاوی التاتارخانیة: ۱۱۴/۱، کتاب الطهارة، الفصل الثالث فی الغسل، نوع آخر فی بیان
فرائضه وسننه، ط: قدیمی

(۲) وقد اختلف فی الآثار التی تقتضیها ضرورة اصحاب المهن کالخباز الذی یعجن دقیقه
والصباغ الذی یلتصق بین اظافره صباغ ذو جرم یعسر زواله ونحوهما، فقال بعضهم لا یبطل
الغسل وقال بعضهم لا یبطل، لأن هذه الحالة ضرورة والشریعة قد استثنت احوال الضرورة
فلا حرج علی مثل هؤلاء، وهذا القول هو الموافق لقواعد الشرع الحنیف. (کتاب الفقه علی
المذاهب الاربعة: ۱۱۱/۱، فرائض الغسل برقم الحاشیة: ۱، ط: دار احیاء التراث العربی)
☜ وما علی ظفر الصباغ یمنع وقیل لا یمنع للضرورة قال فی المضمرات وعلیه الفتوی
(البحر الرائق (۴۷/۱)، کتاب الطهارة، [مبحث الغسل]، ط: سعید)
☜ مراقی الفلاح ۴۲، کتاب الطهارة، فصل فی احکام الوضوء، ط: قدیمی
☜ حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح (۳۵)، کتاب الطهارة، فصل فی تمام احکام
الوضوء، ط: قدیمی

روٹی پکانے والا

روٹی پکانے والے کو ہمیشہ آٹا گوندھنے کا کام رہتا ہے۔ اگر اس کے ناخنوں میں آٹا لگ کر رہ جائے، اور اس کا چھڑانا دشوار ہے، تو اس حالت میں غسل ہو جائے گا۔ (۱)

روزہ کی حالت میں بچہ پیدا ہو جائے

روزہ کی حالت میں بچہ پیدا ہو جائے تو روزہ خود بخود ٹوٹ ہو جائے گا؛ اس لیے کہ روزہ اور نفاس دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ (۲)

روزہ کی حالت میں بوسہ لیا

''بوسہ لینا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۱۳)

روزہ کی حالت میں حیض آجائے

روزہ کی حالت میں عورت کو حیض آجائے، تو اس کا روزہ خود بخود ٹوٹ جائے

---

(۱) واختلف في الآثار التي تقتضيها ضرورة اصحاب المهن كالخباز الذي يعجن دائما، والصباغ الذي يلصق بين اظافره صباغ ذو جرم يعسر زواله ونحوهما، فقال بعضهم: انه يبطل الغسل وقال بعضهم: لا يبطل؛ لان هذه الحالة ضرورة والشريعة قد استثنت احوال الضرورة فلا حرج على مثل هؤلاء، وهذا القول هو الموافق لقواعد الشرع الحنيف. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۱۱۱، فرائض الغسل برقم الحاشية: ۱، ط: داراحياء التراث العربي.

☐ البحر الرائق: (۱/۴۷)، كتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: سعيد.

☐ مراقي الفلاح: ۳۴، كتاب الطهارة، فصل في تمام احكام الوضوء، ط: قديمي.

(۲) ولو حاضت المرأة او نفست بعد طلوع الفجر فسد صومها لان الحيض والنفاس منافيان الصوم لمنافاتهما اهلية الصوم شرعا. (بدائع الصنائع: (۲/۹۳)، كتاب الصوم، فصل وماركه، ط: سعيد)

☐ الجوهرة النيرة: (۱/۱۸۶) كتاب الصوم، ط: مير محمد.

☐ ولا حاضت المرأة او نفست افطرت. (الفتاوى الهندية: (۱/۲۰۷)، كتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار التي تبيح الافطار، ط: رشيدية)

کیونکہ اس لیے کہ حیض ونفاس روزہ کے منافی چیز ہے، اور یہ دونوں چیزیں ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتیں۔(۱)

روزہ کی قضا لازم ہونے کی وجہ

''حائضہ پر روزہ کی قضا لازم ہونے کی وجہ'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۵۱)

روزہ میں حیض آجائے

اگر رمضان کے آدھے روزہ کے بعد حیض آجائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، جب پاک ہو تو قضا رکھے۔ اگر نفل روزہ میں حیض آجائے تو اس کی بھی قضا رکھے۔(۲)

---

(۱) لو حاضت المرأة أو نفست بعد طلوع الفجر فسد صومها لان الحيض والنفاس منافيان للصوم لمنافاتهما اهلية الصوم شرعا. (بدائع الصنائع :(۹۳/۲) ، كتاب الصوم ، فصل واما ركنه، ط: سعيد)

☜ الجوهرة النيرة :(۱۸۶/۱) كتاب الصوم ،ط: مير محمد.

☜ واذا حاضت المرأة او نفست افطرت. (الفتاوى الهندية : ۲۰۷/۱، كتاب الصوم ، الباب ـ في الاعذار التي تبيح الافطار، ط: رشيدية.)

(۲) لو حاضت المرأة ونفست بعد طلوع الفجر فسد صومها لان الحيض والنفاس منافيان للصوم لمنافاتهما اهلية الصوم شرعا. (بدائع الصنائع :(۹۳/۲) ، كتاب الصوم ، فصل واما ركنه، ط: سعيد)

☜ الجوهرة النيرة :(۱۸۶/۱) كتاب الصوم ،ط: مير محمد.

☜ واذا حاضت المرأة او نفست افطرت وقضت بخلاف الصلاة. (الفتاوى التاتارخانية: ۲/ ۲۰، كتاب الطهارة ، ط: ادارة القرآن كراچى)

☜ (ومنها) ان يسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلا تقضي ...... (ومنها) ان يحرم عليهما الصوم (الفتاوى الهندية :(۳۸/۱) ،الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشيدية)

☜ واذا شرعت في صوم النفل ثم حاضت يلزمها القضاء . (الفتاوى الهندية :(۳۸/۱) الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشيدية)

ریزہ

وضو اور غسل کی حالت میں منہ کے اندر چنے سے کم مقدار کا کوئی ریزہ ہو، اور اس کو نہیں نکالا تو بھی غسل اور وضو درست ہو جائے گا۔(۱)

(۱) ولو كان سنه مجوفا او بين اسنانه طعام او درن رطب يجزيه لان الماء لطيف يصل الى كل موضع غالبا. (البحر الرائق: (۱/۴۷)، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سعيد)
○ الفتاوى الهندية: (۱/۱۳)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية.
○ الدر المختار مع الرد: (۱/۱۵۴)، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد.

ز

زخم پر پٹی لگی ہو

میت کو غسل دیتے وقت اگر زخم پر پٹی لگی ہو اور اتارنے میں کوئی مسئلہ نہ ہو تو اتار دی جائے۔(۱)

زنا کاری

"اغلام بازی" عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۳)

زیر ناف

☆...... زیر ناف بالوں کو ہر ہفتے میں صاف کرنا مستحب ہے، چالیس دن تک صفائی مؤخر کرنے کی اجازت ہے۔ اس کے بعد تاخیر کرنا گناہ ہے۔ لیکن نماز اس حالت میں بھی ہو جاتی ہے۔(۲)

---

(۱) ویجرد المیت اذا ارید غسله وهلذا مذهبنا کذا فی الظهیریة. (الفتاوی الهندیة :(۱/۱۵۸)، کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل الثانی فی الغسل ، ط: رشیدیة)

☐ بدائع الصنائع :(۱/۳۰۰)، کتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، فصل فی بیان کیفیة الغسل ، ط: سعید .

☐ الدر المختار مع الرد :(۲/۱۹۵)، کتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، ط: سعید .

☐ سادسها :ان یجرد المیت عند غسله من ثیابه ماعدا ساتر العورة. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة : ۱/۵۰۸، اطلاق البخور عند المیت وتجریده من ثیابه عند الغسل ، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت)

(۲) ویستحب حلق عانته وتنظیف بدنه بالاغتسال فی کل اسبوع مرة والافضل یوم الجمعة وجاز فی کل خمسة عشر وکره ترکه وراء الاربعین ، قال الشامی : قوله : وکره ترکه ای تحریما. (ردالمحتار علی الدر : ۶/۴۰۶، کتاب الحظر والاباحة ، فصل فی البیع ، ط: سعید)

☐ الفتاوی الهندیة : ۵/۳۵۷، کتاب الکراهیة ، الفصل التاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم الاظفار ، ط: رشیدیة .

☐ مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ،ص: ۲۸۶ ، کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: قدیمی

☆ ...... ناف سے لے کر رانوں کی جڑ تک اور شرم گاہ کے آگے پیچھے اور اوپر، جہاں تک ممکن ہو صفائی کر لینا چاہیئے ۔ (۱)

☆ ...... میت کے زیر ناف بالوں کو دور کرنا مکروہ ہے ۔ (۲)

☆ ...... "زیر ناف" کے بالوں کو مونڈنا سنت ہے ۔ ان کو اکھیڑنا یا نورہ یا لوشن یا کریم وغیرہ کے ذریعے صاف کرنے کا بھی یہی حکم ہے ۔ لیکن ان کو قینچی سے کترنے کی صورت میں سنت ادا نہیں ہوگی ۔ (۳)

☆ ...... نیز جو بال پاخانہ کے مقام کے ارد گرد ہوتے ہیں ان کا صاف کرنا بھی مستحب ہے ۔

☆ ...... چالیس دن کے اندر اندر ہی زیر ناف کے بالوں کو صاف کر لینا چاہیے ۔ اس سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے ۔ اور اگر ہر ہفتے میں صفائی ہو تو یہ زیادہ بہتر

---

(۱) والعانة : الشعر القريب من فرج الرجل والمرأة ، ومثلها شعر الدبر بل هو اولى بالازالة لئلا يتعلق به شيء من الخارج عند الاستنجاء بالحجر . (ردالمحتار على الدر : ۲۸۱/۲، كتاب الحج، فصل في الاحرام ، ط: سعيد)

(۲) يكره تسريح شعر رأسه ولحيته ...... وكذا يكره قص ظفره وشعره وشاربه وازالة شعر ابطه وشعر عانته . (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة : ۵۰۹/۱، كتاب الصلاة ، مباحث الجنائز ، مايكره فعله للميت ، المكتبة التجارية مصر)

۞ الدر المختار مع الرد : (۱۹۷/۲ - ۱۹۸)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، مطلب في القراءة عند الميت ، ط: سعيد .

۞ البحر الرائق : (۱۷۳/۲)، كتاب الجنائز ، ط: سعيد .

(۳) ويستحب حلق عانته ...... ويبتدئ من تحت السرة ولو عالج بالنورة يجوز كذا في الغرائب، وفي الاشباه : والسنة في عانة المرأة النتف . (رد المحتار على الدر : ۴۰۶/۶-۴۰۷، كتاب الحظر والاباحة ، فصل البيع ، ط: سعيد كراچي)

۞ الفتاوى الهندية : ۳۵۸/۵، كتاب الكراهية ، الفصل التاسع عشر في الختان والخصاء وقلم الاظفار ، ط: رشيدية .

ہے۔(۱)

(۱) ویستحب حلق عانته وتنظیف بدنه بالاغتسال فی کل اسبوع مرة والافضل یوم الجمعة
وجاز فی کل خمسة عشر وکره ترکه وراء الاربعین . قال الشامی : قوله . وکره ترکه ای
تحریما (رد المحتار علی الدر ۶/۴۰۶-۴۰۷ ، کتاب الحظر والاباحة ، فصل فی البیع ، ط
سعید)

(۲) الفتاوی الهندیة ۵/۳۵۷ ، کتاب الکراهیة ، الفصل التاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم
الاظفار ، ط رشیدیة

(۳) مراقی الفلاح شرح نور الایضاح : ۲۸۶ ، کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط قدیمی

سات میتوں کو غسل دینا

مشہور ہے کہ ہر مسلمان پر اپنی زندگی میں سات میتوں کو غسل دینا ... ضروری ہے ... یہ بات غلط ہے۔ میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے۔ اگر کچھ لوگ اس کام کو ... کر لیں تو سب کی طرف سے فرض ادا ہو جائے گا۔ ہر مسلمان کے ذمہ فرض نہیں ہے۔ (۱)

سپاری

... شخص نے اپنے عضو مخصوص کی سپاری کسی جانور یا میت کی شرمگاہ میں داخل ... اور انزال نہیں ہوئی تو غسل واجب نہیں ہوگا لیکن ایسا آدمی گناہ گار ہوگا۔ (۲)

سپاری داخل ہو جائے دونوں پر غسل واجب ہے

... دونوں پر غسل واجب ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!

... واجب على الاحياء بالسنة واجماع الامة ولكن اذا قام به البعض سقط عن ... الفتاوى الهندية ۱/ ۱۵۸، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى ... الميت.

... رد المحتار ۱/ ۱۶۲، كتاب الطهارة، مطلب فى رطوبة الفرج، ط: سعيد
... البحر الرائق شرح الهداية ۲/ ۲۲۲، كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل فى الغسل، ط: سعيد.

... بهيمة او ميتة قال فى الرد محترزات قوله فى احد سبيلى آدمى حى يجامع ... الحشفة ... الباطن فرج البهيمة كلها لا غسل فيه بغير انزال ويعزر (رد المحتار ۱/ ۱۶۲)، كتاب الطهارة، مطلب فى تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)
... ولو فى فرج البهيمة لا يوجب الغسل الا بالانزال (البحر الرائق ۱/ ۵۸)، كتاب ... الطهارة ... الغسل)، ط: سعيد)
... شرح الهداية (۱/ ۲۲۲)، كتاب الطهارة، فصل فى الغسل، ط: حقانية ملتان
... احليل البالغ فى فرج بهيمة او ميتة (كتاب الفقه على المذاهب ... موجبات الغسل، رقم الحاشية ۱، ط: دار احياء التراث العربى بيروت)

ستر

''ستر'' کی دو قسمیں ہیں: ①-ایک ''ستر خفیف'' -②- دوسرا ''ستر غلیظ''۔
''ستر خفیف'' عضو مخصوص کے علاوہ حصے کو کہتے ہیں۔ میت کو غسل دیتے وقت اس حصے کو ہاتھ لگانا حرام نہیں ہے۔ لیکن اس کو ڈھانک کر رکھنا اور ہاتھ نہ لگانا مطلوب ہے۔
اور ''ستر غلیظ'' عضو مخصوص کے حصے کو کہتے ہیں، اس حصے کو کپڑا لپیٹے بغیر ہاتھ لگانا حرام ہے۔(۱)

سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے

اگر کسی بیماری کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے اور سر کو چھوڑ کر باقی بدن دھولیا تب بھی غسل درست ہوجائے گا، لیکن جب مرض ختم ہوجائے تو سر دھولے، نہانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (قوله وستر عورته) لان النظر اليها حرام كما في عورة الحي واطلق العورة فشمت الخفيفة والغليظة، وصحح في الهداية والمجتبى انها العورة الغليظة تيسيرا ولظلان الشهوة وجعله في الكافي والظهيرية ظاهر الرواية وفي المحيط ويغسل عورته تحت الخرقة بعد ان يلف على يده خرقة لتصير الخرقة حائلة بين يده وبين العورة لان اللمس حرام كالنظر. (البحر الرائق (۲/ ۱۷۱)، كتاب الجنائز ،[ما يصنع بالمحتضر] ، ط: سعيد)

◻ ويجعل الخرقة من سرته الى ركبته. وفي الهداية يكتفي بستر العورة الغليظة بعني القبل والدبر تيسيرا. (الجوهرة النيرة : (۱/ ۱۳۲)، كتاب الصلاة ، باب الجنائز ، ط: قديمي)

◻ مراقي الفلاح:(۳۱۰)، كتاب الصلاة ، باب احكام الجنائز ، ط: قديمي

◻ يجب ستر عورة الميت، فلايحل للغاسل ولاغيره ان ينظر اليها ، وكذلك لايحل لمسها فيجب ان يلف الغاسل على يده خرقة ليغسل بها عورته سواء كانت مخففة او مغلظة، اما باقي بدنه فيصح للغاسل ان يباشره بدون خرقة. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۵۰۲، حكم النظر الى عورة الميت ولمسها، ط: داراحياء التراث العربي بيروت)

(۲) ولو ضرها غسل راسها تركته، ولم تمسحه، ولا تمنع نفسها عن زوجها وسيجيئ في التيمم. الدر المختار. =

سرخی

"...پ..." عنوان کے تحت دیکھیں! (٣٦٢)

سر پر مسالا لگانا

"...مسالا لگانا" عنوان کے تحت دیکھیں! (٣٨٠)

سر کا درد

اگر کسی عورت کو سر کے درد کا مرض ہے تو وہ اس وجہ سے کہ "میں غسل کیسے کروں گی" اپنے شوہر کو جماع کرنے سے روک نہیں سکتی۔ وہ سر پر مسح کرلے اور باقی جسم دھولے۔ یا اگر مسح بھی نقصان کرتا ہو تو وہ بھی چھوڑ دے۔(١)

(قوله ولا تمنع نفسها) ای خوفاً من وجوب الغسل علیها اذا وطئها لأنه حقه. ولها ... عن غسل رأسها. (قوله وسيجئ في التيمم) ای في آخره. (الدر مع الرد ١/١٥٣.
... الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

(من به وجع رأس لا يستطيع معه مسحه) محدثا ولا غسله جنباً ففي الفيض عن غريب ... تيممه، وافتى قارى الهداية انه (يسقط) عنه (فرض مسحه) ولو عليه جبيرة، ففي مسحها ... وكذا يسقط غسله فيمسحه ولو على جبيرة ان لم يضره والا سقط اصلاً وجعل عادما ... لعضو حكماً كما في المعدوم حقيقة. الدر المختار.

(قوله وافتى قارى الهداية ... الخ) هو العلامة سراج الدين شيخ المحقق ابن الهمام ... نقله في البحر عن الجلابي، ونظمه العلامة ابن الشحنة في شرحه على الوهبانية ... لها مهمة نظمتها لغرابتها وعدم وجدها في غالب الكتب.

(قوله فرلان) ذكر في النهر عن البدائع ما يفيد ترجيح الوجوب، وقال: وهو الذى ... عليه، اه. بل قال في البحر: والصواب الوجوب، ويأتي تمامه في اخر الباب الأتي.

(قوله وكذا يسقط غسله) اى غسل الراس من الجنابة.

(قوله ولو على جبيرة) ويجب شدها ان لم تكن مشدودة "ط"
... ان امكنه. (قوله والا) اى بان ضره المسح عليها، والله سبحانه وتعالى اعلم. (الدر ... ١/٢٦٠) قبل "باب المسح على الخفين" ط: سعيد)
... في الحاشية السابقة، رقم: ٢، على الصفحة: ٢٥٨، (ولو ضرها غسل رأسها تركته.)

سر کا دھونا نقصان کرتا ہے

اگر کسی کو سر کا دھونا نقصان کرتا ہے تو اس کو سر کا دھونا معاف ہے۔ باقی پورے جسم کا دھونا اور سر کا مسح کرنا اس پر فرض ہے اگر نقصان نہ کرتا ہو۔ (۱)

اور اگر مسح بھی نقصان کرتا ہے تو وہ بھی چھوڑ دے۔ (۲)

سر کا مسح کرنا کافی نہیں ہے

مرد اور عورت دونوں کے غسل کے احکام برابر ہیں۔ فرض غسل میں جس طرح مرد کے لیے پورے بدن کو دھونا فرض ہے، اسی طرح عورت کے لیے بھی پورے بدن کا دھونا فرض ہے۔ سر کے بالوں پر مسح کر لینا کافی نہیں ہے۔ بال بھی دھونا ضروری ہیں۔ اس لیے بعض عورتیں جو بدن پر پانی ڈال کر سر پر مسح کرنا کافی سمجھتی ہیں، یہ غلط ہے۔ اس سے غسل ادا نہیں ہوگا۔ (۳)

"سر" ملا

اگر کسی آدمی کا صرف سر ملا، باقی اعضاء نہیں ملے، تو اس کو غسل نہیں دیا جائے گا، بلکہ یوں ہی دفن کر دیا جائے گا۔ (۴)

(۲،۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۲، علی الصفحة: ۲۵۸، (ولو ضرها غسل رأسها ترکه)

(۳) وفرض الغسل غسل کل فمه وأنفه حتی ماتحت الدرن وباقی بدنه، لکن فی المغرب وغیره البدن من المنکب الی الألیة وحینئذ فالرأس والعنق والید والرجل خارجة لغة، داخلة تبعا شرعا (الدر المختار مع الرد: (۱/۱۵۱-۱۵۲)، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید

☜ هندیه: (۱/۱۳)، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیه

☜ البحر الرائق: (۱/۴۵)، کتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سعید.

(۴) وجد رأس آدمی او احد شقیه لا یغسل ولا یصلی علیه بل یدفن الا ان یوجد اکثر من نصفه ولو بلا رأس (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۹)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب حدیث کل سبب ونسب منقطع، ط: سعید)

☜ البحر الرائق: ۲/۱۷۴، کتاب الجنائز، ط: سعید.

☜ الفتاوی الهندیة ۱/۱۵۹، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیه

سرمہ لگانا میت کی آنکھوں میں

...یت کی آنکھوں میں سرمہ لگانا درست نہیں ہے۔(۱)

سفر سے وطن پہنچ کر غسل کرنا

سفر سے وطن پہنچنے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

سلام کا جواب دینا

جنابت کی حالت میں سلام کا جواب دینا جائز ہے۔(۳)

...ولا یسرح شعرہ ای یکرہ تحریما قال فی الرد :لما فی القنیۃ من ان التزیین بعد موتہا
...والامتشاط وقطع الشعر لا یجوز. (الدر المختار مع الرد :(۲/۱۹۷-۱۹۸)، کتاب الصلاۃ،
...صلاۃ الجنازۃ، ط: سعید)
...البحر الرائق :(۲/۱۷۳)، کتاب الجنائز، [تکفین المیت]،ط: سعید.
...فتاوی دارالعلوم دیوبند :(۵/۱۷۷)، ط: دارالاشاعت.
...ویندب للتائب من ذنب وللقادم من سفر. (مراقی الفلاح :(۵۹)، کتاب الطہارۃ، فصل
...الاغتسال لاربعۃ اشیاء، ط: قدیمی.
...حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح :(۱۰۹)، کتاب الطہارۃ، فصل یسن الاغتسال
...لاربعۃ اشیاء، ط: قدیمی.
...رد المحتار علی الدر :(۱/۱۷۰)، کتاب الطہارۃ، مطلب یوم عرفۃ افضل من یوم الجمعۃ،
...ط: سعید
...عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جنب فاخذ
...بیدی فمشیت معہ حتی قعد فانسللت فاتیت الرحل فاغتسلت ثم جئت وہو قاعد فقال این کنت
...یا ابا ہریرۃ فقلت لہ انا جنب فقال : سبحان اللہ ان المؤمن لاینجس ہذا لفظ البخاری ولمسلم
...معناہ وزاد بعد قولہ فقلت لہ لقینی وانا جنب فکرہت ان اجالسک حتی اغتسل وکذ البخاری
...فی روایۃ اخری (مشکاۃ المصابیح : ۴۹، کتاب الطہارۃ، باب مخالطۃ الجنب، ط: قدیمی)
...حاشیۃ مشکاۃ المصابیح : ۴۹، حاشیۃ نمبر : ۸، کتاب الطہارۃ، باب مخالطۃ الجنب
...والطاہر، الفصل الاول، ط: قدیمی.

سلام کرنا

جنابت کی حالت میں کسی کو سلام کرنا جائز ہے۔(۱)

سلس البول

جس مرد یا عورت کا مستقل پیشاب بہتا رہتا ہے، یا قطرہ آتا رہتا ہے، وہ ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد تازہ وضو کرے۔ اور فرض، نفل، قضا وغیرہ سب نمازیں ادا کرے۔ پھر دوسری نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد دوبارہ تازہ وضو کرے۔(۲)

سنت کے مطابق غسل نہیں کیا

''سنت کے مطابق نہیں کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال لقينی رسول الله صلی الله عليه وسلم وانا جنب فاخذ بيدی فمشيت معه حتی قعد فانسللت فاتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال اين كنت يا ابا هريرة فقلت له انا جنب فقال: سبحان الله ان المؤمن لاينجس هذا لفظ البخاری ولمسلم معناه وزاد بعد قوله فقلت له لقينی وانا جنب فكرهت ان اجالسک حتی اغتسل وكذا البخاری فی رواية اخری. (مشكاة المصابيح: ۴۹، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، ط: قديمی)

حاشية مشكاة المصابيح: ۴۹، حاشية نمبر: ۸، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب والحائض، الفصل الاول، ط: قديمی.

(۲) والمستحاضة ومن به سلس البول او استطلاق البطن او انفلات الريح او رعاف دائم او جرح لايرقا يتوضئون لوقت كل صلاة ويصلون بذالک الوضوء فی الوقت ماشاء وا من الفرائض والنوافل. (الفتاوی الهندية: (۱/۴۱)، كتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فی احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية)

نور الايضاح مع المراقی: (۸۰)، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة (الفروع) ط: قديمی.

حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۱۴۹)، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، (الفروع) ط: قديمی

سنتیں غسل کی

"غسل کی سنتیں" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۴)

سوراخ ہوگیا

اگر کسی آدمی کے جسم پر گولی وغیرہ لگنے سے سوراخ ہوگیا ہے تو نلکی یا سلائی وغیرہ اندر ڈال کر پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ جس حصے تک تکلیف اور دشواری کے بغیر دھونا ممکن ہے اتنا ہی حصہ دھونا واجب ہے۔(۱)

سورج گرہن

سورج گرہن کے وقت کسوف کی نماز پڑھنے سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

---

(۱) ویجب ای یفرض غسل کل ما یمکن من البدن بلا حرج مرۃ ولا یجب غسل ما فیہ حرج کعین وثقب انضم .
الدر المختار مع الرد : (۱/۱۵۲)، کتاب الطھارۃ ، مطلب فی ابحاث الغسل ، ط: سعید
واتفقوا علی ضرورۃ ایصال الماء الی کل ما یمکن ایصالہ الیہ من اجزاء البدن ولو کانت غائرۃ کمعنی السرۃ ومحل العملیات الجراحیۃ التی لھا اثر غائر وکذالک اتفقوا علی انہ لایجب ان یتکلف ادخال الماء الی الثقب الموجود فی بدنہ بانبوبۃ فلو ضرب شخص برصاصۃ فحدثت فی بدنہ ثقبا غائرا فان الواجب علیہ ان یغسل ما یصل الیہ بدون کلفۃ وحرج باتفاق الاربعۃ
کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ : ۱/۱۱۵ ، کتاب الطھارۃ ، مباحث الغسل ، ملخص المتفق علیہ والمختلف فیہ من فرائض الغسل ، ط: المکتبۃ التجاریۃ مصر
(۲) ویندب الاغتسال فی ستۃ عشر شیئا ولصلاۃ کسوف .
مراقی الفلاح :(۶۲)، کتاب الطھارۃ ، فصل یسن الاغتسال لاربعۃ اشیاء ، ط: قدیمی
□ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح :(۱۰۸)، کتاب الطھارۃ ، فصل یسن الاغتسال لاربعۃ اشیاء ، ط: قدیمی .
□ رد المحتار علی الدر :(۱/۱۷۰)، کتاب الطھارۃ ، مطلب یوم عرفۃ افضل من یوم الجمعۃ ، ط: سعید

سو کر اٹھنے کے بعد تری معلوم ہو

اگر کسی مرد یا عورت کو سو کر اٹھنے کے بعد جسم یا کپڑے پر تری معلوم ہو تو اس میں چودہ صورتیں ہیں

۱ منی ہونے کا یقین ہو اور احتلام یاد ہو۔
۲ منی ہونے کا یقین ہو، اور احتلام یاد نہ ہو۔
۳ مذی ہونے کا یقین ہو، اور احتلام یاد ہو۔
۴ منی یا مذی میں شک ہو اور احتلام یاد ہو۔
۵ منی یا ودی میں شک ہو، اور احتلام یاد ہو۔
۶ مذی یا ودی میں شک ہو اور احتلام یاد ہو۔
۷ منی یا مذی یا ودی ہونے میں شک ہو، اور احتلام یاد ہو۔

مذکورہ بالا سات صورتوں میں غسل فرض ہے۔

۸..... مذی ہونے کا یقین ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔
۹..... منی یا مذی میں شک ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔
۱۰..... منی یا ودی میں شک ہو، اور احتلام یاد نہ ہو۔
۱۱..... مذی یا ودی میں شک ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔
۱۲..... ودی ہونے کا یقین ہو اور احتلام یاد ہو۔
۱۳..... ودی ہونے کا یقین ہو، اور احتلام یاد نہ ہو۔
۱۴..... منی یا مذی یا ودی میں شک ہو اور احتلام یاد نہ ہو۔

ان میں سے نویں، دسویں اور چودھویں صورتوں میں احتیاطاً غسل کرنا ضروری ہے۔ باقی آٹھویں، گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں صورت میں غسل کرنا

سونا جنابت کی حالت میں

جنابت کی حالت میں سونا" عنوان کے تحت دیکھیں (۱۵۹)

سونے کی چیز پانی میں ڈال کر غسل کرنا

پانی میں سونے کی چیز ڈال کر غسل کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ (۲)

سوئمنگ پول میں غسل کرنا

موجودہ دور میں غسل کرنے کے لیے بعض مقامات پر سوئمنگ پول بنائے

هذه المسألة على اربعة عشر وجها لانه اما ان يعلم انه مني او مذي او ودي او شك في الطرفين او في الاخيرين او في الثلاثة وعلى كل اما ان يتذكر احتلاما او لا ... الغسل في سبع صور منها وهي ما اذا علم انه مذي او شك في الاولين او في ... او في الاخيرين او في الثلاثة مع تذكر الاحتلام فيها او علم انه مني مطلقا ولا يجب فيما ... انه ودي مطلقا وفيما اذا علم انه مذي او شك في الاخيرين مع عدم تذكر الاحتلام ... منفصا فيما اذا شك في الاولين او في الطرفين او في الثلاثة احتياطا (رد المحتار على ... ۱۶۳/۱، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد)

... هذه المسألة على اثنى عشر وجها لانه اما ان يتيقن انه مني او مذي او ودي او شك في ... الثاني او في الثاني والثالث زاد بعضهم او في الثلاثة اخذا من كلامه وعليه فتكون ... عشر وجها لم ضبطها بقوله اما ان يعلم انه مني او مذي او ودي او شك في الاولين ... في الطرفين او في الاخيرين او في الثلاثة وعلى كل اما ان يتذكر احتلاما او لا فيجب الغسل ... في سبع صور منها وهي ما اذا علم انه مذي او شك في الاولين او في الطرفين او في ... او في الثلاثة مع تذكر الاحتلام فيها او علم انه مني مطلقا، ولا يجب اتفاقا فيما اذا علم ... مطلقا وفيما اذا علم انه مذي او شك في الاخيرين مع عدم تذكر الاحتلام ويجب ... فيما اذا شك في الاولين او في الطرفين او في الثلاثة احتياطا ولا يجب عند ابي يوسف ... في وجود الموجب (البحر الرائق مع منحة الخالق ۵۶/۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد)

۲- مسائل بہشتی زیور کامل (۵۲/۲)، کتاب الطہارۃ، غسل کے مسائل، پانی میں سونا ڈال کر نہانا، ط: کتب خانہ ...

جاتے ہیں، اور وہ دہ دردہ حوض (۱۰۰=۱۰×۱۰) سے بڑے ہونے کی وجہ سے جاری پانی کے حکم میں ہوتے ہیں، اس لیے ان میں غسل کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ مرد، عورت کا اختلاط نہ ہو۔ ورنہ بچنا ضروری ہوگا۔ (۱)

سیلاب میں مرنے والے کو غسل دینا

سوال: سیلاب سے مسلمانوں کی جو لاشیں ملیں ان کو غسل دینا فرض ہے۔ ایسی لاشوں پر غسل دیئے بغیر بھی جنازہ کی نماز صحیح ہو جائے گی، مگر غسل نہ دینے والے گناہ گار ہوں گے۔ جنازہ کی نماز صحیح ہونے کے لیے سیلاب کا غسل کافی ہے۔ یعنی زندہ لوگوں نے اپنا فرض ادا نہیں کیا، اس لیے گناہ گار ہیں۔

ہاں اگر میت کو پانی سے نکالتے وقت غسل دینے کی نیت سے حرکت دے کر نکالے گا تو غسل کے لئے کافی ہو جائے گا۔ (۲)

☆......سیلاب میں جو لاشیں پائی جائیں، اگر میت میں مسلمان کی کوئی علامت پائی جائے تو اس کو مسلمان سمجھا جائے گا۔ اور اگر کوئی علامت نہ ہو تو دارالاسلام میں ہونے کی وجہ سے اس کو مسلمان قرار دیا جائے گا۔ اس لیے غسل دے

(۱) الحوض اذا كان عشرا في عشر جاز التوضي منه والاغتسال فيه. (الفتاوى السراجية (م كتاب الطهارة، باب ما يجوز به الوضوء والغسل، ط: سعيد)

☐ الفتاوى الهندية: (۱۸/۱)، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، ط: رشيدية.

☐ الفتاوى التاتارخانية: (۱۲۸/۱)، كتاب الطهارة، نوع آخر في مياه الحياض والعيون، ط: قديمي

(۲) الميت اذا وجد في الماء لابد من غسله لان الخطاب بالغسل توجه على بني آدم ولم يوجد من بني آدم فعل الا ان يحركه في الماء بنية الغسل عند الاخراج. (الفتاوى الهندية: (۱۵۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية

☐ الدر المختار مع الرد: (۲۰۰/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فروع، ط: سعيد

☐ البحر الرائق (۱۷۳/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

...زہ دونوں کی نماز پڑھی جائے گی۔(۱)

سینے کے بال

...سینے کے بال بلیڈ یا استرے سے صاف کیے جاسکتے ہیں، لیکن بہتر

...نہ ہے۔(۲)

...بری به مسلم او کافر فان کان علیه سیما المسلمین او فی بقاع دار الاسلام یغسل
...(الفتاوی الهندیة: (۱۵۹/۱)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،
...فی الغسل، ط: رشیدیة)
...مع الدر: (۲۰۰/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فروع، ط: سعید.
...لرائق: (۱۷۳/۲)، کتاب الجنائز، ط: سعید.
...فی حلق شعر الصدر والظهر ترک الادب. (الفتاوی الهندیة: ۳۵۸/۵، کتاب الکراهیة،
...تاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم الاظفار، ط: رشیدیة)
...لا بأس بنتف الشیب) تنبیه وفی حلق شعر الصدر والظهر ترک الادب. (رد
...۴۰۷، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید)

ش

شب براءت میں غسل کرنا

شب براءت یعنی شعبان کی پندرہویں رات کوغسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

شب قدر میں غسل کرنا

شب قدر کی راتوں میں غسل کرنا مستحب ہے، اگر شب قدر ہونا معلوم ہو۔(۲)

شرم گاہ سے جو رطوبت نکلتی ہے

عورت کی شرم گاہ سے ہمبستری کے وقت جو رطوبت نکلتی ہے، وہ نجاست غلیظہ ہے، جس کپڑے یا عضو کو وہ رطوبت لگے اس کو دھونا ضروری ہے۔(۳)

شرم گاہ کو بوسہ دینا

مرد کا عورت کی شرم گاہ کو چومنا، بوسہ دینا اور عورت کے منہ میں اپنا عضو مخصوص دینا، یا مرد کے لیے عورت کی شرم گاہ کے ظاہری حصہ کو زبان لگانا چومنا مکروہ

(۱) وندب لمجنون ... وعند حجامة وفي ليلة براءة وعرفة وقدر اذا رآها. (الدر المختار مع الرد (۱/۱۷۰)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

(۲) الفتاوى التاتارخانية (۱/۱۲۲)، كتاب الطهارة، نوع من اسباب الغسل، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط: قديمي

مراقي الفلاح (۶۳)، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي

(۳) ولو اولج فنزع فانزل لم يطهر الا بغسله لتلوثه بالنجس انتهى اى برطوبة الفرج فيكون مفرعا على قولهما بنجاستها

قال في الرد (قوله برطوبة الفرج) اى الداخل بدليل قوله اولج واما رطوبة الفرج الخارج فطاهرة اتفاقا (رد المحتار على الدر (۱/۳۱۳)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية (۱/۴۶)، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة واحكامها، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: رشيدية

البحر الرائق (۱/۲۳۰)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد

... بکرے وغیرہ حیوانات کی خصلت کے مشابہ ہے۔ اگر شہوت کا غلبہ ہے تو
... ختم کرلے۔ (۱)
... اگر اس صورت میں منی نکل آئی تو غسل واجب ہوگا۔ اور اگر صرف
... غسل واجب نہیں ہوگا، البتہ وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

شرم گاہ کے دوسر ہوں

"خنثی" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۸)

شرم گاہ کے کس حصے کو دھونا فرض ہے؟

"فرج خارج کو دھونا فرض ہے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۲۷)

شرم گاہ میں انگلی داخل کرنے سے غسل کا حکم

☆ اگر عورت کی شرم گاہ (فرج داخل) میں ڈاکٹر عورت یا دایہ یا خود ... علاج یا حمل کی تحقیق کے واسطے ہاتھ یا انگلی داخل کرے یا عورت دوا لگانے ... اپنی خود اپنی انگلی داخل کرے، اور اس سے عورت کے اندر شہوت پیدا نہ ہو تو ... ہاتھ یا انگلی داخل کرنے سے غسل واجب نہیں ہوگا۔

☆ اور اگر اس سے عورت کے اندر شہوت پیدا ہوئی، یا شہوت غالب ... کی وجہ سے لذت حاصل کرنے کے ارادے سے شرم گاہ میں انگلی داخل کی، یا ... کے وقت لطف اندوز ہونے کے لیے شوہر نے اپنی انگلی داخل کی تو بعض ... کرام کے قول کے مطابق غسل واجب ہوجاتا ہے۔ لہٰذا اس صورت میں عورت

... اذا ادخل الرجل ذکرہ فی فم امرأته قد قیل یکرہ وقد قیل بخلافه (الفتاوی ... ۳۷۲، کتاب الکراهیة، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ط. رشیدیة
... الفصل (عند) خروج (منی) (لا) عند مذی او ودی بل الوضوء منه (تنویر الابصار ... ۱۶۵-۱۵۹، کتاب الطهارة، ط. سعید)

کے ہے غسل کرلیناہی بہتر ہے، اسی میں احتیاط ہے۔
اور اگر ان صورتوں میں عورت کی منی نکل آئی ہے تو پھر
ضرور پر غسل کرنا واجب ہوجائے گا۔ (۱)

شوہر بیوی کو مجبوری میں غسل دے سکتا ہے یا نہیں

اگر بیوی کا انتقال ہوگیا ہے، اور اس کو غسل دینے کے لیے کوئی عورت نہیں ہے، تو شوہر یا کوئی محرم یا غیر محرم مرد اس کو غسل نہیں دے سکتا۔ ایسی صورت میں اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر مردہ بیوی کو تیمم کرادے، غسل نہ دے۔ (۲)

شوہر کو غسل دینا

''بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۱۴)

شہوت انگیز اسباب سے منی نکلنا

اگر جماع کے علاوہ دوسرے شہوت انگیز اسباب سے شہوت کے ساتھ اچھل

---

(۱) لایجب الغسل بالحقنة او ادخال اصبع ونحوه فی الدبر، درر، او القبل تنویر وهو المختار، در. لکن یخالفه من جهة الترجیح فی القبل ماذکره نوح آفندی لان المختار وجوب الغسل فی القبل الخ (فتح المعین شرح ملا مسکین علی الکنز: ۵۸/۱، کتاب الطهارات، تتمه، ط: سعید)
☜ رد المحتار مع الدر: ۱۶۶/۱، کتاب الطهارة، مطلب فی رطوبة الفرج، ط: سعید
☜ حاشیة الطحطاوی علی الدر: ۹۳/۱، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: رشیدیة
☜ حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱۰۱، کتاب الطهارة، فصل عشرة اشیاء لایغتسل منها، ط: قدیمی

(۱) ماتت بین رجال او هو بین نساء یممه المحرم فان لم یکن فالاجنبی بخرقة. (الدر المختار مع الرد: (۲۰۱/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فروع، ط: سعید)
☜ البحر الرائق: ۱۷۳/۲، کتاب الجنائز، [غسل المیت]، ط: سعید
☜ الفتاوی الهندیة: (۱۶۰/۱)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة

عضو مخصوص کی راہ سے منی خارج ہو تو بھی غسل واجب ہوگا۔ مثلاً اگر کسی نے اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ کی اور ایسی حالت میں صحبت کے بغیر منی نکل آئی تو غسل واجب ہوگا۔ (١)

شہوت سے منی خارج ہونا

صحبت کے علاوہ شہوت سے منی خارج ہونا اس وقت تسلیم کیا جائے گا جب منی کے اپنی جگہ سے جدا ہوتے وقت لذت محسوس ہوئی ہو۔ لہٰذا اگر منی لذت سے اپنی جگہ سے حرکت میں آئی اور اسے نکلنے سے روک لیا گیا، لیکن بعد میں وہ لذت کے بغیر نکلی تو بھی غسل واجب ہوگا۔ اور یہ غسل اس وقت واجب ہوگا جب منی اپنی جگہ سے نکل کر عضو مخصوص سے خارج بھی ہوئی ہو۔ اگر منی اپنی جگہ سے حرکت میں آئی، لیکن عضو مخصوص سے خارج نہیں ہوئی، تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ (٢)

واضح رہے کہ اوپر والی تفصیل صحبت کے بغیر شہوت انگیز اسباب سے منی نکلنے کے بارے میں ہے۔ اور صحبت کی صورت میں منی نکلے یا نہ نکلے صرف عضو مخصوص

---

(١) منها الجنابة وهي تثبت بسببين احدهما خروج المنى على وجه الدفق والشهوة من غير جماع بالمس او النظر او الاحتلام وتعتبر الشهوة عند انفصاله عن مكانه لا عند خروجه من راس الاحليل. (الفتاوى الهندية: (١/١٤)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية.

(٢) رد المحتار على الدر: (١/١٦٠) كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد

البحر الرائق: ١/٥٥، كتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: سعيد

(١) منها الجنابة وهي تثبت بسببين احدهما خروج المنى على وجه الدفق والشهوة من غير جماع بالمس او النظر او الاحتلام وتعتبر الشهوة عند انفصاله عن مكانه لا عند خروجه من راس الاحليل. (الفتاوى الهندية: (١/١٤)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية)

(٢) رد المحتار على الدر: (١/١٦٠) كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد

البحر الرائق: ١/٥٥، كتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: سعيد

داخل کرنے سے غسل واجب ہو جائے گا۔(۱)

شہوت کے ساتھ منی جدا ہونے کے بعد نکلنے نہیں دی

اگر منی شہوت اور لذت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا ہوئی ہے، لیکن اس نے عضو مخصوص کے سرے کو پکڑ کر منی باہر نکلنے نہیں دی، پھر اس کے بعد جب شہوت اور لذت ختم ہو گئی تو منی لذت کے بغیر نکلی تو بھی غسل واجب ہوگا۔ البتہ ایک صورت میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا۔ لیکن اس قول پر فتویٰ نہیں ہے، بلکہ غسل واجب ہونے پر فتویٰ ہے۔

البتہ اگر کوئی شخص کہیں مہمان ہو، اور احتلام ہونے کی صورت میں میزبان کی طرف سے شک پیدا ہونے کا امکان ہو، تو پھر احتلام کے وقت اسی طریقے پر عمل کرنے پر امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول پر عمل کرنا جائز ہے۔ البتہ فتویٰ اس پر نہیں دیا جائے گا۔(۲)

---

(۱) اذا توارت الحشفة يوجب الغسل على الفاعل والمفعول به انزل او لم ينزل (الفتاوى الهندية ۱/ ۱۵)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل ط رشيدية.

ردالمحتار على الدر: (۱/ ۱۶۱) كتاب الطهارة مطلب في تحرير الصاع والمد، ط سعيد

البحر الرائق: ۱/ ۵۸، كتاب الطهارة، [مبحث الغسل]، ط: سعيد.

(۲) وشرطه ابو يوسف، وبقوله يفتى في ضيف خاف ريبة او استحيى، كما في المستصفى [و] القهستاني والتاتارخانية معزيا للنوازل: وبقول ابي يوسف ناخذ، لانه ايسر على المسلمين قلت ولاسيما في الشتاء والسفر.

قال في الرد: (قوله وشرطه ابو يوسف) اي: شرط الدفق، واثر الخلاف يظهر في ما لو احتلم او نظر بشهوة فامسك ذكره حتى سكنت شهوته، ثم ارسله فانزل وجب عندهما، لا عنده (قوله قلت) ظاهره الميل الى اختيار ما في النوازل ولكن اكثر الكتب على خلافه حتى قيل والسهر ولاسيما قد ذكروا ان قوله قياس، وقولهما استحسان، وانه الاحوط فينبغي الافتاء به في مواضع الضرورة. فقط ((ردالمحتار على الدر: (۱/ ۱۶۰) كتاب الطهارة مطلب في تحرير الصاع والمد، ط سعيد))

شہید کو غسل دینا

جس شہید میں شہادت کی سب شرائط پائی جائیں اس کو غسل نہ دیا جائے، اور نہ اس کا خون جسم سے صاف کیا جائے۔ اور اگر کسی شہید میں سب شرائط نہ پائی جائیں تو غسل بھی دیا جائے گا۔ خون بھی صاف کیا جائے گا، اور نیا کفن بھی پہنایا جائے گا۔(۱)

شیعہ کو غسل دینا

اگر شیعہ مرجائے اور اس کو غسل دینے کے لیے کوئی شیعہ نہ ہو تو اس کو مسلمان غسل دے کر دفن کر دیں۔ مگر غسل، کفن اور دفن سنت کے مطابق نہ کریں۔ اور جنازہ بھی نہ پڑھیں، بلکہ اس پر پانی بہا کر کپڑے میں لپیٹ کر گڑھے میں ڈال کر مٹی ڈال دیں۔(۲)

= البحر الرائق: ۱/۵۵، کتاب الطهارة، [مبحث الغسل]، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية: (۱/۱۴)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية.

(۱) قوله هو من قتله اهل الحرب او البغي او قطاع الطريق او وجد في المعركة وبه اثر او قتله مسلم ظلما ولم يجب بقتله دية فيكفن ويصلى عليه بلاغسل ويدفن بدمه وثيابه (البحر الرائق ۲/۱۹۶-۱۹۷، كتاب الصلاة، باب الشهيد)

الشهيد من قتله اهل الحرب او اهل البغي او قطاع الطريق او اللصوص في منزله ليلا ولو بمثقل او وجد في المعركة وبه اثر او قتله مسلم ظلما عمدا وكان مسلما بالغا خاليا من حيض ونفاس وجنابة ولم يرتث بعد انقضاء الحرب فيكفن بدمه وثيابه ويصلى عليه بلاغسل ويرع عنه ما ليس صالحا للكفن ويغسل ان قتل جنبا او صبيا او مجنونا او نفساء او ارتث بعد انقضاء الحرب (مراقي الفلاح: ۲۲۵-۲۲۷، كتاب الصلاة باب الشهيد، ط: قديمي)

(۲) احسن الفتاوى (۴/۲۳۱) باب الجنائز "شیعہ کو غسل وکفن دینے کا حکم" ط: ایچ ایم سعید کمپنی

ص

صابن

جو صابن بالوں کو صاف کرنے کے لیے استرہ کا کام دیتا ہے اگر اس میں ناپاک اجزاء شامل نہیں ہیں تو اس کو استرہ ہی کے کام میں استعمال کرنا جائز ہے۔

صحبت اور نفاس

''نفاس والی سے صحبت کرنا کب جائز ہے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱...)

صحبت کا حکم حیض بند ہونے کے بعد

''حیض بند ہونے کے بعد صحبت کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۹۴)

صحبت کرنا حیض بند ہونے کے بعد

''حیض بند ہونے کے بعد صحبت کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۸۴)

صحبت کرنا حیض کے زمانے میں

''حیض کے زمانے میں صحبت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۰۲)

صحبت کے بعد حیض آگیا

شوہر نے بیوی سے صحبت کی، ابھی تک بیوی نے غسل نہیں کیا تھا کہ حیض آ

(۱) (نجم الفتاویٰ ص ۳۵۲) استرہ کا کام کرنے والے صابن کا استعمال کرنا۔ ط مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

ون آنا شروع ہو گیا تو بیوی پر جنابت کا غسل فرض نہیں رہے گا، بلکہ حیض کا خون بند ونے کے بعد ایک ہی غسل کرنا واجب ہوگا۔ اور وہ جنابت اور حیض دونوں کی پاکی کے لیے کافی ہوگا۔ (۱)

صحبت ننگے ہو کر نہ کرے

حیا کا تقاضا یہ ہے کہ چادر وغیرہ اوڑھ کر ہمبستری کرے۔ ننگے ہو کر صحبت نہ کرے۔ (۲)

صدمہ سے منی نکلی

"غسل ان صورتوں میں فرض نہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۹۱)

---

(۱) المرأة اذا اجنبت ثم ادركها الحيض، او الحائض اذا اجنبت ثم طهرت حتى وجب عليها الاغتسال، فهذا الاغتسال يكون من الجنابة او من الحيض؟ حكي عن الشيخ الزاهد ابي محمد عبد الرحيم بن احمد الكرميني رحمه الله انه كان يقول: اختلفت عبارات اصحابنا رحمهم الله في هذا الجواب: ان الاغتسال يكون منهما جميعا. (المحيط البرهاني: (۲۲۳/۱)، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في الغسل، نوع من هذا الفصل في المتفرقات، ط: ادارة القرآن)

ح الفتاوى التاتارخانية: (۱۲۱/۱)، كتاب الطهارات، الفصل الثالث في الغسل، نوع من هذا الفصل في المتفرقات، ط: قديمي.

ح الاشباه والنظائر ۱۳۲، القاعدة الثامنة، ط: قديمي

(۲) عن عتبة بن عبد السلمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا اتى احدكم اهله فليستتر ولا يتجرد تجرد العيرين. (سنن ابن ماجة، ص: ۱۳۸، ابواب النكاح، باب التستر عند الجماع، قديمي)

ح مسند بزار ۱۱۸/۵، رقم الحديث: ۱۷۰۱، مسند عبد الله، ط: مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة.

ح المعجم الكبير للطبراني: ۴۳/۹، رقم الحديث: ۱۰۲۹۱، دار الكتب العلمية.

ط

طواف زیارت کے لیے غسل کرنا

طواف زیارت کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

طواف کرنا

حیض، نفاس اور جنابت کی حالت میں بیت اللہ شریف کا طواف کرنا حرام ہے۔(۲)

طوفان کے پانی سے مرنے والے کو غسل دینا

''سیلاب میں مرنے والے کو غسل دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۶۶)

طہر پندرہ دن سے کم رہا

''پاکی پندرہ دن سے کم رہی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۳۱)

---

(۱) ویندب الاغتسال فی ستة عشر شيئا وعند دخول مكة لطواف الزيارة.
مراقی الفلاح :(۲۶)، كتاب الطهارة ، فصل يسن الاغتسال لاربعة ، ط: قديمي
☐ كتاب الفقه على المذاهب الاربعة : ۱/ ۱۱۹ ، كتاب الطهارة ، مباحث الغسل ،مبحث الامور التي يسن عندها الغسل او يندب ، ط: المكتبة التجارية مصر .(ردالمحتار مع الدر:(۱/ ۱۷۰)، كتاب الطهارة ، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة ، ط: سعيد)
(۲) ومنها حرمة الطواف لهما (الحائض والنفساء) بالبيت وان طافتا خارج المسجد وكذا يحرم الطواف للجنب (الفتاوى الهندية :(۱/ ۳۸)، كتاب الطهارة ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشيدية)
☐ البحر الرائق :(۱/ ۱۹٦)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، [مايمنعه الحيض] ط: سعيد
☐ فتح القدير :(۱/ ۱٦۹)، كتاب الطهارات ، باب الحيض والاستحاضة ،ط: رشيدية

۴

عادت بھول گئی

کسی عورت کو دس دن سے زیادہ خون آیا، اور پچھلی عادت بھول گئی تو اب دس
دن شمار کرے گی باقی استحاضہ۔(۱)

عادت سے پہلے خون بند ہوگیا

☆ ایک عورت کو مثلاً ہمیشہ پانچ دن تک خون آتا تھا، اب چوتھے دن
بند ہوگیا تو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ وہ غسل کرکے نماز شروع کرے
اور اگر رمضان کا مہینہ ہے تو روزہ بھی رکھے گی۔ البتہ پانچ دن مکمل ہونے
سے پہلے ہمبستری کرنا جائز نہیں ہے۔ اور نماز کو مستحب وقت کے آخر تک مؤخر کرنا
واجب ہے۔

☆ ...اگر کسی عورت کی عادت پانچ دن کی تھی، اور خون چار ہی دن آکر بند
ہوگیا، تو غسل کرکے نماز پڑھنا واجب ہے۔ لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ
ہوجائیں تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے، ہوسکتا ہے کہ پھر خون آجائے۔(۲)

---

(۱) اکثرہ عشرۃ بعشر لیال، کذا رواہ الدارقطنی وغیرہ (والناقص) عن اقلہ (والزائد) علی
اکثرہ (استحاضۃ، واقل الطہر) ... (الا عند) الاحتیاج الی (نصب عادۃ لہا اذا استمر) بہا
الدم ... (الدر المختار مع الرد: (۱/۲۸۴-۲۸۵)، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ط: سعید)

(۲) ... انقطع لدون اقلہ تتوضأ وتصلی فی آخر الوقت وان لاقلہ فان دون عادتہا لم یحل
... وتصلی وتصوم احتیاطا وان لعادتہا.
... (قولہ فی آخر الوقت) ای وجوبا بحر کوئی، والمراد آخر الوقت المستحب دون
... کما ہو ظاہر سیاق الکلام واہمل الشارح حکم الجماع، ویظہر عدم حلہ بدلیل
... الانقطاع علی الاقل وہو دون العادۃ. (رد المحتار علی الدر (۱/۲۹۴)، کتاب الطہارۃ،
... مطلب لو افتی مفت بشیٔ من ہذہ الاقوال، ط: سعید)

عادت سے زیادہ خون آئے

اگر عادت والی عورت کو عادت سے زیادہ خون آئے، اور اس کی عادت دس دن سے کم ہے، تو اس کو چاہیے کہ اس خون کو حیض سمجھ کر بدستور نماز نہ پڑھے، پھر اگر یہ خون دس دن رات پورا ہونے کے بعد بھی آئے تو جس قدر اس کی عادت سے زیادہ ہو گیا ہے، اسے استحاضہ (بیماری کا خون) سمجھا جائے گا۔ اور اس زمانے کی نمازیں وغیرہ قضا پڑھنا ہوں گی۔ (۱)

☆ مزید ''خون عادت سے زیادہ آئے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۳۰)

عادت سے نفاس کا خون بڑھ جائے

''نفاس کا خون عادت سے بڑھ جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۴۴)

عادت کے ایام کے بعد خون آنا

☆......ایک عورت کی مثلاً دائمی عادت یہ ہے کہ ہر مہینہ میں پانچ دن حیض آتا ہے، کبھی کبھار چھٹے دن بھی آجاتا ہے، کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ غسل کرکے دو تین نماز پڑھتی ہے پھر خون آجاتا ہے، تو اس کا حکم یہ ہے کہ پانچ دن گزرنے کے بعد جب خون بند ہو جائے تو نماز کے آخر وقت میں غسل کرکے نماز پڑھے پھر اگر خون

---

(۱) ولو زاد الدم على عشرة ايام ولها عادة معروفة دونها ردت الى ايام عادتها فيكون الزائد على العادة استحاضة وان كان داخل العشرة وهل تترك بمجرد رؤيتها الزيادة؟ اختلف فيه قيل لا لانه لم يتيقن بكونه حيضا لاحتمال الزيادة على العشرة ، قيل نعم استصحابا للحال ولان الاصل الصحة وكونه استحاضة بكونه عن داء وهو الاصح وان لم يتجاوز الزائد العشرة فالكل حيض بالاتفاق

(فتح القدير (۱/۱۵۷)، كتاب الطهارات ، باب الحيض والاستحاضة ، ط : رشيدية كوئته)

☆ الفتاوى الهندية (۱/۳۰)، كتاب الطهارة ، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع فى احكام الحيض والنفاس ، ط : رشيدية كوئته .

☆ رد المحتار على الدر (۱/۲۸۵)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط : سعيد

جے تو نماز چھوڑ دے، پھر جب خون بند ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھے۔(۱)

☆ ایک عورت کو پانچ دن حیض کی عادت تھی بعد میں کبھی دس دن خون آتا ہے اور کبھی گیارہ دن، تو اگر دس دن کے اندر اندر خون آیا ہے تو وہ تمام ایام حیض میں شمار ہوں گے۔ اور اگر دس دن سے تجاوز کر گیا، تو اس صورت میں عادت کے مطابق پانچ دن حیض اور باقی ایام استحاضہ شمار ہوں گے۔(۲)

عادت مقرر نہ ہو نفاس والی کی

"نفاس والی عورت کی عادت مقرر نہ ہو" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۵۳)

عادت مقرر نہیں

☆......اگر کسی عورت کی کوئی عادت مقرر نہیں کبھی چار دن خون آتا ہے، اور کبھی سات دن، اسی طرح بدلتا رہتا ہے، کبھی دس دن بھی آتا ہے، تو یہ سب حیض ہے۔ ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن ورات سے زیادہ خون آئے تو اس سے پچھلے مہینے میں جتنے دن حیض آیا تھا، اتنے ہی دن حیض ہیں، باقی سب استحاضہ۔ ان دنوں کی نمازوں کی قضا پڑھے۔

مثال کے طور پر جنوری میں تین دن، فروری میں پانچ دن، مارچ میں آٹھ دن حیض آیا، اپریل میں بارہ دن خون آیا، تو اس سے پچھلے مہینے مارچ میں چونکہ آٹھ

---

(۱) ولو زاد الدم علی عشرة ایام ولها عادة معروفة دونها ردت الی ایام عادتها لیکون الزائد علی عادتها استحاضة وان کان داخل العشرة وان لم یتجاوز الزائد العشرة فالکل حیض بالاتفاق
(فتح القدیر :(۱/۱۷۹)، کتاب الطهارات ، باب الحیض والاستحاضة ، ط: رشیدیة کوئته)
(۲) وان رأت مرة سبعا ومرة ستا ثم استحیضت اخذت فی الصوم والصلاة وانقطاع الرجعة بالاقل (۱/
هذا اذا جاوز العشرة ، اما اذا انقطع علی العشرة فالعشرة حیض. (الفتاوی التتارخانیة
۲۶۵)، کتاب الطهارة، الفصل التاسع فی الحیض، نوع آخر فی الانتقال، ط: قدیمی)
(الفتاوی الهندیة :(۱/۳۹)، کتاب الطهارة ، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء ،
الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس ، ط: رشیدیة کوئته)

دن حیض آیا اس لیے اپریل میں بھی آٹھ دن حیض شمار کرے، باقی چار دن استحاضہ شمار کرے۔(۱)

عادت مقرر نہیں ہوئی خون جاری ہے

کسی عورت کو اب تک حیض یا نفاس نہیں آیا، بالغ ہوتے ہی خون جاری ہوا اور برابر جاری رہا تو خون جاری ہونے کے وقت سے دس دن دس رات تک اس کا حیض سمجھا جائے گا۔ اور اس مدت میں نماز نہیں پڑھے گی، روزہ نہیں رکھے گی۔ اور بیس دن پاکی یعنی استحاضہ ہوگا۔ اور اس دوران نماز بھی پڑھے گی، اور روزہ بھی رکھے گی۔ پھر بیس دن استحاضہ کے گزرنے کے بعد دس دن دس رات حیض، پھر اس کے بعد بیس دن بیس رات استحاضہ اسی طرح مسلسل حساب کیا جائے گا۔

اس حالت میں اس کے بچے کے پیدا ہونے کے بعد سے چالیس دن چالیس رات اس کے نفاس کے اور بیس دن ورات استحاضہ کے پھر دس دن ورات حیض کے پھر بیس روز استحاضہ کے ہوں گے، اس طرح حیض، نفاس اور استحاضہ کا حساب رکھا جائے گا۔(۲)

عادت مقرر ہوتی ہے

☆ ایک بار حیض یا نفاس آنے سے عادت مقرر ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایک دفعہ جس کو سات دن حیض آئے، اور دوسری مرتبہ سات دن سے زیادہ ہو کر دس دن

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم ۱، علی الصفحة ۴۰۹. (ولو زاد الدم علی عشرة(۲)

(۲) ما وقع فی المسئلة المخمسة من أن الاستمرار عشرة وطهرها عشرون، ثم ذلک دأبها وعادتها لو استمر ثم عشرون طهرها ثم لا يتوالى غسل وحيض ثم عشرة حيضها ثم ذلک دأبها (ردالمحتار علی الدر (۱/ ۲۸۶)، کتاب الطهارة، باب الحیض، مبحث فی مسائل المتحیرة، ط سعید)

☐ الفتاوی التاتارخانیة (۱/ ۵۳۹)، کتاب الطهارة، نوع آخر فی النفاس، ط قدیمی

☐ المحیط البرهانی (۱/ ۲۶۶)، کتاب الطهارة، الفصل التاسع فی الحیض، نوع آخر فی النفاس، ط ادارة القرآن

سے بھی بڑھ جائے تو اس کا حیض سات دن ہی شمار ہوگا۔ (۱)

اسی طرح اگر کسی کو ایک مرتبہ بیس دن نفاس آئے اور دوسری مرتبہ بیس دن سے زیادہ ہو کر چالیس دن سے بڑھ جائے، تو اس کا نفاس بیس ہی دن ہوگا۔

☆..... اور ایک دفعہ جس کو سات دن حیض آئے اور دوسری مرتبہ نو دن آ کر بند ہو گیا تو اس کی عادت بدل گئی، یعنی اب نو دن کی عادت بن گئی۔ (۲)

اسی طرح اگر کسی کو ایک مرتبہ بیس دن نفاس آئے اور دوسری مرتبہ تیس دن آ کر بند ہو جائے تو اس کی عادت بدل گئی، اب تیس دن عادت بن گئی۔

عادت میں تبدیلی

☆..... مثلاً کسی عورت کو ہمیشہ تین دن یا چار دن خون آتا تھا، پھر کسی مہینے میں زیادہ آ گیا لیکن دس دن سے زیادہ نہیں آیا تو وہ سب حیض ہے، اور اگر دس دن سے بھی بڑھ گیا تو جتنے دن پہلے سے عادت کے ہیں اتنا حیض ہے، باقی سب "استحاضہ" ہے۔

(۱) ولو رأت مرة سبعا ومرة ستا ثم استحيضت اخذت في الصوم والصلاة وانقطاع الرجعة بالاقل هذا اذا جاوز العشرة ، اما اذا انقطع على العشرة فالعشرة حيض. (الفتاوى التاتارخانية: (۱/ ۲۶۵)، كتاب الطهارة ، الفصل التاسع في الحيض ، نوع آخر في الانتقال، ط: قديمي

☜ فتح القدير: (۱/ ۱۷۹)، كتاب الطهارات ، باب الحيض والاستحاضة ، ط: رشيدية كوئته.

☜ الفتاوى الهندية: (۱/ ۳۹)، كتاب الطهارة ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس ، ط: رشيدية كوئته.

(۲) ولو رأت مرة سبعا ومرة ستا ثم استحيضت اخذت في الصوم والصلاة وانقطاع الرجعة بالاقل هذا اذا جاوز العشرة ، اما اذا انقطع على العشرة فالعشرة حيض.

الفتاوى التاتارخانية: (۱/ ۵۰۲)، كتاب الطهارة ، الفصل التاسع في الحيض ، نوع آخر في الانتقال ، ط. قديمي

فتح القدير: (۱/ ۱۵۷)، كتاب الطهارات ، باب الحيض والاستحاضة ، ط: رشيدية كوئته.

☜ الفتاوى الهندية: (۱/ ۳۹)، كتاب الطهارة ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس ، ط: رشيدية كوئته.

مثال کے طور پر کسی عورت کو ہمیشہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے، لیکن کسی مہینے میں نو دن یا دس دن اور رات خون آیا تو یہ سب حیض ہے۔ اور اگر دس دن رات سے ایک لحظہ بھی زیادہ خون آئے، تو وہی تین دن حیض کے ہیں۔ (نماز نہ پڑھے، روزہ نہ رکھے، اور بعد میں روزہ کی قضا کرے، نماز کی نہیں) اور تین دن کے علاوہ باقی جتنے دن ہیں وہ سب "استحاضہ" ہے، ان دنوں کی نمازیں بھی قضا پڑھنا واجب ہے۔ (۱)

☆ کسی عورت کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا، پھر ایک مہینے میں پانچ دن خون آیا، اس کے بعد دوسرے مہینے میں پندرہ دن خون آیا، تو اس پندرہ دن میں پانچ دن حیض کے ہیں۔ اور دس دن "استحاضہ" ہے اور پہلی عادت کا اعتبار نہیں ہوگا، اور یہ سمجھا جائے گا کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہوگئی۔ اس صورت میں دس دن تک خون بند ہونے کا انتظار کرے، جب دس دن کے بعد خون بند نہیں ہوا، تو پانچ دن کی نمازیں قضا پڑھے، اور شروع کے دس دن کے بعد غسل کرے اور نماز روزہ وغیرہ شروع کرے۔ (۲)

عادت والی عادت بھول گئی

اگر کسی عادت والی عورت کا خون جاری ہو جائے اور برابر جاری رہے، اور اس کو یہ یاد نہ رہے کہ کتنے دن حیض ہوتا تھا، یا یہ یاد نہ رہے کہ مہینے کی کس کس تاریخ سے حیض شروع ہوتا تھا، اور کب ختم ہوتا تھا، یا دونوں باتیں یاد نہ رہیں تو اس کو چاہیے کہ اپنے غالب گمان پر عمل کرے، یعنی جس زمانے کو وہ حیض کا زمانہ خیال کرے اس زمانے میں حیض کے احکام پر عمل کرے، اور جس زمانے کو پاکی (طہر) کا زمانہ خیال کرے اس زمانے میں پاکی کے احکام پر عمل کرے۔ اور اگر اس کا گمان غالب کسی طرف نہ ہو تو وہ ہر نماز کے وقت نیا وضو کر کے نماز پڑھے، اور اگر رمضان ہے تو روزہ

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۱، علی الصفحة: ۲۸۱، (وان رأت مرة سبعا و مرة ستا)
(۲) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۲، علی الصفحة: ۲۸۱، (وان رأت مرة سبعا و مرة ستا)

بھی رکھے۔ مگر جب یہ مرض ختم ہو جائے تو ان روزوں کی قضا کرنی ہوگی۔(۱)

اور اگر اس میں شک کی کیفیت ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں:

۱ پہلی صورت یہ ہے کہ اس کو کسی زمانہ کی نسبت یہ شک ہو کہ یہ زمانہ حیض کا ہے یا پاکی کا، تو اس صورت میں ہر نماز کے وقت نیا وضو کر کے نماز پڑھے۔(۲)

۲ دوسری صورت یہ ہے کہ اس کو کسی زمانے کی نسبت یہ شک ہو کہ یہ زمانہ حیض کا ہے یا پاکی کا، یا حیض ختم ہونے کا، تو اس صورت میں وہ ہر نماز کے وقت غسل کر کے نماز پڑھا کرے۔(۳)

---

(۱) المعتادة اذا استمر دمها واشتبه عليها كل من عدد ايام الحيض والمكان والدور تتحرى ومضت على ما استقر رأيها عليه وان لم يكن لها رأى لا يحكم بشئ من الحيض والطهر على التعيين بل تأخذ بالاحوط فتجتنب ابدا ما تجتنبه الحائض وتغتسل لكل صلاة فتصلى المكتوبات والواجبات والسنن المؤكدة. (الفتاوى الهندية: (۳۰/۱)، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض، ط: رشيدية)

☐ البحر الرائق: (۲۰۸/۱-۲۰۹)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

☐ الفتاوى التاتارخانية: (۵۱۹/۱)، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاضلال، ط: قديمي.

(۲) متى شكت في وقت انه وقت حيض او طهر تحرت فان لم يكن لها رأى تصلى فيه بالوضوء لوقت كل صلاة. (- البحر الرائق: (۲۰۸/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد: (۲۸۶/۱-۲۸۷)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مبحث في مسائل المتحيرة، ط: سعيد.

☐ الفتاوى التاتارخانية: (۵۱۹/۱)، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاضلال، ط: قديمي.

(۳) ومتى شكت في وقت انه حيض او طهر او خروج عن الحيض تصلى فيه بالغسل لكل صلاة لجواز انه وقت الخروج من الحيض ولا يأتيها زوجها بحال لاحتمال الحيض. (البحر الرائق: (۲۰۸/۱-۲۰۹)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد: (۲۸۷/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مبحث في مسائل متحيرة، ط: سعيد.

☐ الفتاوى التاتارخانية: (۵۱۹/۱)، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاضلال، ط: قديمي.

عادت والی عورت کا خون بند نہ ہوتو

اگر کسی عادت والی عورت کا خون جاری ہو جائے اور برابر جاری رہے تو اس کا حیض، نفاس اور پاکی کا زمانہ اس کی عادت کے موافق رکھا جائے گا۔ ہاں اگر اس کی عادت چھ مہینے پاک رہنے کی ہے تو اس کی پاکی کا زمانہ اس کی عادت کے موافق پورے چھ مہینے نہیں ہوگا، بلکہ چھ مہینے سے گھڑی بھر کم ہوگا۔(۱)

عادت والی عورت کو عادت سے زیادہ خون آئے

''عادت سے زیادہ خون آئے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۷۸)

عادت یاد نہیں

''عادت والی عورت عادت بھول گئی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۸۲)

عرفہ کے دن غسل کرنا

عرفہ کے دن زوال کے بعد غسل کرنا سنت ہے۔(۲)

---

(۱) ولو زاد الدم على اكثر الحيض والنفاس فما زاد على عادتها استحاضة. (البحر الرائق: (۱/ ۲۱۲)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☆ فتاوى الهندية: (۱/ ۳۰)، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض، ط: رشيدية.

☆ الفتاوى السراجية، ص: (۹)، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس، ط: سعيد.

(۲) واربعة سنة وهي غسل يوم الجمعة ويوم العيدين ويوم عرفة وعند الاحرام. (الفتاوى الهندية (۱/ ۱٦)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل. ط: رشيدية)

☆ حلبي كبير (۴۹)، كتاب الطهارة، ۲، الاغسال المسنونة، ط: نعمانية كوئته/ و ۵۴، مطلب الغسل في اربعة سنة، ط: سهيل

☆ النتف في الفتاوى (۲۴)، كتاب الطهارة، غسل السنة، ط: سعيد.

عضوکود بالیا

☆ اگر کسی شخص کواحتلام ہوااوراس نے عضو مخصوص کود بالیا، یہاں تک کہ شہوت ختم ہوگئی، پھراس کے بعد منی نکلی توغسل لازم ہوگا۔

☆ کسی پر شہوت کی نظر پڑی اور منی اپنی جگہ سے الگ ہوکر نکلنا شروع ہوئی، مگر اس نے عضو مخصوص کود بالیا، اور منی کو باہر نکلنے نہیں دیا، تھوڑی دیر کے بعد شہوت ختم ہوگئی، پھراس کے بعد منی نکلی یا غسل سے پہلے پیشاب نہیں کیا، اور غسل کے بعد شہوت کے بغیر بقیہ منی نکلی تو ان صورتوں میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک دوبارہ غسل کرنا واجب ہوگا۔(۱)

عضومخصوص

عضو مخصوص سبیلین (آگے پیچھے کے راستے) میں داخل کرنے سے غسل واجب ہوجاتا ہے، خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔(۲)

عورت کاکفن

☆.....عورت کوپانچ کپڑوں میں کفنانا سنت ہے۔

---

(۱) لو امسک ذکره حتی سکنت شهوته فارسل الماء يلزمه الغسل عند ابي حنيفة ومحمد رحمهما الله. (مراقی الفلاح :(۴۰)، کتاب الطهارة، فصل فی ما یوجب الاغتسال، ط: قدیمی

☜ الفتاوی الهندية : (۱/۱۴)، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية.

☜ الفتاوی السراجية :(۳)، کتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعيد

(۲) الايلاج فی احد السبيلين، اذا توارت الحشفة يوجب الغسل على الفاعل والمفعول به، انزل او لم ينزل. (الفتاوی الهندية : (۱/۱۵)، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية)

☜ النتف فی الفتاوی :(۲۳)، کتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعيد

☜ مراقی الفلاح :(۴۰)، کتاب الطهارة، فصل فی مایوجب الاغتسال، ط: قديمی

۱- کرتہ۔ ۲- ازار (تہبند)۔ ۳- سربند۔ ۴- چادر۔ ۵- سینہ بند۔

ازار: سر سے لے کر پاؤں تک ہونا چاہیے۔

کرتہ: گلے سے لے کر پاؤں تک ہو، لیکن اس میں کلی اور آستین نہیں ہوگی۔

سربند: یعنی دوپٹہ، تین ہاتھ لمبا ہو۔

سینہ بند: چھاتیوں سے لے کر رانوں تک چوڑا ہو اور اتنا لمبا ہو کہ بندھ جائے۔

سینہ بند اگر چھاتیوں سے لے کر ناف تک ہو تب بھی درست ہے، لیکن رانوں تک ہونا زیادہ اچھا ہے۔(۱)

☆ اگر پانچ کپڑوں میں نہ کفنائیں، بلکہ فقط تین کپڑے کفن دیں، ایک ازار (تہبند) دوسرا چادر اور تیسرا سربند تو یہ بھی درست ہے۔ اور اتنا کفن بھی کافی ہے۔ اور تین کپڑوں سے کم دینا مکروہ ہے۔ ہاں اگر مجبوری اور لاچاری ہو تو کم دینا بھی کافی ہے یعنی تین کپڑوں سے کم دینا بھی درست ہے۔(۲)

عورت کو غسل دینے کے لیے کوئی نہ ملے

اگر کوئی عورت ایسی جگہ وفات پائے جہاں پر کوئی اور دوسری عورت نہیں ہے

(۱) وكفنها سنة درع وازار ولفافة وخمار وخرقة تربط بها ثدياها الازار واللفافة من القرن الى القدم والقرن هنا بمعنى الشعر واللفافة هي الرداء طولا وفي بعض نسخ المختار ان الازار من المنكب الى القدم والقميص من المنكب الى القدم بلا دخاريص درع المرأة قميصها فوق القميص واختلف في عرض الخرقة فقيل مابين الثديين الى السرة وقيل مابين الثدي الى الركبة (البحر الرائق: (۲/۱۷۵-۱۷۷)، كتاب الجنائز ، [الكفن]، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد (۲/۲۰۳)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، مطلب في الكفن ، ط: سعيد

الفتاوى السراجية (۲۳)، كتاب الجنائز ، باب التكفين ، ط: سعيد.

(۲) وكفاية ازار ولفافة وخمار اعتبارا بلبسها حال حياتها من غير كراهة ويكره اقل من ذلك (البحر الرائق (۲/۱۷۷)، كتاب الجنائز ، [الكفن]، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد (۲/۲۰۳)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، مطلب في الكفن ، ط: سعيد

الفتاوى السراجية (۲۳)، كتاب الجنائز ، باب التكفين ، ط: سعيد.

جو غسل دے سکے، اور اس کا محرم (جس سے نکاح ہمیشہ کے لیے ناجائز ہے) کوئی مرد موجود ہو تو وہ میت کا کہنیوں تک تیمم کرا دے، اور اگر محرم نہ ہو تو غیر محرم اجنبی مرد اپنے ہاتھوں پر کچھ کپڑا وغیرہ لپیٹ کر اسی طرح تیمم کرا دے، لیکن میت کی کلائیوں پر نظر نہ ڈالے۔ خاوند کا حکم بھی اجنبی کی مانند ہے، لیکن اس پر آنکھوں کو بند کرنا لازم نہیں ہوگا۔ اور یہ حکم جوان اور عمر رسیدہ عورت دونوں کے لیے یکساں ہے۔(۱)

عورت کو غسل دینے کے لیے کوئی عورت نہیں

اتفاق سے کوئی عورت ایسی جگہ مر جائے جہاں پر کوئی دوسری عورت اس کو غسل دینے کے لیے نہ ہو تو اگر کوئی محرم مرد ہے تو وہ اس کو تیمم کرا دے، اور اگر کوئی محرم مرد نہیں ہے تو کوئی غیر محرم اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر اس کو تیمم

(۱) الحنفية قالوا: اذا ماتت المرأة وليس معها النساء يغسلها، فان كان معها رجل محرم يممها بيده الى المرفق، وان كان معها اجنبي وضع خرقة على يده ويممها كذلك ولكنه يغض بصره عن ذراعيها، والزوج كالاجنبي الا انه لايكلف بغض البصر عن الذراعين ولافرق في ذلك بين الشابة والعجوز. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۵۰۵/۱، حكم النظر الى عورة الميت ولمسها وتغسيل الرجال النساء، وبالعكس، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت)

(۲) ماتت بين رجال او هو بين نساء يممه المحرم فان لم يكن فالاجنبي بخرقة قال في الرد: (قوله يممه الميت) اى يمم الميت الاسم من الذكر والانثى، وكذا قوله فالاجنبي اى فالشخص الاجنبي الصادق بذلك، وافاد ان المحرم لايحتاج الى خرقة لانه يجوز له مس اعضاء التيمم بخلاف الاجنبي الا اذا كان الميت امة لانها كالرجل. ثم اعلم ان هذا اذا لم يكن مع النساء رجل لا مسلم ولا كافر ولا صبية صغيرة فلو معهن الكافر علمنه الغسل لان نظر الجنس الى الجنس اخف وان لم يوافق في الدين ولو معهن صبية لم تبلغ حد الشهوة واطاقت غسله علمنها غسله لان حكم العورة غير ثابت في حقها وكذا في المرأة تموت بين رجال معهم امرأة كافرة او صبي غير مشتهى. (رد المحتار مع الدر: (۲۰۱/۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فروع، ط: سعيد)

(۳) البحر الرائق: ۱۷۳/۲، كتاب الجنائز، [غسل الميت]، ط: سعيد

(۴) الفتاوى الهندية: (۱۵۸/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

عورت کے مرنے کے بعد

"مرنے کے بعد" عنوان کے تحت دیکھیں! (۹۔۳)

عورت مرجائے

اگر عورت کا انتقال ہوگیا ہے، اور اس کو غسل دینے کے لیے کوئی عورت موجود نہیں ہے، تو محرم یا غیر محرم کوئی بھی مرد اس کو غسل نہیں دے سکتا۔ ایسی صورت میں کوئی مرد اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر مردہ عورت کو تیمم کرادے، غسل نہ دے۔ (۲)

واضح رہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مجازاً غسل دینے والا کہا جاتا ہے؛ کیوں کہ انہوں نے غسل کا سامان مہیا فرمایا تھا۔ (۳)

عورت نے خود شرم گاہ میں انگلی ڈالی

"انگلی عورت نے خود شرم گاہ میں ڈالی" عنوان کے تحت دیکھیں! (۹۷)

---

(۲) ماتت بين رجال او هو بين نساء يممه المحرم فان لم يكن فالاجنبي بخرقة
(الدر المختار مع الرد (۲/۲۰۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فروع، ط: سعيد
البحر الرائق (۲/۱۷۳)، كتاب الجنائز، [غسل الميت]، ط: سعيد.
الفتاوى الهندية (۱/۱۵۹)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية

(۳) قال في شرح المجمع لمصنفه فاطمة رضي الله عنها غسلتها ام ايمن حاضنته صلى الله عليه وسلم ورضي الله عنها فتحمل رواية الغسل لعلي رضي الله عنه على معنى التهيئة والقيام التام بأسبابه. ولئن ثبتت الرواية فهو مختص به (ردالمحتار على الدر: (۱/۱۹۸)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

عورتوں کو احتلام ہو

اگر عورتوں کو احتلام ہونے کی وجہ سے منی نکلے تو غسل فرض ہوگا۔(۱)

عورتوں کی شہوت سے منی نکلے

عورتوں کی منی شہوت سے نکلے تو ان پر بھی غسل فرض ہوتا ہے۔(۲)

عید کا غسل

☆...... جن لوگوں پر عید کی نماز واجب ہے، ان پر عید کے دن فجر کے بعد عید کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔(۳)

☆...... جہاں عید کی نماز واجب نہیں ہے، ان پر عید کے دن فجر کے بعد غسل

---

(۱) والمعانی الموجبة للغسل انزال المنی علی وجه الدفق والشهوة من الرجل والمرأة حالة النوم واليقظة. (هداية: ۳۱/۱، كتاب الطهارة، فصل في الغسل، ط: رحمانية)

◌ المحيط البرهاني: ۲۳۱/۱، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، ط: ادارة القرآن

◌ الفتاوى التاتارخانية: ۱۵۸/۱، كتاب الطهارة، الغسل، ومما يتصل بخروج المنی مسئلة الاحتلام، ط: ادارة القرآن

(۲) وفرض الغسل عند خروج منی من العضو منفصل عن مقره هو صلب الرجل وترائب المرأة منهوة. (التنوير مع الدر: ۱۵۹/۱، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

◌ والمعانی الموجبة للغسل انزال المنی علی وجه الدفق والشهوة من الرجل والمرأة حالة النوم واليقظة. (هداية: ۳۱/۱، كتاب الطهارة، فصل في الغسل، ط: رحمانية)

◌ الفتاوى الهندية: ۱۵/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني، الفصل الثالث، ط: رشيدية

◌ البحر الرائق: ۵۶/۱ - ۵۷، كتاب الطهارة، ط: سعيد

(۳) ندب يوم الفطر اكله واستياكه واغتساله وفي الرد: قوله ندب يوم الفطر الخ ان هذه الامور مندوبة قبل الصلاة ومن آدابها لامن آداب اليوم. (رد المحتار على الدر ۱۶۸/۲، كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

◌

◌

...کرنا سنت نہیں ہے، کرلیں گے تو کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے۔(۱)

جمعہ کے دن عید ہو، اور اسی دن جنابت بھی پیش آجائے تو ایک ہی غسل عید، جمعہ اور جنابت تینوں کے لیے کافی ہے۔(۲)

عیدگاہ میں جنبی کے لیے جانا

جنابت کی ناپاکی کی حالت میں عیدگاہ میں جانا جائز ہے، البتہ نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) ندب يوم الفطر اكله واستياكه واغتساله وفي الرد: قوله ندب يوم الفطر الخ ان هذه الامور مندوبة قبل الصلاة ومن آدابها لامن آداب اليوم. (رد المحتار على الدر: ۱۶۸/۲، كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

ح ....

ح ....

(۲) ويكفي غسل واحد لعيد وجمعة اجتمعا مع جنابة كما لفرضي جنابة وحيض. (الدر المختار (۱۶۹/۱)، كتاب الطهارة، فصل في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

ح الفتاوى الهندية: ۱۶/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ط: رشيدية

ح فتح القدير: ۵۸/۱، كتاب الطهارة، فصل في الغسل، ط: رشيدية.

(۳) ويحرم بالحدث الاكبر دخول مسجد لامصلى عيد وجنازة. (تنوير مع الدر المختار: (۱/ ۱۰۰)، كتاب الطهارة مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

ح البحر الرائق: ۱۹۵/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

ح الفتاوى الهندية: ۳۸/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس الفصل الرابع، ط: رشيدية

غ

غرغرہ

فرض غسل میں کلی کے دوران غرغرہ کرنا فرض نہیں، بلکہ سنت ہے۔ اس لیے روزے کے دوران غرغرہ نہ کرے، اور روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرے۔ (۱)

غسل

غسل خواہ حرام فعل سے واجب ہو یا حلال فعل سے دونوں کا طریقہ ایک ہے۔ (۲)

غسل ان صورتوں میں فرض نہیں

۱۔ اگر منی اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا نہ ہو، اگرچہ خاص حصہ سے باہر نکل آئے، تب بھی غسل فرض نہ ہوگا۔ مثلاً: کسی شخص نے کوئی بوجھ اٹھایا یا اونچی جگہ سے گر پڑا، یا کسی نے اس کو مارا اور اس صدمہ سے اس کی منی شہوت کے بغیر نکل آئی تو غسل فرض نہ ہوگا۔ (۳)

---

(۱) وفرض الغسل غسل كل فمه، ويكفي الشرب عبا، لأن المج ليس بشرط في الأصح. (الدر المختار ۱/ ۱۵۱، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

(۲) البحر الرائق: ۱/ ۴۶، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

الغسل عن الجنابة والحيض والنفاس فرض بصورة واحدة. (الفتاوى التاتارخانية ۱/ ۱۲۹، كتاب الطهارة، الغسل، الفصل الثالث في الغسل، ط: ادارة القرآن)

(۳)
....

يشترط عند الحنفية في المني الموجب للغسل: انزاله على وجه الدفق والشهوة من الرجل والمرأة حالة النوم واليقظة فلو خرج بسبب حمل ثقيل او بسقوط من مكان لايجب الغسل (الفقه الاسلامي وادلته ۱/ ۳۶۱، كتاب الطهارة، الفصل الخامس الغسل، خروج المني، ط: دار الفكر)

الفتاوى التاتارخانية ۱/ ۱۵۵، كتاب الطهارة، باب الغسل نوع آخر في بيان سبب الغسل، ط: ادارة القرآن.

بدائع الصنائع ۱/ ۳۷، كتاب الطهارة، فصل واما الغسل، ط: سعيد

۲ اگر منی اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی مگر خاص حصے سے باہر نہ نکلی تو غسل فرض نہ ہوگا۔ خواہ یہ نہ نکلنا خود بخود ہو یا خاص حصے کا سوراخ بند ہو جانے کے سبب ہو، خواہ ہاتھ سے بند کیا گیا ہو یا روئی وغیرہ رکھ کر بند کیا گیا ہو۔(۱)

۳ اگر کسی شخص کے خاص حصے سے پیشاب کے بعد شہوت کے بغیر منی نکلی تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا۔(۲)

۴ اگر کوئی مرد کسی جانور یا مردہ کے خاص حصے یا مشترک حصے میں اپنا خاص حصہ داخل کرے، یا اس کا خاص حصہ اپنے مشترک حصے میں داخل کرے اور منی نہ نکلے تو غسل فرض نہیں ہوگا۔ لیکن سخت گناہ ہوگا۔(۳)

۵..... اگر کوئی عورت کسی جانور یا مردہ کا خاص حصہ یا کوئی لکڑی یا انگلی یا اور کوئی چیز اپنے خاص حصے یا مشترک حصے میں داخل کرے، اور منی نہ نکلے تو غسل فرض

(۱) فاذا احتلم الرجل وانفصل المنی عن مکانه الا انه لم یظهر علی رأس الاحلیل فلاغسل علیه (الفتاوی التاتارخانیة ۱/۱۵۷، کتاب الطهارة، باب الغسل ومما یتصل بخروج المنی مسائل الاحتلام، ط ادارة القرآن)

☜ الفتاوی الهندیة ۱/۱۴، کتاب الطهارة، الباب الثانی، الفصل الثالث، ط: رشیدیة.

☜ ردالمحتار علی الدر (۱/۱۶۴)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع المد والرطل، ط سعید

(۲) رجل بال فخرج من ذکره منی ان کان منتشرا علیه الغسل وان کان منکسرا علیه الوضوء (الفتاوی الهندیة ۱/۱۴، کتاب الطهارة، الباب الثانی، الفصل الثالث، ط: رشیدیة)

☜ ردالمحتار علی الدر (۱/۱۶۱)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع المد والرطل، ط سعید

☜ الفتاوی التاتارخانیة ۱/۱۵۲، کتاب الطهارة، باب الغسل، ط ادارة القرآن.

(۳) والایلاج فی البهیمة لایوجب الغسل بدون الانزال والایلاج فی المیتة بمنزلة الایلاج فی البهائم لایوجب الغسل مالم ینزل (الفتاوی التاتارخانیة: ۱/۵۳، کتاب الطهارة، نوع آخر فی بیان اسباب الغسل، ط: ادارة القرآن)

☜ ردالمحتار علی الدر (۱/۱۶۱)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد، ط سعید

☜ الفتاوی الهندیة ۱/۱۵، کتاب الطهارة، الباب الثانی، الفصل الثالث، ط: رشیدیة

نہیں ہوگا۔(۱)

واضح رہے کہ اگر کسی آدمی نے کسی جانور سے وطی [illegible] ... [illegible] ... میں حصہ ہے کہ اس کو ذبح کرکے جلا دیا جائے ... [illegible] ... مستحب ہے۔ یعنی اس آدمی کا یہ فعل شریعت کے خلاف ہے ... [illegible] ... مناسب سزا دے گی۔(۲)

۶ اگر کوئی بے شہوت لڑکا کسی عورت کے ساتھ [illegible] ... سے منی نہ نکلے، تو کسی پر بھی غسل فرض نہ ہوگا، اگرچہ عورت بالغ ہو۔

۷ اگر کوئی مرد اپنا خاص حصہ اپنے ہی مشترک ... میں [illegible] ... منی نہ نکلے، تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا۔(۳)

۸ اگر کوئی مرد کسی کم عمر لڑکی کے ساتھ جماع کرے اور منی نہ نکلے [illegible] فرض نہ ہوگا۔(۴)

---

(۱) ولا عند ادخال اصبع ونحوه كذكر غير آدمي وذكر خنثى وميت وصبي لا يشتهي [illegible] ... من نحو خشب في الدبر او القبل بلا انزال. (تنوير مع الرد ۱/۱۶۲، كتاب الطهارة، [illegible] غسل، ط: سعيد)

(۲) ولا يحد بوطء البهيمة بل يعزر وتذبح ثم تحرق ويكره [illegible] ... (الدر المختار مع الرد ۴/۲۶، كتاب الحدود، مطلب في وطء الدابة، ط: سعيد)

☆ فتح القدير ۵/۲۵۰، كتاب الحدود، باب الوطء الذي يوجب الحد والذي لا يوجب [illegible] ط: سعيد

☆ بدائع الصنائع ۷/۳۴، كتاب الحدود، فصل واما بيان [illegible] ... ط: سعيد

(۳) اما في دبر نفسه فرجح في النهر عدم الوجوب الا بالانزال ... (ط: سعيد)

كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: دار الكتب العلمية

☆ النهر الفائق ۱/۶۷، كتاب الطهارة، فروع، ط: دار الكتب [illegible]

(۴) والايلاج في الصغيرة التي لا تجامع مثلها لا يوجب الغسل ما لم ينزل [illegible] ... ۱/۵۳، كتاب الطهارة، الغسل، نوع آخر في بيان اسباب الغسل، ط: [illegible]

☆ رد المحتار على الدر ۱/۱۶۲، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير [illegible] ... ط: سعيد

☆ مراقي الفلاح (۴۰) كتاب الطهارة، فصل ما يوجب الاغتسال، ط: [illegible]

۹ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے پر اتنا موٹا کپڑا لپیٹ کر جماع کرے کہ جسم کی حرارت اس کی وجہ سے محسوس نہ ہو، اور منی بھی نہ نکلے تو غسل فرض نہ ہوگا۔(۱)

۱۰ اگر کسی کنواری عورت کے ساتھ صحبت کی اور اس کی بکارت زائل نہیں ہوئی تو اس عورت پر غسل واجب نہیں ہوگا۔ لیکن اگر مرد کے خاص حصے کا سر عورت کی شرمگاہ میں چھپ جائے، خواہ منی نکلے یا نہ نکلے اور لڑکی بالغ ہے تو دونوں پر غسل واجب ہوگا۔(۲)

۱۱...... اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے کا سر حشفہ سے کم داخل کرے، تو غسل واجب نہیں ہوگا۔(۳)

۱۲...... مذی اور ودی نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔(۴)

---

(۱) لایجب الغسل فی حالة عدم الانزال بالایلاج بحائل کان یلف علی ذکره خرقة. (الفقه الاسلامی وادلته: ۳۶۳/۱، کتاب الطهارة، الفصل الخامس التقاء الختانین، ط: دارالفکر)

☐ الفتاوی الهندیة: ۱۵/۱، کتاب الطهارة، الباب الثانی، الفصل الثالث، ط: رشیدیة

☐ الدرالمختار: (۱۶۳/۱ - ۱۶۵)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد، ط: سعید

(۲) اذا اتی المرأة وهی بکر فلاغسل علیه مالم ینزل لان البکارة تمنع من التقاء الختانین وبدونه لایجب الغسل، وکذالک لا غسل علیها لانعدام السبب فی حقها وکذلک اذا کانت لها لم تتوار الحشفة فلاغسل علیه مالم ینزل وکذلک لاغسل علیها. (الفتاوی التاتارخانیة: ۱۵۳/۱، کتاب الطهارة، الغسل، نوع آخر فی بیان اسباب الغسل، ط: ادارة القرآن)

☐ الدرالمختار: (۱۶۶/۱ - ۱۶۷)، کتاب الطهارة، مطلب فی رطوبة الفرج، ط: سعید

☐ النهر الفائق: ۶۶/۱، کتاب الطهارة، فرع، ط: دارالکتب العلمیة.

(۳) الایلاج فی احد السبیلین اذا توارت الحشفة یوجب الغسل. (الفتاوی الهندیة: ۱۵/۱، کتاب الطهارة، الباب الثانی، الفصل الثالث، ط: رشیدیة)

☐ المحیط البرهانی: ۲۲۷/۱، کتاب الطهارة، الفصل الخامس الغسل، خلاصة مایوجب الغسل، ط: دارالفکر.

☐ البحرالرائق: ۵۸/۱، وفرض الغسل عند غیوبة ماطوق الختان، کتاب الطهارة، ط: سعید

(۴) ولایجب الغسل اذا علم انه ودی مطلقا وفیما اذا علم انه مذی. (ردالمحتار: (۱۶۳/۱)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد، ط: سعید)

☐ النهر الفائق: ۶۲/۱، کتاب الطهارة، فرع، ط: دارالکتب العلمیة.

☐ البحرالرائق: ۶۱/۱، کتاب الطهارة، ط: سعید

۱۳ اگر کسی عورت کے خاص حصے میں مرد کی منی مردے بغیر، انگشت وغیرہ کے ذریعے داخل کی جائے، اور عورت کو اس دوران شہوت نہ ہو، تو عورت پر غسل واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

۱۴...... اگر کسی عورت کا بچہ پیدا ہو، اور خون بالکل نہ نکلے تو اس پر غسل فرض نہیں ہوگا۔ (۲)

۱۵...... استحاضہ سے غسل فرض نہیں ہوتا۔ (بیماری کی وجہ سے عورت کو مستقل خون آتا رہتا ہے اس کو "استحاضہ" کہتے ہیں) (۳)

۱۶...... اگر کسی کو منی جاری رہنے کا مرض ہے، تو اس کے اوپر غسل فرض

---

(۱) ان الموجب انزال المنی حقیقة او تقدیرا عند کمال سببه وفیما ذکرناه لم یوجد حقیقة ولاتقدیرا لنقصان سببه. (البحر الرائق : ۵۹/۱، کتاب الطهارة، ط: سعید)

☐ اذا جومعت المرأة فیما دون الفرج وصل المنی الی رحمها وهی بکر او ثیب لا غسل علیها لفقد السبب وهو الانزال او موارة الحشفة.

☐ الفتاوی الهندیة : ۱۵/۱، کتاب الطهارة، الباب الثانی، الفصل الثالث، ط: رشیدیة

☐ المحیط البرهانی : ۲۲۷/۱، کتاب الطهارة، الفصل الخامس الغسل، خلاصة مایوجب الغسل، ط: دارالفکر.

(۲) ولدت ولم تر دما . قوله او ولدت ولم تر دما هذا قول الامام وبه اخذ اکثر المشایخ وعند ابی یوسف وهو روایة عن محمد لاغسل علیها لعدم الدم. (الدر المختار : ۱۶۸/۱)، کتاب الطهارة، مطلب فی رطوبة الفرج، ط: سعید)

☐ الفتاوی التاتارخانیة : ۱۶۱/۱، کتاب الطهارة، الفصل الخامس فی بحث الغسل، خلاصة مایوجب الغسل ومالایوجب، ط: دارالفکر.

☐ الفقه الاسلامی وادلته : ۳۶۸/۱، کتاب الطهارة، الفصل الخامس الغسل، خلاصة مایوجب الغسل ومالایوجب، ط: دارالفکر.

(۳) ولایجب الغسل بدم الاستحاضة، لکن یندب اذا انقطع. (الفقه الاسلامی وادلته ۳۶۶/۱، کتاب الطهارة، الفصل الخامس فی بحث الغسل، الحیض والنفاس ط: دارالفکر)

☐ مراقی الفلاح :(۶۳)، کتاب الطهارة، فصل یسن الاغتسال لاربعة اشیاء، ط: قدیمی

☐ الدر المختار مع الرد :(۱۷۰/۱)، کتاب الطهارة، مطلب یوم عرفة افضل من یوم الجمعة.

نہیں ہوگا۔(۱)

۱۷- حقنہ سے غسل فرض نہیں ہوتا۔(۲)

۱۸- اگر کوئی مرد اپنا خاص حصہ کسی کی ناف میں داخل کرے تو اس پر غسل فرض نہیں ہوگا، بشرطیکہ منی نہ نکلے۔(۳)

غسل بیٹھ کر کرے یا کھڑے ہو کر

غسل بیٹھ کر کرے یا کھڑے ہو کر، دونوں طرح جائز ہے، البتہ اگر کپڑوں کے بغیر کھلی جگہ پر غسل کر رہا ہے تو بیٹھ کر غسل کرنا افضل ہے؛ کیوں کہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔(۴)

---

(۱) المني الموجب للغسل: هو الخارج بلذة معتادة فان لم يخرج بلذة معتادة كان خرج بنفسه لمرض او ضربة سلس او لدغة عقرب فلاغسل وعليه الوضوء فقط. (الفقه الاسلامي وادلته ۱/۳۶۱، كتاب الطهارة، الفصل الخامس الغسل، خروج المني، ط: دار الفكر)

ﷲ ردالمحتار على الدر: (۱/۱۶۰)، كتاب الطهارة، المعاني الموجبة للغسل، ط: سعيد.

ﷲ مراقي الفلاح: (۴۰)، كتاب الطهارة، فصل مايوجب الاغتسال، ط: قديمي.

(۲) ولا عند ادخال اصبع ونحوه كذكر غير آدمي ... وما يصنع من نحو خشب (في الدبر او القبل) على المختار. (تنوير الابصار مع الدر: ۱/۱۶۶، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

ﷲ ....

ﷲ ...

(۳) لو اولج في البهيمة والميتة والصغيرة التي لايجامع مثلها ... فلايجب عليه الغسل ما لم ينزل لقصور الشهوة ... لانه بمنزلة التبطن والتفخيذ ومعالجة اليد. (حلبي كبير: ۴۷، كتاب الطهارة، فروع (ابحاث الغسل)، ط: نعمانية كوئٹه)

ﷲ (الفتاوى الهندية (۱/۱۴-۱۶)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية)

(۴) امداد الفتاوی ۱/۱۸، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی)

ﷲ

ﷲ

غسل چار چیزوں سے فرض ہوتا ہے

چار چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے:

۱- جوش کے ساتھ منی نکلنا۔ ۲- مرد کی سپاری کا اندر چلا جانا۔

۳- حیض کا خون بند ہو جانا۔ ۴- نفاس کا خون بند ہونا۔(۱)

غسل خانہ

☆ ..... اگر غسل خانہ پر چھت نہیں ہے باقی اوپر پردہ ہے، اور غسل کرنے والا تنہا ہے تو کھلی فضا میں بھی ننگے ہو کر غسل کرنا جائز ہے، چھت کی طرف پردہ کی کوئی حاجت نہیں۔

☆ ..... غسل خانے میں بے پردگی نہ ہونے کی صورت میں ننگے ہو کر غسل کرنا جائز ہے، مگر سنت کے خلاف ہے۔ مستحب اور افضل یہی ہے کہ لنگی وغیرہ باندھ کر غسل کرے، کیوں کہ ابوداؤد شریف کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ شرم کرنے والے، پردہ کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو ضرور پردہ کرے''۔(۲)

---

(۱) المعانی الموجبة للغسل وهی ثلاثة منها الجنابة وهی تثبت بسببین احدهما خروج المنی علی وجه الدفق والشهوة من غیر ایلاج السبب الثانی الایلاج، الایلاج فی احد السبیلین اذا توارت الحشفة یوجب الغسل ومنها الحیض والنفاس، یجب عند خروج دم حیض او نفاس (الفتاوی الهندیة ۱/۱۴-۱۶، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة)

البحر الرائق: ۱/۵۳-۵۸، کتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: سعید

بدائع الصنائع: ۱/۳۵-۳۶، کتاب الطهارة، فصل اما الغسل، ط: سعید

(۲) عن یعلی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رأی رجلا یغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم قال ان الله حیی ستیر یحب الحیاء والستر فاذا اغتسل احدکم فلیستتر (سنن ابی داؤد ۲/۲۰۱، کتاب الطهارة، باب النهی عن التعری، ط: مکتبه رحمانیه) =

غسل خانے میں باتیں کرنا

غسل خانے میں غسل کے دوران باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ البتہ ضرورت ہے تو باتیں کرنے کی اجازت ہے۔(۱)

غسل خانے میں پیشاب کرنا

غسل خانے میں پیشاب نہیں کرنا چاہیے، اس سے وسوسے کا مرض ہو جاتا ہے۔ اور اگر غسل خانے میں کسی نے پیشاب کر دیا ہو تو غسل سے پہلے اس کو دھو کر پاک کر لینا چاہیے۔(۲)

مزید "پیشاب کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!

غسل دیتے وقت غسل دینے والے کے علاوہ دوسرے لوگ نہ ہوں

"میت کو جس جگہ غسل دیا جائے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۳۳)

= ☜ يغسل ويختار ماهو استر هذا لما في الوهبانية والقنية وفي حاشية ويستحب ان يغتسل بمكان لايراه فيه احد لايحل له النظر لعورته لاحتمال ظهورها في حال الغسل او لبس الثياب لقوله صلى الله عليه وسلم ان الله حيي ستير يحب الحيي والستير فاذا اغتسل احدكم فليستتر

☜ مراقي الفلاح : ۵۷، كتاب الطهارة ، آداب الغسل ، ط: سعيد.

☜ حلبي كبير : ۵۱، كتاب الطهارة ، فرائض الغسل ، ط: سهيل اكيڈمی .

(۱) ويستحب ان لا يتكلم بكلام قط من كلام الناس او غيره اما كلام الناس فلما تقدم في الوضوء واما غيره من الذكر والدعاء فلانه في مصب الماء المستعمل ومحل الاوضار والاوساخ والاقذار. (حلبي كبير : ۳۵، كتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، ط: نعمانية كوئٹه)

☜ رد المحتار على الدر : ۲۱۸/۶، كتاب الحظر والاباحة ، فروع ، ط: سعيد.

☜ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : ۵۲، كتاب الطهارة ، (ابحاث الغسل) ، ط: قديمي

(۲) عن عبدالله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايبولن احدكم في مستحمه ثم يغتسل فيه او يتوضأ فيه فان عامة الوسواس منه. (سنن ابي داؤد : ۱۵/۱ - ۱۶، ط: رحمانيه)

☜ مشكاة المصابيح : ۴۳، ط: قديمي.

غسل دیتے وقت کیسے لٹائے؟

☆ میت کو غسل دیتے وقت جس طرح لٹانا مناسب ہو لٹا کر غسل دے سکتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ اور بعض نے یہ کہا ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے عرضاً لٹادیں۔ جیسا کہ قبر میں رکھا جاتا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ قبلہ کی طرف لمبائی میں لٹادیں، اس صورت میں پیر اور منہ قبلہ کی طرف ہوں گے۔

☆..... خانہ کعبہ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ ہے کہ ''تمہارا قبلہ ہے، زندگی میں اور مرنے کے بعد۔'' اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جیسے قبر میں میت کو رکھا جاتا ہے، اسی طرح میت کو غسل دیتے وقت لٹادیا جائے۔ اس پر امت کا عمل ہے۔(۱)

بہر صورت جس طرح بھی سہولت ہو میت کو غسل دینے میں لٹانے کی گنجائش ہے: کیوں کہ بعض مقامات پر غسل دینے کی جگہ قبلہ رخ نہیں ہوتی، اور چھوٹی ہوتی ہے۔

غسل دینا نہ آئے اور وہ غسل دے دے

جس آدمی کو میت کو غسل دینا نہیں آتا، اگر وہ میت کو غسل دے دے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہوگا۔ لیکن جہاں تک ممکن ہو میت کو ایسے آدمی کے ذریعے غسل دلانا چاہیے جو سنت کے مطابق میت کو غسل دینا جانتا ہو۔(۲)

---

(۱) وكيفية الوضع عند بعض اصحابنا الوضع طولا كما في حالة المرض اذا اراد الصلاة بايماء ومنهم من اختار الوضع كما يوضع في القبر والاصح انه يوضع كما تيسر كذا في الظهيرية. (الفتاوى الهندية: ۱۵۸/۱، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية)

☐ البحر الرائق: ۱۷۱/۱، كتاب الجنائز، ط: سعيد

☐ بدائع الصنائع: ۳۰۰/۱، كتاب الطهارة، فصل اما بيان كيفية الغسل، ط: سعيد.

(۲) ويستحب ان يكون الغاسل ثقة يستوفي الغسل. (الفتاوى الهندية: ۱۵۹/۱، كتاب الصلاة الباب الحادي العشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية)=

غسل دینے کا پانی

☆ علامہ شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ میت کو پہلے سادہ پانی سے غسل دیا جائے، پھر بیری کے پتوں کا پکایا ہوا پانی، پھر کافور ملا ہوا پانی ڈالا جائے۔

☆ اور فتح القدیر میں ہے کہ پہلی اور دوسری مرتبہ بیری کے پتوں کا پکا ہوا پانی اور تیسری مرتبہ کافور ملا ہوا پانی ڈال کر غسل دینا بہتر ہے۔(۱)

موجودہ دور میں ہر جگہ بیری کے پتوں کا ملنا مشکل ہوتا ہے؛ اس لیے جہاں ملیں وہاں بیری کے پتے استعمال کرے۔ اور جہاں نہ ملیں وہاں صابن وغیرہ استعمال کرے، کافی ہے۔(۲)

= ☜ ویندب کونه اقرب الناس الیه فان لا یحسن الغسل فاهل الامانة والورع. (ردالمحتار علی الدر ۲/۲۰۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فروع، ط: سعید)

(۱) وذکر شیخ الاسلام ان الاولی بالقراح ای الماء الخالص، والثانیة بالمغلی فیه سدر والثالثة بالذی فیه کافور قال فی الفتح والاولی کون الاولیین بالسدر کما هو ظاهر الهدایة لما فی ابی داؤد بسند صحیح ان ام عطیة تغسل بالسدر مرتین والثالث بالماء والکافور. (ردالمحتار ۲/۱۹۷، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید)

☜ الفتاوی الهندیة: ۱/۱۵۸، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة

☜ فتح القدیر ۲/۷۳، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: رشیدیة.

(۲) ویصب علیه ماء مغلی بسدر او حرض ان تیسر والا فماء خالص ویغسل رأسه ولحیته (تنویر الابصار علی هامش رد المحتار: ۲/۱۹۶، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعید)

☜ ویصب علیه ماء مغلی بسدر او حرض والا ای لم یوجدا فالغسل بالقراح وهو الماء الخالص کاف ویسخن ان تیسر لانه ابلغ فی التنظیف. (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح ۵۲۱، کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

☜ ویغلی الماء بالسدر او بالحرض فان لم یکن فالماء القراح ویغسل رأسه ولحیته بالخطمی وان لم یکن فبالصابون ونحوه لانه یعمل عمله. (الفتاوی الهندیة: ۱/۱۵۸، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: قدیمی)

غسل دینے کا پانی ناپاک تھا

☆......اگر میت کو دفن کرنے سے پہلے معلوم ہوا کہ جس پانی سے میت کو غسل دیا گیا ہے وہ ناپاک تھا تو اس کو دوبارہ پاک پانی سے غسل دیا جائے۔(۱)

☆......اور اگر غسل، کفن اور دفن کے بعد معلوم ہوا کہ پانی ناپاک تھا تو اب قبر کو کھول کر دوبارہ میت کو غسل دینے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۲)

اور میت پر اس کی وجہ سے مؤاخذہ نہیں ہوگا، وہ مجبور اور معذور ہے۔ اور جس شخص سے بھی اس سلسلے میں بے احتیاطی ہوئی ہے وہ توبہ استغفار کرے اور میت کے لیے مغفرت کی دعا کرے اور اس کو ثواب پہنچاتا رہے۔(۳)

غسل دینے کا طریقہ میت کو

"میت کو غسل دینے کا طریقہ" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۰۶)

غسل دینے کی جگہ

اگر میت کو غسل دینے کے لیے کوئی الگ ایسی جگہ ہے جہاں سے پانی کہیں

---

(۱) وان غسل الميت بماء نجس يعاد الغسل والصلاة مالم يدفن. (الفتاوى التاتارخانية: ۲/ ۱۷۰، كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، غسل الميت، ط: ادارة القرآن.

(۲) ولا يخرج منه بعد اهالة التراب الا لحق آدمي.
قال الشامي: (قوله: الا لحق آدمي) احتراز عن حق الله تعالى. (الدرالمختار على هامش رد المحتار: ۲/ ۲۳۷ - ۲۳۸، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد)

(۳) قال الله تعالى: ولا تزر وازرة وزر اخرى (سورة النجم: ۳۸)

الگ بہہ کر چلا جائے تو بہتر ہے۔ ورنہ کچی جگہ میں میت کے تختے کے نیچے گڑھا کھود لیا جائے، تا کہ سارا پانی اس میں جمع ہو جائے۔ اگر گڑھا نہیں کھدوایا اور سارا پانی گھر میں پھیل گیا تب بھی گناہ نہیں ہوگا۔ مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو آنے جانے میں تکلیف نہ ہو، اور کوئی پھسل کر نہ گرے۔ (۱)

غسل دینے کی شرطیں

میت کو غسل دینے کے فرض ہونے کے لیے یہ شرائط ہیں:

۱...... میت مسلمان ہو، کافر نہ ہو۔ کافر میت کو غسل دینا فرض نہیں ہے۔

۲...... اسقاط شدہ مردہ یا کچا بچہ نہ ہو، کیوں کہ اسقاط شدہ مردہ بچے کو غسل دینا فرض نہیں ہے۔

۳...... جب تک میت کے جسم کا بیشتر حصہ یا آدھا حصہ سر کے ساتھ نہ ہو، اس کو غسل دینا فرض نہیں ہے۔ اگر اتنا نہ ملے تو غسل دینا مکروہ ہے۔

۴...... میت حقیقی شہید نہ ہو، اور حقیقی شہید وہ ہے جسے اللہ کا نام بلند کرنے پر قتل کردیا گیا ہو، کیوں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہداء کے متعلق فرمایا تھا: "انہیں غسل نہ دو، ان کا ہر زخم یا خون قیامت کے دن مشک کی طرح مہکتا ہوگا"۔ (۲)

---

(۱) ويوضع على التخت لانه لايمكن الغسل الا بالوضع عليه لانه لو غسل على الارض لتلطخ. (بدائع الصنائع: ۱/۳۰۰، كتاب الصلاة، فصل في بيان كيفية الغسل، ط: سعيد)
قال في هامش بهشتي زيور: هذه المسئلة ظاهرة لااحتاج لنقل.
☐

(۲) عن ابن عباس قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتلى احد ان ينزع عنهم الحديد والجلود وان يدفنوا بدمائهم وثيابهم. (سنن ابي داؤد: ۲/۹۳، كتاب الصلاة، باب الشهيد يغسل، ط: رحمانية)
☐ مراقي الفلاح: ۳۳۴، كتاب الصلاة، باب احكام الشهيد، ط: سعيد.
☐ ردالمحتار على الدر: (۲/۲۵۰)، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد. =

غسل دینے کے بعد تری کو خشک کرے

میت کو غسل دینے کے بعد اس کی تری کو کپڑے وغیرہ سے نچوڑ کر دور کر دیں۔ اس کے بعد کفن پہنایا جائے۔(۱)

غسل دینے کے بعد دن یا رات گزر گئی

اگر میت کو غسل دے کر ایک رات یا ایک دن گھر یا مردہ خانے میں رکھا جائے تو دوسرے دن دوبارہ غسل دینے کی ضرورت نہیں ہے، پہلے والا غسل کافی ہوگا۔(۲)

غسل دینے کے بعد میت سے نجاست خارج ہو

☆.....اگر میت کو غسل دینے کے بعد میت کے جسم سے نجاست خارج ہو، اس سے کوئی حرج نہیں ہے، خواہ وہ اس کے کفن یا بدن کو لگ جائے۔ البتہ کفن

= الرابع : ان لایکون شهیدا قتل فی اعداء کما سیاتی فی مبحث "الشهید "لقوله صلی الله علیه وسلم فی قتلی احد : ولا تغسلوهم فان کان جرح او کل دم یفوح مسکا یوم القیامة. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة : ۱/۵۰۳-۵۰۴، شروط غسل المیت، ط: داراحیاء التراث العربی.

(۱) ویندب ان یجفف بدن المیت بعد الغسل حتی لا تبتل اکفانه. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة : ۱/۵۰۹، ماندب ان یکون علیه الغاسل من الصفات، ط: داراحیاء التراث العربی)

لم ینشف ثم یقمص ثم یبسط الکفن علی ماتذکر. (فتح القدیر : ۲/۷۳، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: رشیدیة)

الفتاوی الهندیة : ۱/۱۵۸، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة

ردالمحتار : (۲/۱۹۷)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید.

(۲) ولا یعید غسله ولا وضوءه. (الفتاوی الهندیة : ۱/۱۵۸، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة)

....

....

پہنانے سے پہلے صفائی کے خیال سے اس کو دھوڈالنا چاہیے۔ لیکن دھونا جنازہ کی نماز صحیح ہونے کی شرط نہیں ہے۔

☆......اگر کفن پہنانے کے بعد نجاست خارج ہوئی تو اس کو دھونا لازم نہیں ہے؛ کیوں کہ دھونے میں دشواری اور حرج ہے۔ ہاں اگر نجاست سے کفن آلودہ ہوجائے تو اس کو دھونا لازم ہوگا، ورنہ کفن ناپاک ہوجانے کی وجہ سے جنازہ کی نماز درست نہیں ہوگی۔ (کیوں کہ یہ ناپاک کفن دینا شمار ہوگا) (۱)

غسل دینے کے لیے کوئی عورت نہیں

''عورت کو غسل دینے کے لیے کوئی عورت نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲)

غسل دینے کے لیے کوئی مرد نہیں

اگر اتفاق سے کوئی مرد ایسی جگہ پر مرجائے جہاں پر کوئی مرد غسل دینے والا نہ ہو، تو اس کو محرم عورت اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹے بغیر اور اگر غیر محرم ہے تو اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کرادے۔ (۳)

---

(۱) الحنفیة قالوا: النجاسة الخارجة من المیت لاتضر، سواء اصابت بدنه او کفنه الا انها تغسل قبل التکفین تنظیفا لاشرطا فی صحة الصلاة علیه، اما بعد التکفین فانها لا تغسل الان فی غسلها مشقة وحرج بخلاف النجاسة الطارئة علیه، کان کفن بنجس فانها تمنع من صحة الصلاة علیه (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۵۰۹/۱-۵۱۰، اذا خرج من المیت نجاسة بعد غسله، ط: داراحیاء التراث العربی.

🗀 ویمسح بطنه مسحا رفیقا تحرزا عن تلویث الکفن فان خرج منه شیئ غسله ولایعید غسله ولاوضوءه. (فتح القدیر: ۷۳/۲، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: رشیدیة)

🗀 ردالمحتار علی الدر: (۱۹۷/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند المیت ط: سعید.

(۲،۳) واذا لم یکن للرجل زوجة ولا رجل یغسله لاتغسله ابنته ولا احد من ذوات محارمه بل تیممه من تعتق الا بثوب. (فتح القدیر: ۷۶/۲، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: رشیدیة)=

غسل دینے والا بھی غسل کرے

''مردہ کو غسل دینے والے کے لیے غسل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۷۷)

غسل دیئے بغیر میت کو دفن کر دیا

اگر کسی میت پر غسل اور تیمم کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا گیا ہے، اور دفن کرنے کے بعد خیال آیا کہ اس کو غسل نہیں دیا گیا تھا تو اس کے جنازہ کی نماز اس کی قبر پر دوبارہ پڑھی جائے گی! اس لیے کہ پہلی نماز صحیح نہیں ہوئی۔ اب چوں کہ دفن کرنے کے بعد غسل دینا ممکن نہیں ہے، لہٰذا دوبارہ جو نماز پڑھی جائے گی وہ ہو جائے گی۔ (۱)

واضح رہے کہ جب تک یہ اندازہ ہو کہ میت قبر میں پھٹ نہیں گئی تب تک جنازہ کی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ (۲)

غسل سنت کے مطابق نہیں کیا

غسل سنت کے مطابق کرنا چاہیے، تاہم اگر غسل سنت کے مطابق نہیں کیا،

= ☐ الفتاوى الهندية: (١٦٠/١)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

☐ الدر المختار: (٢٠١/٢)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

(١) ولو دفن بلا غسل واهالوا عليه التراب يصلى على قبره ولا ينبش. (فتح القدير: ٧٦/٢، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: رشيدية)

☐ الدر المختار: (٢٢٣/٢)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد

☐ الفتاوى الهندية: ١٦٥/١، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس في الصلاة على الميت، ط: رشيدية.

(٢) ويصلى عليه مالم يتفسخ والمعتبر فيه اكبر الرأي على الصحيح لاختلافه باختلاف الزمان. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ٥٩٢، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمي)

صرف کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور پورے بدن پر پانی بہالیا، تو غسل ہو جائے گا اور پاکی حاصل ہو جائے گی؛ کیوں کہ غسل میں یہی تین چیزیں فرض ہیں۔(۱)

غسل سنت ہے

۱ جن لوگوں پر جمعہ کی نماز واجب ہے ان کے لیے جمعہ کے دن فجر کے بعد جمعہ کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔

۲ جن لوگوں پر عیدین کی نماز واجب ہے ان کے لیے عیدین کے دن فجر کے بعد عید کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔

۳ حج یا عمرہ کے احرام کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔

۴ حج کرنے والے کو عرفہ کے دن زوال کے بعد غسل کرنا سنت ہے۔(۲)

غسل صحیح ہونے کی شرطیں

غسل صحیح ہونے کی شرطیں یہ ہیں:

۱ اگر کوئی عذر نہیں تو پورے جسم کے ظاہری حصے پر پانی پہنچ جانا۔ اگر کسی عذر کے بغیر جسم کے ظاہری حصے میں بال برابر کوئی جگہ خشک رہ جائے گی تو غسل نہ

(۱) وفرض الغسل غسل فمه وانفه وبدنه. (تنوير الابصار على الدر: (۱۵۱/۱)، كتاب الطهارة مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية: ۱۳/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية.

☜ البحر الرائق: ۴۵/۱، كتاب الطهارة، سعيد.

(۲) اما انواع الغسل فتسعة وأربعة سنة وهي غسل يوم الجمعة ويوم العيدين وعند الاحرام وعرفة (الفتاوى الهندية: ۱۶/۱، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية)

☜ البحر الرائق: ۶۳/۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد

☜ بدائع الصنائع: ۳۵/۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

نہیں ہوگا۔(۱)

۲ جسم پر ایسی چیز کا نہ ہونا جس کی وجہ سے جسم تک پانی نہ پہنچ سکے۔ مثلاً: جسم پر چربی یا خشک موم یا خمیرہ یا رنگ یا ایلفی یا مچھلی یا چھلکا وغیرہ لگا ہوا ہو، یا انگلیوں میں تنگ انگوٹھی، چھلے وغیرہ ہوں، یا کانوں میں تنگ بالیاں ہوں کہ سوراخ میں پانی نہ پہنچ سکے۔(۲)

۳..... جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے، غسل کی حالت میں ان چیزوں کا نہ ہونا۔ مثلاً: کوئی عورت حیض (ماہواری) یا نفاس (بچہ کی پیدائش کے بعد چالیس دن کے اندر جو خون آتا ہے) کی حالت میں غسل کرے، یا کوئی مرد منی گرنے کی حالت میں غسل کرے تو غسل صحیح نہیں ہوگا۔

غسل فرض ہونے کے اسباب

۱..... ''منی'' کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر جسم سے باہر نکلنا۔

۲..... ''ایلاج'' (کسی شہوت والے مرد کے خاص حصے کی سپاری کسی زندہ عورت کے خاص حصے میں یا کسی دوسرے زندہ آدمی کے مشترک حصے میں داخل ہو، خواہ مرد ہو یا عورت یا مخنث، منی گرے یا نہ گرے غسل فرض ہے۔

(۱) وما رکنه فهو اسالة الماء على جميع ما يمكن اسالته عليه من البدن من غير حرج مرة واحدة حتى لو بقيت لمعة لم يصبها الماء لم يجز الغسل. ((البحر الرائق: ۱/۳۶، كتاب الطهارة، ط: سعيد)

☐ بدائع الصنائع: ۱/۳۴، كتاب الطهارة، فصل اما الغسل، ط: سعيد.

☐ الدر المختار: ۱/۱۵۲، كتاب الطهارة مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد.

(۲) والعجين يمنع تمام الاغتسال وكذا جلد السمك والوسخ والدرن لا يمنع ويجب تحريك القرط والخاتم الضيقين ولو لم يكن قرط فدخل الماء الثقب عند مروره اجزاه كالسرة والا ادخله ولا يتكلف في ادخال شيء سوى الماء من خشب ونحوه. (البحر الرائق: ۱/۴۷، كتاب الطهارة، ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۵، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

۳ ''حیض'' کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

۴ ''نفاس'' کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

ان چاروں اسباب کی تفصیلات اپنی اپنی جگہ پر دیکھیں!(۱)

غسل کا سامان

میت کو غسل دینے کا سامان یہ ہے:

۱ غسل دینے کے لیے پانی کا پاک برتن، اگر چہ گھر کا استعمال شدہ کیوں نہ ہو۔

۲ لوٹا، یا پانی نکالنے کا مگا ایک عدد۔ نیا ہو یا پرانا، دونوں صحیح ہیں۔

۳ غسل کا تختہ ایک عدد، اکثر مساجد یا برادری کے پاس ہوتا ہے۔ یا کوئی اور تختہ جس پر میت کو لٹا کر غسل دیا جاسکے۔

۴ استنجے کے ڈھیلے تین یا پانچ عدد۔

۵ بیری کے تھوڑے سے پتے۔ (اگر مل جائیں)

۶ لوبان ایک تولہ۔ (تقریباً بارہ گرام)

۷ عطر کی شیشی۔ (تقریباً چار ماشہ)

۸ تھوڑی سی پاک صاف روئی۔

۹ گل خیرو۔ (ایک چھٹانک، اور اگر یہ نہ ملے تو نہانے کا صابن)

۱۰ کافور پانچ گرام

---

(۱) المعاني الموجبة للغسل وهي ثلاثة منها الجنابة وهي تثبت بسببين احدهما خروج المني على وجه الدفق والشهوة من غير ايلاج السبب الثاني الايلاج، الايلاج في احد السبيلين اذا توارت الحشفة يوجب الغسل ومنها الحيض والنفاس، يجب الغسل عند خروج دم حيض او نفاس. (الفتاوى الهندية: ۱/۱۴-۱۶، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية)

☜ البحر الرائق: ۱/۵۳-۶۰، كتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: سعيد

☜ بدائع الصنائع: ۱/۳۵-۳۶، كتاب الطهارة، فصل اما الغسل، ط: سعيد

۱۱ پاک تہبند دو عدد۔ اگر گھر میں موجود نہ ہوں، تو بالغ مرد وعورت کے لیے سوا میٹر لمبا کپڑا، اور عورت کے لیے ڈیڑھ میٹر رنگین کپڑا زیادہ مناسب ہے کیوں کہ رنگین میں غسل کے وقت پوشیدہ حصہ نمایاں نہیں ہوتا۔

۱۲ دو عدد کسی پاک صاف موٹے کپڑے کی تھیلیاں سی کر اتنی بڑی بنا لیں کہ غسل دینے والے کا ہاتھ اس میں داخل ہو جائے، تاکہ کلائی تک آسانی سے آ جائے۔ یہی تھیلیاں دستانوں کے طور پر استعمال ہوں گی۔ ایک تھیلی کے لیے تقریباً چھ گرہ لمبا اور تین گرہ چوڑا کافی ہے، یعنی پچیس سینٹی میٹر۔ (احکام میت، ص ۳۵)(۱)

غسل کا طریقہ

☆..... غسل کرنے والے کو چاہیے کوئی کپڑا مثلاً لنگی وغیرہ باندھ کر نہائے۔ اور اگر کپڑے اتار کر نہائے تو کسی ایسی جگہ نہائے جہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔ اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو زمین پر انگلی سے ایک دائرہ کھینچ کر اس کے اندر " بسم الله الرحمن الرحیم" پڑھ کر بیٹھ کر نہائے۔

☆..... عورت اور کپڑے اتار کر نہانے والے کو بیٹھ کر نہانا چاہیے۔

☆..... اگر کوئی مرد کپڑے پہنے ہوئے نہائے تو اس کو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر نہانے کا اختیار ہے۔

☆..... اگر کپڑے اتار کر نہا رہا ہے تو نہاتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرے۔

☆..... سب سے پہلے پیشاب کرے، پھر دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے، اس کے بعد اپنے خاص حصے کو خصیتین کے ساتھ دھوئے، پھر اس کے

(۱) اصلی بہشتی زیور مدلل مکمل، دوسرا حصہ: ۱۹۷، ط دار الاشاعت۔
مسائل احکام میت ۵۳-۵۵، تجہیز وتکفین کے سامان کی مکمل فہرست، ط ادارۃ الفاروق کراچی۔

[illegible] کھ لینا:

[illegible] ہو تو اس کو دھو ڈالے، پھر اس کے بعد دونوں ہاتھ

[illegible] کے بعد سنت کے مطابق وضو کرے [illegible]

[illegible] پھر اس کے بعد [illegible]

[illegible] نہیں ہے تو کلی کے ساتھ غرغرہ بھی کرے [illegible]

[illegible] جہاں غسل کا پانی جمع ہوتا رہتا ہے تو غسل سے فا[illegible]

[illegible] کر پیر دھوئے۔

[illegible] غسل فرض ہے تو غسل سے پہلے وضو کے شروع میں "بسم اللہ

[illegible] نہ پڑھے۔

[illegible] وضو کے بعد اپنے بالوں میں انگلیاں ڈال کر تین مرتبہ سر کا خلال کرے۔ پہلے داہنی جانب کا، پھر بائیں جانب کا، اس کے بعد اپنے سر پر پانی [illegible] پھر داہنے شانے پر پھر بائیں شانے پر۔ اور تمام جسم کو ہاتھوں سے ملے، اسی طرح [illegible] مزید تمام جسم پر اسی ترتیب سے پانی ڈالے، تاکہ تین بار پورے جسم پر پانی پہنچ جائے۔ اس کے بعد چاہے اپنے جسم کو کسی کپڑے اور تولیہ وغیرہ سے خشک کرے چاہے تو خشک نہ کرے۔(۱)

☆ غسل کرتے وقت ضرورت کے بغیر کسی سے بات نہ کرے۔(۲)

---

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلاة ثم يدخل اصابعه في الماء فيخلل بها اصول شعره ثم يصب على رأسه ثلث غرفات بيديه ثم يفيض الماء على جلده كله. (مشكاة المصابيح ص ۴۸، كتاب الطهارة، باب الغسل، الفصل الاول، ط: قديمي)

(۲) ويستحب ان لا يتكلم بكلام قط وان يمسح بمنديل بعد الغسل. (الفتاوى الهندية ۱/۱۴، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني في سنن الغسل، ط: قديمي)

(و) ويستحب ان لا يتكلم بكلام قط، اما كلام الناس فلكراهته حال الكشف واما الدعاء فلانه في مصب الماء المستعمل ومحل الاقذار والاوحال. (رد المحتار على الدر: ۱/۱۵۲، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد)

(و) ومن الادب ان لا يتكلم فيه بكلام الناس. (المحيط البرهاني: ۱/۱۷۸، كتاب الطهارة، الفصل الاول في الوضوء، ط: ادارة القرآن كراچی)

وضو اور غسل میں اتنا پانی استعمال کرے جتنی ضرورت ہے۔ زیادہ پانی خرچ کرنا اعتدال کے خلاف ہے۔(۱)

غسل کرانا فرض کفایہ ہے

مسلمان مردے کو غسل دینا زندہ مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔(۲)

غسل کرتے وقت جہاں پانی پہنچانا مشکل ہو

''پانی پہنچانا مشکل ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۳۲)

غسل کرتے وقت درود شریف پڑھنا

غسل کرتے وقت درود شریف پڑھنا ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر بدن پر کپڑا نہ ہو تو ایسی حالت میں درود شریف پڑھنا جائز نہیں ہے۔ ننگے ہونے کی حالت میں

= الفتاوى الهندية : ۱/ ۱۷، كتاب الطهارة ، الباب الثانى فى الغسل ، الفصل الثانى فى سنن الغسل، ط: قديمى.

حاشية الطحطاوى على المراقى ، ص: ۱۰۶، قبل فصل يسن الاغتسال لأربعة اشياء، ط: قديمى

(۱) ومنها ان لا يسرف فى الوضوء ولا يقتر والادب فيمابين الاسراف والتقتير اذا الحق بين الغلو والتقصير. (بدائع الصنائع : ۱/ ۲۳، كتاب الطهارة ، فصل فى آداب الوضوء ، ط: سعيد)

ويكره الاسراف فى صب الماء لقوله عليه السلام لسعد لما مر به وهو يتوضأ : ماهذا السرف ياسعد فقال افى الوضوء سرف قال نعم وان كنت على نهر جار. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : ۸۱، كتاب الطهارة ،فصل فى المكروهات(اى الوضوء)، ط: قديمى)

المحيط البرهانى : ۱/ ۱۷۸، كتاب الطهارات ، الفصل الاول فى الوضوء ، ط: ادارة القرآن كراچى.

(۲) غسل الميت حق واجب على الاحياء بالسنة واجماع الامة كذا فى النهاية ولكن اذا قام به البعض سقط عن الباقين. (الفتاوى الهندية : ۱/ ۱۵۸، كتاب الصلاة ، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز ، الفصل الثانى فى الغسل ، ط: رشيدية)

فتح القدير : ۲/ ۶۹، كتاب الصلاة ، باب الجنائز ، ط: رشيدية.

حلبى كبير : ۵۵، كتاب الطهارة ، فرائض الغسل ، ط: سهيل اكيڈمى.

خاموش رہے چھونہ پڑھے۔(۱)

غسل کرتے وقت کلمہ پڑھنا

غسل کرتے وقت کلمہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اگر بدن پر کپڑا نہ ہو تو
ایسی حالت میں کلمہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ ننگے ہونے کی حالت میں خاموش رہے
چھونہ پڑھے۔(۲)

غسل کرتے وقت کلمۂ طیبہ پڑھنا

''کلمہ طیبہ''اور''کلمہ طیبہ غسل کرتے وقت پڑھنا''عنوانات کے تحت دیکھیں

غسل کرتے وقت کلمہ طیبہ پڑھنا

''کلمہ طیبہ غسل کرتے وقت پڑھنا''عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۷)

غسل کرتے وقت ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنا

''ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنا''عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۷)

غسل کرنا ان صورتوں میں واجب ہے

''غسل واجب ہے''عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۳۳)

غسل کرنا نفاس کی حالت میں

''نفاس کی حالت میں غسل کرنا''عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۳۴)

(۲،۱) يسمى قبل الاستنجاء، يسمى قبل كشف العورة فان كشف قبل التسمية سمى في قلبه ولا يحرك بها لسانه لان ذكر الله حال الانكشاف غير مستحب تعظيما لاسم الله تعالى
(الجوهرة النيرة (۱/۶)، كتاب الطهارة، بحث الوضوء، ط: مير محمد)
(حلبی کبیر ۵۱-۵۲، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سهيل اكيڈمی
(رد المحتار على الدر ۱/۱۵۶، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد
(مراقی الفلاح ۵۸، آداب الغسل، ط: سعيد.

غسل کرنے کا باپردہ انتظام نہیں

اگر کسی آدمی کو ایسی جگہ غسل واجب ہوا جہاں غسل کرنے کا باپردہ انتظام نہ ہو، اور دیگر آدمیوں کے سامنے کشف عورت کے بغیر غسل کرنا بھی ممکن نہ ہو تو اس آدمی کے لیے تیمم کرنا جائز ہے۔ پھر اس کے بعد جب غسل کرنے کا موقع ملے تو غسل کر لے۔(۱)

غسل کرنے میں تاخیر کرنا

جس عورت کا خون دس رات سے کم آ کر بند ہوا ہو تو اگر اس عورت کی عادت مقرر ہو چکی ہو اور عادت سے بھی کم میں بند ہوا ہو تو اس کو نماز کے مستحب وقت کے اخیر تک غسل کرنے میں تاخیر کرنا واجب ہے۔ اس خیال سے کہ شاید پھر خون نہ آ جائے۔

مثلاً: اگر عشاء کے شروع وقت میں خون بند ہوا ہے تو آدھی رات کے قریب تک اس کو غسل میں تاخیر کرنا واجب ہے۔

اور جس عورت کا حیض دس دن یا اگر عادت مقرر ہو چکی ہو تو عادت کے موافق بند ہوا ہو، تو اس کو نماز کے مستحب وقت کے اخیر تک غسل کرنے میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔

اور یہی حکم نفاس کا ہے کہ چالیس دن سے کم میں خون بند ہوا، اور عادت پہلے سے مقرر ہے، تو اگر عادت سے کم آ کر خون بند ہو تو نماز کے مستحب وقت کے اخیر تک غسل میں تاخیر کرنا واجب ہے۔

اور پورے چالیس دن یا عادت مقرر ہو تو عادت کے موافق آ کر خون بند ہوا

---

(۱) یغتسل فی موضع لا یراہ احد لاحتمال بدو العورۃ حال الاغتسال او اللبس ولحدیث یعلی بن امیۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان اللہ حیی ستیر یحب الحیاء والستر فاذا اغتسل احدکم فلیستتر. (حلبی کبیر: ۵۱، کتاب الطہارۃ، فرائض الغسل، ط: سہیل)

☜ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۵۷، آداب الغسل، ط: سعید۔

☜ ردالمحتار علی الدر: ۱۵۵/۱، کتاب الطہارۃ، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید۔

تو نماز کے مستحب وقت کے اخیر تک غسل میں تاخیر کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔ (۱)

غسل کھڑے ہو کر کرے یا بیٹھ کر

"کھڑے ہو کر غسل کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۶۲)

غسل کی سنتیں

۱- نیت کرنا، یعنی دل میں یہ قصد کرنا کہ میں نجاست سے پاک ہونے، اور اللہ کی رضامندی حاصل کرنے اور ثواب کے لیے نہاتا ہوں۔ بدن صاف کرنے کے لیے نہیں۔

۲- ترتیب سے غسل کرنا، یعنی پہلے ہاتھوں کا دھونا، پھر خاص حصے کا دھونا، پھر نجاست حقیقیہ کا دھونا اگر نجاست ہو، پھر پورا وضو کرنا، پھر تمام بدن پر پانی بہانا اور اگر ایسی جگہ ہو جہاں پر پانی جمع رہتا ہے تو پیروں کو غسل کے بعد دوسری جگہ ہٹ کر دھونا۔

۳- "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کہنا۔

۴- مسواک کرنا۔

۵- ہاتھوں پیروں کی انگلیوں اور داڑھی کا تین تین مرتبہ خلال کرنا۔

۶- بدن کو ملنا۔

۷- جسم اور ہوا معتدل ہونے کی صورت میں بدن کو اس طرح دھونا کہ ایک حصہ خشک ہونے سے پہلے دوسرے حصے کو دھو ڈالے۔

۸- تمام جسم پر تین مرتبہ پانی ڈالنا۔ (۲)

(۱) وفي النهاية تأخير الغسل الى آخر الوقت المستحب مستحب فيما اذا انقطع لتمام عادتها وفيما ان انقطع لاقلها واجب. (البحر الرائق: ۲۰۳/۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

(۲) قوله كسنن الوضوء اي من البداءة بالنية والتسمية والسواك والتخليل والدلك والولاء. (رد المحتار على الدر ۱۵۲/۱، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد) =

غسل کے بعد خوشبو استعمال کرنا

عورتوں کو حیض ونفاس کے غسل سے فارغ ہونے کے بعد خوشبو یا خوشبودار کپڑے یا روئی کا پھایہ (روئی جس پر مرہم رکھ کر زخم پر چپکاتے ہیں) شرمگاہ میں رکھ لینا چاہیے، تاکہ خون کی بد بوزائل ہو جائے، اور مرد کی رغبت زیادہ ہو۔(۱)

اس مسئلہ میں فقہاء لکھتے ہیں کہ عورت کے لئے ایام حیض میں یہ مستحب ہے کہ وہ مشک کا ایک ٹکڑا یا مشک میں رنگ کر معطر کئے ہوئے کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر شرمگاہ پر رکھ لے تاکہ خون کی بد بو جاتی رہے۔(۲)

غسل کے بعد دوبارہ وضو کا حکم

غسل کے شروع میں کیا ہوا وضو نماز صحیح ہونے کے لیے کافی ہے۔ دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بشرطیکہ اس وضو کے بعد وضو ٹوٹنے والی کوئی چیز پیش نہ آئی ہو۔ اور غسل کے شروع میں وضو کرنے کے بعد غسل کے دوران ستر کھلا ہونے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔(۳)

= ☜ الفتاوى الهندية : ۱۴/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني في سنن الغسل، ط: رشيدية.

☜ الجوهرة النيرة : (۱۴/۱)، كتاب الطهارة، [فرائض الغسل]، ط: مير محمد.

(۱) وعن عائشة رضي الله عنها قالت ان امرأة من الانصار سالت النبي صلى الله عليه وسلم عن غسلها من المحيض فامرها كيف تغتسل ثم قال خذي فرصة من مسك فتطهري بها قالت كيف اتطهر بها فقال تطهري بها قالت كيف اتطهر بها قال سبحان الله تطهري بها فاجتذبتها الي فقلت تتبعي بها اثر الدم. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: ۴۸، كتاب الطهارة، باب الغسل، الفصل الاول، ط: قديمي)

(۲) کتاب الفقہ: ۱/۲۳۱، باب الغسل، الفصل الاول، ط: دار الاشاعت۔

(۳) عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يتوضأ بعد الغسل. رواه الترمذي وابو داؤد والنسائي وابن ماجة. (مشكاة المصابيح: ۴۸/۱، كتاب الطهارة، باب الغسل، الفصل الثاني، ط: قديمي)=

غسل کے بعد منی خارج ہوئی

"منی غسل کے بعد خارج ہوئی" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۹۳)

غسل کے بعد منی نکلنے پر غسل کا حکم

جماع یا احتلام ہونے کے بعد غسل کیا جاتا ہے، کبھی کبھار غسل کے بعد منی کے قطرے خارج ہو جاتے ہیں، تو کیا اس میں دوبارہ غسل کرنا واجب ہے یا پہلا غسل ہی کافی ہوگا؟ اس کے بارے میں تھوڑی سے تفصیل ہے:

اگر غسل کرنے کے بعد زیادہ چلنے یا سونے یا پیشاب کرنے کے بعد قطرات نکلے ہیں تو شہوت اور دفق کے بغیر منی خارج ہونے کی وجہ سے دوبارہ غسل کرنا واجب نہیں ہوگا، پہلا غسل کافی ہوگا۔ اور اگر زیادہ چلنے یا سونے یا پیشاب کرنے کے بغیر قطرے نکلے ہیں تو دوبارہ غسل کرنا واجب ہوگا۔(۱)

= مرقاة المفاتيح ۱۲۸/۲، ط حقانية پشاور

وتفق العلماء على عدم وجوب الوضوء في الغسل، الا داؤد الظاهري، فقال بالوجوب في غسل الجنابة. واذا توضأ أولاً لايأتي به ثانياً بعد الغسل. فقد اتفق العلماء على انه لايستحب وضوءان. وذكره النووي في شرح مسلم يعني لايستحب وضوءان للغسل. اما اذا توضأ بعد الغسل، واختلف المجلس على مذهبنا او فصل بينهما بصلاة كما هو مذهب الشافعي فيستحب (... ۵۰، كتاب الطهارة، سنن الغسل، ط سعيد)

لو توضأ أولاً لايأتي به ثانياً لانه لايستحب وضوءان للغسل اتفاقاً. اما لو توضأ بعد الغسل واختلف المجلس على مذهبنا او فصل بينهما بصلاة كقول الشافعية فيستحب (الدر مع الرد ... ۵۹، كتاب الطهارة مطلب في سنن الغسل، ط سعيد)

(۱) لو اغتسل من الجنابة قبل أن يبول أو ينام وصلى، ثم خرج بقية المني فعليه أن يغتسل ... خلافاً لأبي يوسف، ولكن لايعيد تلك الصلاة في قولهم جميعاً. كذا في الذخيرة ولو خرج بعد ما بال أو نام أو مشى لايجب عليه الغسل اتفاقاً، كذا في التبيين (الهندية ... كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط رشيدية) وكذا لو خرج منه بقية المني بعد الغسل قبل النوم أو البول أو المشي الكثير ...

غسل کے بعد منی نکلی

جماع وغیرہ سے کچھ منی نکلی، پھر پیشاب کرنے سے پہلے، یا بقیہ منی نکلنے سے پہلے کچھ دیر توقف کئے بغیر جنابت کا غسل کرلیا، اور غسل کے بعد اسی حال میں باقی منی نکلی، لذت کے ساتھ نکلی ہو یا لذت کے بغیر دونوں صورتوں میں دوبارہ غسل کرنا واجب ہے۔(۱)

غسل کے بعد وضو کرنا

غسل کے شروع میں وضو کرلینا مسنون ہے، اس لیے غسل کرنے کے بعد وضو کرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر کسی نے غلطی سے غسل کی ابتدا میں وضو نہیں کیا، وضو کے بغیر ہی تمام بدن پر پانی ڈال کر غسل کرلیا، تب بھی غسل کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب تمام بدن پانی ڈالنے سے تر ہوگیا تو اس میں وضو بھی ہوگیا۔ مگر یہ سنت کے خلاف ہے۔(۲)

= ثانی لا بعده، لأن النوم والبول والمشي يقطع مادة الزائل عن مكانه بشهوة، فيكون الثاني زائلا عن مكانه بلا شهوة، فلا يجب الغسل اتفاقاً. (شامی: (۱/۱۶۰) كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

الفتاوى التاتارخانية: ۱/۱۵۶، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر في بيان أسباب الغسل، ط: ادارة القرآن كراچی.

(۱) اذا اغتسل المجامع قبل ان يبول او ينام ثم خرج باقي المني بعد الغسل وجب عليه اعادة الغسل (الجوهرة النيرة: (۱/۱۳)، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل]، ط: میر محمد)

(۲) وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلاة. (مشكاة المصابيح ۴۸، الفصل الاول، ط: قديمی)

(۳) وعنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يتوضأ بعد الغسل رواه الترمذي وابوداؤد والنسائي وابن ماجة (مشكاة المصابيح ۴۸، كتاب الطهارة، باب الغسل، الفصل الثاني، ط: قديمی كراچی)

غسل کے بغیر جماع کرنا

جس عورت کا حیض دس دن دس رات آ کر بند ہوا ہے اس سے خون بند ہوتے ہی غسل کے بغیر جماع (صحبت) کرنا جائز ہے۔

اور جس عورت کا خون دس دن دس رات پورا ہونے سے پہلے بند ہو گیا ہے، تو اگر اپنی عادت سے بھی کم آ کر بند ہوا ہے تو جب تک اس کی عادت کے دن گزر نہ جائیں تب تک اس سے جماع کرنا جائز نہیں ہوگا، اگرچہ غسل بھی کر لیا ہو۔

اور اگر عادت کے موافق آ کر بند ہوا ہے، تو جب تک غسل نہ کرے یا ایک نماز کا وقت گزر نہ جائے صحبت کرنا جائز نہیں ہے۔

نماز کا وقت گزر جانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر شروع وقت میں خون بند ہوا ہے تو باقی سب وقت گزر جائے، اور اگر اخیر وقت میں بند ہوا ہو تو اس قدر وقت ہونا ضروری ہے جس میں غسل کر کے نماز کی نیت کرنے کی گنجائش ہو، اور اگر اس سے بھی کم وقت باقی ہو تو پھر اس کا اعتبار نہیں ہے، دوسری نماز کا پورا وقت گزر جانا ضروری ہے۔

اور نفاس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد چالیس دن تک خون بند نہ ہوا ہے تو خون بند ہوتے ہی غسل کے بغیر بھی جماع کرنا جائز ہوگا۔

اور اگر چالیس دن سے کم آ کر خون بند ہوا ہے، اور عادت سے بھی کم ہو تو

---

(۱) اتفق العلماء على عدم وجوب الوضوء في الغسل، الا داؤد الظاهري، فقال بالوجوب في غسل الجنابة. واذا توضأ اولا لا يأتي به ثانيا بعد الغسل، فقد اتفق العلماء على انه لا يستحب وضوءان كما ذكره النووي في شرح مسلم يعني لا يستحب وضوءان للغسل. اما اذا توضأ بعده واختلف المجلس على مذهبنا او فصل بينهما بصلاة كما هو مذهب الشافعي فيستحب (رد المحتار ... ط سعيد)

واذا توضأ اولا لا يأتي به ثانيا لانه لا يستحب وضوءان للغسل اتفاقا، اما لو توضأ بعد الغسل واختلف المجلس على مذهبنا او فصل بينهما بصلاة كقول الشافعية فيستحب (الدر مع الرد ... كتاب الطهارة مطلب في سنن الغسل، ط سعيد)

عادت کے دن گزر جانے کے بعد جماع کرنا جائز ہوگا، اس سے پہلے نہیں۔

اور اگر خون عادت کے موافق بند ہوا ہے تو غسل کے بعد یا ایک نماز کا وقت گزر جانے کے بعد جماع کرنا جائز ہوگا، اس سے پہلے نہیں۔ لیکن ان تمام صورتوں میں غسل کے بعد جماع کرنا مستحب ہے۔(۱)

غسل کے دوران باتیں کرنا

غسل کے دوران خاموش رہنا بہتر ہے، ننگے ہونے کی حالت میں باتیں کرنا مکروہ ہے۔(۲)

غسل کے دوران دعا پڑھنا

غسل کے دوران مسنون دعا بھی پڑھنا مناسب نہیں ہے؛ کیوں کہ ناپاک جگہ پر اللہ تعالیٰ کا نام لینا بے ادبی کے مترادف ہے۔

---

(۱) اذا مضى اكثر مدة الحيض وهو العشرة يحل وطؤها قبل الغسل مبتدأة كانت او معتادة وان انقطع دم الحيض لاقل من عشرة ايام لم يجز وطؤها حتى تغتسل لو انقطع دمها دون عادتها يكره قربانها وان اغتسلت حتى يمضي عادتها. (الفتاوى الهندية: ۳۹/۱، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية)

🗀 الفتاوى التاتارخانية: ۳۳۳/۱، كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحيض، نوع آخر في الاحكام التي تتعلق بالحيض، ط: ادارة القرآن كراجي.

(۲) ويستحب أن لايتكلم بكلام مطلقاً. أما كلام الناس فلكراهته حال الكشف. وأما الدعاء فلأنه في مصب المستعمل ومحل الأقذار والأوحال. (شامي: (۱۵٦/۱)، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد)

🗀 ويستحب أن لايتكلم بكلام معه، ولو دعاء اى هذا اذا كان غير دعاء بل ولو دعاء اما الكلام غير الدعاء فلكراهته حال الكشف. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۵۷، كتاب الطهارة، آداب الاغتسال، ط: سعيد)

🗀 الهندية: ۱۳/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني في سنن الغسل، ط: رشيدية)

”غسل کے دوران باتیں کرنا“ عنوان کے تحت تخریج دیکھیں!(۱)

غسل کے دوران قبلہ رو ہونا

”قبلہ کی طرف منہ کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۴۰)

غسل کے دوران قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا

”قبلہ کی طرف منہ کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۴۰)

غسل کے فرائض

☆...... غسل میں تین فرائض ہیں:

۱...... **کلی کرنا۔** ۲...... **ناک میں پانی ڈالنا۔** ۳...... **تمام بدن کو پانی سے دھونا۔**(۲)

☆...... غسل میں صرف تمام بدن کے ظاہری حصے کا سر سے پیر تک دھونا اس طرح فرض ہے کہ بال برابر کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

☆...... ناف کو دھونا فرض ہے۔

---

(۱) ویستحب أن لایتکلم بکلام مطلقاً. اما کلام الناس فلکراهته حال الکشف. واما الدعاء فلأنه في مصب المستعمل ومحل الأقذار والأوحال. (شامی: ۱۵۶/۱)، مطلب سنن الغسل، ط: سعید)

وبستحب أن لایتکلم بکلام معه، ولو دعاء ای هذا اذا کان غیر دعاء بل ولو دعاء اما الکلام غیر الدعاء فلکراهته حال الکشف. حاشیة الطحطاوی علی مراقي الفلاح :۵۷، کتاب الطهارة، آداب الاغتسال، ط: سعید)

الهندية ۱۴/۱، کتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني في سنن الغسل، ط: رشيدية)

(۲) وهي ثلاثة: المضمضة والاستنشاق وغسل جميع البدن. (الفتاوى الهندية: ۱۳/۱، کتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية)

الدرالمختار مع رد المحتار: ۱۵۱/۱-۱۵۲، کتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد

البحر الرائق ۴۵/۱، کتاب الطهارة، ط: سعيد.

داڑھی، مونچھ اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا فرض ہے ...

... گھنی ہوں اور ان کے نیچے کی جلد نظر نہ آتی ہو۔

سر کے بالوں کا بھگونا فرض ہے۔(۱)

انگوٹھی اگر تنگ ہو اور کان کے سوراخوں میں بالیاں ہوں اور ... بغیر پانی جسم تک نہ پہنچے تو ان کو حرکت دینا فرض ہے۔ اور کان کے سوراخوں میں اگر بالیاں نہ ہوں اور سوراخ اگر بند نہ ہوئے ہوں تو اگر ہاتھ سے ملے بغیر یا تنکا وغیرہ ڈالے بغیر پانی ان میں نہیں پہنچتا تو تنکا وغیرہ ڈال کر ان میں پانی پہنچانا فرض ہے۔(۲)

غسل کے لیے ستر کھولنا

بعض علاقوں میں لوگ بڑے تالاب، حوض اور سوئمنگ پول میں اتر کر اجتماعی طور پر غسل کرتے ہیں، ایسی حالت میں بھی گھٹنوں سے لے کر ناف تک کا حصہ مرد کے لیے چھپانا فرض ہے۔ اور اس حصے کو لوگوں کے سامنے ننگا کرنا حرام ہے۔ تاہم اگر کسی نے اس طرح غسل کرلیا تو فرائض ادا ہونے کی وجہ سے غسل

---

(۱) ویجب ای یفرض غسل کل ما یمکن من البدن بلاحرج مرة کاذن وسرة وشارب وحاجب ولحیة وشعر رأس ولو متلبدا لما فی فاطهروا من المبالغة. (تنویر الابصار مع الدر: ۱/۱۵۲، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعید)

ﷺ البحر الرائق: ۱/۴۶-۴۷، کتاب الطهارة، ط: سعید

ﷺ بدائع الصنائع: ۱/۳۴، کتاب الطهارة، فصل اما الغسل، ط: سعید

(۲) ویجب تحریک القرط والخاتم الضیقین ولو لم یکن قرط فدخل الماء الثقب عند مروره علیه کالسرة وإلا أدخله. (البحر الرائق: ۱/۴۷، کتاب الطهارة، ط: سعید)

ﷺ الفتاویٰ الهندیة: ۱/۱۴، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة

ﷺ الدر المختار: ۱/۱۵۵، کتاب الطهارة مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید

... پر ... بلکہ بیٹھ کر
... بیٹھ کر ... (۱)

غسل کے لیے کشف عورت کا حکم

... کے لیے ... ''عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۱)

غسل کے مستحبات

۱- ایسی جگہ نہانا جہاں کسی نامحرم کی نظر نہ پڑے، یا تہبند وغیرہ باندھ

کر ... (۲)

۲- دائیں جانب کو بائیں جانب سے پہلے دھونا۔(۳)

---

(۱) ... يغتسل في موضع لايراه احد) لاحتمال بدو العورة حال الاغتسال أو لبس ... ويحب بعض ... امية أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ان الله حي ستير يحب الحياء والستر فاذا اغتسل احدكم فليستتر رواه أبوداود (كبيرى، فرائض الغسل، ص: ۵۱، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سهيل)

(۲) قال ابن عابدين قال في شرح المنية: وهو غير مسلم لأن ترك المنهي مقدم على ... المسنون. وللغسل خلف وهو التيمم، فلايجوز كشف العورة لأجله عند من لايجوز نظره لها ... شامي ۱/۱۵۵، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

(۳) الفتاوى الهندية ۱/۱۴، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني في سنن الغسل، ط: رشيدية

(۴) وأن يغتسل في موضع لايراه احد. (كبيرى، فرائض الغسل، ص: ۵۱، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سهيل)

(۵) شامي ۱/۱۵۵، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد

(۶) وانما كان التيامن مستحبا لما في الكتب الستة عن عائشة رضي الله عنها كان صلى الله عليه وسلم يحب التيامن في كل شيء حتى في طهوره وتنعله وترجله وشانه كله (البحر الرائق ۱/۲۹، كتاب الطهارة، ط: سعيد)

(۷) بدائع الصنائع ۱/۲۲، كتاب الطهارة، ط: سعيد

(۸) والدر المختار على الدر ۱/۱۲۴، كتاب الطهارة، مطلب ترك المندوب هل يكره تنزيها، ط: سعيد

۳- سر کے دائیں حصے کا خلال پہلے کرنا، پھر بائیں حصے کا خلال کرنا۔(۱)

۴- تمام جسم پر پانی اس ترتیب سے بہانا کہ پہلے سر، پھر دائیں شانے، پھر بائیں شانے پر پانی بہائے۔

۵- جو چیزیں وضو میں مستحب ہیں وہ غسل میں بھی مستحب ہیں۔ البتہ غسل کے دوران قبلہ رو ہونا اور دعا پڑھنا، اور غسل کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب نہیں ہے۔(۲)

غسل کے معنی

غسل کے معنی "نہانا" پانی سے دھونا، پانی بہا کر میل کچیل جسم سے دور کرنا۔

☆ فقہاء کرام کی اصطلاح میں غسل سر سے پیر تک جسم کی تمام اس سطح کے دھونے کو کہتے ہیں جس کا دھونا کسی قسم کی تکلیف کے بغیر ممکن ہو۔(۳)

(۱) انه يفيض الماء بادئا بمنكبه الايمن ثم الايسر ثم برأسه ثم على بقية بدنه مع دلكه ندبا. وقيل يثني بالرأس. وقيل يبدأ بالرأس وهو الاصح. (الدر المختار: ۱۵۸/۱-۱۵۹، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد)

(۲) وسننه كسنن الوضوء، قال الشامي: اى من البداءة بالنية والتسمية والسواك والتخليل والدلك والولاء. (الدر المختار مع الرد: ۱۵۶/۱، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد)

(۳) والمستحبات فهي كل ما سبق انه مندوب في الوضوء الا الدعاء المأثورة فانه مندوب في الوضوء لا في الغسل لوجود المغتسل في مصب الماء المستعمل المختلط غالبا بالاقذار (الفقه على المذاهب الاربعة ۱۱۰/۱، مبحث الامور التي يسن عندها الغسل او يندب، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت)

(۴) واما آداب الغسل فهي آداب الوضوء، لكن يستثنى منه ان من آداب الوضوء استقبال القبلة بخلاف الغسل لانه يكون غالبا مع كشف العورة بخلاف الوضوء. (البحر الرائق ۵۲/۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد)

(۵) الدر المختار ۱۵۶/۱، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد

(۶) الفتاوى الهندية ۱۴/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني في سنن الغسل، ط: رشيدية

(۷) الغسل بضم الغين معناه في اللغة الفعل الذي يقع من الانسان من ازالة الماء على بدنه والدلك بيده (الفقه على المذاهب الاربعة ۱۰۵/۱، تعريف الغسل، ط: دار احياء التراث العربي)

(۸) الغسل في اللغة اسم للماء الذي يغتسل به، لكن في عرف الفقهاء يراد به غسل البدن =

غسل کے مکروہات

۱۔ ننگے ہو کر نہانے والے کے لیے قبلہ کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے۔(۱)

۲۔ بلا ضرورت ایسی جگہ غسل کرنا جہاں کسی غیر محرم کی نظر پڑے مکروہ ہے۔(۲)

۳۔ غسل میں "بسم اللہ" کے علاوہ اور کوئی دعا پڑھنا مکروہ ہے۔(۳)

۴۔ غسل کے دوران ضرورت کے بغیر بات چیت کرنا مکروہ ہے۔(۴)

= فهو اسالة الماء على جميع ما يمكن اسالته عليه من البدن من غير حرج مرة واحدة. (بدائع الصنائع ١: ٣٣، كتاب الطهارة، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق ١/٤٥، ٤٦، كتاب الطهارة، ط: سعيد

☜ ردالمحتار على الدر: ١/١٥١، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد

(١) وسنه كسنن الوضوء سوى الترتيب وآدابه كآدابه سوى استقبال القبلة لانه يكون غالبا مع كشف عورة قوله مع كشف عورة فلو كان متزرا فلاباس به. (ردالمحتار على الدر: ١/١٥٦، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد)

☜ وآداب الاغتسال مثل آداب الوضوء الا انه لايستقبل القبلة حال اغتساله لانه يكون غالبا مع كشف العورة (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ١٠٢، كتاب الطهارة، آداب الاغتسال، ط: قديمي)

☜ حلبي كبير: ٤٤، كتاب الطهارة، سنن الغسل، ط: نعمانية كوئته.

(٢) ويستحب ان يغتسل بمكان لايراه فيه احد لايحل له النظر لعورته لاحتمال ظهورها في حال الغسل او لبس الثياب (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ١٠٢، كتاب الطهارة، آداب الاغتسال، ط: قديمي)

☜ وان يستتر في موضع لايراه احد. (حلبي كبير: ٤٥، كتاب الطهارة، سنن الغسل، ط: نعمانية)

(٣) ويستحب ان لايتكلم بكلام مطلقا ... قد عد التسمية من سنن الغسل ... المراد الكراهة حال الكشف فقط (ردالمحتار على الدر: ١/١٥٦، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد)

ويستحب ان لايتكلم بكلام معه ولو دعاء لانه في مصب الاقذار ويكره مع كشف العورة (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ١٠٦، كتاب الطهارة، آداب الاغتسال، ط: قديمي)

☜ حلبي كبير: ٤٥، كتاب الطهارة، سنن الغسل، ط: نعمانية كوئته.

(٤) ويستحب ان لا يتكلم بكلام قط من كلام الناس او غيره اما كلام الناس فلما تقدم في الوضوء واما غيره من الذكر والدعاء فلانه في مصب الماء المستعمل ومحل الاوساخ والاقذار (حلبي كبير: ٤٥، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: نعمانية كوئته)

☜ رد المحتار على الدر ١/١٥٦، كتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعيد

☜ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ٥٢، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط: قديمي

جتنی چیزیں وضو میں مکروہ ہیں، غسل میں بھی مکروہ ہیں۔(۱)

غسل کے واجبات

غسل کے چار واجبات ہیں:

۱ کلی کرنا۔ ۲......ناک میں پانی ڈالنا۔ ۳ مردوں اور عورتوں کے گندھے ہوئے بالوں کا کھول کر تر کرنا۔ ۴......ناک کے اندر جو میل ناک کے لعاب سے جم جاتا ہے اس کو چھڑا کر اس کے نیچے کی سطح کا دھونا۔(۲)

غسل کے وقت میت کے کپڑے کو پاک کرنا

"میت کے کپڑے کو پاک کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۲)

غسل کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کس طرف تھے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیتے وقت پاؤں کس طرف تھے اور سر مبارک کس طرف تھا؟ یہ کہیں منقول نہیں ہے۔البتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خانہ

(۱) ویکره فيه ماكره في الوضوء. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۵۲، كتاب الطهارة، مكروهات الغسل)، ط: قديمى)

قال الحنفية: كره في الغسل ماكره في الوضوء والتكلم بكلام الناس. (الفقه الاسلامى وادلته ۱/ ۳۸۱، الباب الاول، الطهارات، الفصل الخامس، الغسل المطلب الخامس مكروهات الغسل، ط: دار الفكر)

(۲) الحنفية قالوا فرائض الغسل ثلاثة: احدها المضمضة، ثانيها الاستنشاق، ثالثها غسل جميع البدن بالماء، فهذه هي الفرائض عند الحنفية وأما الاستنشاق فهو ايصال الماء الى داخل الانف بالكيفية التي تقدمت في الوضوء، فاذا كان في انفه مخاط يابس، او وسخ جاف فان غسله لا يصح الا باخراجه (الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۱۱، فرائض الغسل، ط: داراحياء التراث العربى)

المراد من الكتاب البدن المفسل غسل فمه وانفه وبدنه ولا نقض ضفيرة ان بل اصلها اى مؤدى الكتاب غسل البدن والشعر ليس منه بل متصل به نظرا الى اصوله فعملنا بمقتضى الاتصال في حق الرجال حتى قلنا يجب النقض على الاتراك والعلويين (البحر الرائق ۱/ ۴۹-۵۲، كتاب الطهارة، سنن الغسل، ط: سعيد)

کعبہ کے بارے میں یہ ارشاد ہے: ''یہ تمہارا قبلہ ہے زندگی میں اور مرنے کے بعد''
اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جیسے میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اسی طرح غسل کے
وقت لٹا دیا جائے، جیسا کہ اب امت کا معمول ہے۔(۱)

غسل لڑکی کو کون دے؟

''لڑکی کو غسل کون دے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۴)

غسل مستحب ہے

۱-اگر کافر پاک بھی ہو، اسلام لانے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)
۲-کوئی مرد یا عورت جب پندرہ سال کی عمر کو پہنچے اور اس وقت تک جوانی کی
کوئی علامت اس میں نہ پائی جائے، تو اس کو غسل کرنا مستحب ہے۔(۳)

(۱) ویوضع کما مات کما تیسر فی الاصح علی سریر.
قال فی الرد: وقیل یوضع الی القبلة طولا وقیل عرضا کما فی القبر. (الدر المختار مع الرد ۲/
۱۹۵، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید)
الفتاوی الھندیة: ۱۵۸/۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل
الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة.
بدائع الصنائع: ۳۰۰/۱، کتاب الصلاة، فصل واما بیان کیفیة الغسل، ط: سعید.
(۲) والمندوب غسل الکافر اذا اسلم غیر جنب ولدخول مکة والوقوف بمزدلفة ودخول مدینة
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وللمجنون اذا افاق والصبی اذا بلغ بالسن ومن غسل المیت وللحجامة
لشبهة الخلاف ولیلة القدر اذا رآھا وللتائب من الذنب وللقادم من السفر ولمن یراد قتله
وللمستحاضة اذا انقطع دمها. (البحر الرائق: ۶۶/۱، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعید)
الدر المختار مع الرد: ۱۶۸/۱، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب فی رطوبة الفرج،
ط: سعید.
النتف فی الفتاوی: ۲۵، کتاب الطهارة، الغسل المعدود من الفضائل، ط: سعید
(۳) والمندوب غسل الکافر والصبی اذا بلغ بالسن. (البحر الرائق: ۶۶/۱، کتاب الطهارة،
ابحاث الغسل، ط: سعید)
رد المحتار علی الدر: ۱۶۸/۱، کتاب الطهارة ابحاث الغسل، مطلب فی رطوبة الفرج، ط: سعید
النتف فی الفتاوی: ۲۵، کتاب الطهارة، الغسل المعدود من الفضائل، ط: سعید

۳- پچھنے لگوانے (خراب خون نکلوانے کے لیے حجامہ کرنے) کے بعد اور جنون، مستی اور بے ہوشی ختم ہونے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ (۱)

۴- مردے کو غسل دینے کے بعد غسل کرانے والوں کو غسل کرنا مستحب ہے۔ (۲)

۵- شب براءت یعنی شعبان کی پندرہویں رات کو غسل کرنا مستحب ہے۔ (۳)

۶- اگر لیلۃ القدر کی رات کے بارے میں علم ہو تو غسل کرنا مستحب ہے۔ (۴)

---

(۱) والغسل المستحب اربعة: غسل الحجامة. (الفتاوى التاتارخانية: ۱/۱۲۲، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط: قديمي)

(۲) والمندوب غسل الكافر اذا اسلم وللمجنون اذا افاق وللحجامة. (البحر الرائق: ۱/۶۲، كتاب الطهارة، موجبات الغسل، ط: سعيد)

(۲) حلبي كبير: ۳۸، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، الاغتسال على احد عشر وجها، ط: سهيل اكيڈمی

(۲) والمندوب غسل الكافر اذا اسلم غير جنب ومن غسل الميت. (البحر الرائق: ۱/۶۶، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

(۲) الدر المختار مع الرد: ۱/۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد.

(۲) النتف في الفتاوى: ۲۵، كتاب الطهارة، الغسل المعدود من الفضائل، ط: سعيد.

(۳) وسنن لمجنون افاق وفي ليلة البراءة. (الدر المختار مع الدر: ۱/۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

(۳) والغسل المستحب اربعة: غسل الحجامة وفي ليلة البراءة. (الفتاوى التاتارخانية: ۱/۱۲۲، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط: قديمي)

(۴) والمندوب غسل الكافر اذا اسلم غير جنب وليلة القدر اذا رآها. (البحر الرائق: ۱/۶۶، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

(۴) الدر المختار مع الرد: ۱/۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد

(۴) والغسل المستحب اربعة: غسل الحجامة وفي ليلة البراءة وفي ليلة القدر. (الفتاوى التاتارخانية: ۱/۱۲۲، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الغسل، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط: قديمي)

۷۔ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

۸۔ مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے دس ذی الحجہ کی صبح فجر کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

۹۔ طواف زیارت کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۳)

۱۰۔ سورج گرہن، چاند گرہن اور استسقاء (پانی کی طلب) کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۴)

۱۱۔ خوف اور مصیبت کی نمازوں کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۵)

---

(۱) والمندوب غسل الكافر اذا اسلم غير جنب وللدخول مكة ودخول مدينة النبي صلى الله عليه وسلم. (البحر الرائق ۱/ ۶۲، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد
☜ الدر المختار مع الرد ۱/ ۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد
☜ مراقي الفلاح (۳۶)، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي
(۲) والمندوب غسل الكافر اذا اسلم غير جنب والوقوف بمزدلفة. (البحر الرائق ۱/ ۶۲، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)
☜ الدر المختار مع الرد ۱/ ۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد
☜ مراقي الفلاح (۳۶)، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي
(۳) ويندب عند دخول مكة لطواف الزيارة. (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد.)
☜ النتف في الفتاوى ۲۳، كتاب الطهارة، غسل السنة، ط: سعيد.
☜ مراقي الفلاح (۳۶)، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي
(۴) من الغسل المسنون غسل الكسوفين وغسل الاستسقاء. (البحر الرائق: ۱/ ۶۶، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل)، ط: سعيد)
☜ الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد
☜ مراقي الفلاح (۳۶)، كتاب الطهارة، فصل يسن الاغتسال لاربعة اشياء، ط: قديمي
(۵) ويندب لمجنون افاق وفزع وظلمة وريح شديد. (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

۱۲- کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

۱۳- سفر سے واپس آنے والے کو وطن پہنچ جانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

۱۴- استحاضہ والی عورت کو استحاضہ ختم ہونے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔(۳)

۱۵- جو شخص قتل کیا جاتا ہو، اس کو غسل کرنا مستحب ہے۔(۴)

☐ مراقی الفلاح :(۶۳)، کتاب الطهارة ، فصل یسن الاغتسال لاربعة اشياء ، ط: قديمی

☐ نور الايضاح مع المراقی :(۶۳)، کتاب الطهارة ، فصل یسن الاغتسال لاربعة اشياء ، ط: قديمی

(۱) والمندوب غسل الكافر اذا اسلم غير جنب وللتائب من الذنب. (البحر الرائق : ۶۶/۱، كتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد : ۱۷۰/۱ ، كتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة ، ط: سعيد.

☐ النتف فی الفتاوی : ۲۳ ، كتاب الطهارة، الغسل المعدود من الفضائل، ط: سعيد.

(۲) والمندوب غسل للقادم من السفر. (البحر الرائق : ۶۶/۱ ، كتاب الطهارة ، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد : ۱۷۰/۱ ، كتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة ، ط: سعيد.

☐ النتف فی الفتاوی : ۲۳ ، كتاب الطهارة، الغسل المعدود من الفضائل، ط: سعيد.

(۳) والمندوب غسل للمستحاضة اذا انقطع دمها. (البحر الرائق : ۶۶/۱ ، كتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد : ۱۷۰/۱ ، كتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة ، ط: سعيد.

☐ مراقی الفلاح :(۶۳)، کتاب الطهارة ، فصل یسن الاغتسال لأربعة اشياء ، ط: قديمی.

(۴) والمندوب غسل لمن يراد قتله. (البحر الرائق: ۶۶/۱ ، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد : ۱۷۰/۱ ، كتاب الطهارة ، ابحاث الغسل ، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة ، ط: سعيد.

☐ النتف فی الفتاوی : ۲۳ ، كتاب الطهارة، الغسل المعدود من الفضائل، ط: سعيد.

• نیا کپڑا پہننے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

• مجلس اور تقریبات میں شرکت کرنے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۲)

غسل میت میں ڈھیلے سے استنجاء کرانا

"میت کو ڈھیلے سے استنجاء کرانا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۳)

غسل میں پورا بدن دھونا فرض ہے

جنابت کے غسل میں پورے بدن کو دھونا فرض ہے، چنانچہ اگر بدن کا ذرا سا حصہ بھی دھونے سے رہ جائے گا غسل صحیح نہیں ہوگا۔(۳) لہٰذا غسل کرنے والے پر بدن سے ہر ایسی چیز کو دور کرنا واجب ہے جو جسم کی سطح تک پانی پہنچنے سے مانع ہو، خواہ نہانے والا شہری ہو یا دیہاتی دونوں کا حکم ایک ہے۔ البتہ مٹی گارے وغیرہ کا میل اگر ناخنوں میں رہ جائے تو معاف ہے۔(۴)

(۱) ویندب لمجنون أفاق ولمن لبس ثوبا جديدا. (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۷۰، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

☜ النتف في الفتاوى: ۲۵، كتاب الطهارة، الغسل المعدود من الفضائل، ط: سعيد.

(۲) ومن المستحب الغسل لمن اراد حضور مجمع الناس.

البحر الرائق: ۱/۶۶، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط: سعيد.

☜ الدر المختار مع الرد: ۱/۱۷۰، كتاب الطهارة مابحاث الغسل، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة. ط: سعيد

☜ حلبي كبير: ۴۸، كتاب الطهارة، [الاغسال المسنونة]، ط: نعمانية كوئته.

(۳) واما ركنه فهو اسالة الماء على جميع ما يمكن اسالته عليه من البدن من غير حرج مرة واحدة حتى لو بقيت لمعة لم يصبها الماء لم يجز الغسل وان كانت يسيرة.

البحر الرائق: ۱/۴۶، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سعيد.

☜ الجوهرة النيرة: ۱/۱۲، كتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: مير محمد.

☜ الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۱-۱۵۲، كتاب الطهارة مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد

(۴) والتراب والطين في الظفر لايمنع لان الماء ينفذ فيه والصحيح انه لا فرق بين القروي والمدني. (البحر الرائق: ۱/۴۷، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط: سعيد)☆

غسل میں سر کا مسح کافی نہیں

''سر کا مسح کرنا کافی نہیں ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۶۰)

غسل میں نیت

''سر کا مسح کرنا کافی نہیں ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۶۰)

غسل نہیں دیا گیا میت کو

''میت کو غسل نہیں دیا گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۱۳)

غسل واجب ہو پردہ کا انتظام نہ ہو

اگر مرد پر غسل واجب ہو اور غسل کرنے کے لیے پردہ وغیرہ باندھنے کے لیے کپڑے وغیرہ کا انتظام نہ ہو تو اور مرد کو مردوں کے سامنے نہانا پڑے تو نہا سکتا ہے۔ اسی طرح عورت پر غسل واجب ہو اور پردے کے لئے کپڑے کا انتظام نہ ہو اور اسے عورتوں کے مجمع میں نہانا پڑے تو نہا سکتی ہے۔(۱)

= ☐ واما غسل جميع البدن بالماء فانه فرض لازم في الغسل من الجنابة باتفاق بحيث لو بقي منه جزء يسير بطل الغسل ، ويجب على من يريد الغسل ان يزيل من على بدنه كل شئ يحول بينه وبين وصول الماء اليه . فاذا كان بين اظافره القذر تمنع من وصول الماء الى ما تحتها من جلد الاظافر بطل غسله سواء كان من اهل المدن او من اهل القرى ويغتفر القدر من تراب وطين ونحو ذلك . فانه اذا وجد بين الاظافر لا يبطل الغسل. (الفقه على المذاهب الاربعة : ١/١١١، فرائض الغسل ، رقم الحاشية : ١ ، ط: داراحياء التراث العربي)

☐ الجوهرة النيرة : (١/١٢) ، كتاب الطهارة ، مبحث الغسل ، ط: مير محمد.

☐ الدر المختار مع الرد : ١/١٥٢ ، كتاب الطهارة مطلب في ابحاث الغسل ، ط: سعيد .

(١) عليه غسل ولمة رجال لايدعه وان رأوه والمرأة بين رجال او رجال ونساء تؤخره لابين نساء فقط (الدرالمختار مع الرد : ١/١٥٥ ، كتاب الطهارة ، مطلب في ابحاث الغسل ، ط: سعيد .)

☐ الفتاوى التاتارخانية : ١/١٢٢ ، كتاب الطهارة ، الفصل الثالث في الغسل ، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات ، ط: ادارة القرآن كراچي.

☐ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ١٠٦ ، كتاب الطهارة، آداب الاغتسال، ط: قديمي

غسل واجب ہونے کی شرطیں

غسل واجب ہونے کی شرائط یہ ہیں

۱- مسلمان ہونا، کافر پر غسل واجب نہیں۔

۲- بالغ ہونا، نابالغ پر غسل واجب نہیں۔

۳- عاقل ہونا، دیوانے، پاگل اور بے ہوش پر غسل واجب نہیں۔

۴- پاک پانی استعمال کرنے پر قادر ہونا، جو شخص پاک پانی استعمال کرنے پر قادر نہیں اس پر غسل واجب نہیں۔

۵- نماز کا اس قدر وقت ملنا کہ جس میں غسل کرکے نماز پڑھنے کی گنجائش ہو، اگر کسی کو اتنا وقت نہ ملے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ مثلاً: کسی کو ایسے تنگ وقت میں نہانے کی ضرورت ہو کہ غسل کرکے نماز پڑھنے کی گنجائش نہ ہو، یا کوئی عورت ایسے ہی تنگ وقت میں حیض یا نفاس سے پاک ہو۔

۶- حدث اکبر (غسل واجب ہونے کی بات) کا پایا جانا، جو حدث اکبر سے پاک ہو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

۷- نماز کے وقت کا تنگ ہونا، شروع وقت میں غسل واجب نہیں ہے۔ (۱)

یعنی ناپاک ہونے کے بعد فوراً غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔ مثلاً: رات کو احتلام وغیرہ ہوگیا تو فوراً اسی وقت غسل کرنا ضروری نہیں، (۲) بلکہ فجر کی نماز قضا

(۱) جميع الشروط الاول ترجع الى ستة: وهي الاسلام، والتكليف، والقدرة استعمال المطهر، ووجود حدث، وفقد المنافي من حيض ونفاس، وضيق الوقت، والاخيرة ترجع الى اثنين: تعميم المحل بالمطهر، وفقد المنافي من حيض ونفاس وحدث في حق غير المعذور به. (ردالمحتار على الدر ۱/ ۸۰، كتاب الطهارة، مطلب في اعتبارات المركب التام، ط: سعيد)

(۲) الجنب اذا اخر الاغتسال الى وقت الصلاة لا يأثم، كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۶، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية)

بدائع الصنائع ۱/ ۳۹، كتاب الطهارة، الاحكام المتعلقة بالجنابة، ط: سعيد.

ردالمحتار على الدر ۱/ ۱۶۵، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد

...ونے سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے کیونکہ غسل کے بغیر نماز نہیں ہوسکتی۔ اور اگر سستی کی وجہ سے نماز کو قضا کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔ اور اگر ایسے تنگ وقت میں غسل واجب ہوا کہ غسل کرنے کے بعد نماز ادا کرنے کا وقت باقی نہیں رہے گا تو غسل کرنے کے بعد فوراً نماز پڑھ لے۔

اور اگر کوئی حائضہ عورت حیض سے ایسے وقت میں فارغ ہو کہ اس کو غسل کرنے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کا وقت بھی نہیں ملے گا تو اس سے اس وقت کی نماز معاف ہوجائے گی۔ اور اگر غسل کے بعد اتنا وقت ملا کہ وہ تکبیر تحریمہ کہہ سکتی تھی تو اس پر اس وقت کی نماز کی قضا واجب ہوگی۔(۱)

غسل واجب ہے

۱۔ اگر کوئی کافر اسلام لائے، اور کفر کی حالت میں اس پر غسل واجب ہوا تھا، اور اس نے غسل نہیں کیا، یا غسل کیا تھا مگر وہ شریعت کے مطابق صحیح نہیں ہوا تو اس پر اسلام لانے کے بعد غسل کرنا واجب ہے۔(۲)

(۱) اذا ادركت من آخر الوقت قدر ما يسع الغسل فقط لم يجب عليها قضاء تلك الصلاة لانها لم تخرج من الحيض في الوقت بخلاف ما اذا كان يسع التحريمة ايضا لان التحريمة من الوقت فيجب القضاء. (رد المحتار على الدر: ١/٢٩٧، كتاب الطهارة، باب الحيض، مبحث في مسائل المتحيرة، ط: سعيد.)

☆ الفتاوى الهندية: ١/٣٩، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية.

☆ البحر الرائق: ١/٢٠٣، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

(۲) افترض الغسل على من اسلم حال كونه جنبا. (البحر الرائق: ١/٢٥، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

☆ الدر المختار مع الرد: ١/١٦٧، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب في رطوبة الفرج، ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية: ١/١٦، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية.

۲-۱ اگر کوئی شخص پندرہ سال کی عمر سے پہلے بالغ ہو جائے تو اس پر غسل کرنا واجب ہے۔ (۱)

غسل واجب ہونے کے لیے بالغ ہونا ضروری ہے

غسل واجب ہونے کے لیے بالغ ہونا ضروری ہے۔ اگر دونوں بالغ ہیں تو دونوں پر غسل واجب ہوگا، اور اگر دونوں میں سے ایک بالغ ہو تو بالغ پر غسل واجب ہوگا۔ نابالغ پر غسل واجب نہیں ہوگا۔ البتہ نابالغ کو بھی غسل کرنے کا حکم دیا جائے گا، جیسے نماز کا حکم دیا جاتا ہے، حالاں کہ نماز فرض نہیں ہوئی۔

اس بارے میں نابالغ بچی کا بھی وہی حکم ہے جو نابالغ لڑکے کا ہے۔ (۲)

غوطہ لگانا

گہرے اور جاری پانی میں غوطہ لگانے سے جسم پاک ہو جاتا ہے، اور غسل ہو جاتا ہے۔ البتہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی ضروری ہے۔ اگر یہ دونوں فرض

---

(۱) ويجب اى يفرض على الاحياء المسلمين او بلغ لا بالسن بل بالانزال. (الدر المختار مع الرد ۱/۱۶۸، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب فى رطوبة الفرج، ط: سعيد.)

☜ الفتاوى الهندية ۱/۱۶، الباب الثانى فى الغسل، الفصل الثالث فى المعانى الموجبة للغسل، ط: رشيدية

☜ النتف فى الفتاوى ۲۳، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعيد.

(۲) وفرض الغسل عند خروج منى من العضو وعند ايلاج حشفة عليهما اى على الفاعل والمفعول لو كانا مكلفين ولو احدهما مكلفا فعليه فقط دون المراهق لكن يمنع من الصلاة حتى يغتسل ويؤمر به ابن عشر تاديبا.

قال فى الرد يؤمر به اعتيادا وتخلقا كما يؤمر بالصلاة والطهارة. (الدر المختار مع الرد ۱/۱۵۹-۱۶۲، كتاب الطهارة، مطلب فى تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية ۱/۱۵، الباب الثانى فى الغسل، الفصل الثالث فى المعانى الموجبة للغسل، ط: رشيدية

☜ البحر الرائق ۱/۵۹، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد.

...رے تو پانی میں ڈبکی لگانے سے غسل صحیح ہو جائے گا۔ (۱)

غیر ضروری بالوں کی صفائی

☆ غیر ضروری بالوں کی صفائی کے لیے عورتوں کو پاؤڈر، کریم، لوشن صابن وغیرہ استعمال کرنے کا حکم ہے۔ استرہ، بلیڈ اور لوہے کا استعمال ان کے لیے پسندیدہ نہیں، مگر گناہ بھی نہیں۔ (۲)

☆ اگر عورت تکلیف برداشت کرسکتی ہے تو زیر ناف بالوں کو اکھیڑنا زیادہ بہتر ہے؛ کیوں کہ اس کی وجہ سے شوہروں کو رغبت ان کی طرف زیادہ ہوتی ہے۔ اور اگر تکلیف برداشت نہیں کرسکتی تو کریم، لوشن وغیرہ استعمال کرے۔

☆ زیر ناف کے بال مونڈنے، بغل کے بال مونڈنے، ناخن ترشوانے اور مونچھ ہلکی کرانے کا وقفہ چالیس دن سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ چالیس دن کے اندر اندر کر لینا چاہیے۔ اس سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر ہر ہفتہ میں

---

(۱) ولو انغمس الجنب في البحر او الغدير العظيم او الماء الجاري انغماسة واحدة ووصل الماء الى جميع بدنه وتمضمض واستنشق اجزاه. (الجوهرة النيرة: ۱/۱۲، كتاب الطهارة، ط: مير محمد كراچي)

(۲) ولو لم يغسل فمه وانفه وبدنه. (البحر الرائق: ۱/۴۵، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

(۳) الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۱، كتاب الطهارة مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد

(۴) الفتاوى الهندية: ۱/۱۳، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية
...قال في الهندية ويبتدئ من تحت السرة ولو عالج بالنورة يجوز، كذا في الغرائب، وفي ... انه والسنة في عانة المرأة النتف. (رد المحتار على الدر: ۶/۴۰۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد)

(۵) ... آپ کے مسائل ۲/۰۷، مکتبہ لدھیانوی

صفائی ہوتو یہ زیادہ بہتر ہے۔(۱)

(۱) فيستحب توفير شاربه واظفاره يوم الجمعة ويستحب حلق عانته وتنظيف بدنه
بالاغتسال في كل اسبوع مرة والافضل يوم الجمعة وجاز في كل خمسة عشرة وكره تركه وراء
الاربعين
(قوله وكره تركه اي تحريما للقول المجتبى ولا عذر فيما وراء الاربعين ويستحق الوعيد
روى مسلم عن انس بن مالك وقت لنا في تقليم الاظفار وقص الشارب ونتف الابط ان لا نترك
اكثر من اربعين ليلة. (الدر المختار مع الرد: ٦/٤٠٥-٤٠٧، كتاب الحظر والاباحة فصل في
البيع، ط: سعيد)
◯ الفتاوى الهندية: ٥/٣٥٨، الباب التاسع عشر في الختان والخصاء وقلم الاظفار، ط:
رشيدية
◯ ويسن قص الشارب واعفاء اللحية ونتف الابط ...... ويكون ذلك مع تقليم الاظفار وحلق
العانة يوم الجمعة وقيل يوم الخميس وقيل يخير ...... ويكره ترك التقليم والحلق لشعر الرأس
والعانة والنتف لفوق اربعين يوما. (الفقه الاسلامي وادلته: ١/٣١١، كتاب الطهارة، خصال
الفطر العشر، ط: دار الفكر)

ف

فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل کس نے دیا؟

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مجازاً غسل دینے والا کہا جاتا ہے: کیوں کہ انہوں نے غسل دینے کا سامان مہیا فرمایا تھا۔(۱)

فاعل ومفعول دونوں پر غسل واجب ہے

"دونوں پر غسل واجب ہے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۴۲)

فرج خارج کو دھونا فرض ہے

☆ عورت کی شرم گاہ کے دو حصے ہیں: ایک اندرونی حصہ جو چنگ کی مانند لمبی شکل کا ہے۔ اس کے بعد کچھ گہرائی میں جا کر گول سوراخ ہے، اس گولائی سے اوپر کے حصے کو فرج خارج اور اندرونی حصے کو فرج داخل کہا جاتا ہے۔

فرض غسل میں فرج خارج کا دھونا فرض ہے، یعنی گول سوراخ تک پانی پہنچانا ضروری ہے، اس کے بغیر غسل صحیح نہیں ہوگا۔ البتہ فرج داخل کے اندر پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے۔

☆ غسل کے وقت عورت کو شرم گاہ کے ظاہری حصے کا دھونا کافی ہے۔(۲)

(۱) لكن في شرح المجمع لمصنفه فاطمة رضي الله عنها غسلتها ام ايمن حاضنته صلى الله عليه وسلم ورضي الله عنها فتحمل رواية الغسل لعلي على معنى التهيئة والقيام التام بأسبابه. (رد المحتار على الدر: ۱۹۸/۲، كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

(۲) بدائع الصنائع: ۳۰۲/۱، كتاب الصلاة، فصل واما بيان الكلام فيمن يغسل، ط: سعيد.

(۳) وتغسل فرجها الخارج وجوبا في الغسل ولا تدخل اصابعها في قبلها وبه يفتى. (البحر الرائق: ۱/ ۲۷، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)=

فرج داخل کو دھونا فرض نہیں

''فرج خارج کو دھونا فرض ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۳۷)

فرج کو بوسہ دینا

''شرم گاہ کو بوسہ دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۶۸)

فرق مذی، ودی اور منی میں

۱ مذی نکلنے کے وقت کوئی شہوت یا لذت حاصل نہیں ہوتی ہے، منی نکلنے کے وقت شہوت یا لذت حاصل ہوتی ہے۔

۲ منی کود کر قوت کے ساتھ نکلتی ہے، اس کے بعد انتشار ختم ہو جاتا ہے، مذی میں یہ سب باتیں نہیں ہوتیں۔

۳ منی کی رنگت زیادہ صاف ہوتی ہے، اور کچے چھوارے کے شگوفے جیسی بو اس میں ہوتی ہے، اور اس میں چپکاہٹ بھی ہوتی ہے، اور اس کے نکلنے سے عضو خاص سست ہو جاتا ہے، اور شہوت اور جوش ختم ہو جاتا ہے۔(۱)

= ویجب ای یفرض غسل کل ما یمکن من البدن بلا حرج مرة کاذن وفرج خارج لانه کالفم لا داخل لانه باطن ولاتدخل اصبعها فی قبلها، به یفتی. (الدر المختار علی الدر ۱/ ۱۵۲، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

الفتاوی الهندیة: ۱/ ۱۳، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة

(۱) روی عن المستنر ان المنی هو الماء الاعظم الذی منه الشهوة وفیه الغسل فرض الغسل عند خروج منی موصوف بالدفق والشهوة عند الانفصال عن محله. (البحر الرائق ۱/ ۵۵، کتاب الطهارة، المعانی الموجبة للغسل، ط: سعید)

والمذی بکسر الذال وتشدید الیاء وهو ماء ابیض رقیق یخرج عند شهوة لا بشهوة ولا دفق ولا یعقبه فتور وربما لا یحس بخروجه. (البحر الرائق: ۱/ ۶۲، کتاب الطهارة، المعانی الموجبة للغسل، ط: سعید)

بدائع الصنائع ۱/ ۳۰۳، کتاب الطهارة، فصل فی صفة الغسل، ط: سعید

الجوهرة النیرة (۱/ ۱۳)، کتاب الطهارة، المعانی الموجبة للغسل، ط: میر محمد

"ودی" بھورے رنگ کی ہوتی ہے، جو پیشاب کے بعد اور بھی اس سے پہلے نکلتی ہے، اور پیشاب سے گاڑھی ہوتی ہے۔(۱)

فقہ کی کتاب کو جنبی کا پڑھنا

جنبی کا فقہ کی کتاب کو چھونا اور پڑھنا درست ہے، مگر خلاف اولی ہے۔(۲)

فوراً غسل ضروری نہیں

"غسل واجب ہونے کی شرطیں" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۳۲)

---

(۱) والودی وهو ماء ابيض كدر ثخين يشبه المنى فى الثخانة ويخرج عقب البول اذا كانت الطبيعة مستمسكة. (البحر الرائق: ۶۲/۱، كتاب الطهارة، (المعانى الموجبة للغسل) ط: سعيد)

☜ بدائع الصنائع: ۳۷/۱، كتاب الطهارة، فصل فى صفة الغسل، ط: سعيد

☜ الجوهرة النيرة: (۱۳/۱)، كتاب الطهارة، (المعانى الموجبة للغسل)، ط: مير محمد.

(۲) ويكره له مس كتب التفسير ومس كتب الفقه وماهو من كتب الشريعة: والمشائخ المتأخرون رحمهم الله وسعوا مس كتب الفقه وفى الظهيرية والمستحب ان يكون متوضا (الفتاوى التاتارخانية: ۱۲۳/۱، كتاب الطهارة، ومما يتصل بخروج المنى مسائل الاحتلام، نوع متفرقات، ط: قديمى)

☜ المحيط البرهانى: ۲۳۷/۱، كتاب الطهارات، الفصل الثالث فى الغسل، ومما يتصل بهذا الفصل بيان احكام الجنابة، ط: ادارة القرآن كراچى

☜ رد المحتار: ۱۷۶/۱-۱۷۷، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، مطلب يطلق الدعاء على مايشمل الثناء، ط: سعيد.

ق

قادیانی کو غسل دینا

''مرتد مرجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۷۳)

قبض کشا دوا

قبض کی وجہ سے اجابت نہ ہونے کی صورت میں پاخانہ کے مقام میں دوا رکھتے ہیں، اس سے قبض کھل جاتا ہے، اس سے غسل واجب نہیں ہوتا، نجاست دھوکر صاف کرنے کے بعد وضو کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

قبلہ کی طرف منہ کرنا

اگر ننگے ہو کر غسل کیا جائے تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ تنزیہی ہے، بلکہ شمال یا جنوب کی طرف منہ کر کے غسل کرنا چاہیے، اور اگر ستر ڈھانک کر غسل کیا جائے تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع نہیں ہے۔ (۲)

قتل کیے جانے والے آدمی کا غسل کرنا

جس آدمی کو قتل کیا جائے گا اس کے لیے قتل سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے۔ (۳)

(۱) ولا عند ادخال اصبع ونحوه كذكر غير آدمي وما يصنع من نحو خشب (في الدبر او القبل) على المختار (تنوير الابصار مع الدر: ۱/۱۶۶، كتاب الطهارة، (ابحاث الغسل)، ط: سعيد)

(۲) لاستقبال القبلة حال اغتساله لانه يكون غالبا مع كشف العورة فان كان مستورا فلا بأس (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۵۷ فصل، وآداب الاغتسال هي، ط: قديمي)

وآدابه كآدابه سوى استقبال القبلة لانه لايكون غالبا مع كشف العورة.
قال الشامي: والظاهر ان ترك المندوب مكروه تنزيها فيزاد ترك ما يكره فعله. (رد المحتار على الدر: ۱/۱۲۵، كتاب الطهارة، مطلب في تتميم مندوبات الوضوء، ط: سعيد)

(۳) والمندوب غسل لمن يراد قتله (البحر الرائق: ۱/۶۶، كتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعيد)

فقذی

''مذی'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۷۰)

قرآن جنابت کی حالت میں لکھنا

''جنابت کی حالت میں قرآن لکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۶۰)

قرآن حیض کے دوران کیسے یاد رکھے؟

''حفظ کرتے ہوئے مخصوص ایام شروع ہو جائیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!

قرآن خاص ایام میں نہ پڑھے

''خاص ایام میں خواتین کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۳)

قرآن سننا جنابت کی حالت میں

جنابت کی حالت میں قرآن کریم سننا جائز ہے۔(۱)

---

(۱) الدر المختار مع الرد: ۱/۱۷۰، کتاب الطهارة مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، ط سعيد

(۲) النتف في الفتاوى ۲۴، كتاب الطهارة، الفصل المعدود من الفضائل، ط: سعيد.

(۱) حالت حیض میں ازواج مطہرات کا قرآن سننا ثابت ہوتا ہے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے: "كان النبي صلى الله عليه وسلم يتكئ في حجري وانا حائض ثم يقرأ القرآن متفق عليه" (صحيح البخاري: ۱/۴۳-۴۴، كتاب الحيض، باب قراءة الرجل في حجر امرأته وهي حائض، ط قديمي)

(۲) الصحيح لمسلم: ۱/۱۴۳، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، ط: قديمي

(۳) مسند احمد ۶/۱۱۷، حديث السيدة عائشة، ط: المكتب الاسلامي.

ک

کافر رشتہ دار مرجائے

☆ اگر کسی مسلمان کا کوئی کافر رشتہ دار مرجائے، تو اس کی لاش اس کے کسی ہم مذہب کو دے دی جائے، اور اگر اس کا کوئی مذہب والا نہ ہو، یا اس کا مذہب والا ہو لیکن وہ نہ لے، تو مجبوری کی صورت میں مسلمان اس کافر رشتہ دار کو غسل دے، مگر مسنون طریقے سے نہیں، یعنی اس کو وضو نہ کرائے، اور سر صاف نہ کرے، اور کافور وغیرہ اس کے بدن پر نہ ملے اور جنازہ کی نماز بھی نہ پڑھے۔(۱)

☆..... اگر مردہ کافر ہے اور مسلمان ولی کے سوا کوئی اس کا ولی نہیں ہے، تو مسلمان ولی اس میت پر صرف پانی بہادے، غسل کے مسنون طریقے کا اہتمام نہ کرے۔(۲)

کافور ملنے کی وجہ

میت کے بدن پر کافور ملنے کی وجہ سے موذی جانور قریب نہیں آتے۔(۳)

(۲،۱) اما الکافر اذا لم یوجد له الا ولیه المسلم فیسیل علیه الماء کالخرقة النجسة من غیر ملاحظة السنة. (رد المحتار علی الدر ۱/۱۲۷، کتاب الطهارة، مطلب فی رطوبة الفرج، ط: سعید)

بدائع الصنائع: ۱/۳۰۲-۳۰۳، کتاب الصلاة، فصل فی الصلاة علی الجنازة، فصل فی شرائط وجوبه، ط: سعید

الفتاوی الهندیة: ۱/۱۶۰، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة

(۳) (واجعلن فی الآخرة کافورا او شیئا من کافور) وهو لدفع الهوام. (مرقاة المفاتیح ۲/۲۰۰، باب غسل المیت وتکفینه، ط: المکتبة الاسلامیة)

مظاهر حق جدید ۲/۹۸، ط: دارالاشاعت کراچی۔

کان

☆ اگر کان کے سوراخوں میں بالیاں ہیں، حرکت دیئے بغیر پانی جسم تک نہیں پہنچتا تو فرض غسل میں بالیوں کو حرکت دے کر پانی پہنچانا فرض ہے۔(۱)

☆ ..... اگر کان کے سوراخوں میں بالیاں نہیں ہیں، اور سوراخ بند بھی نہیں ہوئے تو اگر ہاتھ سے ملنے یا تنکا وغیرہ ڈالے بغیر پانی نہ پہنچے تو فرض غسل میں ہاتھ سے مل کر یا تنکا وغیرہ ڈال کر سوراخوں میں پانی پہنچانا فرض ہوگا۔(۲)

☆ ..... اگر عورت کے کان کا سوراخ بند ہوگیا ہے، تو اس سوراخ میں زبردستی تنکا وغیرہ ڈال کر دھونا ضروری نہیں ہے۔(۳)

کان کے سوراخ

کان میں بندے وغیرہ ڈالنے کے لیے جو سوراخ کیا جاتا ہے، جنابت کے

(۱) (و) ویجب تحریک القرط والخاتم الضیقین. (البحر الرائق: ۴۷/۱، کتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سعید)

۞ الدر المختار مع رد المحتار: ۱۵۵/۱، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید.

۞ الفتاوی الهندیة: ۱۳/۱، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة

(۲) والمعتبر فیه غلبة الظن بالوصول ان غلب علی ظنها ان الماء لایدخل الا بتکلف تکلف. (حلبی کبیر: ۴۲، کتاب الطهارة، فروع، مکتبه نعمانیة)

۞ الفتاوی الهندیة: ۱۳/۱، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة.

۞ حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱۰۲، کتاب الطهارة، فصل لبیان فرائض الغسل قدیمی.

(۳) لایجب غسل مافیه حرج کعین وثقب انضم، قال فی الرد: وان انضم الثقب بعد نزع القرط وصار بحال ان امر علیه الماء یدخله وان غفل لا، فلابد من امراره ولایتکلف لغیر الامرار من ادخال عود ونحوه فان الحرج مدفوع. (الدر المختار مع الرد: ۱۵۲/۱، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)

۞ ولایتکلف فی ادخال شیء سوی الماء من خشب ونحوه. (الفتاوی الهندیة: ۱۳/۱، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة)

۞ البحر الرائق: ۴۷/۱، کتاب الطهارة، [فرائض الغسل]، ط: سعید.

غسل کے دوران اس میں بھی پانی پہنچانا ضروری ہے، اگر جسم پر پانی ڈالتے ہوئے ان سوراخوں میں خود بخود پانی پہنچ جائے، بہتر، ورنہ ہلا کر پانی پہنچانا ضروری ہوگا، ورنہ غسل صحیح نہیں ہوگا، اور نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

کپڑا رکھنا

''پیڈ رکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۳۲)

کپڑا رنگنے والا

''رنگنے والا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۵۰)

کپڑا لپیٹ کر جماع کیا

☆ عضو مخصوص پر موٹا یا باریک کپڑا لپیٹ کر جماع کرنے کی صورت میں اگر منی خارج نہیں ہوئی تو بھی احتیاط یہ ہے کہ دونوں غسل کریں۔(۲)

(۱) امرأة اغتسلت هل تتكلف في ايصال الماء الى ثقب القرط أم لا؟ قال: تتكلف فيه كما تتكلف في تحريك الخاتم ان كان ضيقاً، والمعتبر فيه غلبة الظن بالوصول، ان غلب على ظنها أن الماء لايدخل الا بتكلف تتكلف، وان غلب انه وصله لاتتكلف سواء كان القرط فيه أم لا. وان انضم الثقب بعد نزع القرط وصار بحال ان امر عليه الماء يدخله وان غفل لا، فلابد من امراره ولاتتكلف بغير الامرار من ادخال عود ونحوه، فان الحرج مدفوع. وانما وضع المسئلة في المرأة باعتبار الغالب، والافلافرق بين الرجل وكذا في قوله (امرأة اغتسلت وقد كان) الشان (بقي في اظفارها عجين قد جف لم يجز غسلها) وكذا الوضوء، الخ. (حلبي كبير: ۴۲، كتاب الطهارة فروع، مكتبه نعمانيه)

☐ البحر الرائق: ۱/۴۷، كتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سعيد.

☐ الفتاوى الهندية: ۱/۱۴، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشيدية.

(۲) والاصح لو كسره بخرقة رقيقة بحيث يجد حرارة الفرج واللذة وجب الغسل والافلا، والاحوط وجوب الغسل فی الوجهين. (البحر الرائق: ۱/۶۰، كتاب الطهارة، المعانی الموجبة للغسل، ط: سعيد)

☐ الفتاوى الهندية: ۱/۱۵، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشيدية

☐ الدر المختار مع الرد: ۱/۱۶۵، كتاب الطهارة، مطلب فی تحرير الصاع والمد، ط: سعيد

اور اگر منی خارج ہوئی ہے تو غسل کرنا فرض ہو جائے گا۔(۱)

کپڑوں پر تری

اگر کوئی مرد سو کر اٹھنے کے بعد اپنے کپڑوں پر تری دیکھے، اور سونے سے پہلے اس کے خاص حصے میں سختی اور ایستادگی نہیں تھی، اور احتلام بھی یاد نہ ہو، اور اس تری کے منی ہونے کا خیال نہ ہو، تو غسل فرض نہیں ہوگا۔ اور وہ تری، مذی سمجھی جائے گی۔

اور اگر احتلام یاد ہے، یا اس تری کے بارے میں منی ہونے کا خیال ہے، یا سونے سے پہلے خاص حصے میں سختی تھی تو ان صورتوں میں غسل واجب ہوگا۔(۲)

کپڑوں پر نجاست نہیں لگی

اگر کسی نے احتلام یا صحبت کے بعد نجاست صاف کر کے جانگیہ، یا نیکر پہن کر اس پر کپڑے پہن لیے، اور بعد میں غسل کر کے وہی کپڑے پہن لیے، تو اگر ان

---

(۱) فرض الغسل عند خروج منی موصوف بالدفق والشهوة عند الانفصال عن محله. (البحر الرائق: ۱/ ۵۵، کتاب الطهارة، [المعانی الموجبة للغسل]، ط: سعید)

☜ وفرض الغسل عند خروج منی عن العضو. (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۹، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد، ط: سعید)

☜ الفتاوی الهندیة: ۱/۱۴، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة.

(۲) وان استیقظ الرجل ووجد علی فراشه أو فخذه بللا وهو یتذکر احتلاما ان تیقن انه منی أو تیقن انه مذی أو شک انه منی او مذی فعلیه الغسل، وان تیقن انه ودی لایجب الغسل وان تیقن انه منی یجب الغسل وان تیقن انه مذی لایجب الغسل. (الفتاوی الهندیة: ۱/ ۱۵-۱۴، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة)

☜ الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۶۳، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل، ط: سعید

☜ الجوهرة النیرة: (۱/ ۱۳-۱۴) کتاب الطهارة، [معانی الموجبة للغسل]، ط: میر محمد

جس کے مسائل کا ان کو پتا

کپڑوں پر نجاست نہیں لگی ہے تو ان کپڑوں سے نماز درست ہے۔(۱)

کپڑے پر پسینہ لگ جائے

"پسینہ" عنوان کے تحت دیکھیں (۱۲۸)

کپڑے کے ایک حصے پر منی کا اثر ہے

کپڑے پر جتنی دور تک منی کا اثر معلوم ہو وہ کپڑا اسی قدر ناپاک ہے، باقی سب پاک ہے۔ اس لیے ناپاک حصے کو دھونا کافی ہے، باقی پورے کپڑے دھولینا بہتر ہے۔ (امداد الاحکام: ۱/۳۹۳)(۲)

کٹے ہوئے بال

کٹے ہوئے بال دفن کردینے چاہئیں، اگر دفن نہ کرے تو کسی محفوظ جگہ پر ڈال دینے چاہئیں؛ تاکہ بے حرمتی نہ ہو اور دوسروں کو گھن یا تکلیف نہ ہو۔(۳)

(۱) وعفا الشارع عن قدر درهم وان كره تحريما فيجب غسله ، وما دونه تنزيها فيسن. (الدر المختار مع الرد: ۳۱۶/۱، كتاب الطهارة ، باب الانجاس ، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: ۴۵/۱، الباب السابع في النجاسة واحكامها، الفصل الثاني في الاعيان النجسة ، ط: رشيدية.

الجوهرة النيرة: (۳۹/۱)، كتاب الطهارة ، باب الانجاس ، ط: مير محمد.

(۲)

(۳) فاذا قلم اظفاره او جز شعره ينبغي ان يدفنه ، فان رمى به فلا بأس ، وان القاه في الكنيف او في المغتسل كره لانه يورث داء. (ردالمحتار على الدر: ۴۰۵/۶، كتاب الحظر والاباحة فصل في البيع، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: ۳۵۸/۵، كتاب الكراهية ، الباب التاسع عشر في الختان والخصاء وقلم الاظفار ، ط: رشيدية.

الفتاوى السراجية: ۷۷، كتاب الكراهة والاستحسان ، باب المتفرقات ، ط: سعيد.

کٹے ہوئے ناخن

کٹے ہوئے ناخن دفن کر دینے چاہئیں، اگر دفن نہ کرے تو کسی محفوظ جگہ پر ڈال دیے جائیں، تاکہ ادھر ادھر پھینکنے سے بے حرمتی نہ ہو اور دوسروں کو گھن یا تکلیف نہ ہو۔ (۱)

کفن

بالغ، نابالغ، مُحرم اور حلال سب کا کفن یکساں ہوتا ہے۔ یعنی نابالغ بچے کا کفن بالغ مرد کی طرح، اور نابالغ بچی کا کفن بالغ عورت کی طرح اور مُحرم آدمی کا کفن حلال آدمی کی طرح ہے۔ (۲)

کفن پہنانا

میت کو غسل دینے کے بعد کفن پہنانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے کہ اگر کچھ لوگ اس کام کو انجام دے دیں گے تو باقی سب لوگ اس ذمہ داری سے بری ہو جائیں گے۔ (۳)

---

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة، رقم: ۳، على الصفحة: ۳۴۴. (فاذا قلم اظفاره او جز شعره)

(۲) والمحرم كالحلال والمراهق كالبالغ وفي الرد: الذكر كالذكر والانثى كالانثى الطفل الذي لم يبلغ حد الشهوة الاحسن ان يكفن فيما يكفن فيه البالغ. (الدر المختار مع الرد ۲/ ۲۰۲، باب صلاة الجنازة مطلب في الكفن، ط: سعيد)

☆ بدائع الصنائع: ۱/ ۳۰۷، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، فصل في كيفية وجوبه، ط: سعيد.

☆ الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۶۰، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيدية.

(۳) اصل التكفين فرض كفاية وكونه على هذا الشكل مسنون. (ردالمحتار على الدر: ۲/ ۲۰۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعيد)

☆ بدائع الصنائع: ۱/ ۳۰۶، كتاب الصلاة، فصل في صلاة الجنازة، فصل في بيان كيفية وجوبه (الكفن) ط: سعيد.

☆ الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۶۰، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيدية.

کفن پہنانے کا طریقہ

☆ کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر بچھائی جائے، اس کے اوپر ازار پھیلائی جائے، پھر قمیص کا نچلا حصہ بچھا کر اوپر کا حصہ سرہانے کی جانب سمیٹ کر رکھے، پھر میت کو لٹایا جائے اور قمیص پہنائی جائے، یعنی سرہانہ کی جانب جو حصہ سمیٹ کر رکھا گیا تھا اس کو سر کے اوپر سے گلے پر لا کر پاؤں کی طرف لے جائے، پھر ازار میت کے اوپر بائیں جانب سے لپیٹا جائے اس کے بعد دائیں جانب سے لپیٹا جائے۔

پھر اس کے بعد چادر کو بائیں جانب سے لپیٹ دیا جائے (۱)، پھر اس کے بعد دائیں جانب سے لپیٹ دیا جائے، پھر کفن کو سر کے اوپر سے اور پیروں کی طرف سے دھجی (کپڑے کے ٹکڑے) کے ساتھ باندھ دیا جائے۔ اور قبر میں کھول دیا جائے۔ (۲)

☆ ... اور اگر میت عورت ہے تو پہلے چادر بچھائے اس کے بعد ازار بچھائے، پھر قمیص کا نچلا حصہ اس پر بچھائے، اور اوپر کا حصہ سرہانے کی جانب سمیٹ کر رکھے، پھر اس پر میت کو رکھا جائے۔ پھر قمیص (کرتا) پہنایا جائے، یعنی سرہانے کی جانب جو سمیٹ رکھا تھا، اس کو سر کے اوپر سے گلے پر لا کر پاؤں کی طرف لے جائے، اور بالوں

---

(۱) وكيفيته ان تبسط اللفافة اولا ثم الازار فوقها، ويوضع الميت عليهما مقمصا ثم يعطف عليه الازار وحده من قبل اليسار ثم من قبل اليمين ليكون الايمن فوق الايسر ثم اللفافة كذلك (البحر الرائق: ۱۷۶/۲، كتاب الجنائز [الكفن وكيفيته]، ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد: ۲۰۳/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعيد

☐ بدائع الصنائع: ۳۰۸/۱، الصلاة على الجنازة، فصل في صفة الكفن، ط: سعيد.

(۲) ويعقد الكفن ان خيف انتشاره. (الدر المختار مع الرد: ۲۰۳/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعيد)

☐ وعقد ان خيف انتشاره صيانة عن الكشف. (البحر الرائق: ۱۷۶/۲، كتاب الجنائز [الكفن وكيفيته] ط: سعيد)

☐ الجوهرة النيرة: (۱۳۶/۱)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد.

[illegible] ہے، اس کے اوپر [illegible]

[illegible] سینے پر [illegible] اور [illegible]

[illegible] (۱) پھر کفن [illegible] اور [illegible]

[illegible] اس پر لپیٹ دیا جائے [illegible]

[illegible] ساتھ باندھ دیا جائے، اور قبر میں کھول دیا جائے۔(۲)

کفن پہنانے کے بعد نجاست نکلی

اگر کفن پہنانے کے بعد میت سے نجاست نکلی ہے تو اس کا دھونا ضروری نہیں ہے، خواہ میت کے بدن پر ہو یا کفن پر، دھوئے بغیر جنازہ کی نماز پڑھنا صحیح ہے۔ یہ حکم خود میت سے نکلنے والی نجاست کا ہے۔ اگر باہر سے نجاست لگ جائے تو دھونا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر کفن نجاست سے لت پت ہو گیا تو بھی دھونا یا کفن بدلنا ضروری ہے، ورنہ جنازہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) ويبسط الدرع أولاً ثم يجعل شعرها ضفيرتين على صدرها فوق الدرع ثم الخمار فوقه تحت اللفافة ثم يعطف الإزار ثم اللفافة (البحر الرائق ۲/۱۷۷، كتاب الجنائز، (الكفن وكيفيته) ط سعيد).

(۲) بدائع الصنائع ۱/۳۰۹، الصلاة على الجنازة، فصل في كيفية التكفين، ط سعيد

الفتاوى الهندية ۱/۱۶۱، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط رشيدية

ويعقد الكفن إن خيف انتشاره (الدر المختار مع الرد ۲/۲۰۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط سعيد)

وعقده إن خيف انتشاره صيانة عن الكشف (البحر الرائق ۲/۱۷۹، كتاب الصلاة، باب الجنائز، (الكفن وكيفيته)، ط سعيد)

الجوهرة النيرة (۱/۱۳۶)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط مير محمد

(۳) وإذا تنجس الكفن بنجاسة الميت لا يضر دفعاً للحرج بخلاف الكفن المتنجس ابتداءً وكذا لو تنجس بدنه بما خرج منه إن قبل أن يكفن غسل وبعده لا (رد المحتار على الدر ۲/۲۰۸، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في صلاة الجنازة، ط سعيد)

الطهارة من النجاسة في ثوب وبدن ومكان وستر العورة شرط في حق الميت والإمام (الدر المختار مع الرد ۲/۲۰۸، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في صلاة الجنازة، ط سعيد)

وإن خرج منه شيء بعد الغسل قبل أن يكفن غسل ما سال وإن سال بعد ما كفن لا يغسل (الفتاوى التاتارخانية ۲/۱۳۹، كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، ط إدارة القرآن كراتشي)

کفن سنت

مرد اور عورت کے کفن سنت میں قمیص، ازار اور چادر شامل ہیں۔

قمیص گردن کی جڑ سے لے کر پیروں تک ہوتی ہے۔ دامن کے چاک اور آستین نہیں ہوتی۔

ازار: ماتھے سے قدم تک ہوتی ہے۔

چادر: ماتھے سے قدم تک۔ البتہ سر اور پیر کی طرف سے بڑھی ہوئی ہونی چاہیے تا کہ اسے سکیڑ کر اوپر نیچے سے باندھنا آسان ہو۔(۱)

عورت کے لیے ان کے علاوہ ایک اور اوڑھنی ہوگی جو چہرے کو ڈھکے اور ایک سینہ بند جو عورت کی چھاتیوں پر باندھا جاتا ہے۔(۲)

☆ بالغ، نابالغ، مُحرم اور حلال سب کا کفن یکساں ہے۔(۳)

(۱) ويسن في الكفن له ازار وقميص ولفافة.

قال في الرد: قوله ازار هو من القرن الى القدم والقميص من اصل العنق الى القدمين بلادخريص وكمين واللفافة تزيد على ما فوق القرن والقدم ليلف فيها الميت وتربط من الاعلى والاسفل

(الدر المختار مع الرد ۲/۲۰۲، كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط. سعيد)

☜ الجوهرة النيرة (۱/۱۳۲)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد.

☜ البحر الرائق ... كتاب الصلاة، باب الجنائز، [الكفن وكيفيته] ط. سعيد.

(۲) ولها درع اى قميص وازار وخمار ولفافة وخرقة تربط بها ثدياها وبطنها قال في الرد: قوله وخمار بكسر الخاء ما تغطي به المرأة رأسها قوله وخرقة، والاولى ان تكون من الثديين الى الفخذين

(الدر المختار مع الرد ۲/۲۰۳، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعيد)

☜ الجوهرة النيرة (۱/۱۳۵)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد.

☜ البحر الرائق ۲/۱۷۶، كتاب الصلاة، باب الجنائز، [الكفن وكيفيته] ط: سعيد.

(۳) والمحرم كالحلال والمراهق كالبالغ وفي الرد: الذكر كالذكر والانثى كالانثى الطفل الذى لم يبلغ حد الشهوة الاحسن ان يكفن فيما يكفن فيه البالغ (الدر المختار مع الرد ۲/۲۰۴، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط. سعيد)

☜ بدائع الصنائع ۱/۳۰۷، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، فصل في كفنه وجوبه، ط. سعيد

☜ الفتاوى الهندية ۱/۱۶۰، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط. رشيدية

کفن ضرورت

کفن ضرورت وہ ہے جو ضرورت کے وقت میسر ہو جائے، خواہ وہ صرف ایک ہی پوشیدہ اعضا کے لیے کافی ہو۔(۱)

اگر اتنا بھی کپڑا کفن کا مہیا نہ ہو سکے تو غسل دینے کے بعد ہری گھاس وغیرہ سے ڈھک دیا جائے۔ اور دفن کرنے کے بعد قبر پر جنازہ کی نماز پڑھی جائے۔(۲)

کفن کا خرچہ

مسئلہ: میت کا کفن اسی کے خاص ذاتی مال سے ہونا چاہیے، جس کے ساتھ کسی غیر کا حق وابستہ نہ ہو۔ جیسے رہن کی صورت میں ہوتا ہے۔ اگر اس کا خالص مال موجود نہ ہو تو اس کا کفن اس شخص کے ذمہ ہے جس پر اس کی زندگی میں اس کا نفقہ اور ضروری خرچہ واجب تھا۔(۳)

---

(۱) وكفن الضرورة لهما مايوجد. (تنوير الابصار مع الدر المختار: ۲/۲۰۳، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعيد)

ومثله في البحر الرائق: ۲/۱۷۶، باب الجنائز، (الكفن وكيفيته) ط: سعيد.

ومثله في مراقي الفلاح: (۲۱۳) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمي.

(۲) واما كفن الضرورة فهو مايوجد حال الضرورة ولو بقدر مايستر العورة، وان لم يوجد شيئ يغسل ويجعل عليه الاذخر ان وجد، ويصلي على قبره. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۵۱۵، الكفن، ط: داراحياء التراث العربي)

وكذا

(۳) وكفن من لا مال له على من تجب عليه نفقته فان تعددوا فعلى قدر ميراثهم.

قال في الرد: اما من له مال فكفنه في ماله يقدم على الدين والوصية والارث ما لم يتعلق به حق الغير كالرهن والمبيع قبل القبض والعبد الجاني. (الدر المختار مع الرد: ۲/۲۰۵، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب في الكفن، ط: سعيد)

وكذا في البحر الرائق: ۲/۱۷۷، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد

وكذا في الجوهرة النيرة: (۱/۱۳۲)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد

☆ اگر میت کسی کی بیوی ہے اور اس کے ترکہ میں مال ہے تو بھی اس کے شوہر پر اپنی بیوی کا کفن دینا واجب ہے۔(۱)

☆ اگر ایسا شخص موجود نہ ہو جس پر میت کا نفقہ اور ضروری خرچہ دینا لازم ہے، تو بیت المال سے کفن کا خرچ حاصل کرنا چاہیے۔ اور اگر مسلمانوں کا بیت المال نہیں ہے، یا ہے لیکن وہاں سے خرچہ لینا ممکن نہ ہو تو مالدار مسلمانوں پر اس کا انتظام کرنا واجب ہے۔ اور اسی میں جنازہ کے دوسرے اخراجات بھی شامل ہیں۔ مثلاً قبرستان تک لے جانے اور دفنانے وغیرہ کے مصارف وغیرہ۔(۲)

کفن کا کپڑا میسر نہ ہو

اگر میت کو کفن دینے کے لیے کپڑا بالکل میسر نہ ہو تو غسل دینے کے بعد اس کو گھاس وغیرہ سے ڈھانک کر دفن کردیا جائے، پھر اس کے بعد قبر پر جنازہ کی نماز پڑھی جائے۔(۳)

(۱) یلزمه کفنها وان ترکت مالا وعلیه الفتوی. (ردالمحتار: ۲۰٦/۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب فی الکفن، ط: سعید)

☜ البحر الرائق: ۱۷۷/۲، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعید

☜ الجوهرة النیرة (۱۳۴/۱)، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد.

(۲) فان لم یکن لمن تلزمه نفقته مال کفن من بیت المال ان کان للمسلمین بیت مال ویمکن الاخذ منه، والا فعلی جماعة المسلمین القادرین ومثل الکفن فی هذا التفصیل مؤن التجهیز کالحمل الی المقبرة والدفن ونحوه. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۵۱۳/۱، الکفن، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت)

☜ وان لم یکن ثمة من تجب علیه نفقته ففی بیت المال فان لم یکن بیت المال معمورا او منتظما فعلی المسلمین تکفینه. (الدر المختار مع الرد: ۲۰٦/۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب فی الکفن، ط: سعید)

☜ البحر الرائق: ۱۷۸/۲، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعید

☜ الجوهرة النیرة (۱۳۴/۱)، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد

(۳) ... مالا یستر البدن لا یکفی عند الضرورة ایضا بل یجب ستر باقیه بنحو حشیش کلاذخر

کفن کفایہ

عورت کے کفن کفایہ کے لیے ایک ازار، ایک چادر، اوڑھنی اور سینہ بند کافی ہے۔ قمیص نہ بھی ہو تو اس قدر کفن بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

اگر میت کا مال تھوڑا ہے، وارثوں کی تعداد زیادہ ہے، یا میت مقروض ہے، تو کفن کفایہ پر اکتفا کرنا چاہیے۔(۲)

کفن کم سے کم

کم سے کم کفن اتنا ہونا چاہیے کہ میت کا تمام بدن ڈھک جائے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اگر اس سے کم ہو تو مسلمانوں کے ذمہ سے فرض ادا نہیں ہوگا۔(۳)

= (رد المحتار علی الدر ۲/۲۰۴، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی الکفن، ط: سعید)

وان لم یوجد ذلک غسل وجعل علیه الاذخر ودفن ویصلی علی قبره. (الفتاوی الهندیة ۱/۱۶۱، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ط: رشیدیة)

البحر الرائق ۲/۱۷۶، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ط: سعید.

الجوهرة النیرة (۱/۱۳۵)، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ط: میر محمد.

(۱) وکفایة ازار ولفافة وخمار اعتبارا بلبسها حال حیاتها من غیر کراهة، ویکره اقل من ذلک. (البحر الرائق ۲/۱۷۷، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ط: سعید)

رد المحتار علی الدر: ۲/۲۰۳، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی الکفن، ط: سعید.

الجوهرة النیرة (۱/۱۳۴)، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ط: میر محمد

(۲) وقالوا اذا کان بالمال قلة والورثة کثرة فکفن الکفایة اولی اذا کان الدین مستغرقا للغرماء المنع من تکفینه بما زاد علی کفن الکفایة. (رد المحتار علی الدر: ۲/۲۰۳، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ مطلب فی الکفن، ط: سعید)

الجوهرة النیرة (۱/۱۳۵)، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ط: میر محمد.

البحر الرائق ۲/۱۷۶، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ط: سعید

(۳) وقلّه ما یعم البدن قال فی الرد: ظاهره انه لو لم یوجد له ذلک سألوا الناس له ثوبا یعمه وان ما دون ذلک بمنزلة العدم وانه لا یسقط به الفرض عن المکلفین وان کان ساترا للعورة ما لم یعم البدن (الدر المختار مع الرد ۲/۲۰۴، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ مطلب فی الکفن، ط: سعید) =

کفن کودھونی دینا

کفن کوخوشبوکی دھونی دینامستحب ہے۔(۱)

کفن کی تین قسمیں ہیں

کفن کی تین قسمیں ہیں:

۱.....کفن سنت۔ ۲.....کفن کفایہ۔ ۳.....کفن ضرورت۔(۲)

کفن کیسے دیاجائے؟

☆ سب سے زیادہ پسندیدہ کفن سفید کپڑے کا ہے،خواہ نیاہویاپرانا بشرطیکہ پاک ہو۔(۳)

= ☐ النتف فی الفتاوی ۸۱، کتاب الجنائز ،مسألة التکفین ، ط: سعید.

☐ الجوهرة النيرة (۱۳۵/۱)، کتاب الصلاة ، باب الجنائز ، ط: میرمحمد

(۱) واما الحنوط فانه مسنون والثالث تجمر أكفانه وترا. (النتف فی الفتاوی (۸۰)، كتاب الجنائز ، مسألة الحنوط ، ط: سعید)

☐ بدائع الصنائع ۳۰۷/۱،کتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، فصل فی صفة التکفین ،ط سعید

☐ الفتاوى الهندية : ۱۶۱/۱ ،الباب الحادى والعشرون فی الجنائز ، الفصل الثالث فی التكفين ، ط رشیدیة

(۲) ثم التكفين على ثلثة اقسام : كفن السنة وكفن الكفاية وكفن الضرورة. (الجوهرة النيرة (۱۳۴/۱)، كتاب الصلاة ، باب الجنائز ، ط: میرمحمد)

☐ الفتاوى الهندية (۱۶۰/۱)،الباب الحادى والعشرون فی الجنائز ، الفصل الثالث فی التکفین ، ط رشیدیة

☐ البحر الرائق (۱۷۵/۲)، کتاب الجنائز [مبحث الکفن] ط: سعید.

(۳) واحب الاکفان وافضلها البیض لقوله علیه السلام: احب الثیاب الی الله البیض فلیلبسها أحياء كم وكفنوا فيها موتاكم وسواء كان جديدا او غسيلا. (الجوهرة النيرة (۱/ ۱۳۴-۱۳۵)، کتاب الصلاة ، باب الجنائز ، ط: میرمحمد)

☐ الدرالمختار مع الرد (۲۰۵/۲)،باب صلاة الجنازة، مطلب فی الکفن ، ط سعید

☐ بدائع الصنائع (۳۰۷/۱)،صلاة الجنازة ، فصل فی صفة الکفن ، ط سعید

☆ ہر ایسا لباس جو مردوں کے لیے زندگی میں پہننا مباح ہے، مرنے کے بعد اس کا کفن دینا بھی مباح ہے۔(۱)

☆ اور ہر ایسا لباس جس کا زندگی میں پہننا مکروہ ہے، اس کا کفن بھی مکروہ ہے۔ لہٰذا مردوں کو ریشم، زرد رنگ، لال اور زعفرانی رنگ وغیرہ کے کپڑے کا کفن دینا مکروہ ہے۔ ہاں اگر اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا مہیا نہ ہو سکے تو مکروہ نہیں ہوگا۔ البتہ عورتوں کو رنگین کپڑوں سے کفن دینا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

☆ اور مرد کے کفن کے لیے ایسا کپڑا منتخب کیا جائے جیسا کہ وہ عیدین کی نماز کے لیے پہن کر جایا کرتا تھا۔ اور عورت کے لیے ایسا کپڑا منتخب کیا جائے جو وہ ماں باپ کے گھر جانے کے لیے پہنتی تھی۔(۳)

(۱) لحواره بكل مايجوز لبسه حال الحياة. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۲۰۵)، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعيد)
☜ بدائع الصنائع: (۱/ ۳۰۷)، صلاة الجنازة، فصل في صفة الكفن، ط: سعيد.
☜ الفتاوى الهندية: (۱/ ۱٦۱)، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيدية.
(۲) ولاباس في الكفن ببرود وكتان وفي النساء بحرير ومزعفر ومعصفر. قال في الرد تحت قوله وفي النساء: واحترز عن الرجال لانه يكره لهم ذلك. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۲۰۵)، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعيد)
☜ الفتاوى الهندية: (۱/ ۱٦۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيدية.
☜ بدائع الصنائع: (۱/ ۳۰۷)، صلاة الجنازة، فصل في صفة الكفن، ط: سعيد.
(۳) ويحسن الكفن. قال في الرد: بان يكفن بكفن مثله وهو ان ينظر الى ثيابه في حياته للجمعة والعيدين، وفي المرأة ما تلبسه لزيارة ابويها. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۲۰۵)، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعيد)
☜ الفتاوى الهندية: (۱/ ۱٦۱)، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيدية
☜ البحر الرائق: (۲/ ۱٧٦)، كتاب الجنائز، [مبحث الكفن] ط: سعيد.

کلمہ پڑھنا

حیض اور نفاس والی عورت کو کلمہ، درود شریف اور اللہ کا نام لینا، استغفار پڑھنا یا اور کوئی وظیفہ پڑھنا، جیسے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" پڑھنا منع نہیں ہے، یہ سب درست ہے۔ اور دعائے قنوت پڑھنا بھی درست ہے۔(۱) اور قرآن مجید میں جو دعائیں آئی ہیں ان کو دعا کی نیت سے پڑھنا درست ہے۔ لیکن تلاوت کی نیت سے پڑھنا درست نہیں۔(۲)

کلمہ پڑھنا حیض میں

''حیض میں آیت الکرسی پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۵)

---

(۱) ولاباس لحائض وجنب بقراءة أدعية ومسها وحملها وذكر الله تعالى وتسبيح قال في الرد تحت قوله بقراءة أدعية : شمل دعاء القنوت وهو ظاهر المذهب .

الدر المختار مع الرد : (۱/۲۹۳) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال ، ط : سعيد .

☐ واما الاذكار فالمنقول اباحتها مطلقا ويدخل فيها اللهم اهدنا الى آخره ، واما اللهم انا نستعينك الى آخره الذى هو دعاء القنوت عندنا فالظاهر من المذهب انه لايكره لهما ، وعليه الفتوى (البحر الرائق : (۱/۲۰۰) ، كتاب الطهارة ، باب الحيض [مايمنعه الحيض] ط : سعيد

☐ الفتاوى الهندية : (۱/۳۸) ، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع فى احكام الحيض والنفاس . ط : رشيدية .

(۲) فلو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء او شيئا من الآيات التى فيها معنى الدعاء ولم ترد القراءة لاباس به (ردالمحتار على الدر : (۱/۲۹۳) ، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه الاقوال . ط . سعيد)

☐ الفتاوى الهندية : (۱/۳۸) ، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع فى احكام الحيض والنفاس ط : رشيدية

☐ البحر الرائق : (۱/۲۰۰) ، كتاب الطهارة ، باب الحيض [مايمنعه الحيض] ، ط سعيد

کلمہ طیبہ

غسل کرتے وقت بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا درست نہیں ہے۔(۱)

کلمہ طیبہ جنابت کی حالت میں پڑھنا

جنابت کی حالت میں کلمہ طیبہ پڑھنا جائز ہے۔(۲)

کلمہ طیبہ غسل کرتے وقت پڑھنا

بعض لوگ غسل کرتے وقت کلمہ طیبہ پڑھنے کو ضروری سمجھتے ہیں، برہنہ ہوکر کلمہ طیبہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ کلمہ پڑھے بغیر بھی غسل ہو جائے گا۔ غسل کرنے کے وقت کلمہ پڑھنا یا کلمہ پڑھ کر پانی پر دم کرنا، اور اس کو ثواب سمجھنا بدعت ہے۔(۳)

---

(۱) فان اراد ای یسمی قبل الاستنجاء سمی قبل کشف العورة فان کشف قبل التسمیة سمی بقلبه ولایحرک بها لسانه لان ذکر الله حال الانکشاف غیر مستحب تعظیما لاسم الله تعالی (الجوهرة النیرة (۲/۱)، کتاب الطهارة، ط: میر محمد)

☆ الفتاوی الهندیة (۵۰/۱) الباب السابع فی النجاسة واحکامها، الفصل الثالث فی الاستنجاء، ط: رشیدیة.

☆ رد المحتار علی الدر: (۱۵۶/۱)، کتاب الطهارة، مطلب سنن الغسل، ط: سعید

(۲) ولا باس لحائض وجنب بقراءة ادعیة ومسها وحملها وذکر الله تعالی وتسبیح. قال فی الرد تحت قوله بقراءة ادعیة: شمل دعاء القنوت وهو ظاهر المذهب. (الدر المختار مع الرد: (۲۹۳/۱)، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب لو افتی مفت بشیئ من هذه الاقوال، ط: سعید)

(۳) فان اراد ان یسمی للاستنجاء سمی قبل کشف العورة فان کشف قبل التسمیة سمی بقلبه ولایحرک بها لسانه لان ذکر الله حال الانکشاف غیر مستحب تعظیما لاسم الله تعالی (الجوهرة النیرة (۲/۱)، کتاب الطهارة، ط: میر محمد)

کلی

فرض غسل میں کلی کرنا فرض ہے۔(۱) اور غرغرہ کرنا فرض نہیں، سنت ہے۔(۲) اور غرغرہ جو زبان کی جڑ کے اوپر حلق میں ایک نوک دار گوشت کا چھوٹا سا ٹکڑا ہے، اس کو فرض غسل میں دھونا فرض نہیں ہے۔(۳)

اور کلی میں منہ کے اندرونی حدود کی مقدار یہ ہے کہ منہ میں کلی کے لیے پانی لینے کے بعد سر جھکائے ہوئے غرغرہ کے بغیر جہاں تک پانی پہنچ جائے وہاں تک کلی میں پانی پہنچانا فرض ہے۔(۴)

☆ فرض غسل میں صرف ایک مرتبہ کلی کرنا فرض ہے، اور تین مرتبہ کرنا سنت ہے۔

☆ اگر کسی نے منہ بھر کر پانی پی لیا تو یہ کلی کے قائم مقام ہو جائے گا۔ پھر

---

(۱) وفرض الغسل المضمضة والاستنشاق يعني الغسل من الجنابة والحيض والنفاس الجوهرة النيرة (۱۲/۱)، كتاب الطهارة، [مبحث الغسل]، ط: مير محمد.

☐ الفتاوى الهندية: (۱۳/۱) الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية

☐ الفتاوى السراجية: (۳)، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعيد

(۲) وغسل الفم والانف اى بدون مبالغة فيهما فانها سنة فيه على المعتمد.

حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح: ۵۵، ط: قديمي.

☐ الفتاوى الهندية: (۱۳/۱) الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية

☐ بدائع الصنائع: ۲۱/۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

(۳) ولكن الاحوط ان يخرج الطعام والاوساخ من بين اسنانه، ومن فوق لثته حتى يصيبها الماء (الفقه على المذاهب الاربعة: ۱۱۱/۱، فرائض الغسل، ط: داراحياء التراث العربي بيروت)

(۴) وحد المضمضة استيعاب الماء جميع الفم. (الفتاوى الهندية: (۶/۱)، كتاب الطهارة، الفصل الثاني في سنن الوضوء، ط: رشيدية)

☐ رد المحتار على الدر (۱۵۱/۱)، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد

☐ البحر الرائق: (۲۱/۱)، كتاب الطهارة، [سنن الوضوء] ط: سعيد

مستقل اس سے کلی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، مگر پھر بھی کلی کر لینا بہتر ہے۔(۱)

کلی پانی پینے سے ہو جاتی ہے

"پانی پی لیا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۳۴)

کلی کرنا یاد نہیں رہا

اگر فرض غسل میں کلی کرنا یاد نہیں رہا، تو یاد آنے کے بعد کلی کر لے، کافی ہو جائے گا، غسل کو لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

کم سے کم کفن

"کفن کم سے کم" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۳)

کم عمر عورت

"ایلاج" سے غسل فرض ہو جاتا ہے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۹۹)

کنڈوم

کنڈوم کے ساتھ ہمبستری کرنے کی صورت میں انزال ہو یا نہ ہو دونوں

---

(۱) ویکفی الشرب عبا لان المج لیس بشرط فی الاصح قال فی الرد والمراد به ما الشرب بجمیع الفم (الدر المختار مع رد المحتار (۱/۱۵۱)، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط سعید)

☐ البحر الرائق (۱/۴۶)، کتاب الطهارة، [فرائض الغسل] ط سعید

☐ لو وضع ماء فی فمه ثم ابتلعه فقد فی بعرض المضمضة فی الغسل بشرط ان یصیب الماء جمیع فمه (الفقه علی المذاهب الاربعة (۱/۱۱۱)، فرائض الغسل، ط دار احیاء التراث العربی بیروت)

(۲) ولو ترکها ای المضمضة ناسیا فصلی لم تذکر بتمضمض ویعید ما صلی (منیة المصلی ۱۴)

☐ نسی المضمضة او جزء ا من بدنه فصلی ثم تذکر فلو نفلا لم یعد لعدم صحة شروعه قال الشامی (قوله لعدم صحة شروعه) وسکت عن الفرض لظهور انه یلزمه الاتیان به مطلقا (الدر المختار مع الرد (۱/۱۵۵)، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط سعید)

صورتوں میں دونوں پر غسل واجب ہے۔ کیوں کہ کنڈوم کا غالب استعمال ایسے ۲۰۰ سے
کہ اس کی موجودگی میں تمام تر لذت کا احساس ہوتا ہے۔ اور فرج داخل کی حرارت
محسوس ہوتی ہے۔ اور دونوں ایک دوسرے سے لذت یاب ہوتے ہیں۔ اس لیے
کنڈوم کے ساتھ داخل کرنے کی صورت میں انزال کے بغیر بھی غسل واجب ہوگا۔(۱)

کنگھا کرنا سر میں

میت کے سر میں کنگھا کرنا درست نہیں ہے۔(۲)

کوا

”کوا“ جو زبان کی جڑ کے اوپر حلق میں ایک نوک دار گوشت کا چھوٹا سا ٹکڑا ہے اس کو فرض غسل میں دھونا فرض نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) ومنها ايلاج بخرقة مانعة من وجود اللذة على الأصح. (قوله: مانعة من وجود اللذة) النص على ذكر اللذة هنا، وزاد فيما تقدم وجود الحرارة ولعلهما متلازمان. (حاشية الطحطاوي على المراقي: ۱۰۱، كتاب الطهارة، فصل عشرة أشياء لا يغتسل منها، ط: قديمي.)

وفيه أيضاً: ولو لف ذكره بخرقة أولجه ولم ينزل فالأصح أنه ان وجد حرارة الفرج واللذة وجب الغسل والا لا. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: ۹۸، كتاب الطهارة، ما يوجب الاغتسال، ط: قديمي)

أولج حشفة أو قدرها ملفوفة بخرقة ان وجد لذة الجماع وجب الغسل، والا لا على الأصح (الدر مع الرد، ۱/۱۶۳-۱۶۵، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

(۲) ولا يسرح شعر الميت ولا لحيته لان ذلك زينة. (الجوهرة النيرة: ۱/۱۳۵، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد)

البحر الرائق: (۲/۱۷۳)، كتاب الجنائز، ط: سعيد

الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد.

(۳) وحد المضمضة استيعاب الماء جميع الفم. (الفتاوى الهندية: (۱/۲)، كتاب الطهارة، الفصل الثاني في سنن الوضوء، ط: رشيدية)

رد المحتار على الدر: (۱/۱۵۱)، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد

البحر الرائق: (۱/۲۱)، كتاب الطهارة، (سنن الوضوء)، ط: سعيد

کورس کی کتابوں کا حکم خاص ایام میں

"خاص ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۴)

کھانا پینا جنابت کی حالت میں

☆ جنابت کی حالت میں کھانا پینا جائز ہے، مکروہ نہیں ہے۔ (۱) مگر ...نے پینے سے پہلے استنجاء اور وضو کر لینا بہتر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ ...سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں جب ...نے یا سونے کا ارادہ فرماتے تھے تو وضو فرمالیا کرتے تھے۔ (۲)

☆ ...اگر جنابت کی حالت میں کھانے پینے کی ضرورت ہے تو ہاتھ منہ دھو ...لے، اور بعد میں غسل کر لے۔ (۳)

---

(۱) الجنب اذا اراد ان یاکل او یشرب فالمستحب له ان یغسل یدیه وفاه وان ترک لاباس
البحر الرائق: (۱/۴۷)، کتاب الطهارة، [فرائض الغسل] ط: سعید)

(۲) الدر المختار مع الرد: (۱/۱۷۵)، کتاب الطهارة، مطلب یطلق الدعاء علی ما یشمل الثناء، ط: سعید

(۳) الفتاوی الهندیة: ۱/۱٦، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، ومما یتصل بذلک مسائل، ط: رشیدیة

(۲) کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا کان جنبا فاراد ان یاکل او ینام توضا وضوءه للصلاة
مشکوٰة المصابیح: ۴۹، کتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب وما یباح له، ط: قدیمی)

(۱) الجنب اذا اراد ان یاکل او یشرب فالمستحب له ان یغسل یدیه وفاه وان ترک لاباس
البحر الرائق: (۱/۴۷)، کتاب الطهارة، [فرائض الغسل] ط: سعید)

(۲) الدر المختار مع الرد: (۱/۱۷۵)، کتاب الطهارة، مطلب یطلق الدعاء علی ما یشمل الثناء، ط: سعید

(۳) الفتاوی الهندیة: ۱/۱٦، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، ومما یتصل بذلک مسائل، ط: رشیدیة

کھڑے ہوکر غسل کرنا

☜ ۔ غسل کرتے وقت کسی خاص کیفیت کی پابندی ضروری نہیں ہے۔ حالت اور موقع کو دیکھ کر پردہ کے اعتبار سے جو کیفیت مناسب ہے اس کو اختیار کرنا چاہیے۔ عام طور پر بیٹھ کر غسل کرنے میں پردہ کی رعایت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے بیٹھ کر غسل کرنا زیادہ بہتر ہے۔ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر غسل فرمایا۔

☆ ...... اور تالاب میں اتر کر غسل کرنے کی صورت میں کھڑے ہوکر کرنا بہتر ہوگا، کیوں کہ پانی کے اندر اتر کر بیٹھ کر غسل کرنا مشکل ہے۔(۱)

کئی بار جماع کے بعد غسل کا حکم

'متعدد بار جماع کرنے کے بعد ایک غسل کافی ہے' عنوان کے تحت دیکھیں!

---

(۱) عن أم هانئ رضي الله عنها تقول: ذهبت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم- عام الفتح، فوجدته يغتسل، وفاطمة تستره، فقال: من هذه؟ فقلت: أنا أم هانئ. (صحيح البخاري ۱/۴۲، كتاب الطهارة، باب التستر في الغسل عند الناس، ط: قديمي.

☐ عن معاذة قالت: قالت عائشة: كنت أغتسل أنا ورسول الله من اناء واحد بيني وبينه، فيبادرني حتى اقول دع لي دع لي، قالت: هما جنبان. (الصحيح لمسلم: ۱/۱۴۸، كتاب الطهارة، باب غسل الرجل والمرأة من اناء واحد، ط: قديمي.

گ

گر جانے والے حمل کی مدت معلوم نہ ہو

''ناتمام بچہ'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۳۲)

گرنے سے منی نکلی

''غسل ان صورتوں میں فرض نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۹۱)

گلے ملنا

''معانقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۹۱)

گناہ سے توبہ کے لئے غسل کرنا

''غسل مستحب ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۲۶)

گوند

''افشاں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۹۳)

ل

لباس پہننے کے لیے غسل کرنا

نیا لباس پہننے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

لپسٹک

اگر ہونٹوں پر لپسٹک لگانے کے بعد وہ جلد تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ بنتی ہے تو اس کو اتارے بغیر غسل اور وضو صحیح نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ جلد تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ نہیں بنتی تو اس پر وضو اور غسل ہو جائے گا۔(۲)

لڑکی کو غسل کون دے؟

☆ اگر نابالغہ لڑکی بالغ ہونے کے قریب نہیں بلکہ کم عمر ہے، تو اس کو عورت اور مرد دونوں غسل دے سکتے ہیں۔(۳)

(۱)

(۲)

(۳) فان كان الميت صغيرا جاز للنساء تغسيله، وان كانت صغيرة جاز للرجال تغسيلها (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۱/۵۰۵، حكم النظر الى عورة الميت ولمسها وتغسيل الرجال النساء وبالعكس. ط دار احياء التراث العربي بيروت)

[illegible] قال في الفتح الصغير والصغيرة اذا لم يبلغا حد الشهوة يغسلها الرجال والنساء (رد المحتار على الدر ۲/۲۰۱، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في حديث كل سبب ونسب منقطع. ط سعيد)

اور اگر نابالغہ لڑکی بالغ ہونے کے قریب ہے، تو اس کا حکم بھی بالغہ لڑکی کی مانند ہے۔ یعنی اس کو عورتوں کے علاوہ کوئی مرد غسل نہیں دے سکتا۔ (۱) شوہر بھی غسل نہیں دے سکتا۔ (۲) بلکہ اگر کوئی محرم موجود ہے تو وہ اس عورت کا تیمم کرادے اور اگر کوئی محرم نہ ہو تو غیر محرم اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کرادے۔ اور کفن پہنا کر نماز پڑھ کر دفن کر دیں۔ (۳)

لنگی

اگر کوئی لنگی وغیرہ باندھ کر غسل کر رہا ہو تو کپڑے اتارنے کے بعد لنگی وغیرہ باندھ کر "بسم اللہ" پڑھے۔ اور غسل کے دوران وضو کی دعائیں بھی پڑھ سکتا ہے۔ (۴)

= الفتاوى السراجية (۲۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

الجوهرة النيرة (۱/۱۳۳) كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد

(۱) واعلم أنه يغسل الرجال الرجال والنساء النساء، ولا يغسل أحدهما الآخر. (الجوهرة النيرة (۱/۱۳۳)، كتاب الصلاة باب الجنائز، ط: مير محمد)

الفتاوى الهندية: (۱/۱٦۰)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

(۲) والزوج لايغسل الزوجة. (الفتاوى السراجية: (۲۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

البحر الرائق (۲/۱٧۳)، كتاب الجنائز، [غسل الميت] ط: سعيد

الفتاوى الهندية (۱/۱٦۰)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

(۳) وإذا ماتت المرأة في السفر بين الرجال يممها ذو رحم محرم منها وإن لم يكن لف الأجنبي على يديه خرقة ثم يممها. (البحر الرائق (۲/۱٧۳)، كتاب الجنائز، [غسل الميت]، ط: سعيد)

الفتاوى السراجية: (۲۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد

الفتاوى الهندية (۱/۱٦۰)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية

(۴) وسننه كسنن الوضوء سوى الترتيب وآدابه كآدابه سوى استقبال القبلة لأنه يكون غالبا مع كشف عورة

قال في الرد: فلو كان متزرا فلا بأس به. (الدر المختار مع الرد: (۱/۱۵٦)، كتاب الطهارة. =

لواطت

''اغلام بازی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۴)

لوطی پر غسل واجب ہے

''دونوں پر غسل واجب ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۳۲)

لیلۃ القدر کی رات میں غسل کرنا

''غسل مستحب ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۶)

= مطلب سنن الغسل، ط: سعید)

🗀 الجوهرة النيرة: (۱۲/۱)، کتاب الطهارة، مبحث الغسل، ط: میرمحمد.

🗀 الفتاوی الهندية: (۱۳/۱)، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثانی فی سنن الغسل، ط: رشیدية.

م

ماتھے پر افشاں لگی ہے

"افشاں" کے عنوان کے تحت دیکھیں! (٩٣)

متحیرہ

"عادت والی عادت بھول گئی" عنوان کے تحت دیکھیں! (٢٨٢)

متعدد بار جماع کرنے کے بعد ایک غسل کافی ہے

اگر کوئی شخص ایک بیوی سے یا متعدد بیویوں سے ایک سے زائد دفعہ ہمبستری کرنے کے بعد ایک دفعہ ہی غسل کرے تو یہ کافی ہے۔ ہر دفعہ ہمبستری کرنے کے لیے الگ غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ دن یا رات کے آخر میں ایک دفعہ غسل کرنا کافی ہے۔ بشرطیکہ اس کی وجہ سے نماز اور جماعت فوت نہ ہو، ورنہ گناہ گار ہوگا۔ (١)

مجلس میں شرکت کرنے کے لیے غسل کرنا

مجلس میں شرکت کرنے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔ (٢)

---

(١) أن رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف ذات يوم على نسائه في غسل واحد. (جامع الترمذي، باب ما جاء في الرجل يطوف على نسائه بغسل واحد، (١/٣٦)

ولا معاودة أهله قبل اغتساله إلا إذا احتلم لم يأت أهله. قال الحلبي: ظاهر الأحاديث إنما يفيد الندب لا نفي الجواز المفاد من كلامه. (الدر مع الرد (١/١٧٥، ١٧٦)، كتاب الطهارة، مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، ط: سعيد)

ولا بأس للجنب أن ينام ويعاود أهله قبل أن يغتسل أو يتوضأ (خلاصة الفتاوى، الفصل الثاني في الغسل، (١/١٣)، ط: رشيديه

مشكاة (١/٤٩)، باب مخالطة الجنب وما يباح له، الفصل الأول، ط: قديمي

(٢) ومن المستحب الغسل لمن أراد حضور مجمع الناس (البحر الرائق (١/٦٢)، كتاب الطهارة، الغسل المسنون، ط: سعيد)=

مُحرِم کا کفن

مُحرِم اور غیر مُحرِم دونوں کا کفن ایک جیسا ہے، دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔(۱)

مخنث میت

☆...... اگر خنثی میں مرد کی علامات زیادہ ہیں، مثلاً: داڑھی نکل آئی ہے، یا مرد کی پیشاب گاہ کی طرح پیشاب گاہ ہے، یا اس سے کسی عورت کو حمل ٹھہرا ہے، تو اس کو مرد سمجھا جائے گا، اور اس پر تمام احکام مرد کے لاگو ہوں گے۔ اور اس کو مرد غسل دے۔

☆...... اور اگر خنثی میں عورت کی علامات زیادہ ہیں، مثلاً: وہ حاملہ ہوگئی ہے، یا پستان ظاہر ہو گئے، یا حیض آنے لگے، یا عورت کی پیشاب گاہ جیسی پیشاب گاہ ہو، تو اس کو عورت شمار کریں گے۔ اور اس پر عورتوں کے تمام احکام لاگو ہوں گے۔ اور اس کو عورتیں غسل دیں۔(۲)

☆...... اور اگر خنثی مردانہ اور زنانہ دونوں جگہ سے پیشاب کرتا ہے، تو جہاں

= الدر المختار مع الرد : (۱/۱۷۰)، كتاب الطهارة ، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية : (۱/۱٦)، كتاب الطهارة ، الباب الثاني في الغسل ،الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية.

(۱) والمحرم كالحلال والمراهق كالبالغ ، قال في الرد : الذكر كالذكر والانثى كالانثى (الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۲۰۲)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، مطلب في الكفن، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۷۷)، كتاب الجنائز [مبحث الكفن] ط: سعيد

(۲) ان كانت له علامة الرجل اللحية والشهوة الى النساء والاحتلام كما يحتلم الرجل فهو رجل وان كانت له علامة النساء الثديان والشهوة الى الرجال او الاحتلام كما تحتلم فهي امرأة (النتف في الفتاوى : ۵۲۷، كتاب الفرائض ، ميراث الخنثى ،ط: سعيد)

الجوهرة النيرة : (۲/۱٦۳)، كتاب الخنثى ، ط: مير محمد

الدر المختار : ٦/۷۲۷، كتاب الخنثى ، ط: سعيد

ے پیشاب پہلے نکلتا ہے، اسی کا اعتبار ہوگا۔(۱)

اور اگر حالت مشتبہ ہو، کسی صورت سے بھی مرد یا عورت ہونے کی
زیح نہ ہو تو اس کو خنثی مشکل کہتے ہیں۔ (یعنی یہ مرد ہے یا عورت معلوم نہ ہو، اس
بارے میں اس نے مشکل میں ڈالا ہے) اگر یہ خنثی مشکل چار سال یا اس سے کم عمر کا
ہے تو عورت بھی غسل دے سکتی ہے، مرد بھی۔ اور اگر یہ چار سال سے زائد عمر کا ہے تو
نہ مرد غسل دیں اور نہ عورتیں۔ بلکہ اس کو تیمم کرادیں۔(۲)

مدرسہ

جنبی، حیض اور نفاس والی کو مدرسہ اور خانقاہ وغیرہ میں جانا جائز ہے۔(۳)

مدرسے کے کمرے کو مسجد بنادیا گیا

اگر مدرسے کے کمرے کو مستقل طور پر مسجد بنادیا گیا ہے تو وہ مسجد کے حکم میں

---

(۱) وان بال من مبال الرجال فهو رجل وان بال من مبال النساء فهي امرأة وان بال منهما جميعا حكمه من حيث يسبق. (النتف في الفتاوى : ۵۲۷، كتاب الفرائض ، ميراث الخنثى، ط: سعيد)

☜ الجوهرة النيرة : (۱/ ۳۶۱)، كتاب الخنثى ، ط: مير محمد.

☜ الدر المختار مع الرد : ۶/ ۷۲۷، كتاب الخنثى ، ط: سعيد.

(۲) وان لم تظهر له علامة اصلا او تعارضت العلامات فمشكل ولومات قبل ظهور حاله لم يغسل ويمم بالصعيد لتعذر الغسل ولا يحضر حال كونه مراهقا غسل ميت ذكر او انثى. (الدر المختار مع الرد : ۶/ ۷۲۸-۷۳۰، كتاب الخنثى ، ط: سعيد)

☜ الجوهرة النيرة : (۱/ ۳۶۲)، كتاب الخنثى ، ط: مير محمد.

☜ الفتاوى السراجية : ۲۲، كتاب الجنائز ، ط: سعيد.

(۳) ويحرم بالحدث الاكبر دخول مسجد لا مصلى عيد وجنازة ورباط ومدرسة. (الدر المختار مع الرد (۱/ ۱۷۱)، كتاب الطهارة ، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة ، ط: سعيد)

☜ وخرج بالمسجد غيره كمصلى العيد والجنائز والمدرسة والرباط فلا يمنعان من دخولها (البحر الرائق (۱/ ۱۹۵)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

ہے۔ اس میں جنبی آدمی کے لیے داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ اور اگر مدرسہ کے کمرے سے عارضی طور پر نماز پڑھنے کا کام لیا جا رہا ہے، تو وہ مسجد کے حکم میں نہیں ہے جنبی آدمی کے لیے اس میں داخل ہونا منع نہیں ہے۔ (۱)

مدرسہ میں جنابت کی حالت میں جانا

جنابت کی حالت میں مدرسہ میں جانا جائز ہے۔ (۲)

مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا

مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔ (۳)

مذی

''مذی'' پتلی سفیدی مائل رطوبت ہوتی ہے۔ بوس وکنار، لپٹنے چمٹنے اور پیار کرنے سے شہوت کے وقت کودے بغیر نکلتی ہے۔ اور اس کے نکلتے وقت شہوت یا لذت حاصل نہیں ہوتی ہے، اس کے نکلنے پر شہوت قائم رہتی ہے، اور جوش کم نہیں ہوتا، بلکہ اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور یہی چیز جب عورتوں میں ہوتی ہیں تو اس کو ''قذی''

---

(۱) المدرسة اذا لم يمنع اهلها الناس من الصلاة فيها فهي مسجد. (الدر المختار مع الرد: (۱/ ۱۷۱)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

(۲) يمنع الحيض دخول المسجد وكذا الجنابة ... ان المدرسة اذا كان لا يمنع اهلها الناس من الصلاة في مسجدها فهي مسجد. (البحر الرائق: (۱/ ۱۹۵)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

(۲) ويحرم بالحدث الاكبر دخول مسجد لا مصلى عيد وجنازة ورباط ومدرسة (الدر المختار مع الرد (۱/ ۱۷۰)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

(۲) البحر الرائق (۱/ ۱۹۵)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

(۳) ويندب لمجنون افاق ... وكذا لدخول المدينة (الدر المختار مع الرد (۱/ ۱۷۰)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد (البحر الرائق: (۱/ ۶۶)، كتاب الطهارة، ابحث الغسل المسنون، ط: سعيد)

سے ہیں۔(۱)

... ''مذی'' سفید پتلا پانی ہے جو شہوت کے وقت نکلتی ہے، مگر شہوت کے رہتے نہیں نکلتی۔(۲)

... مذی ناپاک ہے، نجاست غلیظہ ہے، کپڑے اور بدن پر لگنے سے کپڑا اور بدن ناپاک ہو جاتا ہے۔(۳) اگر اس کی مقدار ایک درہم سے کم ہے تو دھونا بہتر ہے واجب نہیں ہے۔ اس سے زیادہ ہو تو دھونا واجب ہے۔(۴) اس کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا ہے۔ البتہ وضوٹوٹ جاتا ہے۔(۵)

---

(۱) ... المذی ماء رقیق أبیض یخرج عند الشهوة لابها، وهو فی النساء أغلب، قیل: هو منهن یسمی القذی ... (ردالمحتار علی الدر: (۱۶۵/۱)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد، ط: سعید)

(۲) البحر الرائق: (۱/ ۶۲)، کتاب الطهارة (المعانی الموجبة للغسل)، ط: سعید.

(۳) الجوهرة النیرة: (۱/ ۱۳)، کتاب الطهارة، (مبحث الغسل)، ط: میرمحمد.

... کل ما یخرج من بدن الانسان مما یوجب خروجه الوضوء او الغسل فهو مغلظ کالغائط والبول ... والمنی والمذی والودی والقیح والصدید اذا ملأ الفم. (البحر الرائق: (۱/ ۲۳۰)، کتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعید)

(۳) الجوهرة النیرة (۱/ ۳۹)، کتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: میرمحمد.

(۳) الفتاوی الهندیة: (۱/ ۴۶)، کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة واحکامها، الفصل الثانی فی الاعیان النجسة، ط: رشیدیة.

(۴) وعفی قدر الدرهم کعرض الکف من نجس مغلظ. (البحر الرائق: (۱/ ۲۲۸)، کتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعید)

(۴) الجوهرة النیرة (۱/ ۳۹)، کتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: میرمحمد.

(۴) الفتاوی الهندیة (۱/ ۴۵)، کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة واحکامها، الفصل الاول فی تطهیر الانجاس، ط: رشیدیة

(۵) واجمع العلماء انه لایجب الغسل بخروج المذی والودی کذا فی شرح المهذب، واذا لم یجب بهما الغسل وجب بهما الوضوء. (البحر الرائق: (۱/ ۶۲)، کتاب الطهارة، (قوله لامذی وودی واحتلام بلا بلل)، ط: سعید)

(۵) الجوهرة النیرة (۱/ ۱۳)، کتاب الطهارة، (مبحث الغسل)، ط: میرمحمد.

(۵) الدر المختار مع الرد (۱/ ۱۶۵)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد، ط: سعید

مذی اور منی میں فرق

"فرق مذی، ودی اور منی میں" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۳۹)

مرتد مرجائے

مرتد (اسلام سے پھر جانے والا، والعیاذ باللہ) اگر مرجائے تو اس کو غسل نہ دیا جائے۔ اور اگر اس کے مذہب والے اس کی نعش کو مانگیں تو ان کو نعش نہ دی جائے۔(۱)

مرد کا کفن

مرد کو تین کپڑوں میں کفنانا سنت ہے:

۱.....چادر۔ ۲.....ازار۔ ۳.....قمیص (کرتا)۔

اگر مرد میت کے کفن میں دو ہی کپڑے ہوں، چادر اور ازار، اور کرتا نہ ہو تب بھی درست ہے۔ اور دو کپڑے سے کم دینا مکروہ ہے۔ لیکن مجبوری اور لاچاری ہو تو مکروہ نہیں ہے۔(۲)

مرد کو غسل دینے کے لیے کوئی مرد نہ ملے

اگر کوئی مرد ایسی جگہ وفات پائے کہ جہاں پر عورتوں کے سوا کوئی مرد نہ ہو، اور بیوی بھی نہ ہو، تو ایسی صورت میں کسی بے نفس معصوم طبیعت عورت کو میت کے غسل کا

(۱) اما المرتد فيلقى في حفرة كالكلب فال في الرد: ويغسل ولا يكفن ولا يدفع الى من انتقل الى دينه (الدر المختار مع الرد (۲/ ۲۳۰)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط سعيد
☜ البحر الرائق (۲/ ۱۹۱)، كتاب الجنائز، [مبحث غسل الميت] ط سعيد
(۲) وكفنه سنة ازار وقميص ولفافة وكفاية ازار ولفافة قالوا ويجوز الكفن في ثوب واحد حالة الاضطرار (البحر الرائق (۲/ ۱۷۵-۱۷۶)، كتاب الجنائز، [مبحث الكفن]، ط سعيد
☜ الدر المختار مع الرد (۲/ ۲۰۲-۲۰۳)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط سعيد
☜ الجوهرة النيرة (۱۳۴-۱۳۵)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط مير محمد

طریقہ جاننے والی عورتیں غسل کا طریقہ سکھادیں، اور پھر وہ بے نفس عورت غسل دے۔ اور اگر ایسی بے نفس عورت موجود نہ ہو تو وہی عورتیں اپنے ہاتھوں پر کپڑا وغیرہ لپیٹ کر کہنیوں تک اس میت کا تیمم کرادیں۔ اور پردہ کی جگہ دیکھنے سے اپنی آنکھیں بند رکھیں۔(۱)

مردہ بچہ

''بچہ مرا ہوا پیدا ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۰۸)

مردہ پیدا ہونے والے بچے کے غسل کا حکم

☆ ......اسقاط کی صورت میں اگر کوئی عضو بن گیا ہو مگر پورا جسم نہ بنا ہو تو اس پر پانی بہا کر کپڑا لپیٹ کر کہیں بھی دفن کر کے زمین ہموار کردی جائے۔ کفن دفن میں مسنون طریقے کی رعایت نہیں کی جائے گی۔

☆......اور اگر پورا جسم بن چکا ہو تو مسنون طریقے کے مطابق غسل کفن اور دفن میں اختلاف ہے۔ لہٰذا اگر مسنون طریقے سے کفن دفن کا انتظام کرسکتا ہے بہتر ورنہ اس کے بغیر دفن کردے۔ جنازہ کی نماز کسی صورت میں بھی نہیں پڑھی جائے گی۔

(۱) اذا مات رجل بين النساء ليممه ذات رحم محرم منه او زوجته او أمته بغير ثوب وغيرهن بثوب (البحر الرائق : (۲/۱۷۳)، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد : (۲/۲۰۱)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، مطلب في حديث كل سبب ونسب منقطع الا سببي ونسبي ، ط: سعيد

☐ الفتاوى الهندية :(۱/۱٦۰)، كتاب الصلاة ، الباب الحادى والعشرون في الجنائز ،الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

☐ واذا مات الرجال بين نساء ليس معهن رجل ولا زوجة ، فان كان معهن قاصرة لاتشتهى علمتها الغسل وغسلته وان لم توجد قاصرة بينهن يممنه الى مرفقيه مع غض بصرهن عن عورته (الفقه على المذاهب الاربعة : ۱/۵۰۵، مباحث الجنائز ، تغسيل الرجال والنساء ، ط: دار احياء التراث العربي)

البتہ زندہ پیدا ہونے کے بعد اگر مرا ہے تو جنازہ کی نماز بھی پڑھی جائے گی، اور سنت کے مطابق قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ (۱)

〃 جو بچہ ماں کے پیٹ سے ہی مرا ہو پیدا ہو، اور پیدا ہوتے وقت زندگی کی کوئی علامت نہ پائی جائے، اس کو بھی مسنون طریقے سے غسل دینا چاہیے۔ لیکن مسنون طریقے سے کفن دینا ضروری نہیں، بلکہ کسی ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دے۔ (۲)

مردہ عورت کو غسل دینے میں ستر کی حد

عورت کو عورت سے اس قدر پردہ ہے جتنا مرد کو مرد سے پردہ ہے؛ اس لیے اگر مردہ عورت کو عورت ہی غسل دے تو غسل دیتے وقت صرف ناف سے زانو تک کپڑا اڈالنا کافی ہے۔ (۳)

---

(۱) اذا وضع المولود سقطا تام الخلقة قال ابو یوسف یغسل اکراما لبنی آدم، وقالا: یدرج فی خرقة ولا یغسل، والصحیح قول ابی یوسف، واذا لم یکن تام الخلق لا یغسل اجماعا.
البحر الرائق: (۱۸۸/۲)، کتاب الجنائز، [غسل الصبی] ط: سعید
☜ الفتاوی الهندیة: (۱۵۹/۱)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة.

(۲) وان لم یستهل ادرج فی خرقة ولم یصل علیه ویغسل. (الفتاوی الهندیة: (۱۵۹/۱)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة)
☜ البحر الرائق: (۱۸۸/۲)، کتاب الجنائز، [غسل الصبی] ط: سعید
☜ الجوهرة النیرة: (۱۲۲)، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد

(۳) ولا ینظر الرجل الی فخذ الرجل عند الغسل، وکذا المرأة لا تنظر الی فخذ المرأة. (الفتاوی الهندیة (۱۵۸/۱)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة)
☜ رد المحتار علی الدر المختار: (۱۹۵/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید

مردہ کا عضو خشک رہ گیا

اگر مردہ کا کوئی عضو خشک رہ گیا ہو اور کفن پہنانے کے بعد یاد آئے تو کفن کھول کر صرف اس عضو کو دھونا کافی ہے، پورے غسل کو دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی انگلی یا اس کے برابر کوئی حصہ خشک رہ جائے تو کفن پہنانے کے بعد یاد آنے پر دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

مردہ کو غسل جو بھی چاہے دے سکتا ہے

جس شخص کو بھی میت کو غسل دینے کا طریقہ معلوم ہو، وہ میت کو غسل دے سکتا ہے۔ البتہ ایسے آدمی کے لیے میت کو غسل دینا بہتر ہے جو غسل دینے پر اجرت اور عوض نہ لے۔(۲)

مردے کو غسل دینے کی شرطیں

"غسل دینے کی شرطیں" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۰۲)

---

(۱) ولو كفن الميت وبقي منه عضو لم يغسل ذلك العضو وان بقي اصبع ونحو ذلك لا يغسل. (خلاصة الفتاوى: ۲۱۹/۱، كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز، ط: رشيديه)
☜ واذا بقيت لمعة من الجسد لم يصبها الماء يجزئه غسلها. (الفقه الاسلامي وادلته: ۱/ ۳۰۱، الفصل الثالث في الغسل، المطلب الثالث فرائض الغسل، ط دار الفكر)
(۲) ويستحب ان يكون الغاسل ثقة يستوفي الغسل والافضل ان يغسل الميت مجانا. (الفتاوى الهندية: ۱۵۹/۱، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيديه)
☜ والافضل ان يغسل الميت مجانا قال الشامي: والاولى كونه اقرب الناس اليه فان لم يحسن الغسل فاهل الامانة والورع. (ردالمحتار على الدر: ۱۹۸/۲ - ۲۰۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في حديث كل سبب ونسب منقطع الخ، ط: سعيد)
☜ البحر الرائق: ۱۷۵/۲، كتاب الجنائز، (غسل الميت)، ط: سعيد.

مردے کو غسل دینے کی شرعی حیثیت

مسلمان مردے کو غسل دینا زندہ مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، یعنی اگر چند لوگوں نے غسل دے دیا تو دوسرے لوگ اس فریضے سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ اور مردہ کو ایک بار اس طرح غسل دینا فرض ہے کہ پورے بدن پر پانی پہنچ جائے۔ اور تین بار پانی بہانا سنت ہے۔(۱)

مردہ کو غسل دینے والا

''مردہ کو غسل جو بھی چاہے دے سکتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص۳۷۵)

مردہ کو غسل دینے والا کیسا ہو؟

مردہ کو غسل دینے والا ایسا شخص ہونا چاہیے جس کے لیے میت کو دیکھنا جائز ہو۔ عورت کو مرد اور مرد کو عورت کا غسل دینا جائز نہیں ہے۔(۲) ہاں اگر مرد کو غسل دینے کے لیے کوئی مرد نہ ہو تو بیوی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے؛ کیوں کہ وہ عدت ختم

(۱) غسل الميت فرض كفاية على الاحياء، اذا قام به البعض سقط عن الباقين، والمفروض غسله مرة واحدة بحيث يعم بها جميع بدنه، اما تكرار غسله وترا فهو سنة. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۲/۱، مبحث غسل الميت وحكمه، ط: دار احياء التراث العربی بيروت)

☐ (والصلاة عليه فرض كفاية) بالاجماع فيكفر منكرها (كغسله) وتكفينه وتجهيزه. (تنوير الابصار مع الدر: ۲۰۷/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد)

☐ الفتاوى الهندية: ۱۵۸/۱، الباب الحادى والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشيدية

(۲) واما الغاسل فمن شرطه ان يحل له النظر الى المغسول فلا يغسل الرجل المرأة ولا المرأة الرجل. (البحر الرائق: (۱۷۳/۲)، كتاب الجنائز، [غسل الميت] ط: سعيد)

☐ رد المحتار على الدر: (۱۹۸/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند الميت، ط: سعيد

☐ الفتاوى الهندية: (۱۶۰/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشيدية

ہونے تک اس کے نکاح میں سمجھی جائے گی۔ اور اس کو علماء نکاح کہتے ہیں۔ البتہ بیوی کے مرتے ہی شوہر کو اس کے نکاح سے الگ سمجھا جائے گا۔ اور اس کے لیے اپنی مردہ بیوی کو غسل دینا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

مردہ کو غسل دینے والے کے لیے غسل کرنا

مردہ کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کے لیے غسل کر لینا مستحب ہے۔ تاکہ میت کو غسل دینے کے دوران جو چھینٹیں وغیرہ پڑگئی ہوں تو وہ دور ہو جائیں۔ اور نظافت اور پاکیزگی حاصل ہو جائے۔ (۲)

مردے کو غسل کیوں دیتے ہیں؟

☆ ...... میت کو غسل دینا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، یعنی اگر کچھ لوگوں نے اس غسل کے فریضے کو انجام دے دیا تو باقی مسلمانوں کی طرف سے یہ ذمہ داری ادا ہو جائے گی۔ اگر کوئی مسلمان مردہ غسل دیئے کے بغیر دفن کر دیا گیا ہے تو وہ تمام

---

(۱) ولایغسل الرجل زوجته والزوجة تغسل زوجها، دخل بها او لابشرط بقاء الزوجية عند الغسل. (البحر الرائق: (۱۷۳/۲)، کتاب الجنائز، [غسل الميت] ط: سعيد)

☐ رد المحتار على الدر: (۱۹۸/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد

☐ الفتاوى الهندية: (۱۶۰/۱)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

☐ ولایحل للرجال تغسيل النساء وبالعكس الا الزوجين فيحل لكل منهما انيغسل الأخر الا كانت المرأة مطلقة ولو طلاقا رجعيا، فانه لايحل لاحد الزوجين غسل الأخر حينئذ. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۴/۱، حكم النظر الى عورة الميت ولمسها، ط: داراحياء التراث العربي بيروت)

(۲) وندب لمجنون افاق ولمن لبس ثوبا جديدا او غسل ميتا او يراد قتله. (الدر المختار مع الرد (۱۷۰/۱)، کتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق (۶۶/۱)، کتاب الطهارة [الغسل المندوب] ط: سعيد.

مسلمان جن کو اس کی خبر ہوئی گناہ گار ہوں گے۔(۱)

☆ میت کو غسل دینے کی اصل یہ ہے کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو غسل دیا تھا، اور آپ کے بیٹے کو کہا تھا کہ تمہارے مردوں کے لیے یہی طریقہ ہے۔(۲)

☆ مردے کو غسل دینے کا مقصد اس کی نظافت وعزت اور احترام کا اظہار ہے۔(۳)

مردے کو نہلانے کے بعد غسل کرنا

مردے کو نہلانے کے بعد نہلانے والوں کو غسل کرنا مستحب ہے۔(۴)

---

(۱) اما الاول فهو من فروض الكفاية كالصلاة عليه وتجهيزه ودفنه حتى لو اجتمع اهل بلدة على تركها لوتلوا. (البحر الرائق: (۱۷۳/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

▭ الفتاوى الهندية: (۱۵۸/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

▭ الدر المختار مع الرد: (۱۶۷/۱)، كتاب الطهارة، مطلب في رطوبة الفرج، ط: سعيد

(۲) الاصل فيه تغسيل الملائكة لآدم عليه السلام وقالوا لولده هذه سنة موتاكم. (الدر المختار مع الرد: (۲۰۰/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في حديث كل سبب ونسب منقطع الا سببي ونسبي، ط: سعيد)

▭ ....

▭ ....

(۳) ويجرد من ثيابه قال في الرد: ليمكنهم التنظيف لان المقصود من الغسل هو التطهير. (الدر المختار مع الرد: (۱۹۵/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق: (۱۷۱/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

▭ بدائع الصنائع: ۳۰۰/۱، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

(۴) وندب لمجنون افاق ولمن لبس ثوبا جديدا او غسل ميتا او يراد قتله. (الدر المختار مع الرد: (۱۷۰/۱)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق: (۶۶/۱)، كتاب الطهارة، [الغسل المندوب]: سعيد.

▭

مرنے کے بعد

عورت کے مرنے کے بعد اس کا شوہر اس سے اجنبی ہو جاتا ہے۔ اور نکاح کا تعلق ختم ہو جاتا ہے۔ اس لیے شوہر کے لیے مردہ بیوی کو غسل دینا، اور ہاتھ لگانا منع ہے۔ البتہ دیکھنا اور جنازہ کو اٹھانا درست ہے۔ (۱) اور ضرورت کے وقت قبر میں اتارنا بھی درست ہے۔ کیوں کہ قبر میں اتارنے میں کفن حائل ہوتا ہے۔ اور محرم نہ ہونے کی صورت میں کفن کے اوپر ہاتھ لگانا درست ہے۔ اور اگر محرم موجود ہے تو وہ ہی قبر میں اتارے۔ (۲)

مرنے والے کی وصیت

اگر مرنے والا آدمی اس قسم کی وصیت کرے کہ فلاں آدمی اس کو غسل دے، یا فلاں آدمی اس کو دفن کرے، یا فلاں آدمی اس کے جنازے کی نماز پڑھائے، یا فلاں جگہ پر دفنایا جائے، تو اس قسم کی وصیت کا شریعت میں اعتبار نہیں ہے۔ یہ چیزیں میت کے اختیار میں نہیں ہیں۔ یہ ورثاء کا حق ہیں، ورثاء جو بہتر ہو اس پر عمل کریں۔ (۳)

---

(۱) ویمنع زوجها من غسلها ومسها لا من النظر اليها على الاصح. (الدر المختار مع الرد: ۲/ ۱۹۸)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق: (۱۷۳/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

☐ الجوهرة النيرة: (۱۳۳)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد.

(۲) وذو الرحم المحرم اولى بادخال المرأة القبر وكذا الرحم غير المحرم اولى من الاجنبي فان لم يكن فلا بأس للاجانب وضعها. (البحر الرائق: (۱۹۳/۲)، كتاب الجنائز، [دفن الميت]، ط: سعيد)

☐ الفتاوى الهندية: (۱۶۶/۱)، كتاب الصلاة، الفصل السادس في القبر والدفن والنقل من مكان الى آخر، ط: رشيدية.

☐ الجوهرة النيرة: (۱۳۰)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، [وضع الميت القبر]، ط: مير محمد.

(۳) فرع: اوصى بان يصلي عليه فلان، او يحمل بعد موته الى بلد آخر، او يكفن في ثوب كذا، او يطين قبره، او يضرب على قبره قبة، او لمن يقرأ عند قبره شيئا معينا فهي باطلة. شامي كتاب الوصايا

☐ لسان الحكام (۲۲۰/۱) الفصل السابع والعشرون، ط: مصطفى البابي القاهرة. ■

مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے غسل کرنا

مزدلفہ میں دسویں ذی الحجہ کو ٹھہرنے کے لیے صبح کی نماز کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔(۱)

مسالا دانت میں بھر دیا

''دانت میں مسالا بھر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۳۶)

مسالا لگانا

عورتوں کو سر پر ایسا مسالا لگا کر رہنے دینا درست نہیں جو بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچنے سے مانع ہو، خواہ دلہن ہی کیوں نہ ہو۔(۲)

= ☐ مجمع الصمانات (۸۶۸/۲) ط: المكتب الاسلامى، بيروت.

☐ البحر (۵۱۸/۱) كتاب الوصايا، باب الوصية بالخدمة. ط: رشيدية.

☐ هندية (۹۶/۶) كتاب الوصايا، الباب الثانى فى بيان الالفاظ التى تكون وصية والتى لاتكون وصية. ط: رشيدية

(۱) والمندوب غسل الكافر اذا اسلم غير جنب ولدخول مكة والوقوف بمزدلفة. (البحر الرائق (۶۶/۱)، كتاب الطهارة، [الغسل المندوب] ط: سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد: (۱۷۰/۱)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة. ط: سعيد.

☐ الفتاوى الهندية: (۱۶/۱)، كتاب الطهارة، الفصل الثالث فى المعانى الموجبة للغسل، ط: رشيدية

(۲) واذا وضعت المرأة على رأسها طيبا لخينا له جسم، يمنع من وصول الماء الى وصول الشعر، فانه يجب عليها ازالته حتى يصل الماء الى وصول الشعر. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱۱۱/۱-۱۱۲، فرائض الغسل، ط: داراحياء التراث العربى بيروت)

☐ ولابد من زوال مايمنع وصول الماء الى الجسد كطلاء الاظافر ونحوها. (الفقه الحنفى وادلته: ۶۱/۱، ط: حقانية كوئته)

☐ الدر المختار مع الرد: (۱۵۴/۱)، كتاب الطهارة، مطلب فى ابحاث الغسل، ط: سعيد

☐ الفتاوى الهندية: (۵/۱)، كتاب الطهارة الفصل الاول فى فرائض الوضوء، ط: رشيدية

☐ الجوهرة النيرة: (۱۲)، كتاب الطهارة، [مبحث الغسل]، ط: مير محمد.

مست

مست کی مستی ختم ہونے کے بعد غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

مستحاضہ

''مستحاضہ'' سے مراد وہ عورت ہے جس کے رحم سے معمول کے خلاف خون بہتا رہتا ہے۔ اور وہ حیض ونفاس کا خون نہیں ہوتا، بلکہ بیماری کی وجہ سے جاری ہوتا ہے۔(۲)

اصل بات یہ ہے کہ عورت کے رحم میں ایک خاص رگ ہوتی ہے، جس کو عربی زبان میں ''عاذل'' کہتے ہیں، کسی بیماری کی وجہ سے یا پھٹ جانے کی وجہ سے یہ رگ بہنے لگتی ہے۔ اور خون باہر آنے لگتا ہے، اور یہی ''استحاضہ'' کہلاتا ہے۔

اور مستحاضہ عورت کا حکم یہ ہے کہ وہ اس دوران پانچ وقت کی نماز بھی ادا کرے

---

(۱) ویندب لمجنون افاق وكذا المغمى عليه، كما في غرر الأذكار وهل السكران كذلك؟ لم اره. الدر المختار

☜ وفي الشامية (قوله وهل السكران كذلك) الظاهر نعم، وما قدمه الشارح على مافي بعض النسخ فيما اذا رأى منيا، اما هنا فالمراد اذا لم ير منيا كما في المجنون والمغمى عليه فلا تكرار فافهم. شامي (۱/۱۷۰) كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد

(۲) تعريف الاستحاضة هي سيلان الدم ... من عرق ادنى الرحم يقال له العاذل (الفقه الاسلامي وادلته ۱/۴۷۸، تحت المبحث الرابع، دار الفكر بيروت)

☜ المستحاضة هي التي ترى الدم من قبلها في زمان لايعتبر من الحيض والنفاس (التعريفات (۱۰۲)، مادة المستحاضة، ط: قديمي)

☜ الجوهرة النيرة (۳۳)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: مير محمد

☜ الدر المختار مع الرد (۱/۲۸۵) كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد

گی ، اور رمضان المبارک کے روزے بھی رکھے گی ، اور دوسری عبادات بھی معمول کے مطابق کرتی رہے گی۔ اور شوہر کے لیے اس کے ساتھ صحبت کرنا بھی جائز ہے۔ (۱)

مستحاضہ خون روکنے کی کوشش کرے

مستحاضہ عورت کو چاہیے کہ لنگوٹ اور پیڈ وغیرہ کے ذریعے خون کی آمد کو روکنے کی کوشش کرے۔ اور اس کے بعد بھی خون آنا نہ رکے تو اس حالت میں بھی نماز پڑھ لے، تو صحیح ہو جائے گی۔ ان کو دوبارہ لوٹانا ضروری نہیں ہوگا۔ (۲)

مستحاضہ مبتدیہ

☆...... اگر کسی ایسی نوعمر لڑکی کو استحاضہ کی بیماری لاحق ہوگئی جس کو ابھی تک خون آنا شروع نہیں ہوا تھا، پہلی مرتبہ حیض کا خون آیا تھا، بند نہیں ہوا، اور اس کو استحاضہ کی بیماری لگ گئی، اور خون برابر جاری رہا تو یہ عورت شروع کے دس دن کو حیض کی عدت قرار دے۔ اس دوران نماز نہ پڑھے، اور روزہ نہ رکھے، پھر جب شروع کے دس دن پورے ہو جائیں تو خون کو دھو کر غسل کرے اور نماز وغیرہ شروع کر دے۔

اور آگے ہر ماہ اس حساب سے حیض اور استحاضہ کے دن شمار کرے، مثلاً: محرم کی دس تاریخ کو خون آنا شرع ہوا اور سلسلہ جاری رہا، بند نہیں ہوا، تو محرم کی دس سے بیس تاریخ تک حیض شمار کرے، اور اکیس محرم سے صفر کی دس تاریخ تک استحاضہ پھر دس صفر سے بیس صفر تک حیض پھر اکیس صفر سے دس ربیع الاول تک استحاضہ، اس

(۱) لایمنع صوما وصلاة ولو نفلا وجماعا لحدیث : توضئی وصلی وان قطر الدم علی الحصیر (الدر المختار مع الرد (۲۹۸/۱)، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب فی حکم وطء المستحاضة، ط سعید)

(۲) البحر الرائق (۲۱۵/۱)، کتاب الطهارة، باب الحیض، (بحث الاستحاضة) ط سعید.

(۳) الجوهرة النيرة (۳۲)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط مير محمد

طرح حساب کرے۔(۱)

بہر حیض کی مدت والے دن گزر جانے پر بس ایک دفعہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر غسل کر لے۔اور جب نماز کا وقت آئے تو جلدی جلدی وضو کر لے، پھر دوسری نماز کا وقت آنے تک اسی وضو سے جو نماز چاہے پڑھ لے۔اگرچہ خون بہہ رہا ہو، کیوں کہ وہ اس خون کے بہنے کے دوران معذور کے حکم میں ہے۔(۲)

مستحاضہ معتادہ

''معتادہ'' یعنی حیض کی مقررہ عادت والی عورت کو اگر استحاضہ کی بیماری لاحق ہو جائے، اور اس کی وجہ سے حیض اور استحاضہ کے درمیان فرق کرنا اس کے لیے دشوار ہو جائے، تو وہ عورت یہ کرے کہ استحاضہ میں مبتلا ہونے سے پہلے اس کو عادت کے طور پر جتنے دن حیض کا خون آتا تھا، تو اتنے ہی دنوں کو وہ حیض کے دن سمجھے، اور ان دنوں میں نماز، روزہ وغیرہ چھوڑ دے۔اور پھر جب وہ دن گزر جائیں، تو خون کو دھو کر غسل کرلے، اور نماز وغیرہ شروع کر دے۔

مثلاً: ہر ماہ پانچ دن یا چھ دن یا پورے دس دن تک وہ حائضہ رہتی تھی تو وہ

(۱) والحاصل ان المبتداة اذا استمر دمها فحيضها في كل شهر عشرة وطهرها عشرون كما في عامة الكتب (ردالمحتار على الدر: (۲۸۶/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في مسائل المتحيرة، ط. سعيد)

▭ البحر الرائق: (۲۱۴/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

▭ الجوهرة النيرة (۴۲)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: مير محمد.

(۲) وذكر عن سنن ابن ماجة انه صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة بنت ابي حبيش: اجتنبي الصلاة ايام محيضك ثم اغتسلي وتوضئي لكل صلاة وان قطر الدم على الحصير. (رد المحتار على الدر: (۲۹۹/۱)، كتاب الطهارة، مطلب في حكم وطء المستحاضة . ط سعيد

▭ الفتاوى الهندية (۴۱/۱)، كتاب الطهارة، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط رشيدية

▭ الجوهرة النيرة (۴۲)، كتاب الطهارة، باب الحيض، [حكم الاستحاضة]، ط مير محمد

اتنے ہی دنوں کو حیض کے دن سمجھے، اور ان دنوں میں نماز نہ پڑھے، روزہ نہ رکھے، پھر جب یہ مقرر عادت والے دن گزر جائیں، تو خون کو دھو کر غسل کر لے اور نماز وغیرہ شروع کر دے۔(۱)

مستحبات غسل

''غسل کے مستحبات'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۲)

مسجد

لفظ ''مسجد'' کے اندر مسجد کا صحن بھی داخل ہے، یعنی مسجد کے اندر کا حصہ اور مسجد کا باہر کا وہ حصہ جو نماز کے لیے متعین ہے وہ داخل ہے۔ البتہ مسجد کا میدان اور امام و مؤذن وغیرہ کا کمرہ یا غسل خانہ یا وضو خانہ وغیرہ مسجد نہیں ہے۔ اس لیے جنابت کی حالت میں تیمم کے بغیر ان جگہوں کے اندر داخل ہونا جائز ہے۔(۲)

مسجد کے اندر جانے کے لیے تیمم کرنا

جنابت (ناپاکی) کی حالت میں مسجد کے اندر جانے کے لیے دو صورتوں میں

(۱) ولو زاد الدم علی اکثر الحیض والنفاس فما زاد علی عادتها استحاضة. (البحر الرائق (۱/ ۲۱۲)، کتاب الطهارة، باب الحیض، بحث الاستحاضة، ط: سعید)

☜ الدر المختار مع الرد (۱/ ۳۰۰)، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب فی حکم وطء المستحاضة و... ط: سعید

☜ الجوهرة النیرة (۳۷)، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: میر محمد

(۲) وسطح المسجد له حکم المسجد فی ذلک کله، اما فناء المسجد - حوشه - فانه یجوز للجنب ان یدخله بدون تیمم... فلها حکمها لها حکم المسجد. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة (۱/ ۱۲۲)، مبحث ما یجب علی الجنب ان یفعله قبل ان یغتسل، ط: دار احیاء التراث العربی)

☜ فحل دخوله لجنب وحائض کفناء مسجد ورباط ومدرسة ومساجد حیاض واسواق. (الدر المختار مع الرد (۱/ ۶۵۷)، کتاب الصلاة، مطلب فی احکام المسجد، ط: سعید)

☜ البحر الرائق (۱/ ۱۹۵)، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید

تیمم کرنا واجب ہے۔ ان دو صورتوں کے علاوہ باقی صورتوں میں تیمم کرنا مستحب ہے۔

تیمم واجب ہونے کی دو صورتیں یہ ہیں:

۱۔ پہلی صورت یہ ہے کہ مسجد کے باہر جنابت لاحق ہوئی، اور پانی، یا ڈول یا بجلی کے بٹن دبانے کے لیے مسجد میں جانا ضروری ہے، تو تیمم کرکے مسجد میں جانا واجب ہے۔ (۱)

۲۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی شخص پاکی کی حالت میں مسجد کے اندر سو گیا، پھر احتلام ہوگیا اور کسی خطرے کے اندیشے سے مسجد ہی میں ٹھہرنا لازم ہو، تو اس کو تیمم کر لینا واجب ہے۔ (۲)

تیمم مستحب ہونے کی صورتیں:

☆ ...اگر کسی کو مسجد کے اندر جنابت لاحق ہوئی اور باہر نکلنے میں کوئی خطرہ نہیں، تو باہر آنے سے پہلے تیمم کر لینا مستحب ہے۔ (۳)

☆ ...اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں ہے، اور مسجد میں جانے کی مجبوری پیش آئی، اور تیمم کرنے کا موقع نہ ملا، پھر وہ مجبوری دور ہوگئی، اور باہر آتا ہے تو

---

(۱) مر مسافر بمسجد فيه عين ماء وهو جنب ولايجد غيره فانه يتيمم لدخول المسجد عندنا. (الدر المختار مع الرد: (۱/ ۲۵۷)، كتاب الطهارة، مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد)

(۲) البحر الرائق: (۱/ ۱۹۵)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

(۳) الفتاوى الهندية: (۱/ ۳۸)، كتاب الطهارة، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة. ط: رشيدية.

(۲،۳) ولو احتلم فيه ان خرج مسرعا تيمم ندبا وان مكث لخوف فوجوبا ولايصلي ولايقرأ. قال في الرد تحت قوله تيمم ندبا: اقول: والظاهر ان هذا في الخروج، اما في الدخول فيجب والاسحب المرور في المسجد بلا تيمم. (الدر المختار مع الرد: (۱/ ۱۷۲)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

(۳) البحر الرائق: (۱/ ۱۹۶)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

مستحب یہ ہے کہ تیمم کر لے، تاکہ تیمم کی حالت میں باہر آنا ہو۔(۱)
واضح رہے کہ اس قسم کے تیمم سے قرآن شریف پڑھنا یا نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

مسجد میں جنابت کی حالت میں جانا پڑے

"جنابت کی حالت میں مجبوراً مسجد میں جانا پڑے" عنوان کے تحت دیکھیں!

مسجد نبوی

حیض، نفاس اور جنابت کی حالت میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔(۳) اس لیے ایسی حالتوں میں مسجد کے متصل مسجد سے باہر بیٹھ جائے، اور تسبیح اور استغفار میں مشغول رہے۔ اور صلاۃ وسلام بھی وہیں سے پڑھتی رہے۔ اور جنابت کی حالت میں غسل کرنے کے بعد مسجد میں جائے۔(۴)

مسلمانوں اور کافروں کی نعشیں مل جائیں

"نعشیں مل جائیں" عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۳۹)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۲، علی الصفحة: ۳۸۵. (ولو احتلم فیه ان خرج مسرعا)

(۲) ولا یصلی ولا یقرأ قال فی الرد: لانه لم ینو به عبادة مقصودة. (الدر المختار مع الرد: (۱/ ۱۷۲)، کتاب الطهارة، مطلب یوم عرفة افضل من یوم الجمعة، ط: سعید)

البحر الرائق: (۱/۱۹۶)، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

النتف فی الفتاوی: ۳۳، کتاب الطهارة، من یجوز لهم التیمم، ط: سعید.

(۳) ولا تدخل المسجد وکذا الجنب ایضا. (الجوهرة النیرة: (۳۸)، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: میر محمد)

الفتاوی الهندیة: (۱/۳۸)، کتاب الطهارة، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: رشیدیة.

الدر المختار مع الرد: (۱/۲۹۱)، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب لو افتی مفت بشیء من هذه الاقوال ط: سعید.

(۴)

مسی

﴿ اگر مسی کی تہہ جمی ہوئی ہوتو اس کو چھڑا کر کلی کرے، ورنہ غسل صحیح نہیں ہوگا۔

﴿ جو عورتیں دانتوں پر مسی ملتی ہیں اگر صرف اس کا رنگ ہے، تو وضو اور غسل ہوجائے گا۔ اور اگر کوئی ایسی چیز ہے کہ وہ خود جم جاتی ہے، اور پانی کو پہنچنے نہیں دیتی تو اس پر وضو اور غسل صحیح نہیں ہوگا۔ (۱)

﴿ ...... جو عورتیں مسی کثرت سے لگاتی ہیں ان کے دانتوں میں مسی کی تہہ جم جاتی ہے، اگر چھڑانے میں دشواری ہو، تو چھڑائے بغیر بھی اس پر وضو اور غسل درست ہے۔ (۲)

مشت زنی

لذت حاصل کرنے کے لیے مشت زنی (ہاتھ سے منی نکالنا) حرام، اور لعنت

(۱) ولایمنع الطهارة ونیم ای خرء ذباب وبرغوث لم یصل الماء تحته (وحناء) ولو جرمة به یفتی (ودرن ووسخ) التنویر مع الدر.
قال الشامی: صرح به فی المنیة عن الذخیرة فی مسئلة الحناء والطین والدرن معللا بالضرورة الی قوله فالاظهر التعلیل بالضرورة. (الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید)
وكذا فی الفتاوى الهندية ۱/۱۳، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، ط رشیدیة

(۲) ولایمنع ما علی الظفر من صباغ ولا طعام بین اسنانه او فی سنه المجوف، به یفتی، وقیل إن صلبا منع وهو الاصح. قال فی الرد أی إن كان ممضوغا مضغا متأكدا بحیث تداخلت اجزاؤه وصار له لزوجة وعلاكة كالعجین شرح المنیة.
قوله وهو الاصح صرح به فی شرح المنیة وقال الامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج (الدر المختار مع الرد (۱/۱۵۴)، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط. سعید)
وكذا فی الفتاوى الهندية (۱/۱۳)، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه. ط رشیدیة
وكذا فی البحر الرائق (۱/۳۰۲)، کتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط سعید

کا سبب ہے۔ لیکن اس عمل سے شہوت سے منی نکلتی ہے اس لیے غسل واجب ہے۔(۱)

مصافحہ کرنا

جنابت کی حالت میں کسی سے مصافحہ کرنا جائز ہے۔(۲)

مصنوعی بالوں کا غسل میں حکم

سوال موجودہ دور میں خواتین اپنے بالوں کو لمبا اور گھنا ظاہر کرنے کے لیے مصنوعی بال لگاتی ہیں، یہ کام نہیں کرنا چاہیے، تاہم اگر کسی عورت نے ایسا کام کرلیا تو ان بالوں پر وضو غسل ہوجائے گا، وضو اور غسل میں ان خارجی بالوں کو ہٹانا ضروری نہیں ہے۔ کیوں کہ عورتوں پر غسل کے دوران صرف بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچانا ضروری ہے۔ بالوں کو کھولنا ضروری نہیں ہے۔ البتہ وضو کی صورت میں چوتھائی سر کا مسح اصلی بالوں پر ہونا ضروری ہے۔ اگر صرف مصنوعی بالوں پر مسح کیا جائے گا تو وضو نہیں ہوگا۔

☆.....اگر گنجے آدمی نے سر پر بال لگالیے ہیں، اور وہ بالکل فکس ہیں، الگ کر کے دوبارہ لگانا مشکل ہے، تو وہ اصلی بال کے حکم میں ہو جائیں گے، ان پر

(۱) فرض الغسل عند خروج منی موصوف بالدفق والشهوة عند الانفصال عن محله. (البحر الرائق: (۱/۵۵)، كتاب الطهارة، [المعانی الموجبة للغسل] ط: سعيد)

☜ خروج المنی علی وجه الدفق والشهوة من غير ايلاج باللمس او النظر او الاحتلام او الاستمناء (الفتاوى الهندية: ۱/۱۴، كتاب الطهارة، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشيدية)

☜ الدر المختار مع الرد: (۱/۱۵۹)، كتاب الطهارة، مطلب فی تحرير الصاع والمد، ط: سعيد

☜ بدائع الصنائع: ۱/۳۶، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

(۲) عن ابی هريرة قال: لقينی رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا جنب فاخذ بيدی فمشيت معه حتى قعد فانسللت فاتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد، فقال: اين كنت يا اباهريرة؟ فقلت له فقال: سبحان الله ان المؤمن لا ينجس. (مشكاة المصابيح: ۴۹، كتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب وما يباح له، ط: قديمی)

وضو، غسل ہوجائے گا۔ اور اگر الگ کرکے دوبارہ لگانا ممکن ہے تو وضو اور غسل میں الگ کرکے غسل میں پانی ڈالنا اور وضو میں مسح کرنا لازم ہوگا۔(۱)

مصنوعی دانت

جواب..... اگر مصنوعی دانت فکس ہے الگ کرکے دوبارہ نہیں لگایا جاسکتا تو وہ اصل دانت کے حکم میں ہوگا، اس پر وضو، غسل صحیح ہوگا۔

جواب..... اور اگر مصنوعی دانت فکس نہیں بلکہ آسانی کے ساتھ نکال کر دوبارہ لگایا جاسکتا ہے تو غسل کے دوران نکال کر کلی کرنا لازم ہوگا۔(۲)

مصنوعی دانت لگا کر وضو کرنے سے وضو ہوجاتا ہے۔ وضو کے وقت مصنوعی

---

(۱) ليس على المرأة أن تنقض ضفائرها في الغسل اذا بلغ الماء أصول الشعر. (هداية: ۱/۳۰، كتاب الطهارات، فصل في الغسل، ط: رحمانية)

۞ لايفترض نقض المضفور من شعر المرأة ان سرى الماء في أصوله اتفاقاً. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي، فصل في فرائض الغسل، (ص: ۸۲))

۞ كبيرى، فرائض الغسل، (ص: ۴۷)

(۲) بخلاف نحو عجين، ولايمنع ماعلى ظفر صباغ، ولاطعام بين أسنانه أو في سنه المجوف، به يفتى وقيل: ان صلبا منع، وهو الأصح. (الدر مع الرد: ۱/۱۵۴)

(قوله: بخلاف نحو عجين) أي: كعلك، وشمع وقشر سمك وخبز ممضوغ متلبد "جوهرة" نعم ذكر الخلاف في شرح المنية في العجين واستظهر المنع، لأن فيه لزوجة وصلابة تمنع نفوذ الماء. (قوله: وهو الأصح) صرح به في شرح المنية، وقال: لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج. (رد المحتار على الدر: ۱/۱۵۴، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

۞ الجوهرة النيرة: (۱۲)، كتاب الطهارة، (مبحث الغسل)، ط: مير محمد.

۞ الفتاوى الهندية: (۱/۱۳)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية

۞ قال بعضهم: ان كان صلباً ممضوغاً متأكداً لايجوز غسله، قل أو كثر، وهو الأصح، لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج. (كبيرى، ص: ۴۷، الطهارة الكبرى، فرائض الغسل، ط: سهيل اكيڈمي)

…ت …ا … ضروری نہیں ہے۔(۱)

مصنوعی دانت میت کے منہ میں

اگر میت کے منہ میں سے مصنوعی دانتوں کا نکالنا مشکل ہو، اور زیادہ محنت کرنے میں میت کی بے حرمتی ہو تو منہ کے اندر ہی چھوڑ دیے جائیں۔ غسل اور دفن میں کوئی حرج نہیں ہوگا، کیوں کہ مال کی عزت وحرمت سے میت کی عزت وحرمت زیادہ ہے۔(۲)

مصیبت کی نماز کے لیے غسل کرنا

مصیبت کی نماز کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) بخلاف نحو عجين، ولايمنع ما على ظفر صباغ، ولا طعام بين أسنانه أو في سنه المجوف، به يفتى. وقيل إن صلبا منع، وهو الأصح.

(قوله بخلاف نحو عجين) أي: كعلك، وشمع وقشر سمك وخبز ممضوغ متلبد "جوهرة" لكن ذكر الخلاف في شرح المنية في العجين واستظهر المنع؛ لأن فيه لزوجة وصلابة تمنع نفوذ الماء. (قوله: وهو الأصح) صرح به في شرح المنية، وقال: لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج (رد المحتار على الدر (۱۵۳/۱)، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

☐ الجوهرة النيرة: (۱۲)، كتاب الطهارة [مبحث الغسل]، ط: مير محمد.

☐ الفتاوى الهندية: ۱۳/۱، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه. ط رشيدية

(۲) ولو بلع مال غيره ومات هل يشق؟ قولان، والاولى نعم. فتح. قال في الرد: لانه وان كان حرمة الادمي اعلى من صيانة المال لكنه ازال احترامه بتعديه كما في الفتح.

ومفاده لو سقط في جوفه بلاتعد لايشق اتفاقا كما لايشق الحي مطلقا (الدر المختار مع الرد (۲/ ۲۳۸- ۲۳۹)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ط: سعيد)

(۳) وندب لمجنون افاق ولصلاة كسوف ولفزع وظلمة وريح شديد. (الدر المختار مع الرد (۱۷۰/۱)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

☐

☐

ت کو نکالنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

مصنوعی دانت میت کے منہ میں

اگر میت کے منہ میں سے مصنوعی دانتوں کا نکالنا مشکل ہو، اور زیادہ محنت کرنے میں میت کی بے حرمتی ہو تو منہ کے اندر ہی چھوڑ دیے جائیں۔ غسل اور دفن میں کوئی حرج نہیں ہوگا؛ کیوں کہ مال کی عزت وحرمت سے میت کی عزت وحرمت زیادہ ہے۔(۲)

مصیبت کی نماز کے لیے غسل کرنا

مصیبت کی نماز کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) بخلاف نحو عجين، ولا يمنع ما على ظفر صباغ، ولا طعام بين أسنانه أو في سنه المجوف، به يفتى وقيل إن صلباً منع، وهو الأصح.

(قوله بخلاف نحو عجين) أي كعلك، وشمع وقشر سمك وخبز ممضوغ متلبد "جوهرة" لكن ذكر المحلاف في شرح المنية في العجين واستظهر المنع؛ لأن فيه لزوجة وصلابة تمنع نفوذ الماء (قوله وهو الأصح) صرح به في شرح المنية، وقال: لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج (رد المحتار على الدر (۱/۱۵۳)، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد)

الجوهرة النيرة (۱۲)، كتاب الطهارة [مبحث الغسل]، ط: مير محمد.

الفتاوى الهندية: ۱/۱۳، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه ط رشيدية

(۲) ولو بلع مال غيره ومات هل يشق؟ قولان، والاولى نعم. فتح. قال في الرد: لانه وان كان حرمة الآدمي اعلى من صيانة المال لكنه ازال احترامه بتعديه كما في الفتح.

ومفاده لو سقط في جوفه بلاتعد لايشق اتفاقا كما لايشق الحي مطلقا. (الدر المختار مع الرد (۲/۲۳۸-۲۳۹)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ط: سعيد)

(۳) وندب لمجنون افاق ولصلاة كسوف وفزع وظلمة وريح شديد. (الدر المختار مع الرد (۱/۱۷۰)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

معانقہ کرنا

جنابت کی حالت میں معانقہ کرنا جائز ہے۔(۱)

معتادہ مستحاضہ

"مستحاضہ معتادہ" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۸۳)

معذور عورت کے لیے غسل کا حکم

ہدایت..... حیض ونفاس کی صورت میں اگر عورت غسل کرنے سے معذور ہو تو غسل کرنا فرض نہیں ہوگا، بلکہ تیمم کرنا کافی ہوگا۔ مثلاً: عورت حیض یا نفاس سے فارغ ہو جائے، لیکن کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو کہ پانی سے غسل نہ کر سکے، یا ایسی جگہ پر ہو جہاں اتنا پانی دستیاب نہیں ہے جو غسل کے لیے کافی ہو سکے، یا ایسے ہی کوئی اور شرعی وجہ ہو تو اس پر تیمم کرنا فرض ہے۔(۲)

☆..... اگر صرف اتنا پانی ہے کہ صرف استنجاء ہو سکتا ہے، غسل نہیں ہو سکتا تو اس پانی سے استنجاء کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) وفیہ جواز مصافحۃ الجنب ومخالطتہ وهو قول عامۃ اهل العلم. (شرح السنۃ للبغوی: ۲/ ۳۰، کتاب الطهارۃ، باب الرخصۃ فی المسح، ط: المکتب الاسلامی)

(۲) یتیمم لبعدہ میلا عن ماء او لمرض او برد او خوف عدو او سبع او عطش او فقد آلۃ. (البحر الرائق (۱/ ۱۳۸-۱۴۲)، کتاب الطهارۃ، باب التیمم، ط: سعید.

☆ من عجز عن استعمال الماء لبعدہ میلا او لمرض او برد او خوف عدو او عطش او عدم آلۃ تیمم (تنویر الابصار مع الرد: (۱/ ۲۳۲-۲۳۶)، کتاب الطهارۃ، باب التیمم، ط: سعید)

☆ الجوهرۃ النیرۃ: (۲۷) کتاب الطهارۃ، باب التیمم، ط: میر محمد.

(۳) فلو وجد ماء یکفی لازالۃ الحدث او غسل النجاسۃ المانعۃ غسلها وتیمم عند عامۃ العلماء. (رد المحتار علی الرد: (۱/ ۲۳۲)، کتاب الطهارۃ، باب التیمم، ط: سعید)

☆ البحر الرائق: (۱/ ۱۳۹)، کتاب الطهارۃ، باب التیمم، ط: سعید.

☆ وکذلک الجنب اذا وجد من الماء قدر مایتوضأ به لاغیر اجزأ التیمم عندنا. (بدائع الصنائع ۱/ ۵۰، کتاب الطهارۃ، فصل فی التیمم، ط: سعید)

معلمات خاص ایام میں کیسے پڑھائیں؟

''خاص ایام میں معلمات کیسے پڑھائیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۵)

مکروہات غسل

''غسل کے مکروہات'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۲۲)

منہ میں کوئی ریزہ ہو

''ریزہ'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۵۳)

منی

☆......منی ناپاک ہے۔(۱)

☆......مرد کی منی غلیظ اور سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ بہت لذت سے شہوت کے ساتھ کود کر نکلتی ہے۔ اور لمبائی میں پھیلتی ہے۔ اور کچے چھوارے کے شگوفے جیسی بواس میں ہوتی ہے۔ اور اس میں چکناہٹ بھی ہوتی ہے۔ اور اس کے نکلنے سے عضو خاص سست ہو جاتا ہے۔ اور شہوت اور جوش ختم ہو جاتا ہے۔(۲)

☆......عورتوں کی منی پتلی اور زرد رنگ کی گولائی میں پھیلنے والی ہوتی

---

(۱) وفي المسعودي مني الانسان نجس، وكذا مني كل حيوان. (البحر الرائق: (۱/۲۲۵)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد)

رد المحتار على الدر: (۱/۳۱۳)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد.

الجوهرة النيرة: (۲۷)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: مير محمد.

(۲) والمني خاثر ابيض ينكسر منه الذكر عند خروجه ويخلق منه الولد ورائحته عند خروجه كرائحة الطلع وعند يبسه كرائحة البيض. (الجوهرة النيرة: (۱۳)، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل]، ط: مير محمد)

السغ في الفتاوى: ۲۳، كتاب الطهارة، باب الغسل، ط: سعيد

البحر الرائق: (۱/۵۶)، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل] ط: سعيد

ہے۔(۱)

منی انجکشن کے ذریعے رحم میں پہنچانا

''انجکشن کے ذریعے عورت کے رحم میں منی پہنچانا'' عنوان کے تحت دیکھیں!

منی اور مذی میں فرق

''فرق مذی، ودی اور منی میں'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۳۸)

منی عورتوں سے شہوت سے نکلے

عورتوں پر بھی شہوت سے منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے۔(۲)

منی غسل کے بعد خارج ہوئی

اگر جنابت کا غسل کرنے کے بعد منی خارج ہوجائے، تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر جنابت کے بعد غسل سے پہلے سویا تھا، یا پیشاب کرلیا تھا، یا چل پھر لیا تھا، پھر غسل کے بعد منی خارج ہوئی تو دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔

اور اگر صحبت سے فارغ ہوکر فوراً غسل کرلیا، نہ پیشاب کیا، نہ سویا، نہ چلا پھرا

---

(۱) ومنه ابيض ومنها اصفر . قال في الرد : وايضا منه خاثر ومنها رقيق. (الدر المختار مع الرد: (۱/۱۵۹)، كتاب الطهارة ، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق : (۱/۵۶)، كتاب الطهارة [المعاني الموجبة للغسل] ط: سعيد.

(۲) وفرض الغسل عند خروج مني منفصل عن مقره بشهوة اى لذة ولو حكما كمحتلم ، ولم يذكر الدفق ليشمل مني المرأة لان الدفق فيه غير ظاهر .(الدر المختار مع الرد : (۱/ ۱۵۹-۱۶۰)، كتاب الطهارة ، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

☐ الفتاوى الهندية : (۱/۱۳)، كتاب الطهارة ، الباب الثاني في الغسل ، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية.

☐ منحة الخالق على هامش البحر الرائق : (۱/۵۴)، كتاب الطهارة ،[المعاني الموجبة للغسل] ط: سعيد

اور غسل کے بعد منی خارج ہوئی تو دوبارہ غسل کرنا لازم ہوگا۔(۱)

منی غسل کے بعد نکلی

''غسل کے بعد منی نکلی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۱۷)

منی کا دھبہ

اگر منی کپڑے پر گر جائے، اور کپڑے کو دھو کر پاک کر لیا جائے، مگر داغ دھبہ نہ جائے تو کچھ حرج نہیں ہے، وہ کپڑا پاک ہے۔(۲)

منی کا شہوت سے جدا ہونا

غسل فرض ہونے کے لیے منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر جسم سے باہر نکلنا ضروری ہے، خواہ سوتے میں یا جاگتے میں، بے ہوشی میں یا ہوش میں، ہمبستری سے یا ہمبستری کے بغیر، کسی خیال وتصور سے یا خاص حصے کو حرکت دینے سے یا کسی اور طرح سے نکلے، غسل فرض ہو جائے گا۔(۳)

---

(۱) والثالث ان المجامع اذا اغتسل قبل ان يبول او ينام ثم سال منه بقية المنى من غير شهوة بعد الاغتسال عندهما خلافا له فلو خرج بقية المنى بعد البول او النوم او المشى لايجب الغسل اجماعا. (البحر الرائق: (۵۵/۱)، كتاب الطهارة، [المعانى الموجبة للغسل] ط: سعيد)
☐ الجوهرة النيرة: (۱۳)، كتاب الطهارة، [المعانى الموجبة للغسل]، ط: مير محمد.
☐ الفتاوى الهندية: (۱۴/۱)، كتاب الطهارة، الباب الثانى فى الغسل، الفصل الاول فى فرائضه، ط: رشيدية.

(۲) ويطهر منى اى محله يابس بفرك ولا يضر بقاء اثره. قال فى الرد: اى كبقائه بعد الغسل. (الدر المختار مع الرد: (۳۱۲/۱)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد)
وبقاء اثر المنى بعد الفرك لايضر كبقائه بعد الغسل. (البحر الرائق: (۲۲۵/۱)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد)
☐ الفتاوى الهندية: (۴۴/۱)، كتاب الطهارة، الباب السابع فى النجاسة واحكامها، الفصل الاول فى تطهير الانجاس، ط: رشيدية.

(۳) فرض الغسل عند خروج منى موصوف بالدفق والشهوة عند الانفصال عن محله.

منی کو روک لیا احتلام میں

"احتلام میں منی کو روک لیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۸۱)

منی لذت کے بغیر نکلی

اگر منی لذت کے بغیر نکلی ہے، مثلاً: ریڑھ پر کوئی چوٹ لگی اور منی نکل آئی، یا کوئی ایسا مرض لاحق ہوا کہ منی لذت کے بغیر نکلی تو غسل واجب نہیں ہے۔(۱)

منی نکلتے وقت شہوت نہیں تھی

اگر منی نکلتے وقت شہوت نہ ہو، اور گندے خیالات بھی نہ ہوں، اور عضو مخصوص میں سختی بھی نہ ہو، اور پیشاب سے پہلے یا پیشاب کے بعد جریان کے مرض کی وجہ سے منی نکل جائے تو غسل واجب نہیں ہوگا، اور اگر شہوت ہو اور عضو میں سختی ہو تو اس صورت میں منی نکلنے سے غسل واجب ہوگا۔(۲)

= (البحر الرائق: (۵۵/۱)، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل] ط: سعيد)

۞ الدر المختار مع الرد: (۱۵۹/۱)، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد.

۞ الفتاوى الهندية: (۱۴/۱)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية.

(۱) لو انفصل بضرب او حمل ثقيل على ظهره فلا غسل عندنا. (رد المحتار على الدر: (۱/ ۱۶۰)، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد، ط: سعيد)

۞ ومنها ان ينفصل المني لا عن شهوة ويخرج لا عن شهوة بان ضرب على ظهره ضربا قويا او حمل حملا ثقيلا فلا غسل فيه عندنا. (بدائع الصنائع: ۳۷/۱، كتاب الطهارة، مطلب آداب الوضوء، ط: سعيد)

(۲) ولو خرج مني بعد البول وذكره منتشر وجب الغسل وان لم يكن ذكره منتشرا لايجب الغسل. (البحر الرائق: (۵۵/۱)، كتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل] ط: سعيد)

۞ الدر المختار مع الرد: (۱۶۱/۱)، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد.

۞ الفتاوى الهندية: (۱۴/۱)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية.

منی نکل جائے

''انزال ہوجائے''عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۶)

منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے

حدث اکبر سے پاک ہونے کے لیے غسل کرنا فرض ہے،اور حدث اکبر پیدا ہونے کے چار سبب ہیں:

۱......منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوکر جسم سے باہر نکلنا،خواہ سوتے میں ہو یا جاگتے میں، بے ہوشی میں ہو یا ہوش میں، جماع سے نکلے یا جماع کے بغیر، کسی خیال وتصور سے ہو یا خاص حصہ کو ہاتھ سے حرکت دے کر مشت زنی سے یا لواطت واغلام بازی سے یا کسی مردہ یا جانور سے خواہش پوری کرنے سے، مذکورہ صورتوں میں سے کسی بھی صورت میں منی خارج ہونے سے غسل کرنا فرض ہوجاتا ہے۔(۱)

اگر منی اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی، مگر خاص حصے سے باہر نکلتے وقت شہوت نہیں تھی تب بھی غسل فرض ہوجائے گا۔(۲)

مثال کے طور پر منی اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی، مگر اس نے خاص

---

(۱) الغسل عند خروج منی موصوف بالدفق والشهوة عند الانفصال عن محله. (البحر الرائق : (۵۵/۱)، كتاب الطهارة ، [المعاني الموجبة للغسل] ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد: (۱۵۹/۱)، كتاب الطهارة ، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية : (۱۴/۱)، كتاب الطهارة ، الباب الثاني في الغسل ، الفصل الاول في فرائضه ، ط: رشيدية.

(۲) اذا انفصل عن مكانه بشهوة وخرج من غير دفق وشهوة وجب الغسل عندهما. (الجوهرة النيرة :(۱۳)، كتاب الطهارة ، [المعاني الموجبة للغسل]، ط: مير محمد)

البحر الرائق : (۵۵/۱) ،كتاب الطهارة [المعاني الموجبة للغسل] ط: سعيد .

الفتاوى الهندية :(۱۴/۱)، كتاب الطهارة ، الباب الثاني في الغسل ، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية.

حصے کے سوراخ کو ہاتھ سے بند کرلیا یا روئی وغیرہ رکھ لی، تھوڑی دیر کے بعد جب شہوت جاتی رہی تو اس نے خاص حصے کے سوراخ سے روئی یا ہاتھ ہٹالیا اور منی شہوت کے بغیر نکل گئی تب بھی غسل فرض ہوگا۔(۱)

☆ اگر کسی کے خاص حصے سے کچھ منی نکلی اور کچھ اندر باقی رہ گئی، اور اس نے غسل کرلیا، غسل کے بعد وہ منی جو باقی رہ گئی تھی شہوت کے بغیر نکلی، تو اس صورت میں پہلا غسل باطل ہوجائے گا، دوبارہ پھر غسل کرنا فرض ہوگا، بشرطیکہ یہ باقی منی سونے سے قبل یا پیشاب کرنے سے پہلے یا چالیس قدم یا اس سے زیادہ چلنے سے پہلے نکلے ورنہ سابقہ غسل باطل نہیں ہوگا۔(۲)

☆......اگر کسی کے خاص حصے سے پیشاب کرنے کے بعد شہوت کے ساتھ منی نکلے، تو اس پر غسل فرض ہوگا، اور اگر شہوت کے بغیر نکلے تو غسل فرض نہیں

---

(۱) ولو احتلم او نظر الی امرأة بشهوة فانفصل المنی منه بشهوة فلما قارب الظهور شد علی ذکره حتی انکسرت شهوته ثم ترکه فسال بغیر شهوة وجب الغسل عندهما. (الجوهرة النیرة: (۱۳)، کتاب الطهارة ، [المعانی الموجبة للغسل]، ط: میر محمد)

البحر الرائق : (۱/۵۵)، کتاب الطهارة ،[المعانی الموجبة للغسل]، ط: سعید.

ردالمحتار علی الدر :(۱/۱۶۰)، کتاب الطهارة ، مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل، ط: سعید.

(۲) والثالث ان المجامع اذا اغتسل قبل ان یبول او ینام ثم سال منه بقیة المنی من غیر شهوة یعید الاغتسال عندهما خلافا له فلو خرج بقیة المنی بعد البول او النوم او المشی لایجب الغسل اجماعا. (البحر الرائق: (۱/۵۵)، کتاب الطهارة ، [المعانی الموجبة للغسل] ط: سعید)

وفی الرد: وقیده فی المجتبی بالکثیر وهو اوجه لان الخطوة والخطوتین لایکون منهما ذلک. قال المقدسی : وفی خاطری انه عین له اربعون خطوة فلینظر. (رد المحتار علی الدر: (۱/۱۶۰)، کتاب الطهارة ، مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل ،ط: سعید)

الجوهرة النیرة :(۱۳)، کتاب الطهارة ، [المعانی الموجبة للغسل]، ط: میر محمد.

الفتاوی الهندیة :(۱/۱۴)، کتاب الطهارة ، الباب الثانی فی الغسل ، الفصل الاول فی فرائضه ، ط: رشیدیة.

ہوگا۔(۱)

☆.....اگر کسی شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو، اور اس کی منی خاص حصے کے سوراخ سے باہر نکل کر اس کھال کے اندر رہ جائے جو ختنے میں کاٹ دی جاتی ہے، تو اس پر غسل فرض ہو جائے گا، اگر چہ وہ منی اس کھال سے باہر نہ نکلی ہو۔(۲)

مزید ''سوکر اٹھنے کے بعد تری معلوم ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۶۳)

منی نکلنے سے غسل کیوں واجب ہوتا ہے؟

☆.....منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے، اور پیشاب سے غسل واجب نہیں ہوتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمت ہے، اس میں بے شمار حکمتیں اور مصلحتیں بھی ہیں، کیوں کہ منی سارے بدن سے نکلتی ہے، اللہ رب العزت نے ''منی'' کا نام ''سلالہ'' رکھا ہے، منی انسان کے پورے بدن کا خلاصہ اور روح ہوتی ہے، جو بدن سے جاری ہو کر آخر میں پیٹھ کے راستے سے نیچے آتی ہے، اور عضو تناسل سے نکلتی ہے۔ اس کے نکلنے سے بدن کمزور ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب پاخانہ صرف کھانے پینے کے فضلے ہوتے ہیں، جو مثانے اور معدے میں جمع رہتے ہیں، اس لیے منی خارج ہونے سے جسم کو بہت زیادہ کمزوری لاحق ہوتی ہے، اور پیشاب پاخانہ خارج ہونے

(۱) ولو خرج منی بعد البول وذکره منتشر وجب الغسل ، وان لم یکن ذکره منتشرا لایجب الغسل. (البحر الرائق : (۱/۵۵)، کتاب الطهارة ، [المعانی الموجبة للغسل] ط: سعید)

▭ الدر المختار مع الرد : (۱/۱۶۱)، کتاب الطهارة ، مطلب فی تحریر الصاع والمد، ط: سعید

▭ الفتاوی الهندیة : (۱/۱۴)، کتاب الطهارة ، الباب الثانی فی الغسل ، الفصل الاول فی فرائضه، ط: رشیدیة.

(۲) واعلم انه کما ینتقض الوضوء بنزول البول الی القلفة یجب الغسل بوصول المنی الیها. ذکره فی البدائع. (البحر الرائق: (۱/۵۸)، کتاب الطهارة، [المعانی الموجبة للغسل] ط: سعید)

▭ لو کان الرجل اقلف فبلغ الماء قلفته وجب علیه الغسل. (بدائع الصنائع : ۱/۳۶ کتاب الطهارة، ط: سعید)

سے جسم کو کمزوری لاحق نہیں ہوتی، اور منی خارج ہونے سے جسم کو جو کمزوری لاحق ہوتی ہے وہ پانی سے غسل کرنے سے دور ہو جاتی ہے، اور پیشاب کے بعد کمزوری نہیں ہوتی، اس لیے صرف دھولینا کافی ہے، غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

☆ مزید "جنابت" (۱۵۴) اور "ہمبستری کے بعد غسل" عنوانات کے تحت بھی دیکھیں! (۲۶۲)

☆ منی نکلنے سے بدن کے تمام مسامات (جسم سے پسینہ نکلنے کے سوراخ) کھل جاتے ہیں، اور کبھی ان سے پسینہ نکلتا ہے، اور پسینے کے ساتھ بدن کے اندرونی حصے سے گندے مواد بھی خارج ہوتے ہیں، جو مسامات پر آ کر ٹھہر جاتے ہیں، اگر ان کو نہ دھویا جائے تو خطرناک امراض پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے؛ اس لیے بھی غسل کرنا ضروری ہے۔ (۱)

منی نکلی

☆ ... اگر کسی کو بیٹھے بیٹھے کسی لڑکی کا خیال آیا، یا اس نے کسی کو دیکھا، یا عورت کی تصویر دیکھی، یا ناول وغیرہ پڑھتے ہوئے گندے خیالات کے تصور وخیال سے شہوت پیدا ہوئی، اور عضو میں سختی پیدا ہوئی، اس کے بعد منی نکلی تو غسل واجب ہوگا۔ اور اگر مذی نکلی تو غسل واجب نہیں ہوگا، لیکن بدن یا کپڑے پر لگنے کی صورت میں اس کو

(۱) اما المسئلة الاولى وهي ايجاب الشارع صلى الله عليه وسلم الغسل من المني دون البول فهذا من اعظم محاسن الشريعة وما اشتملت عليه الرحمة والحكمة والمصلحة فان المني يخرج من جميع البدن ولهذا سماه الله سبحانه سلالة لانه يسيل من جميع البدن واما البول فانما هو فضلة الطعام والشراب المستحيلة في المعدة فتأثر البدن بخروج المني اعظم من تأثره بخروج البول وايضا فان الاغتسال من خروج المني من انفع شيء للبدن والقلب والروح بل جميع الارواح القائمة بالبدن فانها تقوى بالاغتسال والغسل عليه ما تحلل منه بخروج المني وهذا امر يعرف بالحس وايضا فان الجنابة توجب ثقلا وكسلا والغسل يحدث له نشاطا وخفة. (اعلام الموقعين: ۲/۳۰، فصل مرد شبه نفاة الحكم والقياس، ط: دار الحديث قاهرة)

دھو کر پاک کر لینا ضروری ہے، اور وضو کر لینا کافی ہے۔(۱)

مونچھ

☆ فرض غسل میں مونچھ اوران کے نیچے کی سطح کا دھونا فرض ہے، اگر چہ یہ چیزیں گھنی ہوں، اوران کے نیچے کی جگہ نظر نہ آتی ہو۔(۲)

☆ میت کی مونچھیں کاٹنا درست نہیں ہے، اس لیے مونچھیں نہ کتری جائیں۔(۳)

مہندی

☆ حیض اور نفاس کے دوران مہندی لگانا شرعاً جائز ہے، اور یہ خیال غلط ہے کہ ماہواری میں مہندی ناپاک ہو جاتی ہے۔

☆ بعض خواتین کا خیال ہے کہ اگر حیض ونفاس کے دوران مہندی لگائی جائے تو جب تک مہندی کا رنگ مکمل طور پر اتر نہ جائے پاکی کا غسل نہیں ہوگا۔ عورتوں کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ مہندی پر بھی غسل صحیح ہو جائے گا۔ غسل صحیح ہونے

(۱) فرض الغسل عند خروج منی موصوف بالدفق والشهوة عند الانفصال عن محله. (البحر الرائق: (۱/ ۵۵)، کتاب الطهارة، [المعاني الموجبة للغسل] ط: سعید)

☆ الدر المختار مع الرد: (۱/ ۱۵۹)، کتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعید.

☆ الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۳)، کتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الأول في فرائضه، ط: رشیدیة.

(۲) ويجب أي يفرض غسل كل ما يمكن من البدن بلا حرج مرة كأذن وسرة وشارب وحاجب (الدر المختار مع الرد: (۱/ ۱۵۲)، کتاب الطهارة، مطلب في أبحاث الغسل، ط: سعید)

(۳) ولا يقص ظفره إلا المكسور ولا شعره ولا يختن. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۹۸)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعید)

☆ ولا يقص ظفره وشعره لأنها للزينة. (البحر الرائق: (۲/ ۱۷۳)، کتاب الجنائز، ط: سعید)

☆ الجوهرة النيرة: (۱۳۶)، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد.

نے سے مہندی کے رنگ کا اتر نا شرط نہیں ہے۔(۱)

میت پر پٹی ہو

''میت پر پلاسٹر ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۰۱)

میت پر پلاسٹر ہو

اگر میت پر پٹی یا پلاسٹر ہے تو اس پر مسح کر لیا جائے، اور باقی کو دھولیا جائے۔(۲)

میت پھول گئی

اگر میت پھولنے کی وجہ سے ہاتھ لگانے کے قابل نہ ہو، بلکہ ہاتھ لگانے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تو صرف میت پر پانی بہا دینا کافی ہے؛ کیوں کہ ملنا وغیرہ ضروری نہیں ہے۔ اور اگر صرف پیٹ پھول گیا کہ اس پر پانی بہانا ممکن نہ ہو تو باقی بدن کو دھوکر پیٹ پر صرف مسح کر دیا جائے، جیسا کہ زندہ کے لیے غسل اور وضو میں حکم

---

(۱) وفي الجامع الصغير سئل ابو القاسم عن وافر الظفر الذي يبقى في اظفاره الدرن او الذي يعمل عمل الطين أو المرأة التي اصبغت اصبعها بالحناء أو الصرام أو الصباغ ، قال : كل ذلك سواء يجزيهم وضوئهم. (الفتاوى الهندية : (۴/۱)، كتاب الطهارة ، الباب الاول في الوضوء ، ط: رشيدية)

ﷺ البحر الرائق : (۱۳/۱)، كتاب الطهارة ، [فرائض الوضوء] ط: سعيد.

ﷺ آپ کے مسائل اور ان کا حل :۲/۵۳، ط: مکتبہ لدھیانوی۔

(۲) (يمسح نحو (مفتصد وجريح على كل عصابة) مع فرجها في الاصح (ان ضره) الماء (أو حلها) ومنه ان لايمكنه ربطها بنفسه ولايجد من ربطها.

وفي الرد: (قوله ان ضره الماء) اى الغسل به او المسح على المحل ... اذا الثابت بالضرورة يتقدر بقدرها (الدر مع الرد : ۲۸۰/۱-۲۸۱، كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ،ط: سعيد)

ﷺ الفتاوى الهندية : ۳۵/۱/۱، كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمم ، [فصل] ومما يتصل بذلك المسح على الجبيرة ، ط: رشيدية .

ہے۔(۱)

میت جل گئی

''میت نہلانے کے قابل نہ ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۴۳)

میت سے نجاست خارج ہو

''غسل دینے کے بعد میت سے نجاست خارج ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

میت کا بال

میت کے بال کاٹنا درست نہیں، اس لیے میت کے بال نہ کاٹے جائیں۔(۲)

میت کا پیٹ دبانے سے نجاست نکلے

''پیٹ دبانے سے نجاست نکلے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۳۱)

میت کا ناخن

''ناخن'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۳۲)

میت کو تیمم کرانے کا طریقہ

''تیمم کرانے کا طریقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۳۳)

(۱) ولو كان الميت منفسخا يتعذر مسحه كفى صب الماء عليه. (الفتاوى الهندية: ۱۵۸/۱، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية)
☜ الفتاوى التاتارخانية: ۱۳۶/۲، كتاب الصلاة، [الجنائز]، ط: ادارة القرآن كراچی.
(۲) ولا يقص ظفره الا المكسور ولا شعره. (الدر المختار مع الرد: ۱۷۲/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)
☜ ولا يقص ظفره ولا شعره. (البحر الرائق: ۱۷۳/۲، كتاب الجنائز، ط: سعيد)
☜ بدائع الصنائع: ۳۰۱/۱، كتاب الصلاة، فصل في صلاة الجنازة، فصل في بيان كيفية الغسل، ط: سعيد.

میت کو جس جگہ غسل دیا جائے

جس جگہ میت کو غسل دیا جائے، وہاں پر غسل دینے والے شخص، یا جو غسل دینے کے کام میں شریک ہیں، ان کے علاوہ کوئی دوسرا شخص نہ جائے، اور اگر غسل دینے والے اس میت میں کوئی عمدہ بات دیکھیں تو لوگوں سے بیان کر دیں۔ اور اگر کوئی بری بات دیکھیں تو کسی پر ظاہر نہ کریں۔ ہاں اگر میت کسی مشہور بدعتی کی ہے، اور اس میں کوئی بری بات دیکھیں تو ظاہر کر دیں، تا کہ اور لوگوں کو عبرت ہو، اور بدعت سے باز رہیں۔ (۱)

میت کو ڈھیلے سے استنجاء کرانا

فقہ کی کتابوں میں میت کو غسل دیتے وقت استنجاء کا حکم صراحت کے ساتھ موجود ہے، اس لیے ڈھیلے کے استعمال کا حکم بھی اسی میں داخل ہے، کیوں کہ استنجاء کا مسنون طریقہ یہی ہے کہ ڈھیلے کے بعد پانی استعمال کیا جائے۔ اور اس حکم میں میت بھی شامل ہے۔ لہٰذا اس کے لیے بھی ڈھیلے کا استعمال مسنون ہے۔ (۲)

---

(۱) ویستحب ان یستر الموضع الذی یغسل فیه المیت فلایراه الا غاسله او من یعینه ... فان رای ما یعجبه من تهلل وجهه وطیب رائحته واشباه ذلک یستحب له ان یحدث به الناس وان رای مایکره من اسوداد وجهه ونتن رائحته وانقلاب صورته وتغیر اعضائه وغیر ذلک لم یجز له ان یحدث به احدا كذا فی الجوهرة النیرة، فان كان المیت مبتدعا مظهر البدعة ورای الغاسل منه مایكره فلا بأس بان یحدث به الناس لیكون زجرا لهم عن البدعة. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۵۸ - ۱۵۹)، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة)

☐ الجوهرة النیرة: (۱۳۱) كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد.

☐ ردالمحتار علی الدر: ۲/ ۲۰۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، قبیل مطلب فی الكفن، ط: سعید.

(۲) فكان الجمع سنة علی الاطلاق فی كل زمان وهو الصحیح وعلیه الفتوی ... لم اعلم ان الجمع بین الماء والحجر افضل ویلیه فی الفضل الاقتصار علی الماء ویلیه الاقتصار علی الحجر. (شامی: ۱/ ۳۳۸، فصل الاستنجاء، ط: سعید.

☐ لم یذكر الاستنجاء للاختلاف فیه فعندهما یستنجی، وعند ابی یوسف لا، وصورته ان یلف الغاسل علی یده خرقة ویغسل السوأة لان مسها حرام كالنظر. (ردالمحتار علی الدر: ۲/ ۱۹۶، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید)

میت کو غسل دیتے وقت کیسے لٹائے؟

''غسل دیتے وقت کیسے لٹائے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۹۹)

میت کو غسل دینا

مسلمان مردے کو غسل دینا زندہ مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔(۱)

میت کو غسل دینا کب فرض ہے؟

''غسل دینے کی شرطیں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۰۲)

میت کو غسل دینے سے پہلے کیا کرے؟

☆......جس کی موت کا وقت قریب آ گیا ہے اس کے مرجانے کے بعد ایک پاک کپڑے کا ٹکڑا لے کر تھوڑی کے نیچے سے لے جا کر سر کے اوپر گرہ لگا دینا مستحب ہے، تا کہ منہ کھلا ہوا نہ رہ جائے، اور آہستہ آہستہ اس کے اعضاء کو درست کر دیا جائے۔(۲)

☆......اگر زمین پر موت واقع ہوئی ہے تو اس کو اٹھا کر کسی چیز پر لٹا دیا جائے

---

(۱) (يجب اى يفرض على الاحياء المسلمين كفاية اجماعا ان يغسلوا الميت المسلم الا الخنثى المشكل فييمم. (الدر المختار مع الرد : (۱/۱٦۷)، كتاب الطهارة ، مطلب فى رطوبة الفرج ، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق : (۱/۲۵)، كتاب الطهارة ، [المعانى الموجبة للغسل] ط: سعيد.

☜ الجوهرة النيرة : (۱۳۱)، كتاب الصلاة ، باب الجنائز ، ط: مير محمد.

(۲) واذا مات تشد لحياه والغمض عيناه تحسينا له ... ثم تمد اعضاءه. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۳)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، مطلب فى اطفال المشركين، ط: سعيد)

☜ الجوهرة النيرة : (۱۳۱)، كتاب الصلاة ، باب الجنائز ، ط: مير محمد.

☜ الفتاوى الهندية : (۱/۱۵۷)، كتاب الصلاة ، الباب الحادى والعشرون ، الفصل الاول فى المحتضر ، ط: رشيدية.

پر منتقل کرنے میں آسانی رہے۔ (۱) اور جس لباس میں دم نکلا ہے اسے اتار کر ایسے کپڑے سے ڈھانک دیا جائے جس سے کچھ نظر نہ آئے۔ (۲)

ہیئہ جنازہ کی تیاری میں اتنا انتظار واجب ہے کہ موت کا یقین ہو جائے، لیکن جب موت کا یقین ہو جائے تو اب جنازہ کی تیاری اور دفن میں جلدی کرنی چاہیے، اور لوگوں کو موت کی خبر سے آگاہ کرنا مستحب ہے۔ (۳)

میت کو غسل دینے کا پانی

"غسل دینے کا پانی" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۰۵)

---

(۱) ویوضع کما مات کما تیسر فی الاصح. قال فی الرد: ای انه یوضع علی السریر علی لیلن مونه. (الدر المختار مع الرد: (۱۹۵/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید)

☐ الفتاوی الهندیة: (۱۵۷/۱)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون، الفصل الاول فی المحتضر، ط: رشیدیة.

☐ البحر الرائق: (۱۷۱/۲)، کتاب الجنائز، ط: سعید.

(۲) ویستحب ان ینزع عنه ثیابه التی مات فیها ویسجی جمیع بدنه بثوب. (الفتاوی الهندیة: (۱/ ۱۵۷)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون، الفصل الاول فی المحتضر، ط: رشیدیة)

☐ یجرد المیت اذا ارید غسله .. ویوضع علی التخت لانه لایمکن الغسل الا بالوضع. (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۰۰، فصل فی صلاة الجنازة، ط: سعید)

☐ الدر المختار مع الرد: (۱۹۵/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید.

(۳) ویعلم به جیرانه واقربائه ویسرع فی جهازه. (الدر المختار مع الرد: (۱۹۳/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی اطفال المشرکین، ط: سعید)

☐ البحر الرائق: (۱۹۸/۲)، کتاب الجنائز، باب الشهید، ط: سعید

☐ الفتاوی الهندیة: (۱۵۷/۱)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون، الفصل الاول فی المحتضر، ط: رشیدیة

☐ بدائع الصنائع: ۲۹۹/۱، فصل فی صلاة الجنازة، ط: سعید.

میت کو غسل دینے کا سامان

"غسل کا سامان" عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۰۶)

میت کو غسل دینے کا طریقہ

☆ میت کو غسل دیتے وقت کسی اونچی چیز مثلاً نہلانے کے تخت پر رکھا جائے۔(۱)

☆ پھر غسل دینے سے پہلے تین بار یا پانچ بار یا سات بار دھونی دی جائے، یعنی دھونی کی انگیٹھی یا برتن کو تخت کے اردگرد تین بار یا پانچ بار یا سات بار پھیرا جائے۔(۲)

☆......پھر ستر کے لباس کے علاوہ باقی تمام کپڑے اتار دیے جائیں، یعنی ناف سے گھٹنے تک کپڑے سے ڈھانک کر رکھیں، باقی حصے کے تمام کپڑے اتار دیں۔(۳)

☆......میت کے پاس غسل دینے والا اور اس کے معاون کے علاوہ اور کوئی نہ ہو۔(۴)

(۲،۱) ویوضع کما مات کما تیسر فی الاصح علی سریر مجمر وترا الی سبع فقط قال فی الرد: بان تدار المجمرة حول السریر مرة او ثلاثا او خمسا او سبعا ولایزاد علیها. (الدر المختار مع الرد: (۱۹۵/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراء ة عند المیت، ط: سعید)

☐ البحر الرائق: (۱۹۵/۲)، کتاب الجنائز، ط: سعید.

☐ الجوهرة النیرة: (۱۳۱) کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد.

(۳) ویستر عورته الغلیظة فقط علی الظاهر من الروایة ...... ویجرد من ثیابه. (الدر المختار مع الرد: (۱۹۵/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراء ة عند المیت، ط: سعید)

☐ الجوهرة النیرة: (۱۳۲)، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد.

☐ البحر الرائق: (۱۷۱/۲)، کتاب الجنائز، ط: سعید.

(۴) ویستحب ان یستر الموضع الذی یغسل فیه المیت فلا یراه الا غاسله او من یعینه ویغضون ابصارهم الا فیما لا یمکن. (الجوهرة النیرة: (۱۳۱) کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: میر محمد)

☐ الفتاوی الهندیة: (۱۵۸/۱)، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة.

☆ ...... پھر غسل دینے والا اپنے ہاتھ پر کپڑے لے لپیٹ لے یا دستانے پہن لے اور اسے تر کر کے اگلی پچھلی شرم گاہوں کو دھوئے، یعنی استنجاء کرائے۔(۱)

☆ ...... پھر وضو کرائے، اور وضو کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھے پر پاک کپڑا لپیٹ کر اس کو پاک پانی میں تر کر کے میت کے دانتوں، مسوڑھوں اور نتھنوں کا مسح کرے، پھر اس کے بعد چہرہ کو دھلائے، کیوں کہ وضو کی ابتدا ہاتھوں سے کرنا یہ زندوں کے لیے ہے، مردوں کے لیے نہیں، کیوں کہ میت کو دوسرا شخص غسل کراتا ہے، اس لیے میت کے غسل دینے میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے، بلکہ اس کے بجائے شہادت کی انگلی اور انگوٹھے پر پاک کپڑا لپیٹ کر اس کو پاک پانی سے تر کر کے میت کے دانتوں، مسوڑھوں اور نتھنوں کا مسح کرے۔(۲)

☆ اس کے بعد میت کے سر اور داڑھی کے بالوں کو کسی میل کاٹنے والی چیز، مثلاً صابن وغیرہ سے دھوئے، بال نہ ہوں تو صابن وغیرہ سے سر کو دھویا نہ

---

(۱) ويغسل عورته تحت الخرقة بعد ان يلف على يده خرقة. (البحر الرائق: (۲/۱۷۱)، كتاب الجنائز، ط سعيد)

☐ الدر المختار مع الرد (۲/۱۹۵)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط سعيد

☐ الفتاوى الهندية (۱/۱۵۸)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط رشيدية

(۲) ووضئ بلا مضمضة ولا استنشاق لأن الوضوء سنة الاغتسال غير ان اخراج الماء متعذر فيتركان وفي الظهيرية ومن العلماء من قال: يجعل الغاسل خرقة في اصبعه يمسح بها اسنانه ولهاته ولثته ويدخل في منخريه ايضا.

البحر الرائق: (۲/۱۷۱-۱۷۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد

☐ الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۵-۱۹۶)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط سعيد

☐ الفتاوى الهندية (۱/۱۵۸)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية

جائے۔(۱)
ہوئے پھر میت کو بائیں کروٹ پر لٹایا جائے، تاکہ پہلے دائیں پہلو کو دھویا
جائے۔ اور دائیں پہلو پر پانی سر سے پاؤں کی طرف تین بار بہایا جائے، یہاں تک
کہ نچلی طرف پانی بہہ جائے۔ اور پیٹھ دھونے کے لیے چہرے کے بل اوندھا نہ لٹایا
جائے، بلکہ پہلو کی جانب سے اس طرح ہلایا جائے کہ پانی تمام جگہ پہنچ جائے۔(۲)
یہ پہلا غسل ہوا۔ اگر اس طرح تمام بدن پر پانی بہہ جائے تو فرض کفایہ ادا
ہو جائے گا۔ اس کے بعد دو غسل اور دیے جائیں، تو سنت ادا ہو جائے گی۔
ان کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو دوسری مرتبہ دائیں کروٹ پر لٹا دیا جائے، پھر
بائیں پہلو پر تین مرتبہ اسی طرح پانی ڈالا جائے جیسا کہ پہلے بتایا گیا۔(۳)
☆...... پھر غسل دینے والا میت کو بٹھائے اور اس کو اپنے سہارے پر رکھ کر

(۱) ويغسل رأسه ولحيته بالخطمي ان وجد والا فبالصابون ونحوه هذا لو كان بهما شعر حتى لو كان امرد او اجرد لا يغسل. (الدر المختار مع الرد: (۱۹٦/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)
🗀 البحر الرائق: (۱۷۲/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.
🗀 الفتاوى الهندية: (۱۵۸/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.
(۲) ويضجع على يساره ليبدأ بيمينه فيغسل حتى يصل الماء الى مايلي التخت منه ... ويصب عليه الماء عند كل اضطجاع ثلاث مرات. (الدر المختار مع الرد: (۱۹٦/۲-۱۹۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)
🗀 البحر الرائق: (۱۷۲/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.
🗀 الجوهرة النيرة: (۱۳۳)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد.
(۳) ثم على يمينه كذلك. قال في الرد: بان يغسله الى ان يصل الماء الى مايلي التخت منه وهو الجانب الايسر وهذه غسلة ثانية. (الدر المختار مع الرد: (۱۹۷/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)
🗀 البحر الرائق: (۱۷۲/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.
🗀 الجوهرة النيرة: (۱۳۳)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد.

آہستہ آہستہ اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرے، اگر اس طرح کرنے سے کچھ خارج ہو تو اس کو دھو ڈالے، یہ دوسرا غسل ہے۔ (۱)

☆ اس کے بعد میت کو بائیں کروٹ پر لٹایا جائے، اور سابقہ طریقے کے مطابق پانی بہایا جائے، یہ تیسرا غسل ہو گیا۔ (۲)

☆..... ابتدائی دو غسل گرم پانی سے اور میل کچیل کاٹنے والی چیز جیسے بیری کے پتے اور صابن وغیرہ کے ساتھ دیئے جائیں۔ تیسرے غسل میں پانی میں کافور استعمال کیا جائے۔ (۳)

☆..... اس کے بعد میت کے بدن کو پونچھ کر خشک کر لیا جائے، اور اس پر خوشبو لل دی جائے۔ (۴)

---

(۱) ثم يجلس مسندا اليه ويمسح بطنه رفيقا وما خرج منه يغسله. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۹۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراء لعند الميت، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق: (۲/ ۱۷۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

☐ الجوهرة النيرة: (۱۳۳) كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد.

(۲) ثم بعد العادة يضجعه على شقه الايسر ويغسله وهذه غسلة ثالثة ليحصل المسنون. قال في الرد: وهو تثليث الغسلات المستوعبات جسده. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۹۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراء لعند الميت، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق: (۲/ ۱۷۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

☐ الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۵۸)، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

(۳) قال في الفتح: والاولى كون الاوليين بالسدر كما هو ظاهر الهداية لما في ابي داؤد بسند صحيح ان ام عطية لتغسل بالسدر مرتين والثالث بالماء والكافور. (ردالمحتار على الدر: (۲/ ۱۹۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراء لعند الميت، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق: (۲/ ۱۷۳)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

(۴) وينشف في ثوب وجعل الحنوط على رأسه ولحيته والكافور على مساجده. (البحر الرائق: (۲/ ۱۷۳)، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

☐ ردالمحتار على الدر: (۲/ ۱۹۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراء لعند الميت، ط: سعيد.

☐ الجوهرة النيرة: (۱۳۳)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: مير محمد.

واضح رہے کہ میت کا غسل صحیح ہونے کے لیے غسل دینے کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح فرض کفایہ ادا ہونے کے لیے بھی نیت کرنا شرط نہیں ہے۔ البتہ فرض کفایہ ادا کر کے ثواب حاصل کرنے کے لیے نیت شرط ہے۔(۱)

میت کو غسل دینے کا مقصد

''مردے کو غسل کیوں دیتے ہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۷۷)

میت کو غسل دینے کی شرطیں

''غسل دینے کی شرطیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۰۲)

میت کو غسل دینے کی اجرت لینا

اگر میت کو ایک شخص کے علاوہ دوسرا کوئی بھی نہلانے والا نہ ہو تو اس صورت میں میت کو غسل دے کر اجرت لینا جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ اس پر میت کو نہلانا فرض عین ہے۔ اور اگر دوسرے بھی نہلانے والے ہوں تو اجرت لینا جائز ہے، کیوں کہ ایسی صورت میں کسی خاص شخص پر مردہ کا غسل دینا فرض نہیں ہے۔ مگر یہ فریضہ میت کے رشتہ داروں کو خود ادا کرنا چاہیے۔ اپنے عزیز کو خود غسل نہ دینا اور دوسروں کے سپرد کرنا انتہائی بے مروتی، بے غیرتی، اور بڑائی، غرور اور تکبر کی دلیل ہے۔(۲)

---

(۱) شروط الغاسل ... ولم يشترط الجمهور شرطي الاسلام والنية. (الفقه الاسلامي وادلته: ۲/ ۲۶۰، المبحث الثامن، ط: دارالفكر)

(۲) وان ابتغى الغاسل الاجر فان كان هناك غيره يجوز اخذ الاجر والا لم يجز. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۵۹-۱۶۰)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية)

◻ الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۹۵)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

◻ البحر الرائق: (۲/ ۱۷۳-۱۷۴)، كتاب الجنائز، [مبحث غسل الميت]، ط: سعيد.

میت کو غسل دینے کی اصل

"مردے کو غسل کیوں دیتے ہیں؟" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۷۷)

میت کو غسل دینے کی جگہ

"غسل دینے کی جگہ" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۰۱)

میت کو غسل دینے کی شرطیں

"غسل دینے کی شرطیں" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۰۲)

میت کو غسل دینے کے برتن

"برتن" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۱۰)

میت کو غسل دینے میں اعلیٰ درجہ

میت کو غسل دینے میں اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ پہلے اپنے ہاتھوں میں کپڑا یا دستانے وغیرہ پہن کر ڈھیلے سے صفائی کی جائے، یعنی استنجاء کرایا جائے، پھر پانی سے دھویا جائے۔(۱)

میت کو غسل دینے والا کون ہو؟

میت کو غسل دینے کے لیے اس کے کسی عزیز کا ہونا بہتر ہے، اور اگر عزیز وقریب غسل دینا نہیں جانتے تو نیک کار، متقی، پرہیزگار آدمی غسل دے۔(۲)

(۱) وصورة استنجائه ان يلف الغاسل على يديه خرقة ويغسل السوأة لان مس العورة حرام كالنظر اليها. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۵۸)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية)
☐ بدائع الصنائع: (۱/۳۰۰)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل في بيان كيفية الغسل، ط: سعيد.
☐ الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۵)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

(۲) ويستحب للغاسل ان يكون اقرب الناس الى الميت فان لم يعلم الغسل فاهل الامانة والورع.=

میت کو غسل دیے بغیر قبر میں رکھ دیا

اگر میت کو غسل دیے بغیر قبر میں رکھ دیا گیا ہے، مگر ابھی تک مٹی نہیں ڈالی گئی ہے، تو اس کو قبر سے نکال کر غسل دینا ضروری ہے۔ ہاں اگر مٹی ڈال چکے ہیں، تو پھر نہ نکالے۔(۱)

میت کو غسل کے بغیر دفن کر دیا

اگر کسی مسلمان میت کو غسل دیے بغیر دفن کر دیا، تو وہ تمام مسلمان گناہ گار ہوں گے جن کو اس کی خبر ہوئی تھی۔(۲)

میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا

''مردے کو نہلانے کے بعد غسل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۷۸)

= (الفتاوی الهندية :(۱۵۹/۱)، كتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ،الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشيدية)

🗀 البحر الرائق :(۱۷۵/۲)، كتاب الجنائز ، [مبحث غسل الميت]، ط: سعيد.

🗀 الدر المختار مع الرد :(۱۹۵/۲)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، ط: سعيد.

(۱) اما لو دفن بلا غسل ولم يهل عليه التراب فانه يخرج ويغسل ويصلى عليه. (ردالمحتار على الدر ،۲۰۷/۲)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، مطلب فی صلاة الجنازة ، ط: سعيد)

🗀 الجوهرة النيرة : (۲۶۳/۱) ، كتاب الصلاة باب الجنائز ، مطلب فی الاحق بالصلاة على الميت، ط: قديمی.

🗀 فلو دفن بلا غسل ولم يمكن اخراجه الا بالنبش صلى على قبره بلا غسل للضرورة بخلاف ما اذا لم يهل عليه التراب بعد ، فانه يخرج ويغسل. (البحر الرائق :(۱۷۹/۲)، كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعيد)

(۲) والصلاة عليه صفتها فرض كفاية بالاجماع .... كدفنه وغسله وتجهيزه فانها فرض كفاية. (الدر المختار مع الرد : ۲۰۷/۲ ، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة، مطلب فی صلاة الجنازة، ط: سعيد)

میت کو غسل نہیں دیا گیا

اگر میت کو غسل نہیں دیا گیا، یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم نہیں کرایا گیا، تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا درست نہیں۔ ہاں اگر اس کو پاک کرنا ناممکن نہ ہو، مثلاً: غسل یا تیمم کے بغیر دفن کر دیا ہے اور قبر پر مٹی بھی پڑ چکی ہے، تو پھر اس کی نماز اس کی قبر پر اسی حالت میں پڑھنا جائز ہے۔(۱)

میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا

''مردے کو نہلانے کے بعد غسل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۷۸)

میت کو نہلانے کے لیے پانی دستیاب نہ ہو

اگر میت کو نہلانے کے لیے پانی دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے میت کو غسل دینا دشوار ہو تو اس کو تیمم کرایا جائے۔(۲)

---

(۱) وشرطها سبعة اسلام الميت وطهارته ما لم يهل عليه التراب فيصلى على قبره بلا غسل وان صلى عليه اولا استحساناً.

قال في الرد: (قوله وان صلى عليه اولا) اى لم تذكروا انه دفن بلا غسل (قوله استحساناً) لان تلك الصلاة لم يعتد بها لترك الطهارة مع الامكان والآن زال الامكان وسقطت فريضة الغسل. (الدر المختار مع الرد: (۲/۲۰۷-۲۰۸)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في صلاة الجنازة، ط: سعيد)

☐ الجوهرة النيرة: (۱/۲۶۳-۲۶۵)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، مطلب في الاحق بالصلاة على الميت، ط: قديمي.

☐ فلو دفن بلا غسل ولم يمكن اخراجه الا بالنبش صلى على قبره بلا غسل للضرورة بخلاف ما اذا لم يهل عليه التراب بعد، فانه يخرج ويغسل. (البحر الرائق: (۲/۱۷۹)، كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعيد)

(۲) رجل مات ولم يجدوا ماء فيمموه وصلوا عليه. (الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/۱۸۷)، كتاب الصلاة، باب غسل الميت وما يتعلق به، ط: رشيدية)

☐ الدر المختار مع الرد: (۲/۲۰۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.=

میت کو نیت کے بغیر غسل دیا

اگر میت کو غسل دینے کی نیت کے بغیر غسل دے دیا، تو بھی پاک ہونے کے لئے کافی ہو جائے گا۔(۱)

میت کو وضو کرانا

میت کو بھی غسل دینے سے پہلے وضو کرانا مستحب ہے۔البتہ وضو کرتے وقت کلی نہ کرائے، اور ناک میں پانی نہ ڈالے، تاکہ پیٹ میں پانی جا کر خرابی پیدا نہ کرے۔ مزید یہ کہ اس میں دشواری ہے۔البتہ مستحب یہ ہے کہ میت کو غسل دینے والا اپنی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے پر پاک کپڑا لپیٹ کر اس کو پانی سے تر کرلے، پھر اس سے میت کے دانتوں، مسوڑھوں اور نتھنوں کا مسح کرے، یعنی بھیگے ہوئے کپڑے والی انگلی پھیر دے۔اور یہ عمل کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے قائم مقام ہے۔(۲)

= الفتاوی الهندية: (۱/ ۱۶۰)، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيدية.

(۱) (وان غسل) الميت (بغير نية اجزأ) اى لطهارته لا لاسقاط الفرض عن ذمة المكلفين. (الدر مع الرد (۲/ ۱۹۹) باب صلاة الجنائز، مطلب فى حديث كل سبب ونسب منقطع الاسببى ونسبى، ط: سعيد.

(۲) اما الميت فانه يغسله غيره، ولا ن المضمضة والاستنشاق لايفعلان فى غسل الميت، ويقوم مقامهما تنظيف الاسنان والمنخرين بخرقة. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۵۰۱، كيفية غسل الميت، رقم الحاشية: ۱، ط: داراحياء التراث العربى)

ويوضئ بلا مضمضة واستنشاق لان الوضوء سنة الاغتسال غير ان اخراج الماء متعذر فيتركان وفى الظهيرية ومن العلماء من قال: يجعل الغاسل خرقة فى اصبعه يمسح بها اسنانه ولهاته ولثته ويدخل فى منخريه ايضا.

البحر الرائق: (۲/ ۱۷۱-۱۷۲)، كتاب الصلاة، كتاب الجنائز، [مبحث الغسل] ط: سعيد.

الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۹۵-۱۹۶)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۵۸)، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيدية.

ہے.... نابالغ بچہ و بچی کو بھی موت کے غسل میں مذکورہ طریقے سے وضو کرانا چاہیے۔(۱)

میت کی آنکھوں میں سرمہ لگانا

میت کی آنکھوں میں سرمہ لگانا درست نہیں ہے۔(۲)

میت کی زلفیں

اگر میت کی زلفیں ہوں تو انہیں کُرتے اور ازار کے درمیان رکھ دیا جائے۔(۳)

میت کے بالوں میں کنگھی کرنا

میت کے بالوں میں کنگھی نہ کرے، کیوں کہ یہ درست نہیں۔(۴)

(۱) (قوله ويوضأ من يؤمر بالصلاة) خرج الصبي الذي لا يعقل لانه لم يكن بحيث يصلي قاله الحلواني، وهذا التوجيه ليس بقوى اذ يقال: ان هذا الوضوء سنة الغسل المفروض للميت لاتعلق لكون الميت بحيث يصلي اولا كما في المجنون، شرح المنية، ومقتضاه انه لا كلام في ان المجنون يوضأ، وان الصبي الذي لا يعقل الصلاة يوضأ ايضا. (ردالمحتار على الدر: ۲/ ۱۹۵-۱۹۶، باب صلاة الجنائز، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

(۲) ولا يسرح شعره اى يكره تحريما قال في الرد: لما في القنية من ان التزيين بعد موتها والامتشاط وقطع الشعر لا يجوز. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۹۷-۱۹۸)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق: (۲/ ۱۷۳)، كتاب الجنائز، [تكفين الميت]، ط سعيد.

☐ فتاوی دارالعلوم دیو بند: (۵/ ۱۷۷)، ط: دارالاشاعت۔

(۳) واذا كان للمرأة ضفائر وضعت على صدرها بين القميص والازار. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۵۱۵، التكفين، رقم الحاشية ۲، ط: داراحياء التراث العربى)

☐ فلو قطع ظفره او شعره ادرج معه في الكفن. (رد المحتار على الدر: (۲/ ۱۹۸)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

(۴) ولا يسرح شعره اى يكره تحريما قال في الرد: لما في القنية من ان التزيين بعد موتها والامتشاط وقطع الشعر لا يجوز. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۹۷-۱۹۸)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد)=

میت کے پاس تلاوت کا حکم

☆ میت کو غسل دینے سے پہلے کپڑے سے ڈھانکے بغیر اس کے پاس قرآن پاک کی تلاوت مکروہ اور منع ہے۔ البتہ تسبیح پڑھی جاسکتی ہے، یا دوسرے کمرہ میں دور بیٹھ کر تلاوت کرنا جائز ہے۔

☆...... میت کو کپڑے سے ڈھانک دیا جائے، تو اس کے پاس تلاوت کرنے میں کوئی حرج نہیں، ورنہ مکروہ ہے۔ اور غسل دینے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرنا بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

میت کے پاس یہ لوگ نہ رہیں

حیض، نفاس والی عورت اور جنابت والے مرد یا عورت کے لیے میت کے پاس نہ رہنا بہتر ہے۔(۲)

= البحر الرائق :(۱۷۳/۲)، کتاب الجنائز، [تکفین المیت]، ط: سعید.

الفتاوى الهندية : ۱۵۸/۱، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيدية.

تبيين الحقائق : ۵۶۷/۱، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد.

(۱) الحنفية قالوا تكره القراءة عند الميت قبل غسله اذا كان القارئ قريبا منه، اما اذا كان بعيدا عنه فلا كراهة، كما لاتكره القراءة قريبا منه اذا كان جميع بدن الميت مستورا بثوب طاهر والمكروه فى الصورة الاولى انما هو القراءة برفع الصوت. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۵۰۲، مباحث الجنائز، ما يفعل بالمحتضر، رقم الحاشية ۲، ط: داراحياء التراث العربى بيروت)

وفى التبيين وتكره قراءة القرآن عنده الى ان يغسل. (البحر الرائق :(۱۷۱/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد: (۱۹۳/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية :(۱۵۷/۱)، كتاب الصلاه، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الاول فى المحتضر، ط: رشيدية.

(۲) ويندب ابعاد الحائض والنفساء والجنب، وكل شيء تكرهه الملائكة كآلة اللهو. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۱/۱، مباحث الجنائز، ما يفعل بالمحتضر، رقم الحاشية ۲، =

میت کے جسم سے کوئی چیز ازخود گر جائے

میت کے جسم سے بال، مونچھ، بغل اور زیرناف کے بالوں کو دور کرنا مکروہ ہے۔ شریعت کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح وفات ہوئی اسی حالت میں دفن کیا جائے۔ اگر میت کے جسم سے مذکورہ چیزوں میں سے کوئی چیز ازخود گر جائے، تو اس کو کفن میں رکھ کر ساتھ ہی دفن کر دیا جائے۔ (۱)

میت کے سر میں کنگھا کرنا

میت کے سر میں کنگھا کرنا درست نہیں۔ (۲)

= ط: داراحیاء التراث العربی بیروت)

☜ ویخرج من عنده الحائض والنفساء والجنب. (الدر المختار مع الرد ۲/۱۹۳، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعید)

☜ البحر الرائق ۲/۱۸۲، کتاب الجنائز، [مایصنع بالمحتضر]، ط: سعید.

☜ حاشیة الشلبی علی تبیین الحقائق: ۱/۵۶۱، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعید.

(۱) وکذا یکره قص ظفره وشعره وشاربه، وازالة شعر ابطه، وشعر عانته، بل المطلوب ان یدفن بجمیع ما کان علیه، فان سقط منه شیء من ذلک رد الی کفنه لیدفن معه. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۵۰۹ مایکره فعله بالمیت، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت)

☜ فلو قطع ظفره او شعره ادرج معه فی الکفن. (رد المحتار علی الدر: (۲/۱۹۸)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید)

(۲) ولایسرح شعره ای یکره تحریما قال فی الرد: لما فی القنیة من ان التزیین بعد موتها والامتشاط وقطع الشعر لا یجوز. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۹۷-۱۹۸)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعید)

☜ البحر الرائق: (۲/۱۷۳)، کتاب الجنائز، [تکفین المیت]، ط: سعید.

☜ الفتاوی الهندیة: ۱/۱۵۸، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة.

☜ یکره تسریح شعر راسه ولحیته. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۵۰۹ مایکره فعله بالمیت، ط. داراحیاء التراث العربی بیروت)

میت کے غسل کی ابتداء

میت کو غسل دینے کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی، جب حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو غسل دیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے کہا یہ تمہارے مردوں کو غسل دینے کا طریقہ ہے۔(۱)

میت کے غسل کے مستحبات

میت کے غسل دینے میں چند امور مستحب ہیں:

۱......میت کو تین بار غسل دیا جائے۔ اور ہر بار میت کے پورے جسم پر پانی پہنچ جائے، ان تین میں سے پہلی دفعہ کا غسل فرض ہے اور اس کے بعد کے دو غسل سنت ہیں۔(۲)

☆......اگر تین بار تمام جسم کو غسل دینے سے میت کا بدن صاف نہ ہو تو تین

---

(۱) وفي الاختيار: الأصل فيه تغسيل الملائكة لأدم عليه السلام، وقالوا لولده: هذه سنة موتاكم. الدر المختار.

(قوله وفي الاختيار الخ) استفيد منه انه شريعة قديمة، وانه يسقط، وان لم يكن الغاسل مكلفا ولذا لم يعد اولاد ابينا آدم عليه السلام غسله. (شامي (۲/۲۰۰) باب صلاة الجنائز، مطلب في حديث "كل سبب ونسب منقطع الاسببي ونسبي، ط: سعيد.

(۲) تندب في غسل الميت اشياء: احدها تكرار الغسلات الى ثلاث بحيث تعم كل غسلة منها جميع بدن الميت واحدى الغسلات الثلاث التي تعم جميع البدن فرض والغسلتان اللتان بعدها مندوبتان باتفاق ثلاثة، وخالف الحنفية فقالوا: ان الغسلتين مسنونتين. (الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۶/۱، مندوبات غسل الميت، تكرار الغسلات الى ثلاث، ط: داراحياء التراث العربي)

☐ والواجب هو الغسل مرة واحدة والتكرار سنة. (الفتاوى الهندية: (۱۵۸/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية)

☐ بدائع الصنائع: (۳۰۰/۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، واما بيان كيفية وجوبه، ط: سعيد.

☐ الدر المختار مع الرد: (۱۹۷/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

دفعہ سے زیادہ دھونا مستحب ہے، تاکہ بدن صاف ہوجائے۔ اس کے لیے کوئی تعداد مقرر نہیں ہے۔ لیکن یہ مستحب ہے کہ غسل کی تعداد طاق ہو جفت نہ ہو۔ مثلاً: ۳، ۵ وغیرہ۔ چنانچہ اگر چار بار دھونے سے مطلوبہ صفائی حاصل ہوجائے تب بھی پانچویں بار غسل دیا جائے، وغیرہ۔ (۱)

۲ آخری بار غسل کے پانی میں کافور اور خوشبو کی آمیزش کی جائے، خوشبوؤں میں سے کافور افضل ہے۔ آخری غسل کے علاوہ دوسرے غسل کے پانی میں بیری کے پتے یا میل دور کرنے والی کوئی اور چیز جیسے صابن وغیرہ سے مل لیا جائے، تاکہ صفائی حاصل ہو۔ (۲) اور میت کے غسل کے پانی میں خوشبو وغیرہ ڈالنا مستحب ہے۔

---

(۱) وان زاد عليها او نقص جاز اذا الواجب مرة . قال في الرد : (قوله وان زاد) اى عند الحاجة، لكن ينبغي ان يكون وترا. (الدر المختار مع الرد :(۱۹۷/۲)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق :(۱۷۳/۲)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، ط: سعيد .

☐ بدائع الصنائع: (۳۰۱/۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل في بيان كيفية الغسل، ط: سعيد.

☐ اما اذالم ينظف البدن بالثلاث المذكورة المشروعة لجميع البدن ، فانه يندب ان يزاد عليها حتى ينظف البدن بدون عدد معين ، ولكن يندب ان تنتهي الزيادة الى وتر ، فان حصل تنظيف البدن باربع زيد عليها خامسة وهكذا. (الفقه على المذاهب الاربعة : ۵۰۶/۱، مندوبات غسل الميت، ط: داراحياء التراث العربي)

(۲) ثاني المندوبات : ان يجعل في ماء الغسلة الاخيرة كافور ونحوه من الطيب ، الا ان الكافور افضل ، اما غير الغسلة الاخيرة فندب ان يكون بماء فيه ورق نبق ونحوه مماينظف كالصابون. (الفقه على المذاهب الاربعة : ۵۰۷/۱،حكم خلط ماء الغسل بالطيب ونحوه ، ط: داراحياء التراث العربي)

☐ فالحاصل انه يغسل في المرة الاولى بالماء القراح ليبتل الدرن والنجاسة ثم في المرة الثانية بماء السدر او ما يجرى مجراه في التنظيف لان ذلك ابلغ في التطهير وازالة الدرن ثم في المرة الثالثة بالماء القراح وشيئ من الكافور. (بدائع الصنائع :(۳۰۱/۱)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، فصل في بيان كيفية الغسل، ط: سعيد .

☐ ردالمحتار على الدر :(۱۹۷/۲)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، ط: سعيد .

☐ البحر الرائق :(۱۷۳/۲)، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، ط: سعيد .

خواہ میت احرام کے لباس میں ہو یا نہ ہو۔ یہ اس لیے کہ مردہ انسان غیر مکلف ہوتا ہے، اور موت کے ساتھ احرام بھی ختم ہو جاتا ہے، اور ساری پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا سر ڈھک دیا جاتا ہے۔(۱)

۳..... میت کو ٹھنڈے پانی سے غسل دیا جائے۔ ہاں اگر مجبوری ہو تو الگ بات ہے۔ مثلاً: سخت سردی ہے، یا میل کچیل دور کرنا ہو۔ البتہ احناف کے نزدیک مردہ کے لیے گرم پانی افضل ہے۔(۲)

۴..... غسل دینے کے بعد میت کے سر اور داڑھی میں خوشبو لگائی جائے لیکن زعفران نہ ہو۔ اور پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں، دونوں پاؤں، دونوں آنکھوں، دونوں کانوں اور دونوں بغلوں کے نیچے بھی خوشبو لگانا بہتر اور مستحب

(۱) الحنفية والمالكية قالوا: يندب وضع الطيب ونحوه في ماء غسل الميت، سواء كان ملبسا بالاحرام اولا، وذلك لان الميت غير مكلف، وينقطع احرامه بالموت، ولذا تغطى رأسه، بخلاف ما لو كان ملبسا بالاحرام وهو حي. (الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۵۰۷، حكم خلط ماء الغسل بالطيب ونحوه، ط: داراحياء التراث العربي)

☐ والمحرم كالحلال. قال في الرد: اى فيغطى رأسه وتطيب اكفانه. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۲۰۳)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعيد)

☐ الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۶۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيدية

☐ بدائع الصنائع: (۱/ ۳۰۸)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل في الكفن، ط: سعيد.

(۲) ثالث المندوبات: ان يغسل بالماء البارد الا لحاجة، كشدة برد او ازالة وسخ، وهذا متفق عليه عند الشافعية والحنابلة، اما المالكية فقالوا لافرق بين ان يكون الماء بارد او ساخنا واما الحنفية فقالوا: الماء الساخن افضل على كل حال. (الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۵۰۷، تسخين ماء الغسل، ط: داراحياء التراث العربي)

☐ الغسل بالماء الحار افضل عندنا. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۵۸)، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية)

☐ البحر الرائق: (۲/ ۱۷۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

☐ الدر المختار مع الرد: (۲/ ۱۹۶)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ یہ خوشبو کافور ہو۔ (۱)

۵ میت کے قریب دھونی دی جائے، اور دھونی دینا تین موقعوں پر مستحب ہے:

☆ ایک اس وقت جب میت کی جان قبض ہو رہی ہو، جب موت کا یقین ہو جائے، تو اگر نیچے زمین پر لیٹا ہوا ہو تو اس کو اونچی جگہ پر مثلاً کسی تخت، پلنگ یا چبوترہ پر رکھا جائے۔ اور اس جگہ رکھنے سے پہلے وہاں پر تین بار یا پانچ بار دھونی دی جائے۔ اور دھونی دینے کا طریقہ یہ ہے کہ انگیٹھی یا دھونی کے برتن یالوبان کو اس تخت وغیرہ کے اردگرد تین یا پانچ یا سات بار پھیرا جائے، اس سے زیادہ نہ پھیرا جائے۔ اس کے بعد میت کو اس پر رکھا جائے۔ (۲)

☆...... دوسرے غسل دینے کے وقت دھونی کی انگیٹھی یا برتن یالوبان کو نہلانے کے تختے کے اردگرد اسی طرح پھیرا جائے۔

(۱) رابعها: ان تطيب راس الميت ولحيته بعد تمام الغسل بطيب، بشرط ان لايكون الطيب زعفران، وان يوضع الطيب على الاعضاء التي يسجد عليها، وهي الجبهة والانف واليدان، والركبتان والقدمان، وكذالك يوضع الطيب على عينه واذنيه وتحت ابطيه، والافضل ان يكون الطيب كافورا. (الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۷/۱، تطيب راس الميت ولحيته، ط: داراحياء التراث العربي)

☐ ويجعل الحنوط ...... غير الزعفران وورس لكراهتهما للرجال وجعلهما في الكفن جهل على راسه ولحيته ندبا، والكافور على مساجده كرامة لها.

قال في الرد: وهو الجبهة والانف واليدان والركبتان والقدمان. (ردالمحتار على الدر: (۲/ ۱۹۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد)

☐ الفتاوى الهندية: (۱۶۱/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيدية.

☐ البحرالرائق: (۱۷۲/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

(۲) يندب اطلاق البخور في ثلاثة مواضع: احدها عند خروج روح الميت، فمتى تيقن موته يوضع على مكان مرتفع -سرير او دكة- وقبل وضعه على المكان المرتفع يبخر ذلك المكان ثلاث مرات او خمسا، بان تدار المجمرة -المبخرة- حول السرير ثلاثا او خمسا او سبعا، ولا يزاد على ذلك، ثم يوضع الميت عليه. (الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۸/۱، اطلاق البخور عند الميت، رقم الحاشية: ۱، ط: داراحياء التراث العربي)=

غسل کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

... تیسرے کفن پہنانے کے وقت اسی طرح ... یا جائے۔(۱)

... غسل دیتے وقت میت کے ستر کے حصے کے کپڑے کے علاوہ باقی

... سارے کپڑے اتار دیے جائیں۔(۲)

میت کے کپڑے کو پاک کرنا

میت کو غسل دیتے وقت جو کپڑا میت کی ناف سے لے کر گھٹنوں تک ڈالا جاتا ہے، پہلی مرتبہ جب میت کی نجاست دور کی جاتی ہے تو وہ پانی کپڑے کو بھی لگتا ہے، تو

☜ ووضع على سرير مجمر وترا وكيفيه ان يدار بالمجمرة حول السرير مرة او ثلاثا او خمسا ولا يزاد عليها وفي النهاية والكافي وفتح القدير او سبعا ولا يزاد عليه (البحر الرائق ۱۷۱/۲)، كتاب الجنائز، ط سعيد)

☜ الفتاوى الهندية (۱۵۸/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط رشيدية.

☜ ردالمحتار على الدر (۱۹۵/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

(۱) ثانيها عند غسله بان تدار المجمرة حول ... دكة ... غسله بالكيفية المذكورة، ثالثها: عند تكفينه بالصفة المتقدمة. (الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۸/۱، اطلاق البخور عند الميت، ط. دار احياء التراث العربي)

☜ وجميع ما يجمر فيه الميت ثلاث مواضع عند خروج روحه لازالة الرائحة الكريهة وعند غسله وعند تكفينه ولا يجمر خلفه ولا في القبر. (البحر الرائق: (۱۷۷/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية: (۱۶۱/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيدية.

☜ ردالمحتار على الدر: (۱۹۵/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

(۲) سادسها: البجرد الميت عند غسله من ثيابه ما عدا ستر العورة. (الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۸/۱، اطلاق البخور عند الميت، ط: دار احياء التراث العربي)

☜ ويجرد الميت اذا اريد غسله وهذا ملحينا وليستر عورته بخرقة من السرة الى الركبة. (الفتاوى الهندية: (۱۵۸/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية)

☜ البحر الرائق: (۱۷۱/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

☜ بدائع الصنائع: (۳۰۰/۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، بيان كيفية الغسل، ط: سعيد.

ہی کپڑا پاک کر کے رکھ لیں، یا دوسرا پاک کپڑا لیں۔ واضح رہے کہ اس کپڑے پر تین مرتبہ پانی ڈالنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔(۱)

میت کے منہ میں مصنوعی دانت

''مصنوعی دانت میت کے منہ میں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۹۰)

میت میں کوئی بری بات دیکھے تو

''میت کو جس جگہ غسل دیا جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۰۳)

میت میں کوئی عمدہ بات دیکھے تو

''میت کو جس جگہ غسل دیا جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۰۳)

میت نہلانے کے قابل نہ ہو

اگر نہلانے کے قابل نہ ہونے کی وجہ سے میت کو غسل دینا دشوار ہو تو اس کو تیمم کرایا جائے گا۔ مثلاً: کوئی شخص جل کر مر گیا، اور اندیشہ ہے کہ غسل دیتے وقت جسم کو ملا گیا، یا ملے بغیر ہی پانی بہایا گیا تو مردہ کا جسم بگڑ جائے گا، تو جسم نہ دھونا چاہیے، بلکہ تیمم کرا دینا چاہیے۔ اور اگر مردہ پر پانی ڈالنے سے جسم بگڑنے یا بکھرنے کا اندیشہ نہ ہو تو تیمم نہیں کرایا جائے، بلکہ بغیر ملے ہی پانی بہا کر غسل دیا جائے۔(۲)

---

(۱) وان كانت غير مرئية يغسلها ثلاث مرات. (الفتاوى الهندية: (۴۲/۱)، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة واحكامها، الفصل الاول في تطهير الانجاس، ط: رشيدية)

☜ الدر المختار مع الرد: (۳۳۱/۱)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد.

☜ البحر الرائق: (۲۳۷/۱)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد.

(۲) ويقوم التيمم مقام غسل الميت عند فقد الماء او تعذر الغسل، كان مات حريقا ويخشى ان يتقطع بدنه اذا غسل بدلك او بصب الماء عليه بدون دلك، اما ان كان لا يتقطع بصب الماء فلا ييمم بل يغسل بصب الماء بدون دلك. (الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۲/۱، شروط غسل الميت، ط: داراحياء التراث العربي)=

میدان میں غسل

اگر مرد کھلے میدان میں ناف سے گھٹنوں تک کپڑا باندھ کر غسل کرے تو جائز ہے۔ ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ ستر ہے، کسی کے سامنے اس کا کھولنا حرام ہے۔(۱)

مینڈھی

اگر عورت کے سر کے بال گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کی جڑ تک پانی پہنچانا ضروری ہے، مینڈھیاں کھولنا ضروری نہیں ہے۔

اور اگر عورت کے بال کھلے ہوئے ہوں تو پورے بالوں کا دھونا ضروری ہے۔

اگر کچھ حصہ بھی خشک رہ جائے گا، تو غسل درست نہیں ہوگا۔(۲)

= ولو كان الميت مضخما يتعذر مسحه كفى صب الماء عليه. (الفتاوى الهندية: ۱۰۸/۱، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيدية)

(۱) وينظر الرجل من الرجل جميع البدن الا مابين سرته وركبته لقوله عليه السلام لعلى رضى الله عنه: لا تنظر الى فخذ حى ولا ميت. (الجوهرة النيرة: (۶۲۱/۲)، كتاب الحظر والاباحة، ط: قديمى)

الدر المختار مع الرد: (۳۶۶-۳۶۳/۶)، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى النظر والمس، ط: سعيد.

(۲) (قوله ولا تنقض ضفيرة ان بل اصلها) اى لايجب على المرأة ان تنقض ضفيرتها ان بلت فى الاغتسال اصل شعرها. (البحر الرائق: ۵۲/۱، كتاب الطهارة، [ابحاث الغسل]، ط: سعيد)

وليس على المرأة أن تنقض ضفائرها فى الغسل اذا بلغ الماء اصول الشعر وليس عليها بل ذوائبها هو الصحيح، ولو كان شعر المرأة منقوضا يجب ايصال الماء الى اثنائه. (الفتاوى الهندية: ۱۳/۱، كتاب الطهارة، الباب الثانى فى الغسل، الفصل الاول فى فرائضه، ط: رشيدية)

الدر المختار مع الرد: ۱۵۳/۱، كتاب الطهارة، مطلب فى ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچى.

والمراهق فى حق التكفين كالرجل ...... وكذا المراهقة. (احكام الصغار: ۱۵۸/۱)

ن

نابالغ کا کفن

نابالغ بچے کا کفن بالغ مرد، اور نابالغ بچی کا کفن بالغ عورت کی طرح ہے۔ اور بالغ اور نابالغ ہونے کے اعتبار سے کفن میں کوئی فرق نہیں ہے۔(۱)

نابالغ کو غسل دینے والا

نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کو عورت اور مرد دونوں غسل دے سکتے ہیں۔(۲)

نابالغہ

نابالغہ پر صحبت سے غسل فرض نہیں ہوتا مگر غسل کر لینا اچھا ہے۔(۳)

(۱) والصبي المراهق في الكفن كالبالغ والمراهقة كالبالغة. (الفتاوى الهندية: (۱۶۰/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيدية)

☜ البحر الرائق: (۱۷۷/۲)، كتاب الجنائز، [مبحث الكفن]، ط: سعيد.

☜ الدر المختار مع الرد: (۲۰۳/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ط: سعيد.

(۲) الصغير والصغيرة اذالم يبلغا حد الشهوة يغسلهما الرجال والنساء. (ردالمحتار على الدر: (۲۰۱/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية: (۱۶۰/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

☜ البحر الرائق: (۱۷۳/۲)، كتاب الجنائز، [مبحث الكفن]، ط: سعيد.

(۳) ولو احدهما مكلفا فعليه دون المراهق، لكن يمنع من الصلاة حتى يغتسل ويؤمر به ابن عشر تاديبا (الدر المختار مع الرد: (۱۶۲/۱)، كتاب الطهارة، مطلب ابحاث الغسل، ط: سعيد)

☜ (قوله تاديبا) في الخانية وغيرها يؤمر به اعتيادا وتخلقا كما يؤمر بالصلاة والطهارة، وفي القنية قال محمد: وطئ صبية يجامع مثلها يستحب لها ان تغتسل كانه لم يرجبرها وتاديبها على ذلك، وقال ابو علي الرازي تضرب على الاغتسال وبه نقول، وكذا الغلام المراهق يضرب على الصلاة والطهارة. (ردالمحتار على الدر: ۱۶۲/۱، كتاب الطهارة، مطلب ابحاث الغسل، ط: سعيد)

ناپاک تہبند باندھ کر غسل کرنا

ناپاک تہبند باندھ کر غسل کرنے کی صورت میں اگر بدن اور تہبند پر بہت سارا پانی بہادیا جائے اور پہنے پہنے اس کو نچوڑ دیا جائے، اور ظاہری اعتبار سے نجاست کا کوئی اثر محسوس نہ ہو تو وہ پاک ہو جائے گا۔(۱)

ناپاک شخص کا غسل دینا

اگر کوئی ناپاک شخص میت کو غسل دے تب بھی غسل صحیح ہو جائے گا، اگرچہ مکروہ ہوگا۔(۲)

ناپاک شخص کا مسجد میں داخل ہونا

☆...... جنابت (ناپاکی) کی حالت میں شدید ضرورت کے بغیر مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔(۳) ہاں اگر کوئی علاقہ ایسا ہو کہ مسجد کے علاوہ کہیں سے غسل کرنے کے لیے پانی دستیاب نہ ہو تو ایسی حالت میں تیمم کر کے مسجد کے اندر سے گزر

(۱) (وكذا يطهر محل نجاسة) (مرئية) ... (بقلعها) اى بزوال عينها واثرها ولو بمرة او بما فوق ثلاث في الاصح. (الدر المختار: (۳۲۸/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق: (۲۳۶/۱)، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

☜ الفتاوى الهندية: (۴۱/۱)، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الاول، ط: رشيدية.

(۲) ولو كان الغاسل جنبا او حائضا او كافرا جاز ويكره. (الفتاوى الهندية: (۱۵۹/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيدية.)

☜ الخانية على هامش الهندية: (۱۸۸/۱)، كتاب الجنائز، باب فى غسل الميت، ط: رشيدية.

☜ البحر الرائق: (۱۷۵/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد.

(۳) (قوله حيث لايمكنه غيره) ومن صورة ما فى العناية عن المبسوط: مسافر مر بمسجد فيه عين ماء وهو جنب ولا يجد غيره فانه يتيمم لدخول المسجد عندنا. (ردالمحتار على الدر: (۱۷۱/۱ - ۱۷۲)، كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية: (۳۸/۱)، كتاب الطهارة، الباب السادس فى، الفصل الرابع، ط: رشيدية

☜ البحر الرائق: (۱۹۵/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

کر پانی کی جگہ تک پہنچنا جائز ہوگا۔(۱) اور اگر مسجد سے باہر پانی کا انتظام ہے تو مسجد میں داخل ہونا یا اندر سے گزرنا جائز نہیں ہوگا۔

اگر کنویں سے پانی نکالنے کے لیے ڈول، برتن یا رسی، یا بجلی کا بٹن مسجد کے اندر ہے اور ان چیزوں کو مسجد کے اندر سے نکالنے کے لیے یا بٹن دبانے کے لیے کوئی اور آدمی نہیں ہے، یا اس کے علاوہ کوئی دوسری صورت بھی نہیں ہے تو ان صورتوں میں ان چیزوں کو تیمم کر کے مسجد کے اندر سے لانے کی اجازت ہوگی، اور بجلی کا بٹن بھی دبا کر باہر آنا جائز ہوگا۔(۲)

یہ کیفیت اکثر و بیشتر ان دیہاتوں میں پیش آتی ہے جہاں پانی کے نل، تالاب، ندی اور نہر وغیرہ نہیں ہیں۔ لیکن موجودہ دور میں شہر وغیرہ میں تقریباً ہر جگہ پانی کی ٹنکیاں وغیرہ ہوتی ہیں، اور پانی تک پہنچنے کے لیے خاص راستے ہوتے ہیں۔ لہٰذا جنبی آدمی کو چاہیے کہ باہر کے راستے ہی سے جائے اور شدید ضرورت کے بغیر مسجد کے اندر سے نہ جائے۔(۳)

---

(۱) وکذلک یحرم علی الجنب دخول المسجد الا لضرورة، والضرورة فی مثل هذا القدر بما یناسب، فمنها ان لا یجد ماء الا فی المسجد، کما هو الشان فی بعض الجهات المحل الموجود فیه الماء لیغتسل، ولکن یجب علیه ان یتیمم قبل ان یمر. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱۲۲/۱، قبل مباحث الحیض، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت)

(۲) ولا یباح للجنب دخول المسجد وان احتاج الی ذلک یتیمم ویدخل سواء کان الدخول لقصد المکث او للاجتیاز عندنا. (بدائع الصنائع: (۳۸/۱)، کتاب الطهارة، الاحکام المتعلقة بالجنابة، ط: سعید)

🗀 الفتاوی الهندیة: (۳۸/۱)، کتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، ط: رشیدیة.

🗀 البحر الرائق: (۱۹۵/۱)، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

(۳) ویحرم بالحدث الاکبر دخول مسجد ...... الا لضرورة حیث لا یمکنه غیره. (الدر المختار مع الرد: (۱۷۱/۱)، کتاب الطهارة، ط: سعید)

🗀 الفتاوی الهندیة: (۳۸/۱)، کتاب الطهارة، الباب السادس فی، الفصل الرابع، ط: رشیدیة

🗀 البحر الرائق: (۱۹۵/۱)، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

☆ اگر جنابت کی حالت میں غسل کرنے سے پہلے ایسا کوئی خطرہ پیش آیا کہ مسجد کے علاوہ پناہ لینے کی جگہ نہیں ہے، تو ایسی صورت میں تیمم کر کے مسجد کے اندر جانا جائز ہے۔ جب خطرہ زائل ہو جائے فوراً مسجد سے باہر آ جائے۔(۱)

☆ ...... اگر کوئی مریض جنابت کی حالت میں پانی استعمال نہیں کر سکتا، تو تیمم کر کے مسجد کے اندر جا کر نماز پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد بلاضرورت مسجد میں نہ ٹھہرے۔(۲)

ناپاک کپڑا

☆...... اگر غسل کرنے کے بعد خشک بدن پر ناپاک خشک کپڑا پہنا ہے تو کچھ حرج نہیں ہے، لیکن اس سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

☆...... اور اگر بدن تر ہے، تو ناپاک کپڑا نہ پہنے، تاکہ بدن ناپاک نہ ہو،

---

(۱) ومن ذلک ما اذا اضطر الی دخول المسجد خوفا من ضرر یلحقه ...... او اضطرته الضرورة الی الدخول وهو جنب، ولم یتمکن من التیمم، ثم زالت الضرورة وخرج، فانه یندب له ان یتیمم کی یمر به وهو متیمم. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۲۲، قبل مباحث الحیض، ط: داراحیاء التراث العربی، بیروت)

لا یباح للجنب دخول المسجد وان احتاج الی ذلک یتیمم ویدخل سواء کان الدخول لقصد المکث اوللاجتیاز عندنا. (بدائع الصنائع: (۱/۳۸)، کتاب الطهارة، الاحکام المتعلقة بالجنابة، ط: سعید)

□ الفتاوی الهندیة (۱/۳۸)، کتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، ط: سعید.

□ البحر الرائق (۱/۱۹۵)، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

(۲) ولو کان یجد الماء الا انه مریض یخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه او ابطأ برؤه یتیمم (الفتاوی الهندیة (۱/۲۸)، کتاب الطهارة، الباب الرابع الفصل الاول، ط: رشیدیة)

□ وکذا اذا کان به جراحة او جدری او مرض یضره استعمال الماء فیخاف زیادة المرض باستعمال الماء یتیمم (بدائع الصنائع (۱/۴۸)، کتاب الطهارة، شرائط الرکن، ط: سعید)

□ البحر الرائق (۱/۱۴۰)، کتاب الطهارة، باب التیمم، ط: سعید.

ورنہ جہاں جہاں ناپاکی لگے گی، اس کو دوبارہ دھونالازم ہوگا۔(۱)

ناپاک کپڑے سے کپڑا لگ جائے

اگر ناپاک گیلے کپڑے کے ساتھ پاک کپڑا لگ جائے، اوراس میں ناپاک کپڑے سے کچھ نمی (گیلاپن) لگ جائے، تو اگر ناپاک کپڑا عین نجاست مثلاً پیشاب وغیرہ سے گیلا ہے، تو نجاست کا اثر پاک کپڑے میں ظاہر ہونے سے وہ ناپاک ہوجائے گا۔(۲)

اور اگر ناپاک کپڑا عین نجاست سے گیلانہیں ہے، بلکہ نجس پانی سے بھیگا ہوتو اس میں دوقول ہیں:

۱..... ایک قول یہ ہے کہ خشک کپڑے پر اتنی رطوبت آجائے کہ اسے نچوڑنے سے قطرہ گرے تو ناپاک ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔

۲..... دوسرا قول یہ ہے کہ اگر ناپاک کپڑا اتنا بھیگا ہوا ہو کہ نچوڑنے سے قطرہ

---

(۱) اذانام الرجل على الفراش فاصابه منى ويبس فعرق الرجل وابتل الفراش من عرقه ان لم يظهر اثر البلل فى بدنه لا يتنجس وان كان العرق كثيرا حتى ابتل الفراش ثم اصاب بلل الفراش جسده فظهر اثره فى جسده يتنجس بدنه. (الفتاوى الهندية: (۴۷/۱)، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثانى فى الاعيان النجسة، ط: رشيدية)

مشى فى طين او اصابه ولم يغسله وصلى تجزيه مالم يكن فيه اثر النجاسة لانه المانع الا ان يحتاط اما فى الحكم فلا يجب. (رد المحتار مع الرد: (۳۵۰/۱)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فى الاستنجاء، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲۳۱/۱)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد.

(۲) ولو لف فى مبتل بنحو بول ان ظهر نداوته او اثره تنجس والالا. (الدر المختار مع الرد: (۳۴۷/۱)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فى الاستنجاء، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۴۷/۱)، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثانى فى الاعيان النجسة، ط: رشيدية.

احسن الفتاوى: (۹۸/۲)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد.

گرے تو اس کی رطوبت سے خشک کپڑا ناپاک ہو جائے گا، اگر چہ اس خشک کپڑے سے قطرہ نہ گرے۔
پہلے قول میں آسانی ہے۔ اور دوسرے قول میں زیادہ احتیاط ہے اور یہی راجح ہے۔ (۱)

ناپاک ہونے کے بعد کے احکام

☆…… جو شرعی کام وضو کے بغیر کرنا جائز نہیں ہے وہ جنابت کے بعد غسل کرنے سے پہلے کرنا بھی ناجائز ہے۔ جیسے بے وضو نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، اسی طرح جنابت کے بعد غسل کرنے سے پہلے نماز پڑھنا بھی جائز نہیں ہے، خواہ نفل نماز ہو یا فرض سب کا حکم ایک ہے۔ (۲) ہاں اگر پانی دستیاب نہ ہو، یا کسی بیماری کی وجہ سے پانی استعمال کرنے سے معذوری ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھنا جائز ہوگا۔ (۳)

(۱) لف طاهر في نجس مبتل بماء ان بحيث لو عصر قطر تنجس والا لا . قال في الرد : اعلم انه اذا لف طاهر جاف في نجس مبتل واكتسب الطاهر منه اختلف فيه المشائخ فقيل يتنجس الطاهر واختار الحلواني انه لايتنجس وان كان الطاهر بحيث لا يسيل منه شيء ولا يتقاطر لو عصر. (الدر المختار مع الرد : (۱/۳۴۶-۳۴۷)، كتاب الطهارة ، باب الانجاس ، فصل في الاستنجاء، ط: سعيد)

🗀 الفتاوى الهندية : (۱/۴۷)، كتاب الطهارة ، الباب السابع ، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: رشيدية.

(۲) ولا يصلي ولا يقرأ. (الدر المختار مع الرد : (۱/۱۷۲)، كتاب الطهارة ،(ابحاث الغسل) ، ط: سعيد)

🗀 بدائع الصنائع : (۱/۳۸)، كتاب الطهارة ، فصل الغسل ، ط: سعيد.

(۳) ومنها عدم القدرة على الماء ، يجوز التيمم لمن كان بعيدا من الماء ميلا …… ولو كان يجد الماء الا انه مريض يخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه او ابطأ [illegible]
(۱/۲۷-۲۸)، كتاب الطهارة ، الباب الرابع ، الفصل الاول ، [illegible]
🗀 بدائع الصنائع : (۱/۴۶-۴۷)، كتاب الطهارة ، شرائط [illegible]
🗀 البحر الرائق : (۱/۱۳۸)، كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد.

☆......البتہ جنابت کی حالت میں روزہ رکھنا صحیح ہے، خواہ فرض روزہ ہو یا نفل، دونوں روزے صحیح ہیں۔ چنانچہ اگر کسی نے رمضان المبارک میں کسی رات صبح صادق ہونے سے پہلے بیوی سے صحبت کی یا احتلام ہوگیا، اور صبح صادق سے پہلے غسل نہیں کیا، تو اس کا روزہ درست ہو جائے گا۔ البتہ فجر کی نماز سے پہلے غسل کر لینا ضروری ہوگا، تا کہ فجر کی نماز قضا نہ ہو۔(۱)

ناپاک نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا

''جنبی نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۷۱)

ناپاکی کے دنوں میں نہانا

عورت کو حیض ونفاس کی ناپاکی کے دنوں میں نہانا جائز ہے۔ اور یہ نہانا گرمی دور کرنے اور ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے ہے، پاکی حاصل کرنے کے لیے نہیں۔ اس لیے خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) عن عائشة وام سلمة رضی الله عنهما زوجی النبی صلی الله علیه وسلم انهما قالتا: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصبح جنبا فی رمضان من جماع غیر احتلام ثم یصوم ذلک الیوم. (اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب: (۳۲۸/۱)، کتاب الصیام، باب اذا اصبح فی رمضان جنبا، ط: سعید)

☐ الدر المختار مع الرد: (۲/ ۴۰۰)، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم ومالایفسده، ط: سعید.

☐ ومن اصبح جنبا او احتلم فی النهار لم یضره. (الفتاوی الهندیة: ۲۰۰/۱ ،الباب الثالث فیما یکره للصائم ومالایکره، ط: رشیدیة)

☐ ومن اصبح جنبا فی رمضان فصومه تام عند عامة الصحابة. (بدائع الصنائع: ۹۲/۲، کتاب الصوم، فصل واما رکنه فالامساک، ط: سعید)

(۲) والفرض عند انقطاع حیض ونفاس. (ردالمحتار علی الدر: (۱۶۵/۱)، کتاب الطهارة، ط: سعید)

☐ البحر الرائق: (۶۰/۱)، کتاب [illegible]

☐ الجوهرة النیرة: (۳۳/۱)، ک[illegible]

ناتمام بچہ

☆ ناتمام بچہ، بچے ہی کے حکم میں ہے۔ اس لیے ناتمام بچہ گرنے سے ماں نفاس والی ہوگی، بشرطیکہ حمل کی مدت ایک سو بیس دن سے کم نہ ہو۔

☆ اندھیرے میں اسقاط ہونے کی وجہ سے اگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس ناتمام بچے کے اعضاء ظاہر تھے اور بن چکے تھے یا نہیں؟ اور اس کو دیکھے بغیر پھینک دیا گیا، یا دفن کر دیا گیا، اور عورت کو حمل کے دنوں کی گنتی بھی معلوم نہیں، اور خون برابر جاری رہا، تو وہ ایام جو یقینی طور پر اس کے حیض کے ہیں، ان دنوں میں نماز چھوڑ دیا کرے، پھر غسل کرے، پھر وہ معذور کی طرح نماز ادا کرے، یعنی ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کرے۔(۱)

ناخن

☆...... بعض فقہاء کرام نے جنابت کی حالت میں ناخن کاٹنے کو مکروہ تنزیہی لکھا ہے، اس لیے جنابت کی حالت میں ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں۔(۲)

---

(۱) والسقط ان ظهر بعض خلقه ولد وهو بالكسر والتثليث لغة كذا في المصباح وهو الولد الساقط قبل تمامه وهو كالساقط بعد تمامه في الحكم فتصير المرأة به نفساء وتنقضي به العدة.
(البحر الرائق: (۲۱۸/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

▭ وسقط / ظهر بعض خلقه كيد او رجل او اصبع او ظفر او شعر ولا يستبين خلقه الا بعد مائة وعشرين يوما ولد حكما فتصير المرأة به النفساء (الدر المختار مع الرد: (۳۰۲/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في احوال السقط واحكامه، ط: سعيد)

(۲) حلق الشعر حالة الجنابة مكروه، وكذا قص الأظافير، كذا في الغرائب [illegible] ۳۵۸، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان والخصاء، وقلم [illegible] ط: رشيدية)

▭ الفقه الاسلامي وادلته: ۳۶۶/۱، الباب الاول، الطهارة [illegible] الفصل الرابع الوضوء، المبحث الثاني السواك، ط: رشيدية.

▭ امداد الفتاویٰ ۸۵/۱، کتاب الطہارۃ، بحالت جنابت بال کٹوانا مکروہ ہے، ط: مکتبہ دارالعلوم کراچی۔

☆...... میت کے ناخن کاٹنا درست نہیں، اس لیے میت کے ناخن نہ کاٹے جائیں۔ ہاں اگر کوئی ناخن خود بخود ٹوٹ جائے تو اس کو الگ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

☆...... اگر غسل کے دوران ناخنوں میں مٹی گارے کا میل رہ جائے تو معاف ہے، غسل ہو جائے گا۔(۲)

ناخن پالش

☆...... ناخن پالش والی میت کی پالش صاف کر کے غسل دینا ضروری ہے، ورنہ اس کا غسل صحیح نہیں ہوگا۔(۳)

☆...... اگر ناخن پالش چھڑائے بغیر غسل دے دیا گیا تو غسل صحیح نہیں ہوگا۔ اور جنازہ کی نماز بھی صحیح نہیں ہوگی۔ ایسی صورت میں غسل کے اعادہ کی ضرورت نہیں، صرف پالش چھڑا کر ناخن دھو دینا کافی ہے۔

---

(۱) ولا يسرح شعره ولحيته ولا يقص ظفره وشعره لانها للزينة وقد استغنى عنها ...... وفي الظهيرية ولو كسر ظفر الميت فلا بأس بأن يوخذ. (البحر الرائق: (۱۷۳/۲)، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية: (۱۵۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

☜ الجوهرة النيرة: (۲۶۲/۱)، كتاب الصلاة، باب الجنائز، مطلب في الكفن، ط: قديمي.

(۲) والعجين في الظفر يمنع تمام الاغتسال والوسخ والدرن لا يمنع. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۳)، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول في فرائضه، ط: رشيدية)

☜ البحر الرائق: (۴۷/۱)، كتاب [illegible]

☜ الدر المختار مع الرد: ([illegible] كتاب [illegible]

(۳) بخلاف نحو عجين. قال [illegible] الرد: ثم ذكر الخلاف في شرح المنية و[illegible] المنع [illegible] لزوجة وصلابة تمنع نفوذ الماء. (الدر المختار مع الرد: (۱۵۴/۱)، كتاب الطهارة، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق: (۴۷/۱)، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

☜ الجوهرة النيرة: (۳۰/۱)، كتاب الطهارة، مطلب في فرائض الغسل، ط: سعيد.

☆ ناخن پالش لگانے سے وضو اور غسل اس لیے نہیں ہوتا کہ ناخن پالش پانی کو بدن تک پہنچنے نہیں دیتی، اس لیے وضو غسل سے پہلے ناخن پالش اتارنا ضروری ہے، ورنہ وضو غسل صحیح نہیں ہوگا، اور نماز پڑھنا بھی جائز نہیں ہوگا۔

☆ اگر وضو غسل کے بعد ناخن پالش لگا کر نماز پڑھے تو نماز ہو جائے گی، لیکن اس سے بچنا ہی بہتر ہے۔(۱)

ناخن کاٹنے کی ترتیب

☆...... ہاتھ کے ناخن اس ترتیب سے کاٹنا بہتر ہے کہ دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کرے اور چھوٹی انگلی تک ترتیب سے ناخن کاٹ کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ترتیب سے کاٹے، اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے۔

☆......اور پیر کی انگلیوں میں دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کرکے بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ یہ ترتیب بہتر اور اولیٰ ہے، اس کے خلاف بھی درست ہے۔(۲)

ناخن کٹے ہوئے

''کٹے ہوئے ناخن'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۴۷)

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۳، علی الصفحة: ۴۴۳. (بخلاف نحو عجین)

(۲) قال فی الهدایة عن الغرائب: وینبغی الابتداء بالید الیمنی والانتهاء بها فیبدأ بسبابتها ویختم بابهامها وفی الرجل بخنصر الیمنی ویختم بخنصر الیسری. (رد المحتار علی الرد: (۶/۴۰۶)، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید)

☐ وینبغی ان یکون ابتداء قص الاظافیر من الید الیمنی وکذا الانتهاء بها فیبدأ بسبابة الیمنی ویختم بابهامها وفی الرجل یبدأ بخنصر الیمنی ویختم بخنصر الیسری. (الهندیة: ۵/۳۵۸، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء وحلق المرأة، ط: رشیدیة)

ناف

فرض غسل میں ناف کا دھونا فرض ہے۔(۱)

ناف سے گھٹنے تک

''حیض کے ایام میں ناف سے گھٹنے تک کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۲)

ناف میں جماع کیا

''غسل ان صورتوں میں فرض نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۹۱)

ناک میں پانی ڈالنا

☆......''ناک'' میں پانی ڈالنا وضو میں سنت ہے، اور غسل میں فرض ہے۔(۲)

☆......فرض غسل میں ناک میں ایک مرتبہ پانی ڈالنا فرض ہے، اور تین مرتبہ سنت ہے۔(۳)

---

(۱) یجب ایصال الماء الی داخل السرة وینبغی ان یدخل اصبعه فیها للمبالغة کذا فی المحیط للسرخسی. (الفتاوی الهندیة :(۱/۱۳)، کتاب الطهارة، الباب الثانی، الفصل الاول، ط: رشیدیة)

(۲) الفتاوی الخانیة علی هامش الهندیة :(۱/۳۶)، کتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل، فصل فیما یوجب الغسل، ط: رشیدیة.

(۲) الدر المختار مع الرد:(۱/۱۵۲)، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعید.

(۲) انهما فرضان فی الجنابة سنتان فی الوضوء. (البحر الرائق :(۱/۳۶)، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل)، ط: سعید)

(۲) خلاصة الفتاوی :(۱/۱۳)، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیة.

(۲) حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح :(۱۰۲)، فصل (فی بیان) فرائض الغسل، ط: قدیمی

(۳) اما سننه فهی ان یبدأ فیأخذ الاناء بشماله ویکفیه علی یمینه فیغسل یدیه الی الرسغین ثلاثا ثلاثا. [illegible] وضوءه للصلاة ثلاثا ثلاثا. [illegible] الماء [illegible]

بدائع الصنائع : [illegible] کتاب الطهارة [illegible] وانه

(۳) وفرض الغسل ـــ غسل کل فمه ویکفی الشرب [illegible] ابحاث الغسل، ط: [illegible])"

حر ملحت الدرن. (الدر مع الرد: ۱/۱۵۱-۱۵۲، کتاب الطهارة، ابحاث الغسل، ط: سعید)

ناک میں پانی ڈالنایادنہ رہا

اگر فرض غسل میں ناک میں پانی ڈالنایادنہیں رہاتویادآنے کے بعدناک میں پانی ڈال لے،غسل کولوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

نامحرم غسل دے

اگر میت کوکسی ایسے شخص نے غسل دیاجس کے لیے میت کودیکھناجائزنہیں تھا،تب بھی غسل ہوجائے گا،اگرچہ مکروہ ہوگا۔(۲)

نان بائی

''روٹی پکانے والا''عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۵۱)

ناول پڑھنے سے منی نکلنا

''شہوت انگیزاسباب سے منی نکلنا''عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۷۰)

= وانما يجوز الا لمتمضمض واستنشق بناء على أن المضمضة والاستنشاق فرض في الغسل عندنا. (خلاصة الفتاوى، الفصل الثاني في الغسل، (۱/۱۳)، ط: رشيدية.

حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۰۲، فصل لبيان فرائض الغسل، ط: قديمي.

(۱) ولو تركها اى ترك المضمضة او الاستنشاق او لمعة من اى موضع كان من البدن ناسيا ثم تذكر ذلك يتمضمض او يستنشق او يغسل اللمعة. (حلبي كبير :(۵۰)، كتاب الطهارة، باب فرائض الغسل، ط: سهيل اكيڈمي)

ولا يجب الترتيب بالاتفاق لان البدن شئ واحد...... وبناء عليه لو ترك لمعة في الجسد او محل جبيرة اعاد غسلها فقط دون ما بعدها. (الفقه الاسلامي وادلته : ۱/۳۷۷، الفصل الثالث الغسل، المطلب الرابع سنن الغسل، ط: دار الفكر)

منية المصلي :(۱۳)، كتاب الطهارة.

(۲) (قوله لامن النظر اليها على الأصح) عزاه في المنح الى القنية، ونقل عن الخ[illegible] كان للمرأة محرم يممها بيده، واما الأجنبي فبخرقة على يده، ويغض بصره عن ذراعيها [illegible] لرجل في امرأته الا في غض البصر اه. شامي (۲/۱۹۸) باب صلاة الجنائز، قبل مطلب في انقطعت كل سبب ونسب منقطع الا سببي ونسبي، ط: سعيد.

نتھ

اگر عورت نے ناک میں ''نتھ'' یا کانوں میں بالیاں یا انگلیوں میں انگوٹھی وغیرہ پہنی ہوئی ہے، تو اگر غسل کرتے وقت ہلائے بغیر پانی نہیں پہنچے گا تو ہلانا ضروری ہوگا۔ اور اگر ہلائے بغیر پانی پہنچ جائے تو ہلانا ضروری نہیں ہوگا۔ (۱)

نجاست خارج ہوئی میت سے

''غسل دینے کے بعد میت سے نجاست خارج ہوئی'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۰۲)

نجاست کی معافی کا مطلب

ایک درہم سے کم مقدار نجاست کی معافی کا مطلب یہ ہے کہ لاعلمی میں اس نجاست کے ساتھ نماز پڑھ لی اور بعد میں اس کم مقدار نجاست کا علم ہوا، تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے، اور نماز کے دوران نجاست کا علم ہوا، اور نماز توڑنے میں جماعت فوت ہوجانے کا خوف ہو، تو نماز نہ توڑے۔ اور اگر جماعت فوت ہونے کا خوف نہ ہو، یا تنہا نماز پڑھ رہا ہے، اور قضا ہونے کا اندیشہ نہیں ہے، تو نماز توڑ کر نجاست دور کر کے دوبارہ نماز پڑھنا افضل ہے۔ اور اگر نماز توڑ کر نجاست دور کر کے دوبارہ نماز پڑھنے کی صورت میں نماز قضا ہونے کا اندیشہ ہے تو نماز نہ توڑے۔

معافی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ درہم سے کم مقدار کی نجاست کو دھونے کی

---

(۱) وجب تحريك القرط والخاتم الضيقين ولو لم يكن قرط فدخل الماء الثقب عند مروره اجزأه والا ادخله. (الفتاوى الهندية: (۱۴/۱)، كتاب الطهارة الباب الثاني، الفصل الاول، ط: رشيدية)

[illegible] وبحاث الغسل، ط: سعيد.

[illegible]

البحر الرائق: [illegible]

ضرورت ہی نہیں، بلکہ پہلی فرصت میں اسے دھولینا چاہیے۔(۱)

نجاست نکلی کفن پہنانے کے بعد

''کفن پہنانے کے بعد نجاست نکلی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۴۹)

نجاست نکلے پیٹ دبانے سے

''پیٹ دبانے سے نجاست نکلے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۳۱)

نجس کپڑا

''ناپاک کپڑا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۲۸)

نصف بدن سے کم ملے

اگر کسی آدمی کے بدن کا نصف سے کم ملے تو غسل نہیں دیا جائے گا، خواہ سر کے ساتھ ہو یا سر کے بغیر، بلکہ یوں ہی جنازہ کے بغیر دفن کر دیا جائیگا۔(۲)

---

(۱) وعلى قدر الدرهم اى عفا الشارع عن ذلك والمراد عفا عن الفساد به والا فكراهة التحريم باقية اجماعا ان بلغت الدرهم وتنزيها ان لم تبلغ وفرعوا على ذلك ما لو علم قليل نجاسة عليه وهو في الصلاة ففي الدرهم يجب قطع الصلاة وغسلها ولو خاف فوت الجماعة...... وفي الثاني يكون ذلك افضل فقط ما لم يخف فوت الجماعة والامضى على صلاته...... كما يمضي في المسئلتين اذا خاف فوت الوقت. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۸۵، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: قديمي)

(۲) الحنفية قالوا: لا يفرض الغسل الا اذا وجد من الميت اكثر البدن او وجد نصفه مع الرأس. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۰۳/۱، شروط غسل الميت، رقم الحاشية: ۲، ط: دار احياء التراث العربي بيروت)

☜ وجد رأس آدمي او احد شقيه لا يغسل ولا يصلى عليه بل يدفن الا ان يوجد اكثر من نصفه ولو بلا رأس. قال في الرد: وكذا في الغسل لو وجد النصف مع الرأس. (الدر المختار مع الرد: (۱۹۹/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية: (۱۵۹/۱)، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيدية.

☜ البحر الرائق: (۱۷۴/۲)، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

نصف بدن ملے

اگر کسی آدمی کے بدن کا نصف سے زیادہ نہ ملے، بلکہ نصف ہو، اور سر کے ساتھ ملے تو غسل دیا جائے گا، ورنہ نہیں۔(۱)

نصف سے زیادہ بدن ملے

اگر کسی آدمی کے بدن کا نصف سے زیادہ ملے، خواہ سر کے ساتھ ملے یا سر کے بغیر ملے، ہر صورت میں اس کو غسل دینا ضروری ہے۔(۲)

نعشیں مل جائیں

اگر مسلمانوں کی نعشیں کافروں کی نعشوں میں مل جائیں اور کوئی تمیز، علامت باقی نہ رہے، تو ان سب کو غسل دیا جائے گا۔ اور اگر تمیز باقی ہو تو مسلمانوں کی نعشیں علیحدہ کر لی جائیں اور صرف انہی کو غسل دیا جائے گا، کافروں کی نعشوں کو غسل نہیں دیا جائے گا۔(۳)

”نفاس“

بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کی راہ سے جو خون آتا ہے، اس کو ”نفاس“ کہتے

(۲،۱) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة: ۴۳۸. (الحاشية قالوا: لايفرض الغسل)

(۳) موتى المسلمين اذا اختلطوا بموتى الكفار ، او قتلى المسلمين بقتلى الكفار ، ان كان للمسلمين علامة يعرفون بها يميز بينهم ، وعلامة المسلمين : الختان والخضاب ولبس السواد ، ليصلى عليهم ، وان لم تكن علامة ان كانت الغلبة للمسلمين يصلى على الكل ، وينوى بالصلاة الدعاء للمسلمين ويدفنون فى مقابر المسلمين وان كانت الغلبة للمشركين فانه لايصلى على الكل ولكن يغسلون ويكفنون ولكن لا على وجه غسل موتى المسلمين وتكفينهم ، ويدفنون فى مقابر المشركين ، وان كانوا سواء فلايصلى عليهم ايضا. (الفتاوى الهندية: (۱۵۹/۱)، كتاب الصلاة ، الباب الحادى والعشرون فى الج[illegible]

الدر المختار مع الرد: (۲۰۰/۲)، [illegible]

البحر الرائق: (۱۷۴/۲)، كتاب الج[illegible]، سعيد.

ہیں۔(۱)

نفاس کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا فرض ہے

☆ نفاس کا خون بند ہونے کے بعد عورت پر غسل کرنا فرض ہے،(۲)

☆ نفاس کا معنی یہ ہے کہ بچے کی ولادت کے بعد عورت کے خاص حصے سے خون کا باہر نکلنا، جب تک بچے کے آدھے حصے سے زیادہ باہر نہیں نکلے گا، نفاس کا حکم نہیں دیا جائے گا، بلکہ وہ استحاضہ ہوگا۔(۳)

☆...... نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن رات ہے، اور کم مدت کی کوئی حد نہیں، ممکن ہے کسی عورت کو بچے کی ولادت کے بعد بالکل ہی خون نہ آئے۔(۴)

☆......عورت حیض اور نفاس کے درمیان کم سے کم پندرہ دن پاک رہتی ہے۔(۵)

---

(۱) والنفاس هو الدم الخارج عقيب الولادة. (الجوهرة النيرة: (۹۵/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في النفاس، ط: قديمي)
☐ الدر المختار مع الرد: (۲۹۹/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.
☐ ولو خرج اكثر الولد تكون نفساء والا فلا. (الفتاوى الهندية: (۳۷/۱)، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الثاني في، ط: رشيدية)
(۳،۲) وافترض عند انقطاع حيض ونفاس. (ردالمحتار على الدر: (۱۶۵/۱)، كتاب الطهارة، ط: سعيد)
☐ البحر الرائق: (۶۰/۱)، كتاب الطهارة، ط: سعيد.
☐ الجوهرة النيرة: (۳۳/۱)، كتاب الطهارة، مطلب فيما يوجب الغسل، ط: قديمي.
(۴) اقل النفاس ما يوجد ولو ساعة وعليه الفتوى واكثره اربعون. (الفتاوى الهندية: (۳۷/۱)، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الثاني في، ط: رشيدية)
☐ الجوهرة النيرة: (۹۶/۱-۹۷)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في النفاس، ط: قديمي.
☐ الدر المختار مع الرد: (۲۹۹/۱-۳۰۰)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.
(۵) واقل الطهر خمسة عشرة يوما ولا غاية لاكثره. (الفتاوى الهندية: (۳۷/۱)، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الاول، ط: رشيدية)
☐ الجوهرة النيرة: (۹۳/۱-۹۴)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مسائل الحيض، ط: قديمي.
☐ البحر الرائق: (۲۰۷/۱-۲۰۸)، كتاب الطهارة، ط: سعيد.

☆ نفاس کی مدت میں خالص سفیدی کے سوا جس رنگ کا بھی خون آئے وہ نفاس سمجھا جائے گا۔(۱)

☆ جس عورت کی عادت مقرر ہو، اس کو عادت سے زیادہ خون آئے مگر چالیس دن سے زیادہ نہ ہو تو وہ سب نفاس سمجھا جائے گا۔

مثال کے طور پر کسی عورت کو بیس دن نفاس کی عادت ہے، اس کو انتالیس یا پورے چالیس دن خون آئے تو یہ سب نفاس کا خون سمجھا جائے گا، اور یہ کہا جائے گا کہ اس عورت کی عادت بدل گئی۔(۲)

☆..... اگر کسی عورت کو چالیس دن سے کم نفاس کا خون آکر بند ہو جائے، پھر چالیس دن کے اندر ہی دوبارہ خون آئے اور وہ خون چالیس دن کی حد سے آگے نہ بڑھے، تو یہ سارا زمانہ جس میں پہلی مرتبہ خون آیا اور جس میں خون بند رہا اور جس میں دوسری مرتبہ خون آیا نفاس سمجھا جائے گا۔(۳)

(۱) ولنا قوله تعالى "ويسألونك عن المحيض قل هو أذى......" جعل الحيض أذى واسم الأذى لايقتصر على الاسود وروى ان النساء كن يبعثن بالكرسف الى عائشة رضى الله عنها فكانت تقول لا حتى ترين القصة البيضاء اى البياض الخالص . واما النفاس ...... والكلام فى لونه وخروجه كالكلام فى دم الحيض. (بدائع الصنائع : ۱/۳۹-۴۰، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

(۲) وذكر فى الرسالة ان الاصل فيه ان المخالفة للعادة ان كانت فى النفاس فان جاوز الدم الاربعين فالعادة باقية ترد اليها والباقى استحاضة وان لم يجاوز انتقلت العادة الى مارأته والكل نفاس. (ردالمحتار على الدر :(۱/۳۰۱)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

☐ فتح القدير :(۱/۱۷۹)، كتاب الطهارات ، باب الحيض والاستحاضة ، ط: رشيدية كوئته.

☐ الفتاوى التاتارخانية :(۱/۲۶۵)، كتاب الطهارة ، الفصل التاسع فى الحيض ، نوع آخر فى الانتقال، ط: قديمى.

☐ الفتاوى الهندية :(۱/۳۰)، كتاب الطهارة ، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع فى احكام الحيض والنفاس ، ط: رشيدية كوئته.

(۳) الطهر المتخلل بين الاربعين فى النفاس لا يفصل عند ابى حنيفة سواء كان خمسة عشر او اقل او اكثر ويجعل احاطة الدمين بطرفيه كالدم [redacted]

(۱/۲۹۰)، كتاب الطهارة ، باب الحيض [redacted]

اور اگر چالیس دن کے اندر دوسری مرتبہ خون آنے کے بعد چالیس دن کی حد سے آگے بڑھ جائے، تو اگر اس عورت کی نفاس کی عادت پہلے سے مقرر نہیں تو خون آنے کے پہلے دن سے چالیس دن تک نفاس ہوگا۔ اگر پہلے سے عادت مقرر ہے تو عادت کے بقدر نفاس ہوگا۔(۱)

☆ جس عورت کی عادت بیس دن نفاس کی ہے، اس کو پندرہ دن خون آ کر پندرہ دن بند رہے، اور پھر گیارہ دن خون آئے تو پندرہ دن جن میں پہلا خون آیا ہے اور پانچ دن جن میں خون بند رہا، پورے بیس دن نفاس ہوگا؛ کیوں کہ دوسرا خون چالیس دن کی حد سے آگے بڑھ گیا ہے۔

☆......اگر کسی عورت کے دو بچے پیدا ہوں، اور دونوں کی ولادت میں چھ مہینے سے کم وقفہ ہو تو اس کا نفاس پہلے بچے کی ولادت سے شروع ہوگا۔

اگر دوسرا بچہ چالیس دن کے اندر پیدا ہو تو جو خون اس کے بعد آئے وہ بھی نفاس ہے۔ بشرطیکہ اتنے دن آئے کہ پہلے خون سے مل کر چالیس دن یا اس سے کم ہو، زیادہ نہ ہو۔ اور اگر اتنے دن ہو کہ پہلے خون سے مل کر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے، تو اگر اس عورت کی عادت پہلے سے مقرر نہیں تو نفاس چالیس دن، ورنہ جس قدر عادت ہے، اس قدر نفاس سمجھا جائے گا۔(۲)

= ☜ البحر الرائق :(۲۰۵/۱)، کتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد.

(۱) ولو كانت المرأة لها عادة معروفة في النفاس وهي التي ولدت غير مرة فكلما رأت من الدم ولم يجاوز الاربعين فذلك كله نفاس بالاجماع ، وإذا جاوز الدم على الاربعين ترد الى عادتها (الفتاوى التتارخانية :(۲۹۰/۱)، كتاب الطهارة ، نوع آخر في النفاس ، قسم آخر في الطهر المتخلل بين الاربعين في النفاس، ط: قديمي)

(۲) ونفاس التوأمين من الاول وأفاد المصنف ان ماتراه عقب الثاني ان كان قبل الاربعين فهو نفاس الاول لتمامها واستحاضة بعد تمامها. (البحر الرائق :(۲۲۰/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، [مبحث نفاس التوأمين]، ط: سعيد)

☜ الفتاوى التتارخانية :(۲۹۰/۱)، ك...

☆ اگر کسی عورت کے دو بچے پیدا ہوں، اور دونوں کی ولادت میں چھ مہینے یا اس سے زیادہ وقفہ ہو، اور دونوں بچوں کے پیدا ہونے کے بعد خون آئے، تو وہ دونوں خون علیحدہ علیحدہ دو نفاس سمجھے جائیں گے۔(۱)

☆ اگر کسی عورت کے پیٹ میں زخم وغیرہ کی وجہ سے سوراخ ہو گیا، اور بچہ اس سوراخ سے پیدا ہو گیا تو اگر خون اس عورت کے خاص حصے یا مشترک حصے سے باہر آئے تو وہ نفاس ہوگا۔(۲)

نفاس کا خون چالیس دن سے بڑھ گیا

''خون چالیس دن سے بڑھ گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۹)

نفاس کا خون چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے

''چالیس دن سے پہلے خون بند ہو جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۷۴)

= قسم آخر فی معرفة اول وقت النفاس ، ط: قديمی.
☐ ردالمحتار على الدر :(۱/۳۰۱)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب فی حكم وطء المستحاضة ومن بذكره نجاسة، ط: سعيد.

(۱) قيد بالتوأمين لانه لو كان بينهما ستة اشهر فاكثر فهما حملان ونفاسان. (البحرالرائق: (۱/۲۲۰)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، [مبحث نفاس التوأمين]، ط: سعيد)
☐ الفتاوى التاتارخانية :(۱/۲۹۰)، كتاب الطهارة ، نوع آخر فی النفاس ، قسم آخر فی معرفة اول وقت النفاس ، ط: قديمی.
☐ ردالمحتار على الدر :(۱/۳۰۱)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب فی حكم وطء المستحاضة ومن بذكره نجاسة، ط: سعيد.

(۲) لو ولدت من قبل سرتها بأن كان ببطنها جرح فانشقت وخرج الولد منها تكون صاحبة جرح سائل لا نفساء وتنقضى به العدة وتصير الأمة أم ولد به، ولو علق طلاقها بولادتها .(فتح القدير : ۱/ ۱۸۸ ، كتاب الطهارات ،فصل فی النفاس ،ط: رشيديه كوئٹه)
☐ فلو ولدت من سرتها ان سال الدم من الرحم فنفساء والا فذات جرح وان ثبت له احكام الولد. (شامی: ۱/۲۹۹، باب الحيض، كتاب الطهارة، ط: سعيد)
(حاشية الطحطاوی على مراقی الفلاح [redacted] دارالكتب العلميه، بيروت)

نفاس کا خون عادت سے بڑھ جائے

اگر کسی عورت کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے، لیکن تیس دن گزر گئے اور ابھی تک خون بند نہیں ہوا، تو ابھی غسل نہ کرے، اگر پورے چالیس دن پر خون بند ہوگیا تو یہ سب "نفاس" ہے۔ اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے تو صرف تیس دن نفاس کے ہیں اور باقی سب "استحاضہ" ہے۔ اس لیے اب فوراً غسل کرے، اور دس دن کی نمازیں قضا پڑھے۔ (۱)

نفاس کا خون نہیں آیا

"بچہ پیدا ہونے کے بعد خون نہیں آیا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۰۷)

نفاس کو روکنا

"حیض کو روکنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۹۶)

نفاس کی حالت میں جانور ذبح کیا

"ذبح" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۳۶)

نفاس کی حالت میں غسل کرنا

بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے اس کے بند ہونے پر غسل کرنا واجب ہے۔ ویسے نفاس کے دوران گرمی، ظاہری پاکیزگی اور صحت کے لیے روزانہ یا جب بھی چاہے غسل کرنا منع نہیں ہے۔ چالیس دن سے پہلے جب بھی خون بند ہو جائے

(۱) ولو زاد الدم على أكثر الحيض والنفاس فمازاد على عادتها استحاضة. (الهندية: ۱/ ۲۱۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)
العناية: ۱/ ۱۷۸، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية.
فتح القدير: ۱/ ۱۷۹، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية.

طہارت کی نیت سے غسل کر کے نماز شروع کر دینا ضروری ہے۔ (۱)

اگر چالیس دن تک خون جاری رہا جو اس کی انتہائی مدت ہے، تو چالیس دن پورے ہوتے ہی غسل کر کے نماز شروع کر دے۔ (۲)

نفاس کی حالت میں مر جائے

اگر کوئی عورت نفاس کی حالت میں مر جائے تو اس کو بھی عام میت کی طرح صرف ایک ہی غسل دیا جائے گا۔ نفاس اور غیر نفاس کے غسل میں کوئی فرق نہیں ہے۔ (۳)

نفاس کی حالت میں مسجد نبوی میں نہ جائے

''مسجد نبوی'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۸۶)

نفاس کی حالت میں یہ کام جائز ہیں

''حیض کی حالت میں یہ کام جائز ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۹۸)

(۱) فاذا طهرت قبل الاربعين اغتسلت وصلت. (بدائع الصنائع: ۱/ ۴۱، كتاب الطهارة، [مبحث النفاس]، ط: سعيد)

(۲) لما كمل اربعون يوما اخذت حكم الطاهرات وحل للزوج قربانها وان لم تغتسل ولو بقى من الوقت قدر مايمكنها ان يقول الله ونحو ذلك فانها تقضى تلك الصلاة. (الفتاوى السراجية: (۸)، كتاب الطهارة، فصل فى النفاس، ط: سعيد)

(۳) ويجرد كما مات ...... قول المصنف بلامضمضة واستنشاق هذا لو كان طاهرا امالو كان جنبا او حائضا او نفساء فعلا تتميما للطهارة، ...... وفى حاشية الرملى اطلاق المتون والشروح يشمل من مات جنبا وكذلك اطلاق الفتاوى والعلة تقتضيه ولم ار من صرح به لكن الاطلاق يدخله وفى حاشية مسكين انهما لا يفعلان وعزاه الى الزيلعى ...... لما ذكره الخلخالى اى فى شرح القدورى من ان الجنب يمضمض ويستنشق غريب مخالف لعامة الكتب. (منحة الخالق على هامش البحر الرائق: ۲/ ۱۷۱ - ۱۷۲، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

☐ رد المحتار على الدر: ۲/ ۱۹۶، كتاب الجنائز، مطلب فى القراءة عند الميت، ط: سعيد.

☐ مراقى الفلاح: ۵۶۸، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمى.

نفاس کی عادت مقرر ہوتی ہے

''عادت مقرر ہوتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۸۰)

نفاس کی مدت

نفاس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے، اور کم کی کوئی حد نہیں۔ اگر چالیس دن پورے ہونے کے بعد خون آئے گا تو وہ ''نفاس'' نہیں ہوگا، بلکہ بیماری کی وجہ سے ''استحاضہ'' کا خون ہوگا۔ اور اگر چالیس دن سے پہلے خون بند ہو جائے تو عورت پاک ہے، غسل کر کے نماز وغیرہ شروع کر دے۔ چالیس دن تک انتظار نہ کرے ورنہ خون بند ہونے کے بعد جتنے دن گزر گئے ان دنوں کی نمازیں قضا کرنی ہوں گی۔ (۱)

نفاس کی مدت میں خون جاری اور بند ہو

☆......اگر کسی عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد چند روز خون آئے، پھر سفید پانی آئے پھر خون آئے تو اس بارے میں حکم یہ ہے کہ نفاس کی مدت یعنی چالیس دن کے اندر جو خون آئے گا وہ سب نفاس میں شمار ہوگا۔ درمیان میں جو دن خالی گزریں گے وہ بھی نفاس میں ہی شمار ہوں گے۔ البتہ اگر چالیس دن سے زائد خون جاری رہا تو پھر دیکھا جائے گا کہ اس عورت کی نفاس سے متعلق کوئی عادت پہلے سے متعین تھی یا نہیں، اگر متعین ہے تو عادت کے دن گزر جانے کے بعد سے استحاضہ (بیماری کا خون) شمار ہوگا۔

مثلاً: نفاس کے تیس دن کی عادت تھی اور خون پچاس دن تک جاری رہا، تو تیس دن نفاس اور باقی بیس دن استحاضہ ہوگا۔ اور اگر پہلے سے نفاس کی کوئی عادت

---

(۱) اقل النفاس ما يوجد ولو ساعة وعليه الفتوى واكثره اربعون. (الفتاوى الهندية: (۱/[illegible]) كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الثاني في، ط: رشيدية)

☐ الجوهرة النيرة: (۱/۹۶-۹۷)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في النفاس، ط: [illegible]

☐ الدر المختار مع الرد: (۱/۲۹۹-۳۰۰)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

متعین نہیں تھی تو چالیس دن نفاس اور باقی دس دن استحاضہ (بیماری کا خون) ہوگا۔(۱)

☆ اگر بچہ کی پیدائش کے بعد آنے والا خون اس طرح آتا ہے کہ چار روز خون آیا پھر بند ہوگیا، پھر چار دن خون آیا پھر بند ہوگیا، اسی طرح چلتا رہا، یہاں تک کہ چالیس دن ختم ہوگئے، تو چالیس دن نفاس کے شمار ہوں گے۔ درمیان درمیان میں جو خون بند ہوا تھا ان ایام کو پاکی کے ایام میں شمار نہیں کیا جائے گا۔(۲)

نفاس کے ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم

''خاص ایام میں کورس کی کتابوں کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۱۴)

---

(۱) (واکثرہ اربعون یوما) ... (والزائد) علی اکثرہ (استحاضۃ) لو مبتدأۃ اما المعتادۃ فترد لعادتھا.

(قولہ لو مبتدأۃ) یعنی انما یعتبر الزائد علی الاکثر استحاضۃ فی حق المبتدأۃ التی لم تثبت لھا عادۃ اما المعتادۃ فترد لعادتھا ای ویکون ما زاد علی العادۃ استحاضۃ، لا ما زاد علی الاکثر فقط.

(ردالمحتار علی الدر: ۱/۳۰۰، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، مطلب فی حکم وطء المستحاضۃ ومن بذکرہ نجاسۃ، ط: سعید کراچی)

☐ ولو زاد الدم علی أکثر الحیض والنفاس فمازاد علیٰ عادتھا استحاضۃ. (البحرالرائق: ۱/۲۱۲، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ط: سعید)

☐ العنایۃ: ۱/۱۷۸، کتاب الطھارۃ، باب الحیض والاستحاضۃ، ط: رشیدیۃ.

☐ فتح القدیر: ۱/۱۷۹، کتاب الطھارۃ، باب الحیض والاستحاضۃ، ط: رشیدیۃ.

(۲) الطھر بین الدمین فی المدۃ حیض ونفاس یعنی ان الطھر المتخلل بین دمین والدمان فی مدۃ الحیض او فی مدۃ النفاس یکون حیضا فی الاول ونفاسا فی الثانی. (البحرالرائق: (۱/۲۰۵)، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ط: سعید)

☐ الفتاوی التاتارخانیۃ: (۱/۲۵۳)، کتاب الطھارۃ، الفصل التاسع فی الحیض، نوع آخر ھو دائرۃ ھذا الفصل، ط: قدیمی.

☐ الفتاوی السراجیۃ: (۸)، کتاب الطھارۃ، باب الحیض والنفاس، ط: سعید.

☐ ردالمحتار علی الدر: ۱/۳۰۰

المستحاضۃ ومن بذکرہ نجاسۃ، ط:

نفاس کے دنوں کی پہلے سے عادت نہ ہو

اگر نفاس کے دنوں کی پہلے سے عادت مقرر نہ ہو تو چالیس دن تک جب تک خون بند نہیں ہوگا، نفاس کا حکم جاری رہے گا۔ اس میں نماز پڑھنا، روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا۔ البتہ جب خون بالکل بند ہو جائے گا بالکل دھبہ بھی نہیں آئے گا، اس وقت غسل کر کے نماز روزہ شروع کرے۔ (۱)

نفاس کے دنوں میں غسل کرنا

''ناپاکی کے دنوں میں نہانا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۳۱)

نفاس کے دوران مہندی لگانا

''مہندی'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۰۰)

نفاس میں احتلام ہو جائے

اگر نفاس کی حالت میں احتلام ہو جائے تو اس وقت غسل کرنا واجب نہیں ہوگا، بلکہ پاک ہونے کے بعد ایک ہی غسل واجب ہوگا۔ (۲)

(۱) (قوله لو مبتدأة) يعنى انما يعتبر الزائد على الاكثر استحاضة فى حق المبتدأة التى لم تثبت لها عادة اما المعتادة فترد بعادتها اى ويكون ما زاد على العادة استحاضة، لا مازاد على الاكثر فقط. (ردالمحتار على الدر: ۱/۳۰۰، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب فى حكم وطء المستحاضة ومن بذكره نجاسة، ط: سعيد كراچى)

☐ واذا جاوز الدم الاربعين وكانت ولدت قبل ذلك ولها عادة فى النفاس ردت الى ايام عادتها وان لم يكن لها عادة فابتداء نفاسها اربعون يوما. (الهداية مع فتح القدير: ۱/۱۹۱، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة فصل فى النفاس، ط: رشيدية)

☐ الفتاوى الهندية: ۱/۳۷، كتاب الطهارة، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثانى فى النفاس، ط: رشيدية كوئته.

☐ البحر الرائق: ۱/۲۱۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، [بحث الاستحاضة] [illegible]

(۲) الحائض اذا اجنبت لم طهرت حتى وجب عليها الاغتسال، فاذا اغتسلت [illegible] الاغتسال.

نفاس میں استغفار پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

نفاس میں اللہ کا نام لینا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

نفاس میں پیڈ رکھنا

''پیڈ رکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۳۲)

نفاس میں تلاوت سننا

''خاص ایام میں تلاوت سننا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۱۲)

نفاس میں جماع کرنا

نفاس کی حالت میں صحبت کرنا ناجائز، حرام اور کبیرہ گناہ ہے، اس سے توبہ استغفار کرنا لازم ہے۔ استطاعت کی صورت میں صدقہ بھی کرنا چاہیے۔ البتہ نکاح پر اثر نہیں پڑے گا۔(۱)

= من الجنابة او من الحيض ؟ ...... فظاهر الجواب ان الاغتسال يكون منهما جميعا. (الفتاوى التاتارخانية: (۱/۱۲۱)، كتاب الطهارة ، الفصل الثالث في الغسل ، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات ، ط: قديمى)

(۱) ويمنع الحيض قربان زوجها ماتحت ازارها اما حرمة وطئها عليه فمجمع عليها ... ووطؤها في الفرج عالما بالحرمة عامدا مختارا كبيرة لا جاهلا ولا ناسيا ولامكرها فليس عليه الا التوبة والاستغفار ... ويستحب ان يتصدق بدينار او نصفه. (البحر الرائق :(۱/۱۹۷)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

الفتاوى السراجية :(۸)، كتاب الطهارة [redacted]

نفاس میں چالیس دن سے پہلے خون بند ہوگیا

ایک عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد مثلاً دس یا بیس دن خون آیا اور پھر بند ہوگیا، اور چالیس دن کے اندر دوبارہ خون نہیں آیا تو اس صورت میں غسل کر کے نماز شروع کردے، اور شوہر کے لیے اس سے ہمبستری بھی جائز ہے۔(۱)

اور اگر یہ پہلا بچہ نہیں ہے، اور اس سے پہلے بھی بچے ہوئے ہیں، اور ابھی جتنے دن خون آیا ہے ان بچوں کی پیدائش کے بعد بھی اس سے زیادہ خون نہیں آیا تھا، تو اس صورت میں غسل کر کے نماز شروع کردے، اور نفاس کی وجہ سے جو کام کرنا منع تھے وہ تمام کام کرنا جائز ہوں گے۔

اور اگر سابقہ بچوں کی ولادت کے بعد جتنے دن میں خون بند ہوا تھا، اس سے پہلے بند ہوگیا ہے تو عادت تک انتظار کرے، اگر دوبارہ خون جاری ہوتا ہے تو ان ایام کو بھی نفاس میں شمار کرے، ورنہ عادت کے ایام پورے ہونے پر غسل کرلے اور خون بند ہونے کے وقت سے جتنے دن کی نمازیں رہ گئی ہیں وہ قضا کی نیت سے پڑھ لے۔(۲)

---

(۱) واما الكلام في مقداره فاقله غير مقدر بلاخلاف ..... فاذا طهرت قبل الاربعين اغتسلت وصلت. (بدائع الصنائع: ۱/ ۴۱، كتاب الطهارة، فصل في الحيض والنفاس، ط: سعيد)

(۲) (واكثره اربعون يوما) ..... (والزائد) على اكثره (استحاضة) لو مبتدأة اما المعتادة فترد لعادتها.

(قوله لو مبتدأة) يعني انما يعتبر الزائد على الاكثر استحاضة في حق المبتدأة التي لم تثبت لها عادة اما المعتادة فترد لعادتها اي ويكون ما زاد على العادة استحاضة، لا مازاد على الاكثر فقط. (رد المحتار على الدر: ۱/ ۳۰۰، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في حكم وطء المستحاضة ومن بذكره نجاسة، ط: سعيد كراچي)

ولو زاد الدم على أكثر الحيض والنفاس فمازاد على عادتها استحاضة. (البحر الرائق: ۱/ ۲۱۲، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

العناية: ۱/ ۱۷۸، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية.

فتح القدير: ۱/ ۱۷۹، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية.

نفاس میں دعائیں پڑھنا

''حیض میں دعائیں پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۶)

نفاس میں درود شریف پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

نفاس میں دعائے قنوت پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

نفاس میں روزہ

نفاس میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، لیکن روزہ معاف نہیں، بعد میں اس کی قضا رکھنا ضروری ہے۔(۱)

نفاس میں صحبت کرنا

''حیض میں صحبت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۷)

نفاس میں عادت پوری ہوجانے کے بعد

اگر نفاس میں عادت پوری ہوجانے پر خون بند ہوجائے تو غسل کرنے کے بعد نماز شروع کرلے، اور اگر رمضان ہے تو روزہ بھی رکھنا شروع کردے۔ اور اس کا

---

(۱) واما حکم الحیض والنفاس فمنع جواز الصلاة والصوم. (بدائع الصنائع ۱/۴۴، کتاب الطهارة، فصل الحیض والنفاس، ط: سعید)

ولا یسقط القضاء عنهما فتقضی الحائض والنفساء الصوم دون الصلاة. (الفقه الاسلامی وادلته: ۱/۴۷۰، ط: دار الفکر)

شوہر اس سے صحبت بھی کرسکتا ہے۔(۱)

نفاس میں قرآن پڑھنا منع ہونے کی وجہ

"حائضہ کے لیے قرآن پڑھنا منع ہے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۷۸)

نفاس میں قرآنی دعا پڑھنا

"کلمہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۵۶)

نفاس میں کھانا پکانا

"حیض میں کھانا پکانا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۹)

نفاس میں نماز

نفاس میں نماز بالکل معاف ہے، پاک ہونے کے بعد قضا نہیں ہے۔(۲)

نفاس میں نماز منع ہونے کی وجہ

"حائضہ کے لیے قرآن پڑھنا منع ہے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۷۸)

---

(۱) اذا كانت عادتها في النفاس اربعين يوما فلما كمل اربعون يوما اعملت حكم الطاهرات وحل للزوج قربانها وان لم تغتسل. (الفتاوى السراجية :(۸)، كتاب الطهارة ، باب الحيض والنفاس ، ط: سعيد)

☐ النفاس اذا انقطع لمادون الاربعين لتمام عادتها فان اغتسلت او مضى الوقت حل والا لا. (البحر الرائق :(۲۰۳/۱)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

☐ ردالمحتار على الدر:(۲۹۳/۱)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب لو افتى مفت بشيء من ... ، ط: سعيد .

(۲) ان يسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلا تقضي. (الفتاوى الهندية : ۳۸/۱، كتاب الطهارة ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشيدية)

☐ ردالمحتار على الدر : ۲۹۱/۱، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب لو افتى مفت بشيء من هذه المسائل ، ط: سعيد.

☐ بدائع الصنائع : ۴۴/۱، كتاب الطهارة ، فصل في تفسير الحيض والنفاس ... ، ط: سعيد

نفاس میں وظیفہ پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

نفاس والی سے صحبت کرنا کب جائز ہے؟

جس عورت کا بچہ پیدا ہوا ہے، اس کی نفاس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے، اگر کسی عورت کو اس مدت میں برابر کم وبیش خون آتا ہے، تو اس کا شوہر چالیس دن تک اس سے ہمبستری نہیں کرسکتا۔ چالیس دن کے بعد جائز ہے۔ اور چوں کہ نفاس میں کم مقدار کی کچھ مدت نہیں ہے؛ اس لیے اگر چالیس دن سے پہلے خون بند ہوجائے تو غسل کے بعد اس سے صحبت کرنا جائز ہے۔ (۱)

نفاس والی عورت پر دم کرنا

''حائضہ پر دم کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۷۷)

نفاس والی عورت کا حکم

''حیض والی کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۰۹)

نفاس والی عورت کا غسل دینا

''حیض والی عورت کا غسل دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۰)

---

(۱) اذا انقطع لتمام العشرة يحل وطؤها بمجرد الانقطاع ويستحب ان لايطاها حتى تغتسل وفيما اذا انقطع لمادون العشرة دون عادتها لا يقربها وان اغتسلت مالم تمض عادتها وفيما اذا انقطع للاقل لتمام عادتها فان اغتسلت او مضى عليها وقت صلاة حل والا لا وكذا النفاس اذا انقطع لمادون الاربعين لتمام عادتها ان اغتسلت او مضى عليها وقت صلاة حل والا لا. (البحر الرائق: (۲۰۳/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

☐ الفتاوى السراجية: (۸)، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس، ط: سعيد.

☐ ردالمحتار على الدر: (۲۹۳/۱)، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب لو افتى مفت بشئ من......، ط: سعيد.

نفاس والی عورت کی عادت مقرر نہ ہو

کسی عورت کو پہلی مرتبہ بچہ پیدا ہونے کے بعد پینتیس (۳۵) دن اور دوسری مرتبہ بچہ پیدا ہونے کے بعد بتیس (۳۲) دن اور تیسری مرتبہ بچہ پیدا ہونے کے بعد تیس (۳۰) دن نفاس کا خون جاری رہا، تو یہ عورت تیسری بار تیس (۳۰) دن کے بعد پاک ہو جائے گی۔ اور غسل کر کے نماز پڑھے گی۔ اور اگر رمضان المبارک کا مہینہ ہے تو روزہ بھی رکھے گی۔ (لیکن صحبت مکروہ ہے۔ ہاں بتیس دن کے بعد صحبت درست ہے)۔ (۱)

نفاس والی عورت کے لیے قرآن دیکھنا

''حیض والی عورت کے لیے قرآن دیکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۱)

نفاس والی عورت مردہ کے پاس نہ رہے

نفاس والی عورت کا مردہ کے پاس نہ رہنا بہتر ہے۔ (۲)

نفاس والی کے لیے کلمہ پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

---

(۱) وکذا النفاس فان رأت لاعلى العادة ولم يجاوز الاربعين انتقلت هكذا في المحيط.
(الفتاوى الهندية : ۱/ ۳۰، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشيدية)
▭ ولو انقطع دمها دون عادتها يكره قربانها وان اغتسلت حتى يمضي عادتها وعليها ان تصلي وتصوم للاحتياط هكذا في التبيين.
▭ الفتاوى الهندية: ۱/ ۳۹، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية.
▭ بدائع الصنائع : ۱/ ۴۳، كتاب الطهارة ، فصل في تفسير الحيض والنفاس ......، ط: سعيد.
(۲) ويخرج من عنده الحائض والنفساء والجنب. (الدر المختار مع الرد : ۲/ ۱۹۳، كتاب الصلاة، باب الجنائز ، ط. سعيد)
▭ البحر الرائق : ۲/ ۱۸۴ ، كتاب الجنائز ، [مايصنع بالمحتضر] ، ط: سعيد .
▭ حاشية الشلبي على تبيين الحقائق : ۱/ ۵۶۱، كتاب الصلاة ، باب الجنائز ، ط: سعيد .

نفاس والی میت کے منہ میں پانی ڈالنا

''حائضہ میت کے منہ میں پانی ڈالنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۷۹)

نکسیر

نکسیر والا مرد اور عورت بھی معذور ہے، وہ بھی ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد تازہ وضو کریں۔ اور فرض، واجب، سنت، نفل اور قضا وغیرہ سب نمازیں ادا کریں۔ پھر دوسری نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد دوبارہ وضو کریں۔ (۱)

نل میں سے پانی بالٹی میں گر کر بہنے لگے

اگر نل میں سے پانی بالٹی میں گر کر بہنے لگے تو وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا، اگر جنبی آدمی ایسی بالٹی کے پانی میں ہاتھ ڈال کر غسل کرے گا تو غسل ہو جائے گا؛ کیونکہ بالٹی کا پانی جاری پانی کے حکم میں ہونے کی وجہ سے پاک ہے۔ (۲)

---

(۱) وتوضأ المستحاضة ومن به سلس بول او...... ورعاف دائم او جرح لايرقأ لوقت كل فرض. ويصلون به فرضا ونفلا. اى يصلى ارباب الأعذار بوضوئهم ما شاء وا فرضا كان او واجبا او نفلا. بحر الرائق :(۱/۲۱۵)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، [مبحث الاستحاضة]، ط: سعيد .

☐ ردالمحتار على الدر: ۱/۳۰۵، كتاب الطهارة ، مطلب فى احكام المعذور، ط: سعيد.

☐ الفتاوى الهندية : ۱/۴۱، كتاب الطهارة ، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء ، ومما يتصل بذلك احكام المعذور ، ط: رشيدية .

(۲) وفى شرح المنية يطهر الحوض بمجرد مايدخل الماء من الانبوب ويفيض من الحوض هو المختار لعدم تيقن بقاء النجاسة فيه وصيرورته جاريا. (ردالمحتار على الدر : ۱/۱۹۰، كتاب الطهارة ، باب المياه ، مطلب لو ادخل الماء من اعلى الحوض وخرج من اسفله ، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق : ۱/۸۴ ، كتاب الطهارة ، (الماء الجارى)، ط: سعيد.

☐ الفتاوى الهندية: ۱/۱۷ ، كتاب الطهارة ، الباب الثالث فى المياه ، الفصل الاول فيما يجوز به الوضوء، ط: رشيدية.

[redacted]

نماز پڑھتے ہوئے حیض آگیا

اگر فرض نماز پڑھتے ہوئے حیض آگیا تو وہ نماز معاف ہے، اسی وقت نماز سے الگ ہوجائے، پوری نہ کرے۔ پاک ہونے کے بعد اس کی قضا نہ پڑھے۔ اور اگر نفل یا سنت پڑھتے ہوئے حیض آگیا، تو اسی وقت نماز سے الگ ہوجائے، پوری نہ کرے۔ پاک ہونے کے بعد قضا پڑھنی پڑے گی۔ (۱)

نماز کے آخر وقت میں حیض آیا

اگر نماز کے آخر وقت میں حیض آیا، اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی، تب بھی نماز معاف ہوگئی۔ پاک ہونے کے بعد قضا نہ پڑھے۔ (۲)

(۱) لو افتتحت الصلاة في آخر الوقت ثم حاضت لا يلزمها قضاء هذه الصلاة بخلاف التطوع كما في الخلاصة. (الفتاوى الهندية: ۱/۳۸، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية)

☜ ولو شرعت تطوعا فيهما فحاضت قضتهما خلافا لما زعمه صدر الشريعة. الدر المختار. (قوله قضتهما) للزومهما بالشروع. (ردالمحتار على الدر: ۱/۲۹۱، باب الحيض، مطلب لو افتت بشيئ من هذه الاقوال في موضع الضرورة طلبا للتيسير كان حسنا، ط: سعيد)

☜ وان ادركها الحيض في شيئ من الوقت وقد افتتحت الصلاة اولم يفتتحها سقطت تلك الصلاة عنها، واجمعوا انها اذا طهرت وقد بقي من الوقت مقدار ما لايسع فيه التحريمة لايلزمها قضاء هذه الصلاة.

ولو افتتحت الصلاة في آخر الوقت، ثم حاضت لايلزمها قضاء هذه الصلاة عندنا بخلاف التطوع، فانه لو ادركها الحيض بعد ما افتتحت صلاة التطوع كان عليها قضاء تلك الصلاة اذا طهرت. وكذا لو نفست في آخر الوقت بالولادة او باسقاط سقط يستبين الخلق لا يلزمها قضاء تلك الصلاة. (خلاصة الفتاوى (۱/۲۳۲) كتاب الحيض، قبل الفصل الثالث في الاطفال، ط: امجد اكيڈمی لاهور) و (۱/۲۳۲، ط: رشيدية)

(۲) اذا حاضت في الوقت او نفست سقط فرضه، بقي من الوقت ما يمكن ان تصلي فيه اولا هكذا في الظهيرة. لو افتتحت الصلاة في آخر الوقت ثم حاضت لا يلزمها قضاء هذه الصلاة بخلاف التطوع. (الفتاوى الهندية: (۱/۳۸) الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية)=

ننگے ہوکر صحبت نہ کرے

''صحبت ننگے ہوکر نہ کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۷۵)

ننگے ہونے کی حالت میں غسل کرنا

''غسل خانہ'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۹۷)

ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنا

غسل کرتے وقت ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنا جائز ہے۔ البتہ خلوت میں بھی ستر کی رعایت کرنا حیا کا تقاضا ہے۔ (۱)

نو سال سے پہلے

نو سال سے پہلے کسی کو حیض نہیں آتا؛ اس لیے نو سال سے چھوٹی لڑکی کو خون

= (قوله ولو شرعت تطوعا فيهما) اى فى الصلاة والصوم ، اما الفرض ففى الصوم تقضيه دون الصلاة وان مضى من الوقت ما يمكنها اداؤها فيه ، لان العبرة عندنا لآخر الوقت كما فى المنبع. (رد المحتار على الدر : ۱/۲۹۱ ، باب الحيض ، مطلب لو افتى مفت بشىء من هذه الاقوال فى موضع الضرورة طلبا للتيسير كان حسنا، ط: سعيد)

ولو شرعت تطوعا فيهما فحاضت قضتهما خلافا لما زعمه صدر الشريعة. الدر المختار. (قوله قضتهما) للزومهما بالشروع .(ردالمحتار على الدر : ۱/۲۹۱)، باب الحيض ، ط: سعيد)

(۱) وحاصل حكم من اغتسل عارياً انه ان كان بمحل خال لايراه أحد ممن يحرم عليه نظر عورته حل له ذلک. لكن الأفضل التستر حياء من الله تعالىٰ. (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: ۲/ ۳۹، كتاب الطهارة، باب الغسل، الفصل الثاني، ط: مكتبه امدادية ملتان)

عن أم هانىء بنت ابى طالب تقول: ذهبت الى رسول الله عام الفتح، فوجدته يغتسل وفاطمة تستره. (الجامع الصحيح للبخاري: ۱/۴۲، كتاب الغسل، باب من اغتسل عرياناً وحده فى الخلوة، ط: قديمى)

الصحيح للامام مسلم : ۱/۱۵۳، كتاب الحيض، باب تستر المغتسل بثوب ونحوه، ط: قديمى.

آئے تو وہ حیض نہیں ہے، بلکہ استحاضہ ہے۔(۱)

نہانے کا طریقہ

''غسل کا طریقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۰۹)

نیا لباس پہننے کے لئے غسل کرنا

''لباس پہننے کے لئے غسل کرنا'' (۳۶۳) اور ''غسل مستحب ہے'' عنوانات کے تحت دیکھیں! (۳۲۶)

نیت

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک غسل صحیح ہونے کے لیے نیت فرض نہیں ہے۔ اس لیے اگر نیت کے بغیر غسل کیا گیا تو غسل صحیح ہو جائے گا، باقی نیت کر کے غسل کرنے کی صورت میں ثواب بھی ملے گا۔(۲)

نیت کے بغیر میت کو غسل دے دیا

''میت کو نیت کے بغیر غسل دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۱۴)

---

(۱) مارأته الصغيرة فانه دم استحاضة. (البحر الرائق: ۱/۱۹۰، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)
تبيين الحقائق: ۱/۱۵۸، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.
الدر المختار مع الرد: ۱/۲۸۳، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

(۲) واوجب الجمهور (غير الحنفية) النية للغسل كالوضوء...... والابتداء بالنية عند الحنفية سنة ليكون فعله تقربا يثاب عليه كالوضوء. (الفقه الاسلامي وادلته: ۱/۳۶۸، المطلب الثالث، فرائض الغسل، ط: رشيدية)
يسن ان يبدأ بالنية بقلبه ويقول بلسانه نويت الغسل لرفع الجنابة او للجنابة. (الفتاو... ۱/۱۴، كتاب الطهارة، الباب الثانى فى الغسل، الفصل الثانى فى سنن الوضوء، ط: ر...
يسن فى الاغتسال اثنا عشر شيئا ...... والابتداء بالنية. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۱۰۲، كتاب الطهارة، فصل فى سنن الغسل، ط: قديمى)

نیکر

اگر نیکر، جانگیہ وغیرہ پہن کر کپڑے کے نیچے پانی پہنچ جائے اور بدن کا پوشیدہ حصہ بھی دھل جائے توغسل صحیح ہے۔(۱)

نیکر کے اوپر پاک کپڑا پہن لیا

"کپڑوں پر نجاست نہیں لگی" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۴۵)

نیل پالش

"ناخن پالش" عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۳۳)

نیند سے بیدار ہو کر کپڑوں میں تری دیکھی

"تری دیکھی" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۳۸)

---

(۱) ویجب ای یفرض غسل کل مایمکن من البدن بلاحرج مرة. (الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۱۵۲، کتاب الطهارة، ط: سعید)

حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱۰۲، کتاب الطهارة، فصل لبیان فرائض الغسل، ط: قدیمی.

البحر الرائق: ۱/۴۷، کتاب الطهارة، فرائض الغسل، ط: سعید.

و

واجباتِ غسل

''غسل کے واجبات'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۵)

ودی

☆...... ''ودی'' پیشاب کے بعد نکلتی ہے، اور یہ نجاست غلیظہ ہے۔ اس سے وضوٹوٹ جاتا ہے، غسل واجب نہیں ہوتا۔(۱)

☆...... ''ودی'' گاڑھا پیشاب ہوتا ہے، جو کبھی پیشاب سے پہلے اور کبھی پیشاب کے بعد نکلتی ہے۔ کبھی ہمبستری یا غسل کے بعد شہوت کے بغیر نکلتی ہے، اور پیشاب سے گاڑھی ہوتی ہے۔(۲)

وصیت مرنے والے کی

''مرنے والے کی وصیت'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۷۹)

---

(۱) لایفترض الغسل عند خروج مذی ...... او ودی. (ردالمحتار علی الدر :(۱/۱۶۵)، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمد، ط: سعید)

☐ البحرالرائق : ۶۱/۱، کتاب الطهارة ، [فرائض الغسل]، ط: سعید.

☐ الفتاوی الهندیة : ۱۵/۱، کتاب الطهارة ، الباب الثانی فی الغسل ، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ط: رشیدیة.

☐ حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : ۱۰۰ ، کتاب الطهارة ، فصل عشرة اشیاء لا یغتسل منها، ط: قدیمی.

(۲) الودی ماء ثخین ابیض کدر یخرج عقب البول. (ردالمحتار علی الدر :(۱/۱۶۵)، کتاب الطهارة ، مطلب فی تحریر الصاع والمد ، ط: سعید)

☐ البحرالرائق : ۶۱/۱، کتاب الطهارة ، [فرائض الغسل]، ط: سعید.

☐ حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : ۱۰۱ ، کتاب الطهارة ، فصل عشرة اشیاء لا یغتسل منها ، ط: قدیمی.

وضو غسل کے بعد کرنا

''غسل کے بعد وضو کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۱۷)

وضو میں نیت

☆...... امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وضو میں نیت کرنا فرض نہیں ہے۔ اس لیے اگر نیت کے بغیر وضو کیا گیا تو وضو صحیح ہو جائے گا۔ البتہ نیت کر کے کرنے کی صورت میں ثواب ملے گا۔

☆...... وضو کے شروع میں ہاتھ دھوتے وقت نیت کر لینا بہتر ہے۔ اور غسل کی نیت بھی اسی وقت کر لینا مناسب ہے۔ (۱)

وطن پہنچ کر غسل کرنا

''سفر سے وطن پہنچ کر غسل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۶۱)

وظیفہ حیض میں پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

وظیفہ نفاس میں پڑھنا

''کلمہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۶)

---

(۱) النية سنة عند الحنفية. (الفقه الاسلامي وادلته : ۱/ ۲۲۱، المطلب الرابع، سنن الوضوء، ط: رشيدية)

▭ ومن السنة. (حاشية [illegible] الوضوء، ط: قديمي)

▭ البحر الرائق : ۱/ ۲۲، كتاب الطهارة (سنن الوضوء)، ط: سعيد.

(ہ)

ہمبستری حیض میں کرنا

''حیض میں صحبت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۰۷)

ہمبستری کے بعد نیکر کے اوپر پاک کپڑا پہن لیا

''کپڑوں پر نجاست نہیں لگی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۴۵)

ہمبستری کے بعد غسل

ہمبستری سے لذت حاصل ہوتی ہے، مزہ آتا ہے، اور اس وقت اللہ کے ذکر سے غافل ہوجاتا ہے؛ اس لیے اس کی تلافی کے لیے غسل کیا جاتا ہے۔

اور جس عورت کا حیض دس دن یا اگر عادت مقرر ہوچکی ہو تو عادت کے موافق بند ہوا ہو، تو اس کو نماز کے مستحب وقت کے اخیر تک غسل کرنے میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔

اور یہی حکم نفاس کا ہے کہ چالیس دن سے کم میں خون بند ہوا، اور عادت پہلے سے مقرر ہے، تو اگر عادت سے کم آ کر خون بند ہو تو نماز کے مستحب وقت کے اخیر تک غسل میں تاخیر کرنا واجب ہے۔

اور پورے چالیس دن یا عادت مقرر ہو تو عادت کے موافق آ کر خون بند ہوا تو نماز کے مستحب وقت کے اخیر تک غسل میں تاخیر کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔(۱)

ہاتھ ملانا

''مصافحہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۸۸)

(۱) وفی النهاية تاخير الغسل الى آخر الوقت المستحب مستحب فيما اذا انقطع لتمام عادتها ... وفيما اذا انقطع لاقلها واجب. (البحرالرائق :(۲۰۳/۱)، كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

□ ويحل وطؤها اذا انقطع حيضها لاكثره بلا غسل وجوبا بل ندبا . قال الشامي :(قوله:اذا انقطع حيضها لاكثره) مثله النفاس.

□ ردالمحتار على الدر :(۲۹۴/۱)، كتاب الطهارة ، باب الحيض مطلب لو افتى مفت بشيء من ... ، ط:سعيد.

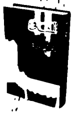

بیت العمار کراچی

0111 - 3116872

رابطے کے اوقات